ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمائش جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ ۸۵

جلیس الناصحین

اردو ترجمہ

انیس الواعظین

باہتمام نیازمند محمد شفیع ابن عالیجناب حاجی محمد سعید صاحب غفر لہ اللہ ولوالدیہ

در مطبع مجیدی واقع کانپور طبع شد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حَامِداً وَّمُصَلِّیاً وَّمُسَلِّماً

امابعد راجی رحمۃ اللہ محمد برکت اللہ لکھنوی فرنگی محلی ابن مولانا حافظ محمد احمد صاحب مدظلہ ابن مقدام المحققین امام الراسخین مولانا مفتی محمد نعمت اللہ بن بحر العلوم والجاہ مولانا مفتی محمد نور اللہ بن واقف علوم خفی وجلی حضرت مولانا مفتی محمد ولی ابن صاحب الویہ ہدی مولانا قاضی غلام مصطفےٰ ابن فاضل ارشد مولانا محمد اسعد بن حضرت ملا قطب الدین شہید سہالوی ادخلہم اللہ فی اعلی علیین وافاض علینا من برکاتہم وبرکات مشائخہم الکاملین ارباب دانش کی خدمت مین عرض پیرا ہے کہ کتاب انیس الواعظین مصنفہ مولانا ابوبکر بن محمد علی القرشی جو فارسی زبان مین وعظ کی بے مثل کتاب ہے اسیوجہ سے ابتک اسکے کئی ترجمے ہوے مگر بعض کی زبان بے ربط اور بعض زائد طویل ہونے کیوجہ سے مقبول عام نہوے اسی لیے میرے ایک عنایت فرما جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاطی ٹولہ نمبر ۸۵ و مالک مطبع مجیدی کانپور نے مجھے اس امر پر مجبور کیا کہ اسکا ترجمہ بامحاورہ کرون جس مین نہ بہت طول ہو نہ بیجا اختصار پس خدا کا شکر ہے کہ باوجود عدیم الفرصتی کے مین نے اس ترجمہ کو ختم کیا اور جلیس الناصحین نام رکھا اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل سے میری اس تالیف کو پسند فرما کر مسلمانون کو اس سے نفع دے اور میرے لیے ذریعہ نجات اخروی کردے۔ چونکہ اس کتاب مین موضوع روایتین بہت تھین اسلیے مین نے بعض کو ترک کیا اور بعض مقام پر اسکی تفصیل اپنا قول لکھکر کردی ہے علاوہ اسکے واقعہ معراج اور واقعہ شہادت حضرات حسنین رضی اللہ عنہما مین اکثر مفید باتین زائد کردی ہین اور آخر مین ایک رسالہ فضائل علم وعلما مین لکھکر مع سوانح عمری حضرت جدی قدس اللہ سرہ لگادیا ہے پس تاجران دیار و مالکان مطابع امصار کو لازم ہے کہ اس ترجمہ کو بغیر حاجی صاحب موصوف کی اجازت کے نہ چھاپین کیونکہ مین نے حق اشاعت حاجی صاحب کو دیدیا ہے۔

وما علینا الا البلاغ
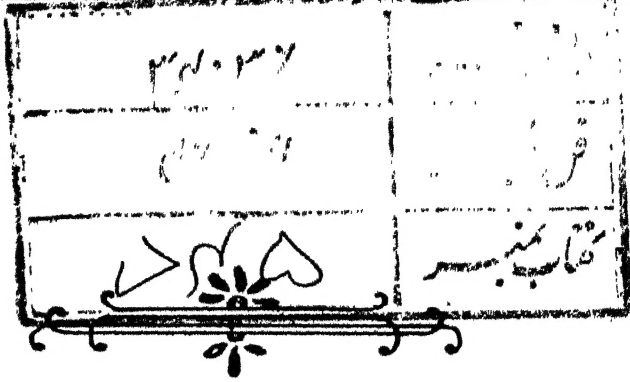
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

المجلس الاوّل فی فضیلۃ التسمیۃ

پہلی مجلس بسم الرحمن الرحیم کی فضیلت کے بیان مین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ حَضْرَۃِ الرِّسَالَۃِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کَتَبَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ عَشَرَۃَ اٰلَافِ حَسَنَۃٍ وَمَحٰی عَنْہُ عَشَرَۃَ اٰلَافِ سَیِّئَۃٍ وَرَفَعَ لَہٗ عَشَرَۃَ اٰلَافِ دَرَجَۃٍ

بروایت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے فرمایاہے جو شخص بسم اللہ الرحمن الرحیم کہتا ہے اللہ تعالے اُسکے واسطے دس ہزار نیکیان لکھتاہے اور اُسکی دس ہزار برائیان مٹاتا ہے اور اُسکے دس ہزار درجے بلند کرتاہے، ایساہی خلاصۃ الاخبار مین ہے۔ اس حدیث کے راوی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہین اور وہ ایسے بزرگ ہین جنکی شان مین حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ہے وَاللّٰہِ مَا طَلَعَتِ

الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰی اَحَدٍ بَعْدَ النَّبِیِّیْنَ اَفْضَلَ مِنْ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
یعنی اللہ کی قسم ہے کہ انبیا علیہم السلام کے بعد کسی ایسے شخص پر آفتاب طلوع اور غروب نہین ہوا جو مرتبے مین حضرت صدیقؓ سے افضل ہو اور آپ کو صدیق اسلیے کہتے ہین کہ سب سے پہلے آپ ہی نے حضرت رسول خدا علیہ التحیۃ والثنا کی نبوت کی تصدیق کی ہے اِسکے بعد حضرت مصنف رحمۃ اللہ فرماتے ہین کہ مین نے اس مجلس کی ابتدا تسمیہ سے دو وجہون سے کی ہے (۱) اتباع قرآن کی وجہ سے کیونکہ قرآن کی ہر سورۃ بسم اللہ سے شروع ہے (۲) جو کام اللہ کے نام سے نہ شروع کیا جائے وہ انجام کو نہین پہونچتا جیسا کہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَمْ یُبْدَأْ بِبِسْمِ اللّٰہِ فَھُوَ اَبْتَرُ ہر ذی شان کام جو بسم اللہ سے شروع نہ کیا جائے ابتر ہے یعنی ناتمام رہے گا جاننا چاہیے کہ پہلے کتب وصحائف منزلہ کی دو سورتون مین فصل کے لیے کوئی شے مقرر نہ تھی بلکہ بعض مین بِاسْمِ الْمَلِكِ الْقَهَّارِ سے اور بعض مین بِاسْمِ الْمَلِكِ الْجَبَّارِ سے اور بعض مین بِاسْمِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ سے ابتدا تھی جب قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس نازل ہوئین اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے پڑھکر بارگاہ رسالت مین عرض کی کہ یہ دو سورتین ہین تو آپ نے فرمایا کہ ان مین فصل کیونکر معلوم ہوگا اسوقت حضرت جبرئیل بحکم رب جلیل بسم اللہ الرحمن الرحیم کو نور کے کاغذ پر لکھکر دونون ہاتھون مین لیے ہوئے اسطرح کہ ستر ہزار فرشتے انکے جلو مین طرقوا طرقوا کہتے تھے حاضر خدمت ہوے اور عرض کی کہ آپ کو اور آپ کی تمام اُمت کو بشارت ہو کہ مین سوا آپ کے اور کسی نبی پر اس کو لیکر نہین آیا یہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ایسی متبرک شے ہے کہ توریت مین ہوتی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اُمت یہود نہ ہوتی اور اگر انجیل مین ہوتی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت نصارٰی نہ ہوتی آگاہ ہو جائیے کہ جسنے ایکبار بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی وہ بیخوف ہوا یعنی اس کے پڑھنے کا یہ اثر ہے کہ خوف دور ہو جاتا ہے اور اطمینان حاصل ہوتا ہے اور جان لیجیے

کہ تسمیہ مین انیس حرف ہین اور اسی قدر دوزخ کے طبقے ہین جو شخص ایکبار اسکو پڑھیگا
وہ اُن سب طبقون سے نجات پائیگا حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
مَنْ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَمْ یَبْقَ مِنْ ذُنُوْبِہٖ ذَرَّۃٌ یعنے جسنے ایکبار اسکو پڑھا
اسکے گناہون مین سے ایک ذرہ بھی باقی نہین رہتا اور آپنے فرمایا ہے اِذَا قَالَ الْعَبْدُ بِسْمِ اللّٰہِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَذُوْبُ الشَّیْطَانُ کَمَا یَذُوْبُ الرَّصَاصُ فِی النَّارِ یعنی جب بندہ بسم اللہ
الرحمن الرحیم پڑھتا ہے تو شیطان اسطرح پگھلتا ہے جیسے آگ مین رانگا پگھلتا ہے اور کعب احبار
رضی اللہ عنہ حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا
ہے کہ اللہ تعالےٰ کو میری امت پر عذاب کرنا منظور ہوتا تو انپر بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ اُتارتا اور
تفسیر زاہدی مین مین زیر تحت قول وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ یعنی اپنی جانون کے لیے کچھ تحفہ
آگے بھیجو، لکھا ہے کہ بعض کے نزدیک قَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ سے اللہ تعالےٰ کی مراد تسمیہ
ہے یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا کرو یہی تحفہ ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب مرد اپنی زوجہ یا خادمہ
کے پاس جاے تو اُسکو بسم اللہ کہہ لینا چاہیئے تا کہ ہر پانی کے قطرے کے عوض مین اُسکے
لیے دس نیکیان لکھی جاوین اور جب اُس مرد کے اُسوقت کے نطفہ سے بیٹا ہوگا تو
اللہ تعالےٰ اُس بیٹے کی ہر سانس اور پوتے کی ہر سانس کے عوض مین دس دس
نیکیان قیامت تک اُس مرد کو جسنے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی ہے عطا فرمائیگا
نکتہ جاننا چاہیے کہ عربی مین کھیتی کو حرث کہتے ہین اور اللہ تعالےٰ نے اپنے کلام
پاک مین عورتون کو بھی حرث سے تعبیر فرمایا ہے نِسَآؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ عورتین کھیتیان
ہین اور قاعدہ مقرر ہے کہ کھیتی مین دسوان حصہ سرکاری محصول ہے پس مجامعت کے وقت
دس مرتبہ بسم اللہ کہنا ہوا اور اگر بسم اللہ نہ کہے تو حالت مجامعت مین شیطان بھی اس مرد کیساتھ
شریک رہیگا۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ
شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ کہے تو جسدن اُسنے یہ دعا پڑھی اُسدن
کوئی چیز اُسکو نقصان نہ کرے گی اور یہی دعا فالج کے لیے بھی نافع ہے مترجم کہتا ہے

کہ اکثر حضرات صوفیہ کرام سے یہ دعا کچھ زیادتی کے ساتھ مذکور ہے لہذا درج ذیل
ہے اعوذ بکلمات اللہ التامات کلھا من شر ما خلق بسم اللہ خیر الاسماء
بسم اللہ رب الارض و رب السماء بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شئ فی الارض
ولا فی السماء وھو السمیع العلیم جو شخص اس پوری دعا کو کھانے کے پہلے پڑھ لیا کرے
اُسکو زہر بھی اثر نہین کرتا انتہی اور حضرت رسول خدا علیہ التحیۃ والثنا کا ارشاد ہے کہ
گھر مین داخل ہوتے وقت بسم اللہ پڑھنا باعث برکت ہے اور اسکے ساتھ سورۂ
اخلاص شامل کرنے سے غنی ہو جاتا ہے کفایہ شعبی مین مذکور ہے کہ زمانۂ سابق مین
کسی شخص نے اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ میرے مرنے اور غسل دینے کے بعد میری
پیشانی اور سینہ پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھدینا لڑکے نے موافق وصیت کے عمل
کیا دفن کے بعد جب عذاب کے فرشتے اسکی قبر مین آئے اور بسم اللہ اُسکی پیشانی
اور سینہ پر لکھی دیکھی تو یہ کہکر چلے گئے کہ تو عذاب سے بیخوف ہو گیا۔ حضرت نبی اکرم
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دفن کے وقت بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ
کہنا چاہیے یعنے ہم اُس مردے کو اللہ کے نام پر اور اُسکے رسول کے مذہب پر دفن
کرتے ہین اسکے کہنے کی وجہ سے اللہ تعالےٰ اُس مردے کو عذاب قبر سے محفوظ
رکھتا ہے اور آپنے فرمایا ہے کہ کشتی پر سوار ہوتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ
رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (کشتی کا چلنا اور ٹھہرنا خدا کے نام پر ہے بیشک میرا رب مغفرت
کرنے والا مہربان ہے) کہنے سے کشتی ڈوبنے سے بیخوف ہو جاتی ہے اور بھی آپ کا
ارشاد ہے کہ جو شخص تمام عمر مین ایک لاکھ بار بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ لے تو اللہ تعالےٰ
اُسکے ہر ہفت اندام پر آتش دوزخ کو حرام کر دیتا ہے۔ فائدہ ہفت اندام سے
سر اور سینہ اور پیٹھ اور دونون ہاتھ اور دونون پاؤن مراد ہین۔ ترمذی اور اسباب
المغفرت مین مذکور ہے کہ حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ہے کہ جو شخص
گھر سے باہر نکلتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَتَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ
اِلَّا بِاللّٰہِ کہے (اللہ کے نام پر نکلتا ہون اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہون

اور اللہ ہی پر بھروسہ کرتا ہون نہین ہے قوت گناہ سے بچنے کی اور نہین ہے طاقت عبادت کرنے کی مگر اللہ کی مدد سے، تو شیطان کہتا ہے مجھے تجھ سے کچھ سروکار نہین ہے حکایت ہے کہ ایک فاسق کو مرنے کے بعد کسی شخص نے خواب مین دیکھکر پوچھا اللہ نے تیرے ساتھ کیا کیا اُسنے جواب دیا اللہ نے مجھے اس لیے بخشدیا کہ ایک دن مکتب کی طرف سے نکلا اور ایک پڑھنے والے نے بسم اللہ پڑھی اُسے سنکر میرے دل مین اللہ کے نام کی تیزی نے اثر کیا اور اُسی وقت مین نے سنا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ ہم دو چیز کو جمع نہ کرینگے (۱) اللہ کے نام کی تیزی (۲) جان کنی کی تلخی ۔

اور حضرت سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا نے فرمایا ہے کہ جو کوئی ایکبار بِسۡمِ اللّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے تو اللہ اُس کے پانچ برس کے گناہ معاف کرتا ہے اور اگر زیادہ کہے تو گناہ زیادہ بخشے جائین گے اور آپ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اُس کاغذ کو جسپر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھی ہو پڑا دیکھے اور اللہ کے نام کی عظمت کے خیال سے اُسے اُٹھالے تو اللہ تعالےٰ اُسکو صدیقون مین لکھتا ہے اور اُس کے والدین سے عذاب کم کر دیتا ہے اگرچہ وہ حد سے بڑھنے والون مین ہون اور آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھے اور اسکی ہ اور تینون میمون کو صاف صاف لکھے تو اللہ تعالےٰ اُس کے نامہ اعمال مین ہزار نیکیان لکھتا ہے اور ہزارہا برائیان دور کرتا ہے اور بہشت مین اُس کے لیے ہزارہا درجے بلند کرتا ہے خلاصۃ القرآن مین ہے کہ قرآن شریف مین سوا فَقَدۡ صَغَتۡ کے کوئی کلمہ ایسا نہین ہے جسمین بسم اللہ الرحمن الرحیم کا کوئی حرف نہوا اور حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اللہ کے نام کی تعظیم کی غرض سے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو خوبصورت لکھتا ہے اللہ اُس لکھنے والے کو بخشدیتا ہے اور آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص روزانہ سو بار بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ لَاحَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ پڑھ لیا کرے تو اللہ اُس کی

سو حاجتین پوری کرتا ہے اسی حاجتین عقبیٰ کی اور بیس حاجتین دنیا کی۔ بزرگونکا
قول ہے کہ جس شئے کے کھاتے پیتے وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم نہین کہی
جاتی وہ شئے کھانے والے کے پیٹ مین لٹکی رہتی ہے اور یہ بھی قول ہے
کہ قرآن شریف مین لفظ اللہ ایک ہزار پانچ سو باسٹھ مقام پر
آیا ہے ۔ صلوٰۃ مسعودی مین ہے کہ نماز مین بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہنا امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک مستحب اور امام شافعی رحمہ اللہ
کے نزدیک فرض اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک سنت ہے
تفسیر زاہدی مین ہے کہ اس امر پر مفسرین کا اتفاق ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
قرآن شریف کی ایک آیت ہے جو فصل سورے کیلیے نازل ہوئی ہے کشاف
مین ہے کہ قرار و فقہاے مدینۂ منورہ و بصرہ و شام کا قول ہے کہ بسم اللہ سورہ فاتحہ
کی آیتون مین سے ایک آیت ہے اور دوسری سورتون کی آیت نہین ہے بلکہ
دو سورتون کے فصل کے لیے ہر سورہ کے اول مین لکھی جاتی ہے اسی مذہب کو
امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور انکے تابعین نے اختیار کیا ہے اسی سبب سے نماز مین
اسکو آہستہ پڑھتے ہین اور فقہا اور قرار مکۂ معظمہ و کوفہ کا قول ہے کہ بسم اللہ سورہ
فاتحہ اور ہر سورہ کی ایک آیت ہے اسی مذہب کو امام شافعی رحمہ اللہ اور انکے
تابعین نے اختیار کیا ہے اسی سبب سے نماز مین امام شافعیؒ کے مذہب مین
بسم اللہ کو آواز سے پڑھتے ہین ۔ حدیث مین ہے کہ شب معراج مین حضرت
نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ
بہشت مین جو چار نہرین جاری ہین انکی اصل کہان سے ہے حضرت جبریل نے
آپ کو اپنی براق پر سوار کیا اور خود آگے آگے چلے پانچسو برس کی راہ پر ایک نور کا قبہ
ملا جسکے چار دروازے تھے اور ہر دروازے سے ایک نہر بہتی تھی اس قبہ کا دروازہ
کھولکر بیس برس کی راہ چلکر صدر قبہ مین ایک نور کا تختہ نظر آیا تو دیکھا کہ اسمین
بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھی ہے اور بسم کی میم سے ایک نہر اور

اللہ کی ہ سے دوسری نہر اور رحمن کی میم سے تیسری نہر اور رحیم کی میم سے چوتھی نہر جاری ہے اُسیوقت آپ کو حکم الٰہی ہوگیا کہ آگاہ ہوجایئے آپ کی اُمت مین سے جو شخص ایک مرتبہ اسکو پڑھیگا مین اُسے اِن چارون نہرون سے سیراب کرونگا معنی بسم اللہ الرحمن الرحیم کے یہ ہین کہ مین اللہ کے نام سے شروع کرتا ہون جو نہایت مہربان بڑا رحم کرنے والا ہے یعنے جو کام مین شروع کرتا ہون خواہ وہ کام زبان سے ہو یا اور اعضاسے ہو اُسکا آغاز بسم اللہ الرحمن الرحیم سے کرتا ہون اور جو کام بسم اللہ سے شروع کیے جائین نیک انجام ہوتے ہین۔ ایک شخص نے حضرت سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا سے دریافت کیا کہ اسکی کیا وجہ ہے کہ کھانا کھانے سے سیر اپیٹ نہین بھرتا ہے آپنے فرمایا شاید تو بسم اللہ نہین کہتا ہے اُسنے آپ کے قول کی تصدیق کی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد ہے کہ بسم اللہ مشکل کامون مین عقدہ کشائی کرتی ہے اور تمام رنج وغم کو دور کرتی ہے اور دشوار کام کو آسان کرتی ہے اور دلونکو روشن کرتی ہے۔ حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ کا قول ہے کہ تمام کلامون پر بسم اللہ کو ایسی بزرگی ہے جیسی بندونپر خدا کو بعض علما کے نزدیک لفظ اللہ اسم اعظم ہے کیونکہ اسم ذات ہے اور بے نقطہ ہے یعنے جسطرح اللہ کی ذات تمام عیوب سے منزہ ہے اسیطرح اسم ذات بھی نقطے سے مبرا ہے اگر اللہ سے الف دور کرین تو للہ بھی اپنے معنی پر باقی رہتا ہے جیسے لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ (اللہ ہی کے لیے ہے جو کچھ آسمانون اور زمین مین ہے) اور اگر لام اول دور کرین تو بھی اپنے معنی اصلی پر دلالت کرتا ہے جیسے لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ (اُسی کے لیے بادشاہی آسمانون اور زمین کی ہے) اور اگر دونون لام دور کرین اور آخر کی ہ کو واؤ کے ساتھ ضم کرین تب بھی معنی اصلی باقی رہتے ہین جیسے ھُوَ الْخَالِقُ (وہی پیدا کرنیوالا ہے) لفظ اللہ کی خاصیت یہ ہے کہ دل کو روشن کرتا ہے حدیث مین وارد ہے کہ جو شخص خلوت مین بقدر تین ہزار بار کے یا اللہ کہے تو اللہ تعالےٰ اُسکے دل کو مخزن اسرار کر دیتا ہے اور اگر چالیس دن تک پڑھے تو سب اسرار اُسپر ظاہر ہو جائین اسکے معنے یہ ہین اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ (اللہ ہی ہے کوئی سوا اسکے اس لائق نہین ہے کہ اُسکی بندگی کیجائے) اور اگر سوا اللہ کے کسیکی بندگی کی تو پشیمانی اور ذلت حاصل ہوگی

منقول ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ چند روز تک اپنے مکان مین تشریف فرما رہے اور برابر روایا کیے جب یہ خبر لوگون نے حضرت سرور کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ کو پہونچائی تو آپ تشریف لائے دیکھا کہ روتے روتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ زرد ہو گئے ہین اور آنکھوں مین گڑھے پڑ گئے ہین آپنے از روے شفقت اُنکو اپنی بغل مین لیکر فرمایا یَا فَارُوْقُ مَالِیْ اَرَاکَ مَحْزُوْنًا وَّمَغْمُوْمًا اے فاروق کیا بات ہی کہ مین تمھین ایسا غمگین اور پریشان دیکھتا ہون، اُنھون نے جواب دیا حضرت مجھے ایک اندیشہ ہے آپ نے کہا بیان کرو اُنھون نے عرض کی مجھے یہ اندیشہ ہی کہ اگر کل قیامت کے دن اللہ تعالےٰ مجھ سے سوال کرے کہ باوجود عقل و دانش کے تو نے بتون کو کیون سجدہ کیا تو مین کیا جواب دونگا اُمیدوار ہون کہ آپ مجھے اسکا جواب بتا دین حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم یہ سنکر خاموش ہو گئے پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حالت اضطراب مین ایک نعرہ مارا اور بیقراری کیساتھ زار زار روتے تھے اور کہتے تھے جب ہمکو جواب بتانیوالا آپون خاموش ہو جائے تو پھر ہمکو نکا وہان کیا حال ہو گا تمام صحابہ خوف الٰہی سے بیقرار ہو کر رونے لگے اُسوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرما دین نَحْنُ اِذَا صَالَحْنَا مَعَ عَبْدٍ لَمْ نَسْأَلْ مِنْہُ شَیْئًا (جب ہم اپنے کسی بندے سے صلح کر لیتے ہین تو پھر اُس سے کچھ نہین پوچھتے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس مژدۂ فرحت افزا کو سنکر نہایت خوش ہوئے اور وہ غم خوشی سے بدل گیا اور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد مین آکر ایک غلام آزاد کیا۔ جاننا چاہیے کہ بسم اللہ مین اللہ کے بعد رحمٰن ہے یہ اوپر معلوم ہو چکا ہی کہ اللہ اسم ذات ہی اب یہ بھی معلوم کر لینا چاہیے کہ رحمٰن اسم صفات ہی اور صفات ذات کے بعد ہوتے ہین اور ذات سے قائم ہوتے ہین یعنے جسطرح عرض جسم کے ساتھ قائم ہوتا ہی اسیطرح صفات ذات کیساتھ قائم ہین اسی لیے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم مین اللہ مقدم ہے اور رحمٰن موخر۔ رحمٰن ایسی صفت ہے کہ ذات باری کے سوا کسی مین پائی نہین جاتی اور چونکہ رحیم غیر خدا کو بھی کہسکتے ہین لہٰذا رحمٰن کو مقدم کیا اور رحیم کو مؤخر۔ رحمٰن کے یہ معنی ہین مہربان بہت رحم کرنے والا ہی تفسیر زاہدی مین ہے اَلرَّحْمٰنُ الَّذِیْ یَرْحَمُ الْعِبَادَ فِیْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ رحمٰن وہ ہی جو بندونپر ہر حال مین رحم کرے

مِنَ الْبِدَایَۃِ اِلَی النِّھَایَۃِ (ابتدا سے انتہا تک) یعنے رحمٰن وہ ہی جو انسان کے
پیدا ہونے سے جنت میں جانے تک ہر وقت رحم کرے۔ سب سے پہلے انسان کو ماں کے
پیٹ میں جو نہایت تنگ و تاریک مقام ہے پیدا کیا اور کئی مہینے وہاں پرورش کی پھر
باہر لایا اور بڑا کیا پھر مارا پھر قبر میں رکھا اور اپنی رحمت کو وہاں اسکا مونس بنایا پھر قیامت
کو زندہ کریگا حساب میں آسانی کریگا پلہ میزان کو بھاری کرے گا پلصراط کا راستہ آسان
کرے گا چنانچہ پچیس ہزار سال کی راہ کو چشم زدن میں طے کرائے گا دوزخ سے امن میں
رکھے گا جنت میں رہنے کو جگہ دیگا اللہ کو بڑا رحم کرنے والا اسلیے کہتے ہیں کہ قلیل عبادت
پر کثیر ثواب دیتا ہی بمجرد نیت عمل خیر کے ساتھ ثواب عطا کرتا ہے۔ جو شخص جمعہ کے دن عصر
سے مغرب تک یا اللہ یا رحمٰن کہتا ہے اور کسی اور کلام اور فعل کی طرف ملتفت نہیں ہوتا تو وہ
شخص جو حاجت اللہ سے طلب کرتا ہی پاتا ہی رحیم ایسا نام ہی جو خدا اور بندوں میں
مشترک ہی جیسے اللہ تعالے نے اپنے حبیب کی شان میں بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُوْفٌ رَّحِیْمٌ
(آپ ایمان والوں پر نرمی اور رحم کرنے والے ہیں) فرمایا ہی رحیم بہت بخشش کرنیوالے کو
کہتے ہیں یعنے اللہ اپنے بندوں پر بجلد بخشش کرتا ہی انسان کو خاک سے پیدا کرکے
کسی کو حبیب کسی کو خلیل کرتا ہی بعض کا قول ہی کہ رحیم وہ ہی جو قلیل قبول کرے اور کثیر
دے مثلاً ایک نیکی کے عوض میں نوسو اور ہزار اور چار لاکھ تک نیکیاں اسکے نامۂ اعمال
میں درج کرتا ہی بعض کہتے ہیں کہ رحیم وہ ہے جو چھوٹے کام سے ہزاروں درجے تک پہونچا دیتا
ہے۔ منقول ہے کہ ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام کی بکریاں
چرا رہے تھے بکریاں چرنے میں اور آپ عبادت الٰہی میں مشغول تھے اتفاقاً ایک بکری
بھاگ گئی اور آپ کا کثیر وقت اسکی تلاش میں صرف ہوا آپ کو غصہ آیا اور بہت تیز اسکے
پیچھے دوڑے بکری خوف کھا کر کھڑی ہو گئی آپ نے اسے پکڑ لیا اللہ نے آپ کے دل میں
رحم ڈالدیا آپ نے بہت آسانی سے اسکو گلہ میں چھوڑ دیا حکم الٰہی ہوا کہ اے موسیٰ تمنے
ہماری پیدا کی ہوئی جان پر رحم کیا اسکے صلہ میں ہم نے رحمت کی اور تمھیں پیغمبری کیلیے
قبول کیا اور تمھاری نبوت کا خطبہ ملکوت اعلیٰ میں پڑھواتے ہیں جو کوئی

اس نام کا ورد کرتا ہے اللہ اسکے دل کو نرم کر دیتا ہے وصلے اللہ علے خیر خلقہ محمد و الہ و اصحابہ اجمعین

المجلس الثانی فی الایمان والصلوٰۃ وصوم رمضان

دوسری مجلس ایمان اور نماز اور روزہ ماہ رمضان کے بیان میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ حَضْرَۃِ الرِّسَالَۃِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَصَامَ شَھْرَ رَمَضَانَ کَانَ عَلَی اللّٰہِ حَقًّا اَنْ یُدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ ھَاجَرَ فِیْ سَبِیْلِہٖ اَوْ جَلَسَ فِی الْاَرْضِ الَّتِیْ وُلِدَ فِیْھَا یعنے بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہو کہ آپ نے فرمایا ہے جو شخص اللہ پر اور اسکے رسول پر ایمان لاوے اور نماز پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ پر حق ہو کہ اسکو جنت مین داخل کرے برابر ہو کہ اللہ کی راہ مین ہجرت کرے یا جہان پیدا ہوا ہے وہین رہے یہ حدیث صحیح بخاری مین ہو اسکے راوی یعنے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اجلہ صحابہ سے ہین اُن کی شان مین حضرت سرور کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ نے فرمایا ہے اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ فِیْنَا کَعِیْسٰی بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ یعنے ابو ہریرہ ہم مین ایسے ہین جیسے انبیا مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہین یعنے جسطرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام متاع دنیا مین زاہد تھے ویسے ہی یہ بھی ہین حدیث مین مَنْ اٰمَنَ فرمایا ہو اس من کو من عام کہتے ہین یعنے کسی کی تخصیص نہین ہو حبشی قریشی ترکی رومی وغیرہم جو کوئی ایمان لاوے اور اچھے عمل کرے اُس کے لیے بہشت ہے اگرچہ وہ غلام حبشی ہو اور جو کوئی نافرمانی کرے اسکے لیے دوزخ ہو اگرچہ وہ آزاد قریشی ہو جیسا کہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْجَنَّۃَ لِمَنْ اَطَاعَہٗ وَاِنْ کَانَ عَبْدًا حَبَشِیًّا وَخَلَقَ النَّارَ لِمَنْ عَصَاہُ وَاِنْ کَانَ حُرًّا قُرَیْشِیًّا دیکھو حضرت بلال حبشی غلام تھے اللہ کی اطاعت سے جنتی ہوے اور ابو جہل قریشی تھا اللہ کی نافرمانی سے دوزخی ہوا چونکہ

ایمان اصل عمل اور تقویٰ کی جڑ ہے اسی لیے ایمان تمام احکام پر مقدم ہوا اور ایمان لانے کا حکم پہلے کیا گیا اور باقی احکام کی بنیاد ایمان کے بعد ثابت ہوئی۔ قرآن شریف مین ہو هُدًى لِلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ (قرآن پرہیزگارون کے لیے ہدایت ہو جو بے دیکھی چیزون پر ایمان لاتے ہین اور نماز پڑھتے ہین) یہان بھی ایمان کو ذکر پر مقدم کیا ہے بِاللّٰهِ (اللہ پر ایمان لاوے) یعنے اس بات پر ایمان لاوے کہ وہ پہلے بھی تھا اور اب بھی ہو اور آیندہ بھی رہے گا هُوَ الْاَوَّلُ هُوَ الْاٰخِرُ وہی اول ہو اسکی کوئی بدایت نہین ہو وہی آخر ہو اسکی کوئی نہایت نہین ہو تمام مخلوق کو اسی نے پیدا کیا اسی کا وجود واجب ہے ابتدا سے انتہا تک کوئی زمانہ ایسا نہوگا جسمین اسکا وجود نہو اس کی ہستی بالذات ہو کسیکے بھروسے پر نہین ہو کسی کے ساتھ اسے احتیاج نہین ہو کوئی چیز اس سے بے نیاز نہین ہو وہ اپنی ذات سے قائم ہو اور سب چیزین اسکی وجہ سے قائم ہین یہی معنے قیوم کے ہین وہ اپنی ذات مین نہ جوہر ہو نہ عرض نہ جسم کسی صورت مین وہ نہین آتا کوئی چیز اسکے مشابہ نہین ہو اسکی کوئی صورت نہین چوڑائی اور چکونگی کو اسکے یہان دخل نہین ہے جو چیز تیرے خیال مین آوے وہ خدا نہین بلکہ خدا کی پیدا کی ہوئی ہو چھوٹائی اور بڑائی اور مقدار کو اسمین گنجائش نہین کیونکہ یہ وہ صفتین ہین جنکا تعلق جسم سے ہوتا ہو اسکا استویٰ علی العرش بلا کیف ہے وہ سب پر قادر ہو اسکو پوری قدرت ہو جہان کی عاجزی اور نقصان دخیل نہین جو اسنے چاہا کیا اور جو چاہیگا کرے گا سب کی ہستی اسکے قبضۂ قدرت مین ہے عالم کی پیدائش مین اسکا کوئی شریک نہین وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وہ ہر چیز پر قادر ہو اور وہ دانا ہو اس کا علم ہر شے کو محیط ہو کوئی چیز تھوڑی یا بہت چھوٹی یا بڑی بھلائی یا برائی طاعت یا نافرمانی کفر یا ایمان نفع یا نقصان راحت یا رنج بغیر اسکی تقدیر کے نہین ہوتی اگر ہشیر دہ ہزار عالم ملکر کسی کو نقصان پہونچانا چاہین تو جبتک وہ نہ چاہے کچھ نہین کرسکتے جو چیزین سماع کے قابل ہین وہ انکو سنتا ہے اسکے لیے دوری اور نزدیکی یکسان ہے وہ چیونٹی کے پاؤن کی آواز سنتا ہے اور مثل سننے کے دیکھتا بھی ہے روشنی اور تاریکی اس ذات کے لیے یکسان ہے وہ بغیر کان کے سنتا ہے بغیر آنکھ کے دیکھتا ہو وَهُوَ السَّمِيْعُ

البصیر وہ سنتا ہو دیکھتا ہو اللہ تعالے بولنے والا ہے توریت انجیل زبور قرآن سب اسکے کلام ہین اسنے حضرت موسی سے کلام کیا لیکن وہ کلام لب و زبان سے نتھا شعر از مترجم

وہ بات کرتا ہی لیکن دہن سے کام نہین	کلیم کو بھی تو اس بات مین کلام نہین

اسکے کلام مین حرف اور آواز نہین اسکا کلام قدیم ہی حادث نہین۔ جاننا چاہیے کہ ایمان سب نعمتون سے بڑھکر ہی اور اس سے بڑھکر کوئی نعمت نہین ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا کہ تجھے ایمان کی قدر نہین معلوم ہی کیونکہ تیرا ایمان تقلیدی اور موروثی ہی ایمان کی قدر عمر جانتا ہے جو ایک زمانہ تک بادیۂ کفر و ضلالت و صحراے شرک و جہالت مین سرگردان رہا مسلمانو یقین کرلو کہ تم اشرف المخلوقات ہو دنیا اور عقبی تمہارے ہی لیے ہے کافر اور مشرک تمہارے مالگذار اور تابعدار ہین اگر تم انکی اولاد کو جہاد کرکے گرفتار کرلو تو وہ تمہارے لونڈی غلام ہین انکا مال تمہارے لیے غنیمت ہے زمین تمہارے لیے فرش اور آسمان چھت ہی آفتاب تمہارے لیے باورچی چاند رنگریز اور ہوا تمہارے لیے فراش ہے۔ ص

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک درکارند	تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمان بردار	شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری

یعنے بدلی اور ہوا اور ماہتاب اور آفتاب اور آسمان سب کے سب کام مین ہین اسلیے کہ تو رزق حاصل کرکے غفلت کے ساتھ نہ کھاوے دیکھ یہ سب تیرے لیے سرگشتہ ہین اور تیرے مطیع ہین یہ عظمت تجھے اللہ نے دی ہے تجھے اسکے شکریہ مین ہمہ تن یاد الہی مین مصروف ہوکر اسکا فرمانبردار بندہ بننا چاہیئے اور یہ بڑی نا انصافی ہے کہ ایسے منعم کے انعام کا تو شکر نہ ادا کرے اور اس کی نافرمانی کرے۔ تو ولایت محبت کا بادشاہ ہے اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (اللہ ان لوگون کا دوست ہے جو ایمان لائے) تو ہی دوستی کے قابل ہی یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ (اللہ انکو دوست رکھتا ہے اور وہ اللہ کو دوست رکھتے ہین) تو ہی معزز ابدی ہی وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ (اللہ اور اسکے رسول اور مومنین کے لیے عزت ہی) تو ہی جہان سراے بہشت کا مدعو ہے وَاللّٰہُ یَدْعُوْا اِلٰی دَارِ السَّلٰمِ (اللہ جنت کیطرف بلاتا ہے) تو ہی ایمان کے خطاب سے

مخاطب ہے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو، تو وہی بہشت کا مالک ہو اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا خٰلِدِیْنَ فِیْهَا بیشک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے انھین کے لیے جنت فردوس ہو مہمانی مین کر اسمین ہمیشہ رہینگے، تو وہی تخت نشین و مسند آرائے بہشت برین ہو هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِیْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ (ایمان والے اور انکی بیبیان درختون کے سائے مین تختون پر تکیہ لگائے بیٹھے ہونگے)، تو وہی ملک کبیر کا مالک ہے وَاِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا وَّمُلْكًا كَبِیْرًا (اور جب دیکھے گا تو وہان تو دیکھے گا نعمتین اور بڑا ملک)، تو وہی محرم دیدار پروردگار ہے وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ (اس دن ایمان والون کے چہرے روشن ہونگے اور اپنے پروردگار کے دیدار سے مسرور ہونگے) ایمان لانے کے یہ معنی ہین کہ زبان سے اقرار کرے اور دل سے سچ جانے کہ دونون جہان کا پیدا کرنے والا وہی وحدہ لاشریک ہے جاننا چاہیئے کہ ایمان کی دو قسمین ہین (۱) ایمان مجمل (۲) ایمان مفصل۔ ایمان مجمل یہ ہو کہ کہے مین نے دین اسلام اور اسکے کل احکام کو قبول کیا اور کفر اور اسکے متعلقات سے بیزار ہوا اور ایمان مفصل یہ ہو کہ کہے اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ مین اللہ پر اور اس کے فرشتون پر اور اس کی کتابون پر اور اس کے رسولون پر اور قیامت کے دن پر اور تقدیر پر کہ اچھائی اور برائی سب اسی کی جانب سے ہے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان لایا) اب ہم ایمان مفصل کے متعلق چند باتین بیان کرتے ہین اللہ پر ایمان لانے کے یہ معنے ہین کہ ایمان لانے والا خدا کے وحدہٗ لاشریک ہونے کا دل مین یقین واثق کرے اور زبان سے بھی اس کا اقرار کرے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے یہ معنی ہین کہ وہ اکیلا ہو اسکا کوئی شریک نہین ہو اور زن و فرزند سے مبرا ہو لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ اسکو نیند اور اونگھ نہین آتی یہی اسکی صفت ہو اکل و شرب سے مبرا ہے وَهُوَ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ وہ کھانے کو

دیتا ہے مگر خود نہین کھاتا اُسکے لیے قیامگاہ نہین ہے اگر کوئی کہے خدا اوپر ہے یا عرش کے اوپر ہے یا نیچے ہی تو کافر ہو جائیگا کسی شاعر کا قول ہے۔ مصرع

نہ تو در ہیچ مکانے نہ ز تو خالی۔ یعنے تو کہین نہین ہے اور کوئی جگہ تجھ سے خالی نہین ہے صاحب ذخیرہ نے اسکا ذکر کرکے کہاہے کہ کوئی جگہ تجھ سے خالی نہین یعنے تیرے حکم سے خالی نہین اور نہ تو کسی مکان مین ہے جسطرح اُس کی ذات قدیم ہے اسیطرح اُسکے صفات بھی قدیم ہین وہ باقی ہی کبھی اُسکے لیے فنا نہین ہی اور جسکو خدا چاہے گا اُسکے لیے بھی فنا نہین ہی فتاوی ظہیریہ مین ہے اگر کوئی شخص کہے کہ خدا رہے گا اور کوئی چیز نہ رہیگی یا کہے کہ خدا ہی رہے گا تو کافر ہو جائیگا کیونکہ جنت اور دوزخ کے لیے بھی فنا نہین ہی اور اُنکے لیے فنا کا قائل ہونا نص قرآنی کا انکار کرنا ہے شرح امالی مین ہی کہ سات چیزون کے لیے فنا نہین ہی وہ یہ ہین (۱) جنت (۲) دوزخ (۳) عرش (۴) کرسی (۵) لوح (۶) قلم (۷) روحین۔ بندونکو اللہ کی نعمتون مین فکر کرنا چاہیے نہ کہ اُسکی ذات مین جیسا کہ حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی تَفَكَّرُوا فِي الْآلَاءِ وَلَا تَفَكَّرُوا فِي ذَاتِ اللّٰہِ کے نام سننے پہ موقوف ہین یعنے اللہ کو اُن نامون سے پکارنا چاہیے جن نامون سے اُسنے اپنے آپ کو نامزد کیا ہے اُسکو طبیب عاشق محبوب وغیرہ نہ کہین۔ مسلمانون کے لیے جنت مین داخل ہونیکے بعد خدا کا دیدار حق ہی اور وہ بے چون و بے چگون و بیشابہ و بے نمونہ و بے جہت اور سر کی آنکھ سے ہوگا دیدار الٰہی کا منکر کافر ہے جب بندے دیدار الٰہی کی نعمت پائینگے تمام نعمتون کو بھول جائینگے قصیدۂ امالی مین ہے ؎ فینسون النعیم اذا راوہ۔ فیا خسران اہل الاعتزال۔ یعنے بندے دیدار الٰہی کی نعمت پاکر تمام نعمتون کو بھول جائینگے پس خرابی ہی معتزلہ کے لیے جو دیدار الٰہی کے منکر ہین۔ یہ امر ممکن ہی کہ بندہ اللہ کو اُسقدر پہچان لے جو پہچاننے کا حق ہی لیکن یہ محال ہی کہ اُسکی اُسقدر عبادت کر سکے جو اُسکی بارگاہ کبریائی کے لائق ہو فرشتے باوجود کثرت عبادت کے سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ (تو پاک ہے ہم سے تیری عبادت کا حق واقعی ادا نہین ہوسکا) کہتے ہین

فرشتون پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ دل مین یقین کرے کہ فرشتے اللہ کے بندے ہین
اور ہر وقت اللہ کی عبادت کرتے ہین اور عبادت مین کاہلی کو راہ نہین دیتے اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے یُسَبِّحُوْنَ اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ لَا یَفْتُرُوْنَ (فرشتے رات دن اللہ کی عبادت مین
مصروف رہتے ہین اور تھکتے نہین) وہ نہ عورت ہین نہ مرد بعض نوری اور بعضے آتشی
ہین وہ صغیرہ اور کبیرہ تمام گناہون سے معصوم ہین ابتداے تخلیق سے بعض کھڑے
ہین بعض رکوع مین بعض سجود مین ہین - حضرت جبریل حضرت میکائیل حضرت اسرافیل
حضرت عزرائیل علیہ السلام یہ چارون فرشتے مقرب بارگاہ حضرت الوہیت ہین اور
حضرت جبریل علیہ السلام تمام فرشتون سے بزرگ ہین حضرت سرور انبیا علیہ التحیۃ و الثنا
کا ارشاد ہے جِبْرَائِیْلُ یَکُنِ الْمَلٰئِکَۃِ کَاَبِی الْقَاسِمِ بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ یعنے جسطرح میرا
رتبہ تمام انبیا سے زائد ہے اُسیطرح حضرت جبریل علیہ السلام کا رتبہ تمام ملائکہ سے افزون
ہے کتاب شمائل مین مذکور ہے کہ ایکدن حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ و التسلیم حضرت خاتون
جنت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مکان مین تشریف فرما ہوے اور صحن مکان مین
کھڑے ہوے بوندیان پڑ رہی تھین آپ کے فرق اقدس پر سیاہ کملی تھی حضرت فاطمہ و
حضرت علی و حضرات حسنین رضی اللہ عنہم استقبال کے لیے آئے اور دست بستہ عرض کی کہ
حضور ہمارے پاس تشریف لائینگے یا ہم حضور کے پاس حاضر ہون آپنے فرمایا کہ تم سب میرے
پاس چلے آؤ یہ حضرات حاضر خدمت ہوکر آپکے گرد حلقہ باندھکر کھڑے ہوے آپ صحن
مین بیٹھ گئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ آپکے داہنے سمت اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا
بائین سمت اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ آپ کے داہنے زانو پر اور حضرت امام
حسین رضی اللہ عنہ آپکے بائین زانو پر بیٹھ گئے آپ نے لپنے بازو دراز فرماکر چارونکو
اپنے قریب کر لیا اور سب پر وہ کملی ڈالکر ذکر لا الٰہ الا اللہ مین مشغول ہوے حضرت جبریل
علیہ السلام کو حکم ہوا کہ ملائکہ کو ہمارے حبیب کی اس ہیأت خاص سے تعریف کرنے
سے آگاہ کردو واقف ہوکر تمام فرشتے اس حالت خاص کو دیکھنے لگے اور حضرت جبریل
علیہ السلام حاضر خدمت ہوے بعد سلام و جواب کے آپنے اُنسے پوچھا کیا کہتے ہو انھون نے کہا

میری یہ آرزو ہے کہ اپنی اس کملی مین تھوڑی جگہ مجھکو بھی دیدیجیے کیونکہ اسکا نور ساتون آسمانون سے گذر کر کنارہ عرش تک پہونچا ہی آپنے فرمایا یہ کملی فقیرانہ لباس ہی اور تمھارا مقام سدرۃ المنتہیٰ اور جنت الماویٰ ہی حضرت جبرئیل علیہ السلام عرض پیرا ہوے کہ آپ پر جو میرا حق ہی اسکے تصدق مین مجھکو تھوڑی جگہ مرحمت فرمایے آپنے پوچھا مجھپر تمھارا کیا حق ہی اُنھون نے کہا جب نمرود نے آپ کے جد حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو آگ مین پھینکا تھا تو مین نے اُنھین ہوا مین روکا تھا اور جب حضرت یوسف علیہ السلام کنوین مین گرے تو مین نے اُنھین تھام لیا تھا اور اکثر مین نے آپکی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کیساتھ چکی چلائی ہو اور قلعہ خیبر اکھاڑنے مین آپکے بھائی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مدد کی ہو اور حضرات حسنین کا گہوارہ ہلایا ہو اُسوقت آپنے اُنکو اپنی پشت کی طرف جگہ دی جب وہ آپکے پس پشت آئے تو آپنے اُنسے پوچھا کہ تم کیا دیکھتے تھے وہ گویا ہوے آج حضور کی یہ کملی تمام اشیا عرش و فرش پر شرف رکھتی ہو کہ حضوری کی جلوہ گاہ سے تمام ملائکہ عرش و کرسی و ہفت آسمان نظارہ کنان ہین یہان میرا حاضر ہونا اقران و امثال مین باعث فخر ہے یہ کہکر ایک ساعت قیام کر کے آسمان پر چلے گئے فرشتون کو حکم رب العزت ہوا کہ سب جا کر اپنے سردار سے مصافحہ کرو اور اُسکے سینہ کو بوسہ دو کیونکہ وہ ہمارے حبیب کی پشت سے مس ہوا ہی اور پہچان لو کہ وہ تمھارا افسر ہے ملائکہ حکم الٰہی بجا لائے - اور اس بات پر ہم ایمان لاتے ہین کہ ملائکہ کو اللہ تعالےٰ نے انسانی صورت مین ہونے کی قدرت عطا فرمائی ہے جیسے حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت مریم بنت عمران علیہا الرحمۃ والرضوان پر نازل ہوے تھے اللہ تعالےٰ فرماتا ہی فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا (حضرت جبرئیل انسانی صورت مین حضرت مریم علیہا السلام کے پاس حاضر ہوے) اور کئی بار حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین بصورت دحیہ کلبی حاضر ہوے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت مین بصورت انسان اُنھین افطار صوم کرانے کو حاضر ہوا کرتے تھے اور حضرت لوط علیہ السلام کی خدمت مین حضرت جبرئیل و میکائیل علیہما السلام جوانون کی صورت مین حاضر ہوتے تھے اور اللہ نے فرشتونکو اسقدر قوت عطا کی ہو کہ وہ اپنے پر و نیز ساتون زمینون کو اُٹھا لین اور حضرت لوط علیہ السلام

کے تیرہ گاؤن مع انکے باشندون اور سامان کے حضرت جبرئیل اپنے ایک پر پر اسطرح
اوٹھاکر آسمان تک لے گئے کہ ایک چراغ بھی گل نہوا جب انمین سے کوئی تائب نہوا تو
بحکم الٰہی سب کو اوندھا کردیا کہ ہلاک ہوگئے قرآن شریف مین ہے فَجَعَلْنَا عَالِیَهَا
سَافِلَهَا (ہم نے اُن گاؤن کو زیر وزبر کردیا) ملائکہ سے عداوت رکھنا کفر ہے پیغمبر تمام
ملائکہ سے اور خاص ملائکہ اولیا اور اتقیا سے اور اولیا اور اتقیا عام ملائکہ سے اور عام ملائکہ
عوام الناس سے افضل ہین اور ہم کراماً کاتبین پر ایمان لاتے ہین قرآن شریف مین
ہے اِنَّ عَلَیْکُمْ لَحَافِظِیْنَ کِرَاماً کَاتِبِیْنَ یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ (تم پر فرشتے جنکو کراماً
کاتبین کہتے ہین نگہبانی کے لیے مقرر ہین جو کچھ تم کرتے ہو وہ اُسکو جانتے ہین) فرشتے بھی
جنت مین داخل ہونگے مگر سوا حضرت جبرئیل علیہ السلام کے کہ وہ ایک مرتبہ دیدار
الٰہی سے مشرف ہونگے اور کسیکو دیدار کی دولت نہ ملیگی ایسا ہی اصول الصفار مین ہے
اور مسلمان اجنہ کے دخول جنت مین اختلاف ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اسمین توقف فرمایا
ہے اور صاحبین کے نزدیک مثل اور مسلمانون کے وہ بھی جنت مین داخل ہونگے کتب سماویہ
پر ایمان لانے کا یہ مطلب ہے کہ اس بات کا یقین کرے کہ جو کتب اور صحائف انبیا پر نازل ہوئی
حق ہین اور بیشک وہ سب اللہ کا کلام ہے اور قرآن پر عمل کرنا فرض ہے اور دوسری کتابین نزول
قرآن کے بعد منسوخ ہوگئین منجملہ اُنکے توریت جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر عبرانی زبان مین اور انجیل
جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر یونانی زبان مین اور زبور جو حضرت داؤد علیہ السلام پر سُریانی زبان
مین اور قرآن شریف جو حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والثنا پر عربی زبان مین نازل ہوئی مشہور
ہین کتابون پر ایمان لانے مین شمار کی ضرورت نہین بلکہ تمام پر ایمان لانا چاہیئے کیونکہ اگر واقع مین کمی
وزیادتی ہوگی تو کفر لازم آویگا مشہور ہے کہ صحف اور کتابین ایک سو چار ہین جو پیغمبرون پر نازل
ہوئی ہین لیکن دلیل قطعی سے اسکا کوئی ثبوت نہین ہے ایسا ہی عمدۃ الدین مین ہے کتب منزلہ
کلام قدیم ہین مخلوق نہین انکو مخلوق کہنے والا کافر ہے اور اگر ان حروف اور اصوات کو جو
کاغذ پر لکھے جاتے ہین مخلوق کہے تو کافر نہوگا کیونکہ یہ فعل کاتب ہے اور کاتب اور کتابت
مخلوق ہین قرآن شریف تیئیس برس مین تھوڑا تھوڑا کرکے نازل ہوا ہے اول آیت اِقْرَاْ

بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ اور آخر اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي ہی
ایسا ہی عمدۃ الدین مین ہی پیغمبرون پر ایمان لانے کا یہ مطلب ہی کہ سب پیغمبر اللہ کے بندے
اور اُسکے رسول اور حق ہین انکا ہر قول سچا اور اُنکا قول اللہ کا قول ہی اُنکی کوئی بات خواہش
نفسانی سے نہین ہی پیغمبرون مین بعض رسول ہین جنکے پاس حضرت جبرئیل آتے تھے وہ
تین سو تیرہ ہین اور بعض نبی ہین جنکو الہام اور خواب سے تبلیغ احکام کا حکم ہوتا تھا ہر پیغمبر اپنے
زمانے مین افضل تھا اور اُنسے زائد کوئی عاقل نتھا اپنی پیغمبری کا ثبوت معجزے سے دیتے تھے
اور زمانہ پیغمبری مین پیغمبری بغیر معجزے کے ثابت نہین ہوتی تھی کوئی پیغمبر غلام اور دروغ گو نہ تھا
کوئی عورت پیغمبر نہین ہوئی ذوالقرنین اور لقمان کی پیغمبری مین اختلاف ہے حضرت خضر
علیہ السلام کے باب مین امام زاہدی نے اپنی تفسیر مین لکھا ہے صحیح یہ ہی کہ وہ پیغمبر ہین۔ پیغمبر
وحی کے قبل اور بعد بھی گناہ کبیرہ سے معصوم ہین البتہ ممکن ہی کہ کبھی اُنسے گناہ صغیرہ ہوجائے
یہ بھی اُسوقت کہ اُنکی نبوت کا ظہور نہوا ہو اور اس گناہ صغیرہ کو پیغمبر کے حق مین لغزش
سے تعبیر کرتے ہین پیغمبرون کی بیبیون کو اللہ تعالے نے پاکدامن پیدا کیا تھا اُنسے کبھی
زنا صادر نہین ہوا آنحضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَا زَنَتْ اِمْرَأَۃُ
نَبِيٍّ قَطُّ ایسا ہی عقیدۃ النجاح مین ہی پیغمبرون کی تعداد اللہ ہی کو معلوم ہے مشہور ہے کہ
ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر ہوے لیکن دلیل قطعی سے یہ بات ثابت نہین ہے جیسے
کتب سماویہ کی تعداد ثابت نہین اور ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف حق ہین اور آپ تمام پیغمبرون سے افضل
اور خاتم پیغمبران ہین آپ کے بعد پیغمبری کا دعوی کرنے والا جھوٹا ہے آپ تمام عالم سے
زائد عقلمند اور خوبصورت تھے آپکے سامنے ماہ شب چاردہ ماند تھا آپ بلند بینی فراخ چشم
کشادہ پیشانی پیوستہ ابرو تھے آپ کی پتلی بہت سیاہ اور سفیدی بہت صاف
تھی دست مبارک کی ہتیلی پرگوشت مخمل اور حریر سے زائد نرم تھا لعاب دہن ایسا
شیرین تھا کہ کھاری کنوین مین پڑکر اُسکو شیرین کردیتا تھا پسینا ایسا خوشبودار تھا کہ
زیادتی خوشبو کے لیے عطریات مین ملایا جاتا تھا آپ ہزار آدمیون مین بلند معلوم

ہوتے تھے آپکے جسم اور لباس پر کبھی نہیں مبیٹھتی تھی نہ آپکے سر پر سے گذرتی تھی اگر بلند ہو کر گذرنے کا قصد کرتی تو جلکر خاک ہو جاتی آپ کو احتلام کبھی نہیں ہوا ابتداے عالم سے انتہاے عالم تک آپ سے زائد کوئی سخی نہیں ہوا منقول ہے کہ ایک شخص نے حاضر خدمت ہو کر کہا کہ مین بڑی امید لیکر حاضر خدمت ہوا ہون آپنے اُسکی اُمید دریافت کی اُسنے کہا مجھے بکری کی ضرورت ہے آپنے فرمایا بس یہی بڑی اُمید تھی وہ عرض پیرا ہوا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جسکی ملک مین ایک مرغی نہو اُسکے لیے تو بکری بڑی چیز ہے آپنے آبدیدہ ہو کر فرمایا تو فلان میدان مین جا وہان اسّی ہزار بکریان اونکو تین سو غلام چرا رہے ہین اُنکو کہدے مین نے وہ سب تجھکو دیدین تمام کو سخاوت کا حکم ہوا اور آپکو کثرت سخاوت کی وجہ سے ہاتھ روکنے کے لیے ارشاد ہوا وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ (اپنا ہاتھ ایسا فراخ نہ کیجیے کہ خود عاجز و درماندہ ہو جایئے) تمام نبی کسی قوم یا قبیلے کے طرف بھیجے گئے مگر آپ جن و انس سب کیلیے مبعوث فرمائے گئے آپ کی اطاعت جسطرح اہل زمین پر فرض ہے اسیطرح اہل آسمانپر بھی فرض ہے ایسا ہی عقیدہ نجاح مین ہے آپکے معجزے اسقدر ہین کہ احاطۂ تحریر مین نہین آسکتے ولادت سے وفات تک سی ہزار معجزے آپ سے ظاہر ہوے ایسا ہی مجمع الاخبار مین ہے آپنے اپنی انگلی کے اشارے سے چاند کو دو ٹکڑے کر دیا

شعر از مترجم

اشارے سے قمر کے شق دو ٹکڑے کیا دل کو	دہان زخم دیتے ہین دعا انگشت قاتل کو

زہر آلودہ بکری کے نیچے کے بھنے ہوے گوشت نے آپسے باتین کین اور کہا لَا تَأْكُلْ مِنِّي فَإِنِّي مَسْمُومَةٌ (آپ مجھے تناول نہ فرمائین کیونکہ مین زہر آلودہ ہون) ہرن نے آپ سے کلام کیا اونٹ نے آپ سے ایک دشمن کے تمازنہ پڑھنے کی شکایت کی آپکا بول و براز زمین نگلجاتی تھی کوئی اُسے دیکھ نہین سکتا تھا ابر آپ پر سایہ افگن رہتا تھا باقی معجزے انشاء اللہ تعالے اپنے محل پر بیان ہونگے۔ قیامت پر ایمان لانے کا یہ مطلب ہے کہ یقین کرے کہ قیامت آنیوالی ہے اللہ تعالے فرماتا ہے اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا اللہ تعالے سب کو مارکے پھر زندہ کریگا آدمی پری جانور اُس حکم مین یکسان ہین۔ بغیر دس علامتون کے ظہور کے قیامت قایم نہوگی (۱) آفتاب کا مغرب سے طلوع کرنا۔ (۲) خروج دجال (۳) خروج یاجوج

و ماجوج (۴) نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام (۵) پورب مین ایک شہر کا دھنسنا (۶) جزیرۂ عرب مین ایک شہر کا دھنسنا (۸) ظہور دابۃ الارض (۹) دھوین کا پھیلنا۔ (۱۰) عدن سے آگ کا ظاہر ہونا۔ سب کے پہلے مغرب سے آفتاب نکلے گا متواتر اور علامتون کا ظہور ہوگا جب سب علامتین پوری ہو جائینگی اسوقت اللہ تعالےٰ ایک گرم ہوا بھیجے گا کہ داہنے بائین پہلو کی طرف سے نکلے گی اور پورب سے پچھم تک سب مسلمان فنا ہو جائینگے ایسا ہی سدرۃ المنتہیٰ مین لکھا ہے نفخ صور کفار پر ہوگا حضرت سرور کائنات علیہ الصلوٰت والتحیات نے فرمایا ہے کہ جب تک زمین پر ایک مسلمان یا اللہ کہنے والا باقی رہے گا قیامت قائم نہوگی پہلے بار جب صور پھونکا جائیگا تو سب فنا ہو جائینگے اور دوسری بار جب صور پھونکا جائیگا تو سب زندہ ہو جائینگے اور ان دونون کے درمیان مین چالیس برس کا وقفہ ہوگا اور بعض کے نزدیک چالیس دن کا فاصلہ ہوگا صور کی لمبائی تین ہزار سال کا راستہ ہوگا اور چوڑائی بارہ سال کا راستہ صور کو حضرت اسرافیل اسطرح منھ مین لگائے ہوے حکم الٰہی کے منتظر کھڑے ہین جیسے شہنائی بجانے والے کے منھ مین شہنائی ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ سقط وجنین کو جو حمل خام ساقط ہو گئے تھے اور ہنوز جان اور روح انمین نہین آئی تھی اور نہ قوت مصورہ نے انکی صورت بنائی تھی جان عطا فرماکر زندہ کرے گا تاکہ وہ اپنے والدین کی شفاعت کرین۔ سوا حضرت ادریس علیہ السلام کے جو زندہ بہشت مین ہین اور دنیا مین ایک بار چاشنی مرگ چکھ چکے ہین سب مرجائینگے اور پھر زندہ ہونے کے بعد تین سو برس کھڑے رہینگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یَوۡمَ یَقُوۡمُ النَّاسُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ (اسدن آدمی اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونگے اس حالت کہ ایک کو دوسرے کے حال کی خبر نہوگی) پھر انپر کفن لپیٹا جائیگا اسکے بعد وہ ہوشیار ہوکر ایک دوسرے سے بھاگین گے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یَوۡمَ یَفِرُّ الۡمَرۡءُ مِنۡ اَخِیۡهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِیۡهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِیۡهِ (وہ ایسا دن ہوگا کہ ہر مرد اپنے بھائی اور ماں اور باپ اور بی بی اور اولاد سے بھاگے گا) پھر سب لوگ حساب کے لیے لائے جائینگے اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہین کہ ہر ایک کو دوزخ کے اوپر سے گذرنا ہوگا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا (تم مین سے کوئی ایسا نہین جسکا ورود دوزخ پر نہو یہ حکم تمھارے رب کا نافذ ہو چکا ہے) پھر مومنین کی تسلی کے لیے فرمایا ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا (پھر ہم پرہیزگارونکو نجات دینگے اور ظالمونکو دوزخ مین اوندھا کرکے ڈالینگے) جاننا چاہیے کہ پلصراط دوزخ کی پشت پر ہے اُسپر سے گذرنا گویا دوزخ پر سے گذرنا ہی اور ہم اسبات پر ایمان لاتے ہین کہ نیک بندون کا نامۂ اعمال اُنکے داہنے ہاتھ مین اور بدبندونکا نامۂ اعمال اُنکے بائین ہاتھ مین دیا جائیگا اسطرح کہ بدون کا بایان ہاتھ پیٹھ کے پیچھے کھنچا ہوگا اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہین کہ میزان حق ہی اور آہین نیک اور بد عمل تولے جائینگے جسکا نیکی کا پلّہ بھاری ہوگا وہ نجات پائیگا اور جسکی نیکی کا پلّہ ہلکا ہوگا اُسکا مقام ہاویہ ہی جو دوزخ کے ایک طبقہ کا نام ہی قرآن شریف مین ہی فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ اور بھی ہی وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ١لْحَقُّ (اُسدن اعمال کا تولاجانا حق ہی) اور حوض کوثر حق ہے کہ قیامت کے پیاسون کو اُس سے پانی ملے گا حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا اٰنِيَتُهٗ بِعَدَدِ النُّجُوْمِ (اُسکے آبخورے اتنے ہونگے جتنے آسمان کے ستارے ہین) اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہین کہ قیامت مین اعضاے جسم باتین کرینگے اور افعال خیر وشر کی گواہی دینگے قرآن شریف مین ہے يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (اُسدن اُنکی زبانین اور ہاتھ اور پاؤن جو کچھ وہ کرتے تھے اُسکی گواہی دینگے) اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہین کہ سوال قبر حق ہے مومن کافر صغیر کبیر جب دفن ہوتے ہین تو قبر مین منکر نکیر آکر اُنھین بٹھاتے ہین حیات کے ہونے مین اتفاق اور جسم کے اندر جان پڑنے مین اختلاف ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ فقہ اکبر مین تحریر فرماتے ہین اِدْخَالُ الرُّوْحِ فِي الْجَسَدِ فِي الْقَبْرِ حَقٌّ (قبر کے اندر جسم مین روح کا داخل ہونا حق ہی) قبر مین وحدانیت اور رسالت کا سوال کیا جائیگا نیکبخت کہتا ہے اللہ میرا رب ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم میرے رسول ہین یہ سنکر فرشتے کہتے ہین نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ (تو دلہن کی نیند سو

اور بدبخت جواب سے عاجز رہتا ہے اور ہاے ہاے کے سوا کچھ نہین کہہ سکتا فرشتے کہتے ہین
لا دریت (افسوس کہ تو کچھ نہ سمجھا) اور جب تک اللہ تعالیٰ چاہتا ہے فرشتے اُسکو لوہے
کے گرزون سے سزا دیتے ہین اور صحیح مذہب یہ ہے کہ انبیا سے سوال قبر نہین ہوتا ہے مسلمانون
اور کافرون کے بچون سے بھی سوال ہوتا ہے لیکن اُنسے روز میثاق کا جواب پوچھا جاےگا
اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہین کہ کفار اور بعض فساق کے لیے عذاب قبر حق ہے
تقدیر پر ایمان لانیکا یہ مطلب ہے کہ یقین جان لے کہ بندہ جو کچھ نیکی یا بدی کرتا ہے وہ
اللہ کی حاصل کی ہوئی ہے لیکن نیکی اُسکے حکم اور مشیت اور رضا اور تقدیر سے ہے اور
اُسے نیکی پسند ہے اور برائی بھی اُسی کے حکم اور مشیت اور تقدیر سے ہے مگر اُسنے اسکا حکم
نہین کیا نہ وہ اس سے خوش ہوتا ہے۔ تقدیر پر اعتقاد کامل رکھنا چاہیے اور بحث کرنا روا ہے
کیونکہ تقدیر کے فہم اور ادراک سے عقول بشری عاری ہین صاحب تمہید نے کہا ہے التقدیر
بحر عمیق من غمس فیہ ضل (تقدیر ایک گہرا دریا ہے جسنے اسمین غوطہ لگایا وہ بہ گیا اور
گمراہ ہوگیا) اہل تسنن کا مذہب ہے کہ انبیا علیہم السلام کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ پھر حضرت عمرؓ
فاروق پھر حضرت عثمان ذوالنورینؓ پھر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم افضل ہین بہ ترتیب
خلافت اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے یہ چار خلیفہ برحق ہین اُنکی خلافت کا
زمانہ تیس برس مین تمام ہوا حدیث مین وارد ہے اَلْخِلَافَۃُ مِنْ بَعْدِیْ ثَلٰثُوْنَ سَنَۃً (خلافت
میرے بعد تیس برس رہیگی) **مترجم کہتا ہے** کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شہادت
کے بعد خلافت جامعہ مین چھ مہینے کچھ کم وبیش باقی تھے اُسکو امام حسن رضی اللہ عنہ نے
کامل کرکے حضرت امیر معاویہؓ کو حاکم مستقل مقرر فرمایا ا **نتھی** حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ
وسلم کے ازواج مطہرات مین ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سب سے افضل ہین اور آپکی
صاحبزادیون مین بعض فضائل خاصہ کی وجہ سے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سب سے
افضل ہین عقیدۃ النجاح مین ہے کہ ایمان کے لیے کئی شرطین ہین جبتک وہ پائی نہ جائین
ایمان کامل نہین ہوتا (۱) ایمان بالغیب یعنے بے دیکھی چیز وبیر ایمان لانا جیسے کہ ہم خدا
اور جنت و دوزخ کے ہونے پر ایمان لائے یعنے دل سے یقین اور زبان سے اقرار کرتے ہین

اور نزع مین زندگی سے نا امیدی کے وقت خدا اور آتش دوزخ کے خوف سے ایمان لانا درست نہین ہے اور اسکو ایمان یاس کہتے ہین کیونکہ اسوقت احوال آخرت وبہشت و دوزخ کا مشاہدہ ہوتا ہو اور توبہ یاس بھی مقبول نہین ہے یعنے اگر مرتے وقت کوئی کافر اپنا مقام دوزخ مین دیکھکر توبہ کرے تو وہ توبہ قبول نہوگی اللہ تعالےٰ فرماتاہی فَلَمْ یَکُ یَنْفَعُھُمْ اِیْمَانُھُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا (ہمارا عذاب دیکھ لینے کے بعد ایمان لانا سودمند نہوگا) اور حضرت رسولخدا علیہ التحیۃ والثناٰ نے فرمایاہے اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ یَقْبَلُ تَوْبَۃَ عَبْدٍ مَالَمْ یُغَرْغِرْ (اللہ اپنے بندے کی توبہ اسوقت تک قبول کرتاہے جب تک حلق مین روح نہ آجاوے) (۲) اسکی حلال کی ہوئی چیزونکو حلال اور حرام کی ہوئی چیزون کو حرام سمجھنا اور اُسپر اعتقاد کرنا۔ اور اُسکے عکس کا یقین کرنا کافر کردیتاہے (۳) اللہ کی رحمت سے نا اُمید ہونا قرآن شریف مین ہو لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ (تم اللہ کی رحمت سے نا اُمید نہو) (۴) اللہ کے عذاب سے بیخوف ہونا (۵) زبان کو کلمہ کفر سے روکنا اور ہروقت اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّ اَنَا اَعْلَمُ وَاسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِہٖ پڑھنا (اے اللہ مین تجھسے پناہ مانگتا ہون اُس سے کہ کسی کو مین تیرا شریک جان بوجھکر گردانون اور توبہ کرتاہون اس سے جو لاعلمی سے کرون) اسکے بعد ہم حدیث سابق کے معانی بیان کرتے ہین۔ رسولون پر ایمان لانے کا یہ مطلب ہو کہ اگر کوئی شخص لاکھ بار بھی صرف لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ نہ کہے تو ہرگز مسلمان نہوگا یعنے جبتک اقرار توحید کے ساتھ اقرار رسالت نہ کرے گا کامل مسلمان نہین ہوسکتا ہر مومن پر لازم ہی کہ فرمان رسالت کو بسر وچشم قبول کرے اللہ تعالیٰ فرماتاہو مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا (رسول تمکو جو حکم کرے اُسکو مانو اور جس بات سے منع کرے اُس سے بچو) حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت عیسےٰ علیہ السلام تک جتنے پیغمبر گذرے سب نے آپکی پیغمبری کا اقرار کیا اور تمام ملائکہ نے آپ کی رسالت کی تصدیق کی مسلمانون کو فخر کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ نے اُنپر ایسا پیغمبر بھیجا جو تمام پیغمبرون سے افضل ہو اور اُسی کے طفیل سے اس امت مرحوم کو کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ (تم بہترین اُمت ہو) سے مخاطب کیا قیامت مین حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم زیر عرش نور کے ممبر پر تشریف فرما ہونگے اور باقی انبیا کرسیون پر

جلوہ گر ہونگے انبیا کے متعلق اوپر بیان ہو چکا ہے گو اس مجلس مین طول ہو گیا مگر صرف فائدہ سامعین کی غرض سے چند باتین آیت ذیل کی تفسیر کے متعلق لکھی جاتی ہین اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ۔ تمھارا معبود ایک ہے اپنی الوہیت کو تمھاری طرف مضاف کرکے اِلٰهُكُمْ ارشاد فرمایا ہے اور اِلٰهُ الْخَلْقِ نہین فرمایا اسلیے کہ انسان کے سوا کسی مخلوق نے خدا کا کوئی شریک نہین ٹھہرایا دنیا کی ہر چیز خدا کو جانتی ہے کیا تمھین ہدہد کا قصہ یاد نہین ہے کہ جب اُسنے بلقیس کا ملک اور اُسکا مال و اسباب دیکھا تو حضرت سلیمان علیہ السلام اور اُنکے جاہ و حشم کے مقابلہ مین اُسکو حقیر تصور کیا اور یہ بھی ارادہ نہ کیا کہ اس واقعہ کو جلکر حضرت سلیمان علیہ السلام سے بیان کرون لیکن جب اُسنے بلقیس کو آفتاب کی پرستش کرتے ہوئے دیکھا تو نہایت غصہ مین وہان سے اُڑا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے آکر اپنے آپ کو گرا دیا اور کہنے لگا کہ بڑا تعجب ہے کہ آپکے زمانہ حکومت مین مینے ایک عورت وارث تاج و تخت کو مع اُسکی قوم کے آفتاب کی پرستش کرتے ہوے دیکھا قرآن شریف مین ہے وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ (مین نے اُسکو اور اُسکی قوم کو پایا کہ خدا کے سوا آفتاب کو سجدہ کرتے ہین) فرشتے دیو پری وحوش طیور سب اُسکی وحدانیت کے قائل ہین لیکن انسان کسقدر بیباک اور گستاخ ہے کہ کوئی دو خدا کا کوئی تین خدا کا قائل ہے کوئی آفتاب کو پوجتا ہے کوئی ماہتاب کی پرستش مین اپنا وقت کھوتا ہے کوئی پتھر کو اپنا خدا جانتا ہے کوئی لکڑی کے معبود ہونے کا قائل ہے ایسے لوگونکے سر پر خاک پڑے کہ ایسا کرتے ہین اور اسکو اچھا جانتے ہین اللہ تعالےٰ اسلیے از روے شفقت فرماتا ہے کہ اے حبیب (صلے اللہ علیہ وسلم) آپ اپنی امت سے فرمادیجیے اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ تمھارا معبود تو ایک ہی معبود ہے۔ **مترجم کہتا ہے** باپ بیٹے پر یا استاد اپنے شاگرد پر بھی ایسی شفقت نہ کریگا جیسا ہمارا مالک گناہگارون پر شفقت کرتا ہے افسوس ہے کہ ہم پھر بھی اُسکی شکرگزاری نہین کرتے اور اپنی حرکات ناشائستہ سے باز نہین آتے رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ آمین اے اللہ ہمکو اعمال صالحہ کی توفیق دے ہمارا خاتمہ دین ایمان پر کرنا اپنے جوار رحمت مین ہمکو جگہ دینا ہمارے گناہونکو معاف کرنا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ (سوا اُسکے کوئی معبود نہین ہے) الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ

وہ مومن کے لیے رحمٰن اور مشرکین کے لیے رحیم ہے کہ انپر فی الحال عذاب نہین کرتا اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ تمھارا خدا ایک ہی اور تمھارا دل اور تمھاری زبان بھی ایک ہی پس مطلب یہ ہوا کہ دل سے اُسکو ایک جانو اور زبان سے اُسکو ایک کہو بعض نے اسکی یون تفسیر کی ہی کہ یہ اللہ کی ذاتی رحمت ہے جو اسنے الوہیت کی اضافت مومنین کی طرف کرکے اِلٰھُکُمْ فرمایا اور مومنون کو ترغیب دلاتا ہی الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمُ سے کہ تمھارا خدا ایک ہی اگر تم اُسکی وحدانیت کا پورے طور سے اقرار کرلو تو وہ دنیا مین تمھارے لیے رحمٰن اور تنگی و تاریکی قبر مین تمھارے لیے رحیم ہی۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوکر عرض کرتے کہ اللہ تعالے آپ کو سلام کہتا ہے تو آپ خوف الٰہی سے کانپ جاتے اور چہرۂ مبارک کا رنگ زرد ہوجاتا اور بعض وقت اسی سلام کے پیام سے خوش ہوجاتے پس مسلمانو خوش ہو کہ مالک حقیقی تمھین مخاطب کرکے فرماتا ہی وَاِلٰھُکُمْ اور دوسری جگہ فرماتا ہے وَاِنَّ اِلٰھَکُمْ لَوَاحِدٌ یہان دو حرف تاکیدسے الوہیت کو موکد فرماتا ہے ایک حرف اِنَّ دوسرے لَوَاحِدٌ کے لام تاکیدسے اور اوپر کی آیت مین دو تاکید ارشاد ہوئین ایک اِلٰہٌ وَّاحِدٌ دوسری تاکید لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ تمھارا خدا تمھارا خالق تمھارا رازق ایک ہے اور وہ دنیا مین رحمٰن اور عقبٰی مین رحیم ہی تاریکی شکم مادر مین تمھین کس نے رزق دیا دنیا مین تمھین کس نے پالا اُسی رحمٰن نے رزق دیا اور پرورش کیا اضطرار کے وقت مضطر کی پکار کون سنتا ہے اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وہی رحمٰن سنتا ہی طلب مغفرت کے وقت کون بخشتا ہی رحمٰن بخشتا ہے تمھارے عیوب کون چھپاتا ہی رحمٰن چھپاتا ہے عاجزی کے وقت کون تمھاری دستگیری کرتا ہی رحمٰن کرتا ہی جانکنی کی سختی کون آسان کرتا ہی رحمٰن ہی کرتا ہی تاریکی قبر مین کون فریادرس ہوتا ہی رحیم ہوتا ہی۔ دفن کرکے جب عزیز و احباب پلٹتے ہین تو مردہ اپنے آپ کو تنہا دیکھکر گھبراتا ہی اور اپنے والدین اور عزیز و اقربا کو پکارتا ہی لیکن مردے کی آواز زندون کو سنائی نہین دیتی اسلیے کوئی جواب اسکو نہین ملتا اسوقت فرشتے اُسکو یارحیم کہنا سکھاتے ہین تب بندہ یارحیم کہتا ہے جواب مین حضرت الوہیت سے ارشاد ہوتا ہی لَبَّیْکَ عَبْدِیْ لَبَّیْکَ عَبْدِیْ یعنے اے میرے بندے مین تیری فریادرسی کو موجود ہون تونے

مجھے پہلے سے کیون نہ پکارا کہ مین اُسیوقت سے تیری فریاد کو پہونچتا قبر اور قیامت اور دوزخ مین رحیم ہی تیری فریاد کو پہونچے گا حضرت ابوعبیدہ رحمۃ اللہ نے عزائب مین تحریر کیا ہے کہ حضرت سرورکائنات علیہ السلام والصلوٰۃ نے فرمایا ہے جب گنہگار بندہ دوزخ مین ڈالا جائیگا تو انواع و اقسام کے عذاب مین مبتلا ہوگا سانپ بچھو آکر اُس سے لپٹینگے وہ پریشان ہوکر ہر طرف دیکھے گا اور مالک دوزخ کا نام لیکر ستر مرتبہ فریاد کریگا وہ جوابدیگا کہ مجھ سے فریاد نکر بلکہ اپنے رب سے فریاد کر اور یا رحیم کہہ بندہ یا رحیم کہیگا ہنوز رحیم کا میم اُسکی زبان سے ادا نہوگا کہ غیبی آواز اُسکو سنائی دیگی لَبَّیْکَ عَبْدِیْ لَبَّیْکَ عَبْدِیْ اے میرے بندے مضطر نہو مین تیری فریادرسی کے لیے موجود ہون اور اُسیوقت دوزخ سے نکلکر اللہ کی رحمت سے بندہ جنت مین داخل ہوجاوے گا اب پھر ہم حدیث سابق کا ٹکڑا بیان کرتے ہین آپنے فرمایا وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ (جو کوئی اللہ اور اُسکے رسول پر ایمان لاوے اُسکو نماز پڑھنا چاہیے یعنے دخول جنت کے لیے صرف ایمان کافی نہوگا جبتک نماز نہ پڑھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ (مومن بے دیکھی چیز پر ایمان لاتے ہین اور نماز پڑھتے ہین دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا ہے قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلٰوتِھِمْ خٰشِعُوْنَ (بیشک اُن ایمان والون نے فلاح پائی جو نماز مین عاجزی کرتے ہین اور ڈرتے ہین) اور حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَلصَّلٰوۃُ مِنَ الْاِیْمَانِ (نماز ایمان کا جز ہے) دوسری حدیث مین ہے اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ مَنْ اَقَامَھَا فَقَدْ اَقَامَ الدِّیْنَ وَمَنْ تَرَکَھَا فَقَدْ ھَدَمَ الدِّیْنَ (نماز دین کا ستون ہے جسنے نماز پڑھی اُسنے دین کو قائم رکھا اور جسنے نماز چھوڑ دی اُسنے دین کو ڈھا دیا) اللہ نے تمام عاقل بالغ بندونپر مرد ہون یا عورت آزاد ہون یا غلام پانچ وقت کی نماز فرض کی ہے قرآن شریف مین ہے حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ (نمازون کی حفاظت کرو اور خاصکر بیچ کی نماز کی اور اللہ کے سامنے عاجزی اور فروتنی سے کھڑے ہو) اور حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ فَرَضَ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسَ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ وَّعَلٰی کُلِّ حُرٍّ وَّعَبْدٍ (اللہ نے پانچ وقت کی نماز فرض کی ہے اس حکم مین مسلمان مرد اور عورت اور آزاد اور غلام

سب برابر ہین، نماز کی فرضیت حضرت آدمؑ کے وقت سے قیامت تک ہے بعض انبیا کے زمانہ مین
دس وقت کی نماز فرض تھی اور بعض کے زمانہ مین بیس وقت کی اور بعض کے زمانے میں تیس وقت
کی اور بعض کے زمانے مین چالیس وقت کی اور بعض کے زمانے مین پچاس وقت کی نماز فرض تھی
جاننا چاہیئے کہ پانچ وقت سے کم اور پچاس وقت سے زائد کی نماز کسی نبی کے وقت مین فرض
نہین ہوئی کیا تم نے نہین سنا کہ شب معراج مین اُمت محمدی پر پچاس وقت کی نماز فرض ہوئی تھی
اور حضرت موسی علیہ السلام نے آپ سے راہ مین کہا کہ آپ کمی کی درخواست کرین کئی مرتبہ کی
درخواست مین اللہ تعالے نے آپ کی اُمت پر پانچ وقت کی نماز فرض کی اور پچاس وقت
کی نماز کا ثواب دینے کا وعدہ فرمایا قرآن شریف مین ہے مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا
(ایک نیکی کرنے والا دس گنا ثواب پائیگا) اور حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مَنْ وَاظَبَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَلَّ لَهُ الْجِنَانُ وَحُرِّمَ عَلَيْهِ النِّيْرَانُ (ہمیشہ نماز پڑھنے
والے پر جنت حلال اور دوزخ حرام ہو گئی) اور پھر آپنے فرمایا ہے جو شخص پنجوقتہ نماز ادا کرتا ہے
اور کوئی وقت نماز ضایع نہین کرتا ہے تو اللہ اُسکے بدن پر دوزخ کی آگ کو حرام کر دیتا ہے
اور اللہ تعالے نے فرمایا ہے اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ
يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ (دن کی دونون طرفون مین اور کچھ رات سے نماز پڑھا کرو بیشک نیکیان
برائیون کو دور کرتی ہین) ایک بار حضرت سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا نے فرمایا کہ اگر تمھارے دروازے
کے سامنے نہر جاری ہو اور تم روزانہ اُسمین پانچ بار غسل کیا کرو تو کیا تمھارے جسم پر میل باقی رہ سکتا
ہے صحابہ نے کہا نہین آپنے فرمایا نماز کا یہی حال ہے یعنی پنجوقتہ نماز پڑھنے والے کا کوئی گناہ باقی
نہین رہتا مصابیح مین حدیث مذکور ہے کہ تکبیر کہتے وقت بندہ اسطرح گناہون سے پاک و صاف
ہوتا ہے جیسے ابھی اپنی مان کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور جب سُبْحَانَكَ الخ پڑھتا ہے تو اُسکے
ہر رونگٹے کے عوض مین اللہ تعالے ایسی ایک سال کی عبادت کا ثواب اُسکو دیتا ہے جسمین
دن کو روزہ رکھا ہو اور شب کو عبادت کی ہو اور جب اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہتا ہے تو اللہ تعالے اُسکے نامۂ اعمال مین چار ہزار نیکیان لکھواتا ہے
اور چار ہزار برائیان دور کرتا ہے اور جنت مین اُسکے لیے چار ہزار درجے بلند کرتا ہے اور جب بندہ

سورۂ فاتحہ پڑھتا ہی تو اُسکے نامۂ اعمال مین حج اور عمرے کا ثواب درج کرتا ہی اور جب بندہ رکوع مین جاتا ہی تو گویا خدا کی راہ مین اپنے برابر سونا دیتا ہے اور جب رکوع مین سبحان ربی العظیم تین مرتبہ پڑھتا ہے تو گویا تمام کتب منزلکی تلاوت کرتا ہی اور جب رکوع سے سر اُٹھا کر سمع اللہ لمن حمدہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکی طرف رحمت کی نظر سے دیکھتا ہی اور جب سجدہ مین جاتا ہے تو گویا ہر آیۂ قرآنی پر ایک بردہ آزاد کرتا ہی اور جب سُبحان ربی الاعلےٰ کہتا ہی تو دیو اور پریونکے شمار کے برابر نیکیان اللہ تعالیٰ اُسکے نامۂ اعمال مین لکھواتا ہی اسیقدر بدیان اُسکی دور کرتا ہے اور جنت مین اسیقدر درجے اسکے لیے بلند کرتا ہی اور جب جلسہ کرتا ہی اور تشہد پڑھتا ہے تو صبر کرنیوالونکا ثواب اللہ تعالیٰ اُسکو عطا فرماتا ہی اور جب سلام پھیرتا ہی تو بہشت کے آٹھون دروازے اُسکے لیے کھولدیے جاتے ہین اور اُسکو اختیار دیا جاتا ہی کہ جس دروازے سے چاہے جنت مین داخل ہو۔ نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا چاہیے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ (رکوع کرنے والونکے ساتھ رکوع کرو) اور حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلٰے صَلٰوةِ الْفَرْدِ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً (جماعت سے نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے سے ۲۹ درجہ فضیلت مین زائد ہے) بعض علما کے نزدیک بے عذر شرعی تنہا نماز پڑھنا اور جماعت ترک کرنا جائز نہین ہے اور حدیث مین ہے مَنْ صَلّٰى صَلٰوةَ الْخَمْسِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِي الْجَمَاعَةِ لَا يَفُوْتُهٗ مِنْهَا تَكْبِيْرَةُ التَّحْرِيْمِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بَرَاءَتَيْنِ بَرَاءَةً مِّنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَةً مِّنَ النَّارِ جو کوئی پنجوقتہ نماز چالیس دن تک برابر جماعت کے ساتھ پڑھے اسطرح پر کہ تکبیر تحریمہ جانے نہ پائے تو اللہ اُسکو دو آزادنامے دیتا ہے (۱) نفاق سے (۲) آتش دوزخ سے اور دوسری حدیث مین ہے مَنْ صَلّٰى صَلٰوةَ الْخَمْسِ فِي الْجَمَاعَةِ حَيْثُ كَانَ وَاَيْنَ كَانَ يَمُرُّ عَلَى الصِّرَاطِ كَالْبَرْقِ اللَّامِعِ فِي زُمْرَةِ الْاَوَّلِ مِنَ السَّابِقِيْنَ اِلَى الْجَنَّةِ وَوَجْهُهٗ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَلَهٗ بِكُلِّ يَوْمٍ حَافَظَ عَلَيْهَا ثَوَابُ اَلْفِ شَهِيْدٍ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (جس نے پنجوقتہ نماز جماعت سے ادا کی جیسے رہا اور جہان کہین رہا ہو وہ پل صراط سے کوندنے والی بجلی کی طرح اول گروہ کے ساتھ جو پہلے جنت مین داخل ہونگے

گذرے گا اور اسکا منھ چودھوین رات کے چاند کے مانند روشن ہوگا اور ہر اُس دن کے
عوض مین جسمین اُسنے نماز کی نگہبانی کی ہی ہزار شہید کا جو اللہ کی راہ مین مارے گئے ہون ثواب ملیگا
ایسا ہی خلاصۃ الاخبار مین ہے (فائدہ) یہ ثواب نو آدمیون کی جماعت کا ہی لیکن دس
یا اُس سے بھی زائد ہو جائین تو اُسکے ثواب کو اللہ کے سوا کوئی نہین جانتا۔ اور حضرت
سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہے تو تم آمین کہو کیونکہ اُسوقت
فرشتے بھی آمین کہتے ہین تم مین سے جسکی آمین انکی آمین کے ساتھ ہوگی وہ بخشا جائیگا ایسا ہی صحیح مسلم
مین ہے اور آپ نے فرمایا ہے کہ نمازون مین بہتر نماز جماعت کی نماز ہی اور بد تر نماز تنہا ہی
اور مروی ہی کہ ایکبار حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ حضور سرور کائنات علیہ السلام والتحیات
کی خدمت بابرکت مین غمگین حاضر ہوے آپنے سبب پوچھا اُنھون نے کہا میرے دس اونٹ
جو مال سے بھرے تھے چور لے گئے آپ نے فرمایا مین سمجھا تھا کہ تمھاری تکبیر اولی جاتی رہی اسلیے تم
غمگین ہو اُنھون نے پوچھا کیا تکبیر اولی ایسے دس اونٹون سے بہتر ہی آپنے فرمایا تَكْبِيْرَةُ الْاُوْلٰى
خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا تکبیر اولی مین امام کے ساتھ شریک ہونا دنیا سے اور اُس سے کہ جو
اُسمین ہے بہتر ہے، اور آپنے فرمایا ہے کہ قبر مین تارک جماعت کا منھ قبلے کیطرف سے پھیر دیا جائیگا
اور فرمایا تَارِكُ الْجَمَاعَةِ مَلْعُوْنٌ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ وَتَارِكُ الْجَمَاعَةِ
يَمْشِيْ فِي الْاَرْضِ وَالْاَرْضُ تَلْعَنُهٗ وَيَنْظُرُ اِلَى السَّمَآءِ وَالسَّمَآءُ تَلْعَنُهٗ (تارک جماعت پر
توریت اور انجیل اور زبور اور قرآن شریف مین لعنت کی گئی ہی اور تارک جماعت زمین پر
چلتا ہی اور زمین اُسپر لعنت کرتی ہے اور جب آسمان کی طرف دیکھتا ہی تو آسمان اُسپر لعنت
کرتا ہے) ایسا ہی مصابیح مین ہی اور آپ نے فرمایا لَوْ اَنَّ رَجُلًا صَلّٰى صَلٰوةَ جَمِيْعِ اُمَّتِيْ وَ
صَامَ صِيَامَ جَمِيْعِ اُمَّتِيْ وَحَجَّ حَجَّ جَمِيْعِ اُمَّتِيْ وَاَتٰى بِجَمِيْعِ الطَّاعَاتِ وَعَمِلَ جَمِيْعَ الْخَيْرَاتِ
وَلَا يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ وَالْجَمَاعَةَ اِلَّا يُدْخِلُهُ اللّٰهُ فِي النَّارِ وَلَا يَسْئَالُهٗ اَيْنَ كَانَ وَمَا
اَعْمَلَ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِ بِالرَّحْمَةِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا
(اگر میری تمام اُمت کی نماز کے بقدر کوئی شخص نماز پڑھے اور میری تمام اُمت کے
روزون کے بقدر کوئی شخص روزہ رکھے اور میری تمام اُمت کے حج کے بقدر

کوئی شخص حج کرے اور تمام طاعات بجا لاوے اور سب بھلائیاں کرے لیکن جمعہ اور جماعت
مین نہ حاضر ہو تو اللہ اُسکو دوزخ مین بھیجے گا اور اُس سے کچھ نہ پوچھے گا کہ تو کہان تھا اور کیا
عمل کرتا تھا اور اُسکی طرف نظر رحمت سے نہ دیکھے گا نہ دنیا مین نہ آخرت مین اور اُس سے
فرض و نفل قبول نہ کریگا) جاننا چاہیے کہ لفظ صلوٰۃ مین فرض اور سنت اور نفل سب داخل
ہین مگر قیام صلوٰۃ سے مراد نماز فریضہ ہی نماز سے زیادہ کسی فرض کی تاکید نہین ہی زکوٰۃ
غنی اور مالدار آزاد پر بشرط وجوب شرائط واجب ہی حج بھی استطاعت وامن راہ وغیرہ
شرائط پر فرض ہے مگر نماز غلام آزاد تو انگر فقیر مقیم مسافر مریض سب پر فرض ہی جسطرح اُسنے
ادا ہوسکے ادا کرین قیامت مین سب سے پہلے نماز کی پرسش ہوگی حضرت نبی کریم
علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ بِہِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بَعْدَ التَّوْحِیْدِ اَلصَّلٰوۃُ
(قیامت کے دن توحید کے بعد سب سے پہلے بندون سے نماز کا محاسبہ کیا جائیگا) پہلے فرض
نماز کا شمار ہوگا اگر اُسمین کمی ہوگی تو واجبات ملالیجاوینگی اور اگر اُس سے جبر نقصان
نہوگا تو سنتین شامل کیجاوینگی اگر سنتین بھی کافی نہونگی تو نوافل شامل ہونگے عمدۃ الدین مین
ہے کہ سنتین و نوافل پڑھنیوالے کو یہ نیت کرنا چاہیے کہ فرائض پورا کرنے کے لیے پڑھتا
ہون تاکہ قیامت کے دن اُسکے فرض پورے ہوجائین اسی طرح نفل روزے مین فرض
روزون کے پورا کرنے کی نیت کرے کیونکہ قیامت مین فرض روزے بھی نفل روزے سے
پورے کیے جاوینگے حدیث مین ہی اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ (اعمال کا ثواب نیت کے اعتبار سے
دیا جاتا ہے) ذخیرہ مین ہی اگر کوئی شخص نوافل ہی پڑھا کرے اور فرائض ادا نہ کرے تو اُسکو نوافل
کا بھی ثواب نہ ملے گا کیونکہ فرض اصل اور نفل فرع ہی تارک اصل کو ثواب فرع نہین ملسکتا
اسباب الامثال ہی کہ حضرت رسولخدا علیہ التحیۃ والثنا کا ارشاد ہی مَثَلُ الْمُصَلِّیْ کَمَثَلِ
التَّاجِرِ لَا یُرْبِحُ شَیْئًا حَتّٰی یَاْخُذَ بِرَاْسِ الْمَالِ کَذَالِکَ الْمُصَلِّیْ لَا یُقْبَلُ نَافِلَتُہٗ حَتّٰی
یُؤَدِّیَ الْفَرِیْضَۃَ (مثال نمازی کی تاجر کے مثل ہی کیونکہ تاجر جب تک اصل مال نہ آجاوے
نفع کا شمار نہین کرتا ہی اسی طرح نمازی کے نوافل جب تک وہ فرائض ادا نہ کرے قبول
نہین ہوتے) اگر کسی شخص نے صبح کی نماز پڑھی اور خلل واقع ہونیکی وجہ سے وہ عند اللہ قبولیت

کے قابل نہوئی تو اُسے چاہیئے کہ سنت پڑھتے وقت تکمیلاً للفرائض کی نیت کرلے تاکہ وہ سنت فرض کے عوض مین ہو جائے اور وہ شخص عہدہ فرضیت سے بری الذمہ ہو کر آتش دوزخ سے نجات پائے اور روزے کا بھی یہی حال ہے نماز عاجزی اور فروتنی کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے اللہ تعالے فرماتا ہے قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ (بیشک اُن لوگون نے رستگاری پائی جو اپنی نماز مین خشوع وخضوع کرتے ہین) اور دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ (بیشک نماز بیحیائی اور بُری باتون سے روکتی ہے) اور حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے رَكْعَتَانِ مِنْ رَجُلٍ وَرِعٍ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ رَكْعَةٍ مِّنْ مُّخَلِّطٍ (متقی پرہیزگار کی دو رکعت نماز مخلط کی ہزار رکعتون سے افضل مین) خشوع کی تین قسمین ہین (۱) اعضاء وجوارح کو ساکن رکھنا حالت قیام مین مقام سجدہ پر اور حالت رکوع مین پشت پا پر حالت سجدہ مین اپنی بینی پر تشہد کے وقت پہلو پر نگاہ رکھے اسکو خشوع شریعت کہتے ہین اور اس سے نماز جائز ہو جاتی ہے (۲) نماز مین ماسوی اللہ سے قطع تعلق کر لینا جو پڑھے اُسکے معانی پر غور کرنا بہشت و دوزخ کا بھی خیال دل مین آنے نہ دینا اسکو خشوع حقیقت کہتے ہین اور یہ قبولیت کا صالح ہے (۳) یون عبادت کرنا کہ کسی سے خبر نہو تن بساط قرب پر اور چشم دل دیدار الٰہی مین مشغول ہو حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لِیْ مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَا يَسَعُنِیْ فِيْهِ مَلَكٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ (مجھے بارگاہ الٰہی مین ایسا وقت حاصل ہے کہ نہ اسمین ملائکہ مقربین کو دخل ہے نہ انبیاے مرسلین کو گنجائش) یہ ایک مشہور واقعہ ہے کہ ایک بار حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کی پانون کی ایڑی مین تیر گڑ گیا تھا جو نماز کی حالت مین کھینچ لیا گیا اور آپ کو مطلق خبر نہوئی اور حالت سجدہ مین ایک بار حضرت رابعہ بصری رحمہا اللہ کی آنکھ مین نے چُبھ گئی لیکن اُنھین کچھ بھی نہین معلوم ہوا یہ خشوع خاص اللہ والون کے سبب ہے رحمۃ اللہ علیہم وافاض علینا من برکاتہم نبی رب جلیل حضرت خلیل علیہ السلام جب نماز شروع کرتے تو آپکے دل کے دھڑکنے کی آواز ایک میل تک لوگ سنتے تھے۔ مروی ہے کہ ایکبار حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے نماز شروع کرنے کا قصد فرمایا ہنوز تکبیر تحریمہ نہ کہی تھی

کہ خوف الٰہی سے کانپ کر زمین پر گر پڑے اور بینی مبارک سے خون جاری ہوگیا۔ یہانتک
فرائض کا بیان تھا اب سنن کا بیان شروع ہوتا ہے حضرت سرورعالم صلے اللہ علیہ وسلم
کا ارشاد ہے کہ جو شخص شبانہ روز مین بارہ رکعتین سنت کی ادا کرے گا اللہ اُسکے لیے
جنت مین گھر بنائے گا وہ بارہ رکعتین یہ ہین نماز فجر کے قبل دو رکعت نماز ظہر کے قبل چار
رکعت اور بعد دو رکعت اور نماز مغرب کے بعد دو رکعت اور نماز عشا کے بعد دو رکعت
انکو فرائض کے ساتھ ہی ادا کرنا چاہیئے ایسا ہی مشارق مین ہے اور شرح سلمی مین لکھا ہے
کہ ان سنتون کو ادا نہ کرنے والا میدان حشر مین حضرت سرورکائنات علیہ السلام والصلوٰة
کے روبرو شرمندہ اور محروم شفاعت ہوگا اور آپ نے فرمایا ہے شبانہ روز مین بتیس رکعت
ادا کرنے والے کو اللہ تعالےٰ بخشدیگا اور اپنے دیدار کی نعمت عطا کرے گا وہ بتیس
رکعتین یہ ہین سترہ رکعتین فرض دن رات کی اور تین وتر اور بارہ سنت کتاب الالمع
مین ہے کہ ایک شخص نے حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا صراط کیا ہے
آپ نے فرمایا دوزخ کا پل ہے اُسنے پوچھا وہ کسقدر فراخ ہے آپ نے فرمایا اُس کی فراخی
نہ پوچھ کیونکہ وہ ناپا نہین جاسکتا البتہ اُسکی لمبائی پوچھ اُسنے اُسکا سوال کیا آپ نے
فرمایا تیس ہزار برس کی راہ ہے بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز ہے اُس نے کہا
ایسے پل پر سے گذرنا عقل مین نہین آتا آپنے فرمایا مَنْ وَاظَبَ عَلٰی اِثْنَیْ عَشَرَ رَکْعَةً
بِطَوْعَةٍ بِکُلِّ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ سَهَّلَ اللّٰهُ عَلَیْهِ مُرُوْرَهَا (جو بارہ رکعت سنت پر مداومت
کرتا ہے اللہ اُسپر اُس پل پر سے گذرنا آسان کردیگا) ایک شخص نے آپ سے پوچھا جو فرائض
پڑھے اور سنتین نہ پڑھے اُسکے حق مین کیا حکم ہے آپ نے فرمایا وَاللّٰهِ مَنْ تَرَکَهَا لَمْ
یَنَلْ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَمَنْ صَلّٰهَا وَوَاظَبَ عَلَیْهَا اَنَا ضَامِنٌ لَّهٗ بِالْجَنَّةِ وَلَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ
بِکُلِّ رَکْعَةٍ مَدِیْنَةٌ مِثْلُ الدُّنْیَا سَبْعَ مَرَّاتٍ فِیْ کُلِّ مَدِیْنَةٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ بَیْتٍ فِیْ کُلِّ بَیْتٍ
سَبْعُوْنَ اَلْفَ سَرِیْرٍ عَلٰی کُلِّ سَرِیْرٍ اِثْنَیْ عَشَرَ حُوْرًا وَلَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ وَعِنْدِیْ
لَهٗ شَفَاعَةٌ مَقْبُوْلَةٌ (اللہ کی قسم ہے کہ جو کوئی ان بارہ رکعتون سے ترک کرے گا
وہ قیامت کے دن میری شفاعت سے محروم رہے گا اور جو کوئی ان بارہ رکعتون کو

پڑھتا رہے گا تو مین اُسکے لیے جنت کا ضامن ہون اور اُسکے لیے اللہ کے پاس ہر رکعت کے
عوض مین مثل دنیا کے سات گنا ایک شہر ہے ہر شہر مین ستر ہزار کوٹھریان ہین ہر کوٹھری
مین ستر ہزار تخت ہین ہر تخت پر بارہ حورین ہین اور خدا اُسکی دعا قبول کرتا ہے اور میری
شفاعت اُسکے لیے مقبول ہے، خلاصۃ الاخبار مین ہے کہ جب آپ نے فرضونپر یہ بارہ رکعتین
سنت کی زیادہ کین تو حضرت جبریل علیہ السلام نے حاضر ہوکر اللہ تعالے کا پیغام پہونچایا کہ
جو کوئی اُنپر مواظبت کرے گا مین اُسپر جنت حلال اور دوزخ حرام کر دونگا یہانتک سنتون
کا بیان تھا اب نوافل کا ذکر کیا جاتا ہے نوفل بھی نمازین داخل ہین اُنکے پڑھنے والے
کو بیحد ثواب ہے حضرت رسولخدا علیہ التحیۃ والثنا نے فرمایا ہے مَنْ صَلّٰی رَكْعَتَيْنِ بَعَّدَهُ
اللّٰهُ مِنَ النَّارِ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا (جس نے دو رکعت نماز پڑھی اللہ اُسکو دوزخ سے بقدر
چالیس برس کی راہ کے دور کرے گا) اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے اور آپنے فرمایا ہے جسکی
نفل نماز زیادہ ہوگی اُسکے اچھے کام بہت اور برے کام تھوڑے ہونگے اُسکا درجہ بلند ہوگا
پس مسلمانون کو اپنا وقت ضایع نہ کرنا چاہیئے اور چاشت کی نماز ضرور پڑھنا چاہیئے کیونکہ
حدیث مین ہے جو شخص چار رکعت نفل جب آفتاب سر کے مقابل ہو پڑھے اور ہر رکعت مین
سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو اللہ تعالی اُسکی
طرف ستر ہزار فرشتونکو شام تک اُسکے نیک کام لکھنے کے لیے بھیجتا ہے اور اگر اُسدن وہ شخص
مرجاتا ہے تو شہید ہوتا ہے یہ امام مالک سے مروی ہے اور نماز ظہر کے بعد چار رکعت نماز نفل
پڑھنا چاہیے امام ابوبکر طمسانی اپنی صحیح مین لکھتے ہین کہ آپ نے فرمایا ہے مَنْ صَلّٰی اَرْبَعًا
قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعًا بَعْدَ الظُّهْرِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ (جو شخص فرض ظہر سے پہلے چار رکعت
اور بعد چار رکعت پڑھے گا اللہ اُسپر دوزخ کو حرام کر دیتا ہے، بعض کے نزدیک فرض سے
پہلے چار رکعت پڑھنے سے سنتین مراد ہین اور بعض کے نزدیک نفل مراد ہین اکثر محدثین کا
یہ قول ہے کہ سنتین مراد ہین اور فرض عصر سے پہلے چار رکعت سنت پر مداومت کرنا چاہیے
آپ نے فرمایا ہے مَنْ صَلّٰی اَرْبَعًا قَبْلَ الْعَصْرِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بَرَآءَةً مِّنَ النَّارِ (جو شخص فرض
عصر سے پہلے چار رکعت پڑھے گا اُسکے لیے اللہ تعالی دوزخ سے برات لکھدیگا) اور ایک روایت

مین ہی (حَرَّمَ اللّٰہُ عَلٰی جَسَدِہِ النَّارَ) اللہ اسکے جسم پر آگ کو حرام کردیتا ہی۔ اور ایک روایت
مین ہی اَنَا ضَامِنٌ بِالْجَنَّۃِ یعنی اسکے لیے دخول جنت کا ضامن ہون۔ مسلمانو غور کا مقام
ہے کہ جس نماز کے پڑھنے والے کے حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم دخول جنت کے ضامن ہون
اسکو ترک کرنا کسقدر ظلم اور ناانصافی ہے۔ نماز مغرب کے بعد صلاۃ اوابین کی بیس رکعتین مین
جنکا ثواب احاطہ تحریر سے باہر ہی اگر بیس ادا نہو سکین تو چھہ رکعت پڑھے اور دو رکعت تحفہ
جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پڑھے اول رکعت مین سورۂ فاتحہ کے بعد
والضحی دوسری رکعت مین الم نشرح پڑھے اسپر ہمیشگی کرنیوالے کے لیے آپ کی شفاعت
واجب ہی اور رات کے شکر کی دو رکعتین پڑھے اسطرحپر کہ ہر رکعت مین سورۂ فاتحہ کے
بعد سورۂ کافرون پانچ مرتبہ اسپر مواظبت کرنیوالا تمام رات کی عبادت کا ثواب
پائیگا اور دو رکعت بہ نیت حفظ ایمان ادا کرے اسطرحپر کہ ہر رکعت مین سورۂ فاتحہ
کے بعد سورۂ اخلاص چھہ مرتبہ اور معوذتین ایک مرتبہ اسکے پڑھنے والے کا ایمان اللہ تعالی
ہمیشہ قایم رکھے گا عشا کے بعد چار رکعت نماز ادا کرے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کا ارشاد ہی مَنْ صَلّٰی اَرْبَعًا بَعْدَ الْعِشَآءِ قَبْلَ اَنْ یَّتَکَلَّمَ فَکَاَنَّمَا اَدْرَکَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فِی الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ (جو شخص نماز عشا کے بعد کلام کرنے سے پہلے چار رکعت پڑھے تو وہ مثل اس شخص کے
ہے جسنے شب قدر مسجد حرام مین پائی ہو) نصف شب کو چار رکعت نماز پڑھے حدیث مین ہی
رَکْعَتَانِ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا وَلَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ
لَفَرَضْتُھُمَا رَکْعَاتٍ (مجھے وسط شب مین دو رکعتین دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہین اگر
مین اپنی امت پر مشقت نہ دیکھتا تو مین ان دو رکعت کو کئی دوگانہ فرض کرتا) محدثین
نے اسکو نماز زوال پر قیاس کیا ہی اور آفتاب نکلنے کے بعد دن کے شکریہ مین دو رکعتین
پڑھے ہر رکعت مین سورۂ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پانچ مرتبہ پڑھے ان دو رکعتون
کا پڑھنے والا مثل اسکے ہی جو تمام دن عبادت الٰہی مین مصروف رہے دوپہر کو
چار رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت مین سورۂ فاتحہ کے بعد والشمس دوسری مین واللیل
تیسری مین والضحی چوتھی مین الم نشرح جو شخص اس نماز کو پڑھیگا کبھی محتاج نہ ہوگا اور

قیامت کے دن اسکا چہرہ روشن ہوگا۔ مسلمانو تمکو لازم ہو کہ حق تعالیٰ کی عبادت مین دل و
جان سے مشغول رہو اور سعادت دارین حاصل کرو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ
وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ تفسیر اسکی یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ مسلمانونکو خطاب کرکے
فرماتا ہو تم اپنی پنجوقتہ نمازون کی محافظت کرو کوئی نماز فوت نہونے دو خاصکر بیچ والی
نماز کی حفاظت کرو اور قیام کرو اللہ کے لیے عاجزی اور فروتنی سے اللہ تعالیٰ نے امر
محافظت کا فرمایا تاکہ تاکید اکید ہو جائے جیسے حکم فرمایا ہو یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ (اپنی
شرمگاہونکو چھپاؤ) اب جاننا چاہیے کہ جسطرح شرمگاہ کی حفاظت ہر وقت لازم ہو اسیطرح
نماز کے وقتون کی محافظت ضروری ہو حافظوا سے مراد یہ ہو کہ جب نماز کا وقت آجاوے
تو اسکی حفاظت کرو جیسے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو اِسْتَعِدُّوْا لَهَا قَبْلَ وَقْتِهَا
وَلَا تُؤَخِّرُوْهَا لِوَقْتِهَا (نماز کے وقت سے پہلے نماز کے لیے مستعد ہو جاؤ اور اُسکے وقت
سے اُسے موخر نہ کرو) اس آیت کے پہلے اللہ تعالیٰ نے نکاح اور شہوت کا بیان کیا ہو اس آیت
کو اُن آیتون سے موخر کرنے مین یہ نکتہ ہو کہ کہین ایسا نہو کہ تم نکاح اور طلاق کے معاملات
مین اسقدر مصروف ہو کہ نماز کو بھول جاؤ اور ایسا کرنے والون کی خود ہی مذمت بھی کردی
ہے فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ نیکون کے بعد اُنکے
قائم مقام ایسے ہوے جنھون نے نماز کو ضائع کردیا اور خواہش نفسانی کی اتباع کرنے لگے،
حدیث قدسی مین ہو عَبْدِیْ اِحْفَظِ الصَّلٰوةَ اَحْفَظْكَ عَنِ الْمَكَارِهِ وَالْبَلِيَّاتِ (اے
میرے بندے تو نماز کی حفاظت کر مین تجھے تمام آفات سے بچاؤنگا) اور حضرت نبی اکرم
صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ کی طرف خطاب کرکے فرمایا اِحْفَظْكَ اللّٰهُ يَحْفَظُكَ
الصَّلٰوةُ (اگر تو نماز کی حفاظت کریگا تو اللہ تیری حفاظت کریگا) صلوٰۃ وسطیٰ مین اختلاف
ہو حضرت علی و حضرت عبد اللہ بن عباس و حضرت ابو سعید خدری و حضرت ابو ایوب
انصاری و حضرت عائشہ صدیقہ و حضرت حفصہ و حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم
اجمعین نے صلوٰۃ وسطیٰ سے عصر کی نماز مراد لی ہو اور جنگ خندق مین جب حضرت سید محمد
صلے اللہ علیہ وسلم کی چار نمازین فوت ہوگئین تو آپ نے فرمایا شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ

الوُسطیٰ اَیْ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ مَلَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی قُلُوْبُھُمْ وَقُبُوْرَھُمْ نَارًا (کفار کی مشغولی نے ہمین نماز وسطیٰ سے کہ وہ خاص عصر کی نماز ہے روکا اللہ انکے دلون اور قبرون مین آگ بھرے) اور آپ نے فرمایا مَنْ فَاتَتْہُ صَلٰوۃُ الْعَصْرِ فَکَاَنَّمَا وُتِرَ اَھْلَہٗ وَمَالَہٗ جسکی عصر کی نماز فوت ہوگئی گویا اُسکا مال اور اُسکے گھر والے فوت ہوگئے بعض علما کے نزدیک وسطیٰ سے نماز مغرب مراد ہے اور قبیصہ بن ذویب اِسی کے قائل ہین اور دلیل لاتے ہین کہ نماز فرض تین طرح کی ہوتی ہے چار رکعت دو رکعت تین رکعت اور تین رکعتین دو اور چار کے درمیان ہین اور دوسری دلیل یہ ہے کہ نماز مغرب کی نماز رات اور دن کے وسط مین ہے اور بعض علما کے نزدیک وسطیٰ سے عشا کی نماز مراد ہے کیونکہ عشا کے پہلے مغرب کی تین رکعتین اور عشا کے بعد فجر کی دو رکعتین فرض ہین ان دونون کے درمیان مین عشا کی چار رکعتین ہین پس وہی وسطیٰ ہوئین اور بعض کے نزدیک فجر کی نماز وسطیٰ ہے حضرت ابن عمرؓ اور حضرت ابو ذر غفاری اور حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت عکرمہ اور حضرت مجاہد اور حضرت ربیع اور حضرت انس رضی اللہ عنہم کا یہی مذہب ہے انکی دلیل یہ ہے کہ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی کے بعد اللہ تعالےٰ نے وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ فرمایا ہے اور قنوت نماز فجر مین ہے اور اسی کے قائل حضرت زید بن ثابت اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم ہین دلیل انکی یہ ہے کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الظہر بالمھاجرۃ ولم یکن صلوۃ اشد علی اصحاب رسول اللہ صلعم منھا فنزل حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز زوال کے بعد پڑھتے تھے اور کوئی نماز صحابہ پر اس سے زائد سخت نتھی بسبب حرارت آفتاب اور ترک راحت و آرام کے اور اسکے فوت ہونے کا خوف تھا پس یہ آیت نازل ہوئی کہ اپنی نمازون کی حفاظت کرو خاصکر بیچ والی نماز کی یعنی ظہر کی کہ اسکے پہلے فجر کی نماز اور اس کے بعد عصر کی نماز ہے پس دن مین بیچ والی نماز ظہر ہوئی اور مغرب کی نماز رات مین داخل ہے مترجم کہتا ہے اس مقام پر صاحب نافع المسلمین نے بغیر اصل پر غور کیے ہوے ترجمہ کر دیا ہے جسکی وجہ سے اصل کتاب

کا مطلب جاتا ہی اور ترجمہ سے یہ امر ثابت ہوتا ہی کہ وسطیٰ سے مراد عصر کی نماز ہے حالانکہ یہان
وسطیٰ سے ظہر کی نماز مراد ہی جیسیر اوپر ذکر کی ہوئی حدیث شاہد ہی نافع المسلمین کی عبارت
یہ ہی حقیقت مین وسطیٰ کے معنی تو یہی ہین کہ درمیانی یعنے درمیان دن اور رات کے
اور یہ تعریف نماز عصر ہی پر صادق آتی ہی اسلیے نماز مغرب و فجر تو راتون کی نمازین
ہین انتہی فجر کو رات کی نماز کہنا اسیطرح ہی اللہ تمام مسلمانون کو توفیق دے کہ
قرآن وحدیث مین غور و فکر سے کام لیا کرین انتہیٰ قتادہ اور ربیعہ اور ہیثم رضی اللہ عنہم
کہتے ہین کہ ہم نہین بتا سکتے کہ نماز وسطیٰ سے کون نماز مراد ہی یہ حکم تاکید محافظت کیلیے ہی کیونکہ
پنجوقتہ نماز مین ہر نماز وسطیٰ ہو سکتی ہی لیکن صحیح قول یہ ہے کہ وسطیٰ سے عصر کی نماز مراد ہی کیونکہ
وہ وقت خرید و فروخت اور آنے جانے کا ہوتا ہی اکثر یہی نماز فوت ہو جاتی ہی اور قانتین
سے خشوع خضوع کرنیوالے اور ڈرنے والے مراد ہین اور بعض کے نزدیک قانت محافظت
کرنیوالے کو کہتے ہین اور بعض کے نزدیک چپ کھڑے رہنے والے کو کہتے ہین اور یہ معنی اُس
حدیث کے مطابق ہین کہ جناب رسول خدا علیہ التحیۃ والثنا سے پوچھا گیا کہ تمام نمازون مین
اچھی نماز کون ہی آپ نے فرمایا طول القنوت (جس نماز مین طول قیام ہو وہ اچھی ہی)
اور بعض کے نزدیک قانت نماز مین چپ رہنے والے کو کہتے ہین حضرت زید بن ارقم
رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے جب ہم نماز پڑھتے ہوئے اور
کوئی ہم سے پوچھتا کتنی رکعتین پڑھی ہین تو ہم بتا دیا کرتے تھے کہ ہم نے اتنی رکعتین پڑھی
ہین جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو اس بات
سے منع کر دیا یہانتک نماز کا بیان تھا اب روزے کا بیان کیا جاتا ہی حدیث سابق مین
ہے وَصَامَ شَہْرِ رَمَضَانَ یعنے ہم اس بات پر ایمان لاتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے اوپر رمضان
کے مہینے مین روزے رکھنا فرض کیا ہی جسطرح دخول جنت کیلیے نماز شرط ہی اسیطرح رمضان کی
روزے بھی شرط ہین۔ سب عبادتون سے بہتر عبادت روزہ ہی اسکو اللہ تعالے نے اپنی
جانب منسوب کیا ہی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہی کہ اللہ تعالے فرماتا ہی اَلصَّوْمُ لِیْ
وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ (روزہ میرے واسطے ہی اور مین ہی اسکا بدلہ دونگا) روزہ کی نسبت

اللہ تعالے نے اپنی طرف پانچ سبب سے کی ہے (۱) اللہ کھانے پینے سے مبرّا ہی اور روزے سے بندے کو بھی یہ صفت حاصل ہوتی ہی یہی ثواب عظیم کا سبب ہی حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ہی مَنْ کَانَ لَہٗ خُلُقٌ مِنْ اَخْلَاقِ اللّٰہِ تَعَالےٰ فَھُوَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ جسمین اللہ کی کوئی عادت ہو وہ جنتی ہی (۲) روزہ باطنی عبادت ہی اور اللہ باطنی عبادت کو زائد پسند کرتا ہی خود فرماتا ہی اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً (اپنے رب کو پوشیدہ وگریہ وزاری سے پکارو) اور حضرت رسولخدا علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا ہی اللہ کی راہ مین پوشیدہ ایک پیسہ دینا اُن ستر پیسون سے اچھا ہی جو ظاہر مین دیے جائین (۳) روزے سے نفس مغلوب ہوتا ہی اور نفس کو مغلوب کرنا بڑی عبادت ہی نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ہی روزے دار کا سونا اُس شخص کے جاگنے اور تمام رات عبادت کرنے سے بہتر ہی جو روزہ نہ رکھے اللہ تعالے نے حضرت داؤد علیہ السلام سے فرمایا یَا دَاؤُدُ عَادِ نَفْسَکَ فَاِنَّ مَحَبَّتِیْ فِیْ عَدَاوَتِھَا (اے داؤد اپنے نفس سے دشمنی کر کیونکہ نفس سے دشمنی کرنے سے میری دوستی حاصل ہوتی ہی) قاعدہ ہی کہ جب دشمن کو حسب خواہش کھانا پانی ملتا ہی تو وہ قوی ہوتا ہی اور قوی دشمن دشمنی زیادہ کر سکتا ہی نفس انسان کا دشمن ہی غیر رمضان مین اُسکو دن رات برابر کھانا پانی پہونچتا ہی جسکی وجہ سے قوت پاکر وہ انسان کو گناہ کی طرف راغب کرتا ہی اور عبادت سے ہٹاتا ہی اور رمضان مین خلاف عادت تمام دن اُسے کچھ نہین ملتا جسکی وجہ سے وہ خود ضعیف ہوجاتا ہی اور گناہ کیطرف راغب کرنے سے باز رہتا ہی۔ (۴) روزہ شیطان پر قہر کرتا ہی اسلیے کہ شیطان روزے دار پر قابو نہین پاتا ہے حدیث مین ہی اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مَجْرَی الدَّمِ فَضَیِّقُوْا ھَا بِالصَّوْمِ (شیطان تمہاری رگون مین خون کی طرح دوڑتا ہی تم اسکی راہ کو روزے سے تنگ کردو) جب شیطان تمہارے جسم مین داخل نہوسکیگا تو تم اُسکے فریب سے بچے رہوگے (۵) روزے مین فرشتون کی موافقت ہوتی ہے اور نیکیون کے ساتھ موافقت کرنے سے ثواب عظیم ملتا ہی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جو شخص صلحا کی خصائل کی موافقت کرتا ہی وہ قیامت کے دن اُنھین کے ساتھ اُٹھیگا روزہ دار دوزخ سے ستر برس کی راہ کے بقدر دور ہوتا ہی صحیح مسلم و بخاری مین بروایت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ لکھا ہے کہ حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی

مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بَعَّدَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا (جسنے اللہ کی راہ مین ایک روزہ نفل رکھا اللہ اُسکو دوزخ سے ستر برس کی راہ کے بقدر دور کردیگا) اور نسائی کی روایت مین ہو کہ آپنے فرمایا ہے مَنْ صَامَ یَوْمًا سِوَی الْفَرِیْضَۃِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا بَرَّدَ اللّٰہُ عَلَیْہِ النَّارَ (جسنے فرض رمضان کے علاوہ اللہ کی راہ مین ایک نفل روزہ رکھا از روے ایمان کے اور ثواب کی نیت سے اللہ اُسپر دوزخ کی آگ ٹھنڈی کردیگا) ابتک مطلق روزے کا بیان تھا کسی دن مین ہو پس بہتر دنون مین روزے رکھنے کا ثواب اس سے بدرجہا زائد ہو انشاء اللہ اپنے موقع پر اُنکا ذکر آویگا مسلمانو تمپر رمضان المبارک کے روزے فرض ہین اللہ تعالی فرماتا ہے یَاۤ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ (اے ایمان والو تمپر روزے فرض کیے گئے ہین) اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو اِنَّ اللّٰہَ فَرَضَ عَلَیْکُمْ صِیَامَہٗ وَسَنَنْتُ عَلَیْکُمْ قِیَامَہٗ (اللہ نے تمپر رمضان مین دن کو روزے فرض کیے ہین اور مین نے تمپر رمضان کی رات مین تراویح سنت کی) اور نیز آپنے فرمایا ہو نَوْمُ الصَّآئِمِ عِبَادَۃٌ وَّنَفْسُہٗ تَسْبِیْحٌ وَّدُعَآؤُہٗ مُسْتَجَابٌ وَّعَمَلُہٗ مُضَاعَفٌ (روزے دار کا سونا عبادت ہو اور سانس لینا تسبیح ہے اور دعا مقبول ہو اور روزے دار کے اعمال کا ثواب دوچند ہو) اور آپ نے فرمایا ہو لِلصَّآئِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَۃٌ عِنْدَ الْاِفْطَارِ وَفَرْحَۃٌ عِنْدَ لِقَآءِ الْمَلِکِ الْجَبَّارِ (روزہ دار کے لیے دو خوشیان ہین (۱) افطار کے وقت (۲) دیدار الٰہی کے وقت افطار کے وقت خوشی کی کئی قسمین ہین (۱) بھوک پر سیری حاصل ہونے کی خوشی (۲) روزے کی نیت اور تراویح کی قوت کی خوشی (۳) اللہ نے تمام دن کھانے پینے جماع وغیرہ پر امساک کی توفیق دی اُسکی خوشی (۴) نزول رحمت باری کی خوشی جیسے حدیث مین ہو اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَنْزَلَ عَلَی الصَّآئِمِ عِنْدَ اِفْطَارِہٖ رَحْمَۃً جَمَّۃً (روزے دار پر افطار کے وقت اللہ اپنی بیحد رحمتین نازل کرتا ہو جسکا شمار نہین ہو سکتا) پس افطار کے وقت جسقدر خوشی کیجائے زیبا ہو اور آپنے فرمایا ہو خَلُوْفُ فَمِ الصَّآئِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِّیْحِ الْمِسْکِ (روزے دار کے مُنہ کی بدبو اللہ کو مشک سے زیادہ اچھی معلوم ہوتی ہو) اور آپنے فرمایا اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ مِّنَ النَّارِ (روزہ سپر ہو

دوزخ سے) یعنے جسطرح سپر تلوار کو روکتی ہی اسیطرح روزہ شرارہ دوزخ سے روکتا ہی۔ قیامت مین جب دوزخ گنہگارون پر حملہ آور ہوگی تو حکم ہوگا جو لوگ روزہ دار رہے ہین کہان ہین وہ سامنے جاوینگے دوزخ اُن کی بو پہچان کر چالیس برس کے فاصلہ پر اُنسے ہٹ جائیگی ایک حدیث مین ہے کہ قیامت کے دن ایک گنہگار دوزخ مین ڈالا جائیگا آگ اُس سے بھاگے گی مالک دوزخ آگ سے کہے گا تو اِسے کیون نہین پکڑتی آگ کہیگی مین اسے کیونکر پکڑون اُسکے مُنھ سے روزے کی بو آتی ہی مالک اُس گنہگار سے پوچھے گا کیا تو روزہ دار مرا تھا وہ کہیگا ہان۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ روزہ دارون سے خطاب کریگا کُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ (جنت مین جو تمہارا دل چاہے کھاؤ اور پیو یہ اُسکا بدلہ ہی جو تم نے ایام گذشتہ مین کیا) یعنے روزہ رکھا۔ روزے کی تین قسمین ہین (۱) صوم شریعت (۲) صوم طریقت (۳) صوم حقیقت۔ تمام دن کھانے اور پینے اور جماع سے باز رہنے کو صوم شریعت کہتے ہین۔ زبان اور تمام اعضا کو بُرے کامون سے روکنے کو صوم طریقت کہتے ہین روزے مین غیبت کرنا جھوٹ بولنا چغلی کھانا اہل طریقت کے نزدیک مفسد صوم ہے حدیث مین ہی اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ مَا لَمْ يَخْرِقْهُ الْغِيبَةُ (روزہ دوزخ سے سپر ہے جبتک اُسکو غیبت سے نہ توڑے) اور دوسری حدیث مین ہی کَمْ مِنْ صَائِمٍ يَصُومُ وَلَيْسَ مِنْ صَوْمِهٖ إِلَّا الْجُوعُ وَالْعَطَشُ (بہت سے روزہ دار ایسے ہین جنکو روزہ سے سوا اسکے کہ بھوکے پیاسے رہین کچھ حاصل نہین ہوتا) مسلمانون کو لازم ہے کہ روزہ کی حالت مین تمام ممنوعات سے احتراز کرکے اپنے روزے کو کامل کرین افطار اکل حلال سے کرین حدیث مین ہی مال مشکوک سے روزہ افطار کرنے والے پر اللہ غضبناک ہوتا ہی تمام گناہون سی اجتناب کرنے کو صوم حقیقت کہتے ہین اور صوم حقیقت مین دلکو علائق دنیا سے خالی اور یاد الٰہی سے پُر رکھنا لازمی ہی یہ روزہ سب سے زائد مشکل ہی اللہ کے خاص بندون کو نصیب ہوتا ہی۔ روزہ کے آداب تیرہ ہین (۱) گوشہ نشینی اختیار کرنا تاکہ نامشروع اور نامحرم پر نظر نہ پڑے (۲) بدصحبت سے دور رہنا کہ دل مشوش نہو (۳) لوگون مین نشست و برخاست کم کرنا تاکہ فضول باتون سے محفوظ رہے (۴) خرمے سے افطار کرنا شرعۃ الاسلام مین ہی کہ خرمے سے افطار کرنا سنت ہے

اقسام صوم

افطار صوم

آداب صوم

اگر خرما میسر نہ آوے تو پانی سے افطار کرے حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
مَنْ اَفْطَرَ عَلَے الْمَاءِ کَتَبَ اللّٰہُ تَعَالٰے لَہٗ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ عَلٰے جَسَدِہٖ عَشَرَۃَ حَسَنَاتٍ
مُحِیَ عَنْہُ عَشَرَۃَ سَیِّئَاتٍ وَرَفَعَ عَشَرَ دَرَجَاتٍ یعنی جو شخص پانی سے روزہ افطار کرتا ہے
اللہ تعالے اُسکے جسم کے ہر روئین کے بدلے مین دس نیکیان لکھتا ہے اور دس گناہ مٹاتا ہے
اور دس درجے بلند کرتا ہے (۵) حلال روزی کھانا حدیث مین ہے جو شخص حلال روزی سے
افطار کرتا ہے ہر لقمہ پر ایک روزہ کا ثواب پاتا ہے اور اگر روزی مین شبہ ہو تو قرض لیکر اُس سے افطار کرے (۶)
افطار مین عادت سے زیادہ نہ کھانا (۷) اکیلا نہ کھانا بلکہ اپنے زن و فرزند کو شریک کر لینا چاہیے
حدیث مین ہے اِذَا صُمْتُمْ فَافْطِرُوْا مَعَ اَھْلِکُمْ وَاَوْلَادِکُمْ فَاِنَّ مَنْ اَفْطَرَ مَعَ اَوْلَادِہٖ
فَلَہٗ بِکُلِّ لُقْمَۃٍ ثَوَابُ عِتْقِ رَقَبَۃٍ (روزہ دار کو اپنے زن و فرزند کے ساتھ افطار کرنا چاہیے
اسلیے کہ جو اپنے زن و فرزند کے ساتھ افطار کرے گا اُسکو ہر لقمہ پر ایک بردہ آزاد کرنیکا ثواب ملیگا
(۸) نماز عشا اور تراویح سے فارغ ہونے کے بعد کھانا کھانا اور افطار کے وقت سیر ہو کر نہ کھانا
چاہیے کیونکہ سیر ہو کر کھانے سے نیند غالب ہوتی ہے اور طبیعت مین کاہلی پیدا ہو جاتی ہے جسکی
وجہ سے قیام لیل اور ادا ے تراویح سے محروم رہجانے کا خوف ہے (۹) جسقدر کھاوے اُسقدر
صدقہ دینا تاکہ روزے اور صدقے کا ثواب پاوے (۱۰) سحر کے وقت کچھ کھا لینا حدیث مین
ہے تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ لَکُمْ بِکُلِّ لُقْمَۃٍ مِنْھَا ثَوَابُ عِبَادَۃِ سِتِّیْنَ سَنَۃً (سحر کھایا کرو کیونکہ سحر
کھانے مین ہر لقمہ کے بدلے ساٹھ برس کی عبادت کا ثواب ہے) (۱۱) افطار مین جلدی اور سحر کھانے
مین دیر کرنا حدیث مین ہے ثَلٰثَۃٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ تَعْجِیْلُ الْاِفْطَارِ وَتَاخِیْرُ السُّحُوْرِ وَوَضْعُ
الْیَمِیْنِ عَلَے الشِّمَالِ تین چیزین انبیا و مرسلین کی سنت ہین (۱) افطار مین جلدی کرنا (۲) سحری
مین دیر کرنا (۳) نماز مین داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر باندھنا) (۱۲) افطار کے وقت یہ دعا پڑھنا
یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ اِغْفِرْلِیْ ذَنْبِیَ الْعَظِیْمَ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ الْعَظِیْمَ اِلَّا رَبٌّ لَمْ شَیْءٍ
الْعَظِیْمِ (اے کشادہ بخشش والے میرے گناہونکو بخشدے کیونکہ بڑے گناہونکو سوا اے رب عرش عظیم
کے کوئی نہین بخشتا ہے) حضرت سرور کائنات علیہ السلام و الصلوٰۃ افطار کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے
(۱۳) سحری کے وقت سات مرتبہ یہ کلمہ پڑھنا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْقَائِمُ عَلٰے کُلِّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ

(کوئی معبود برحق سوا اللہ کے نہین ہی جو زندہ اور قائم ہی وہ ہر نفس پر جو اُسنے کمایا ہی حاضر
ہے) حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس دعا کے پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ بشمار
ستارہ یکے ہزار نیکیان دیتا ہی اور اسیقدر اُسکی برائیان مٹاتا ہی اور اسیقدر اُسکے مدارج
بلند کرتا ہی روزہ ایسی عبادت ہی جو حضرت آدمؑ کے زمانے سے اسوقت تک سب پر فرض
رہا ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ
مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ (اے ایمان والو تپر روزہ فرض کیا گیا ہی جسطرح فرض کیا گیا
تھا اُن لوگونپر جو تمسے پہلے گذر چکے ہین تاکہ تم متقی ہوجاؤ) یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مین یا حرف
ندا ہے اور ندا کی کئی قسمین ہین (۱) نداے مدحت جیسے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (۲) نداے مذمت
جیسے یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ (۳) نداے رحمت جیسے یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا (۴) نداے
وحشت جیسے وَنَادَاهُمَا رَبُّهُمَا اَلَمْ اَنْهَکُمَا (۵) نداے نسبت جیسے یَا بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ (۶)
نداے جنسیت جیسے یَا اَیُّهَا الْاِنْسَانُ امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین
کہ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مین ندا کے تین حرف ہین (۱) یا (۲) ای (۳) ہا یا سے نداے نفس اور ای
سے نداے جان اور ہا سے نداے قلب مقصود ہی اور الذین اشارت اور اٰمنوا بشارت ہی
پس معنی یہ ہوے کہ اے تن خدمتمین حاضر ہو اور اے جان قربت مین سرفرازی حاصل کر اور اے قلب
مشاہدہ جمال خداوندی کے نزدیک ہو بعض کا قول ہی کہ ندا کی دو قسمین ہین (۱) نداے علامت جیسے
یَا اٰدَمُ یَا اِبْرَاهِیْمُ (۲) نداے کرامت جیسے یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ اللہ تعالےٰ نے تمام انبیا کو نداے
علامت سے اور اپنے حبیب کو نداے کرامت سے یاد کیا ہی اور آپکے طفیل مین آپ کی اُمت
کو بھی اللہ تعالےٰ نے نداے کرامت سے سرفراز فرمایا ہی اور یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے اُنکو
مخاطب کیا کُتِبَ معنی مین فُرِضَ کے ہے جیسے کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِصَاصُ وارد ہی چونکہ روزے
مین سختی تھی اسلیے ایماندارون کی تسلی کے لیے کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ فرمادیا یعنے ہمنے
روزہ صرف تمھارے اوپر فرض نہین کیا ہی بلکہ تمسے پہلی اُمتونپر بھی فرض کیا تھا جاننا چاہیئے کہ
اُمم سابقہ مین بعض پر دسوین محرم کا روزہ فرض تھا اور بعض پر ایام بیض کے اور بعض پر تین مہینے
کے روزے فرض تھے اور ہمپر تو فقط ایک ہی مہینہ کے روزے فرض ہین اہل مسالک نفس سے

غرض یہ ہو کہ شاید تم اسکی برکت سے متقی ہو جاو لعلکم تتقون اسی جانب اشارہ ہو تتقون کے معنے تنجون من عذاب النار کے ہین یعنے عذاب دوزخ سے نجات پاجاو۔ ابتدا رجب مضان کے روزے فرض کیے گئے تھے تو فدیہ دینے کا بھی اختیار دیا گیا تھا جیسا کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے وعلے الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین (جو لوگ طاقت رکھتے ہین روزہ رکھنے کی اور روزہ نہ رکھین تو فدیہ دین بقدر خوراک ایک مسکین کے پھر حکم فرمایا وان تصوموا خیر لکم روزہ رکھنا تمھارے لیے بہتر ہو) اس حکم سے حکم اول منسوخ ہو گیا پہلے صحابہ رضی اللہ عنہم غروب آفتاب سے عشا تک افطار کیا کرتے تھے اور عشا کے بعد تمام رات اور تمام دن غروب آفتاب تک روزہ رکھا کرتے تھے پس اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم فتاب علیکم وعفا عنکم (اللہ نے جان لیا جو تمھارے نفوس خیانت کرتے ہین پس اُسنے تمھاری توبہ قبول کی اور تمسے عفو اور درگذر کیا) پس صبح صادق سے غروب آفتاب تک روزہ کا وقت مقرر ہو گیا اور رات کو کھانے پینے جماع کرنے کی اجازت ہو گئی اور یہی حکم ہمیشہ کے لیے جاری ہو گیا اسکے بعد اللہ تعالی فرماتا ہو ایاما معدودات فمن کان منکم مریضا او علے سفر فعدۃ من ایام اخر وعلے الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین فمن تطوع خیرا فھو خیر لہ وان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون یہ عبادت ہمیشہ کیلیے تمپر فرض نہین کی گئی ہو بلکہ گنتی کے چند دن مین جو زائد سے زائد تیس اور کم سے کم اُنتیس دن ہین مسلمانو آگاہ ہو جاو کہ اول تو اللہ تعالے نے سال بھر مین صرف ایک مہینہ کے روزے تمپر فرض کیے ہین اور اسمین بھی یہ آسانی کر دی ہو کہ معذور کو مستثنے کر کے غیر معذور کیلیے حکم فرمایا ہے یعنے اگر تم مین سے کوئی ایسا بیمار ہو جائے جسکی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو یا کم بیمار ہو مگر خوف قوی ہو کہ روزہ رکھنے سے مرض بڑھ جائیگا یا ایسے سفر مین ہو جسمین نماز قصر کیجاتی ہو تو رمضان مین روزہ نہ رکھے اور جب یہ موانع دور ہو جائین تو جسقدر روزے رمضان کے چھوٹ گئے ہین اُسوقت رکھ لے اور جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہین اور روزہ نرکھین تو وہ ہر روزے کے عوض مین ایک فقیر کو نصف صاع گیہون دین پس اگر کوئی نصف صاع سے زیادہ دیگا تو زیادتی کے بقدر ثواب بھی زائد پائیگا اور اگر تم روزہ رکھو تو تمھارے حق مین بہتر ہو فدیہ دینے سے کیونکہ روزے

سے جو تصفیہ باطن اور تزکیہ قلب مقصود ہے وہ فدیہ دینے سے حاصل نہین ہوسکتا اگر عقل رکھتے ہو تو خود اسکو سمجھو مترجم کہتا ہے بعض جہلا کہتے ہین کہ رمضان مین ہر مومن کو بصورت صحت وسلامتی اختیار ہے کہ روزہ رکھے یا فدیہ دیکر فرضیت صوم سے سبکدوشی حاصل کرے کیونکہ فرضیت صوم کتب الصیام سے اور روزے کے عوض مین فدیہ دیکر سبکدوش ہونیکا حکم وعلے الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین سے ظاہر ہے اسکے جواب مین اولاً چند قواعد عربیہ کا جاننا ضروری ہے (۱) کلمۂ من مقام شرط مین استغراق کو مفید ہوتا ہے (۲) احکام شرع مین مکلفین مخاطب ہین (۳) امر غائب کا حکم بھی وجوب سے ہے جیسے امر حاضر کا سمجھنا چاہیے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے من شہد منکم الشہر فلیصمہ یہان من مفید استغراق کو ہے بحکم مقدمۂ اولی اس مراد کل افراد انسان ہین جو ماہ رمضان کو پائین قولہ منکم سے معلوم ہوا کہ غیر مکلفین مستثنے ہین بحکم مقدمۂ ثانیہ قولہ فلیصمہ صیغۂ امر غائب مفید ہے وجوب کو بحکم مقدمۂ ثالثہ پس اس آیت کے معنے یہ ہوے کہ جتنے افراد انسانکے مکلفین ماہ رمضان کو پائین انپر روزہ رکھنا فرض ہے پس جو شخص بصحت وسلامتی روزہ نہ رکھیگا تارک فرض ہوگا اور تارک فرض کا حال اوپر بیان ہوچکا ہے پس معلوم ہوا کہ روزہ رکھنا فرض ہے مکلف سے کسی طرح ساقط نہین ہوسکتا اور علے الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین سے ثابت ہوتا ہے کہ فدیہ دینے سے روزہ ساقط ہوجائے پس دونون آیتون مین تعارض ہوا دفع تعارض مین مفسرین نے مختلف تقریرین کی ہین بعض کا قول ہے کہ یہ آیت شیخ فانی کے حکم کو ثابت کرتی ہے جو شخص روزہ رکھنے سے عاجز ہو وہ فدیہ دے اس تقدیر پر چند طور سے آیت کی تفسیر کی گئی ہے (۱) یطیقونہ کے معنے لا یطیقونہ کے ہین بحذف لا جیسا کہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے یبین اللہ لکم ان تضلوا اے ان لا تضلوا (۲) یطیقونہ باب افعال سے ہے اور اسمین ہمزہ سلب کے لیے ہے جیساکہ عرب کا قول ہے شکلے فاشکیتہ (۳) یطیقونہ سے مراد کانوا یطیقونہ فی الزمان السابق والآن عجزوا عنہ ہے بہرحال اس آیت سے صحیح وسالم کے لیے روزہ نہ رکھنا اور فدیہ دیکر فرضیت صوم سے چھٹکارا پاجانا ثابت نہین ہے۔ اکثر کا مذہب ہے کہ یہ آیت ابتدائے اسلام مین معمول بہ تھی اور ہر شخص کو اختیار تھا خواہ روزہ رکھے خواہ فدیہ دے لیکن آیہ من شہد الخ

سے منسوخ ہوگئی تفصیل اُسکی یہ ہے کہ عادت آلٰہی یون جاری ہے کہ اللہ شخص کو بقدر اُسکی وسعت
کے تکلیف دیتا ہے مشیت آلٰہی مقتضے ہوئی کہ مسلمان ایک مہینہ کے روزے رکھین اور یکایک
آدمی کو تیس روزے رکھنے مین تکلیف ہوتی ہے پس پہلے اللہ نے ایک روزہ فرض کیا پھر اُسے
منسوخ کرکے ایام بیض کے روزے فرض کیے پھر اُسے منسوخ کرکے ماہ رمضان کے روزے فرض
کیے اور اختیار دیا کہ چاہے روزے رکھو چاہے فدیہ دو پھر فرمایا اگر روزہ رکھو تو بہتر ہے یہی مضمون
وعلی الذین یطیقونہ الخ کا ہے پھر اسکو منسوخ کرکے علی العموم حکم دیا کہ رمضان کے روزے رکھو
اور فدیہ نہ دو یہی مضمون فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ کا ہے حاصل کلام یہ ہے کہ صحیح وسالم
کو ہرگز اختیار درمیان روزہ رکھنے اور فدیہ دینے کے نہین ہے روزہ ہی رکھنا فرض ہے
انتہٰی یہانتک روزے کی فضیلت تھی اب ماہ رمضان کی فضیلت بیان کیجاتی ہے رمضان
ایک بزرگ مہینہ ہے اللہ نے اسکو بزرگی عطا فرمائی ہے قرآن اسی مبارک مہینہ مین نازل ہوا ہے
شب قدر اسمین ہے روزہ اسمین فرض ہے رات کو تراویح اسمین سنت ہے دعا اسمین بھی
مقبول ہوتی ہے اعمال نیک کا ثواب اسمین دوچند ہوتا ہے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ زَیَّنَ الشُّھُوْرَ بِشَھْرِ رَمَضَانَ وَزَیَّنَ الْکُتُبَ بِالْقُرْاٰنِ اللہ تعالے نے
مہینونکو رمضان سے اور کتابون کو قرآن سے زینت دی ہے اور بھی فرمایا ہے اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ
فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجِنَانِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النِّیْرَانِ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْن جب رمضان کا
مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھولدیے جاتے ہین اور دوزخ کے دروازے بند کردیے جاتے
ہین اور شیاطین زنجیرون مین جکڑے جاتے ہین اور بھی حدیث مین ہے کہ جب رمضان کا چاند
نکلتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حضرت رب العزت سے حکم ہوتا ہے کہ حوران بہشت کو
زینت کا حکم دو اور ندا کردو کہ اے اہل آسمان اور اے اہل زمین ہوشیار ہوجاؤ کہ یہ رمضان مبارک
کا مہینہ ہے جو شخص اسکی تعظیم کریگا بخشا جائیگا اور شیطان کو قید کردو تاکہ روزہ دار گناہ کرنے
سے محفوظ رہین فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجِنَانِ کی تفسیر مین حضرات محدثین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا قول
ہے کہ جو مومن اس مہینہ مین مرتا ہے وہ سیدھا جنت مین جاتا ہے پس گویا اُسکے لیے دوزخ کا دروازہ
بند ہے اور اگر کافر مرتا ہے تو وہ سیدھا دوزخ مین جاتا ہے گویا اُسکے لیے دوزخ کا دروازہ کھلا ہوا ہے حضرت سرور عالم

صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہی اَلَا وَقَدْ ظَلَّکُمُ اللّٰہُ شَھْرٌ عَظِیْمٌ حُرْمَتُہٗ وَبَسَطَ عَلَے الْمُؤْمِنِیْنَ شَھْرٌ اَوَّلُہٗ رَحْمَۃٌ وَاَوْسَطُہٗ مَغْفِرَۃٌ وَاٰخِرُہٗ نَجَاۃٌ مِّنَ النَّارِ (مومنو آگاہ ہو جاؤ کہ بیشک اللہ نے تمپر ایک بزرگ مہینہ کا سایہ کردیا کہ وہ بڑا با عظمت ہی اور کشادہ کردیا مومنون پر اپنی رحمت سے ایسے مہینے کو جسکا اول رحمت اور درمیان مغفرت اور آخر دوزخ سے نجات دینے والا ہی) ایک حدیث مین ہی کہ اللہ تعالے رمضان کے ہر دن اور رات مین ہزار ہزار گنہگارونکو عذاب دوزخ سے نجات دیتا ہی دوسری حدیث مین ہی کہ رمضان کے ہر جمعہ کی شب مین چھ چھ لاکھ گنہگار آتش دوزخ سے آزاد کیے جاتے ہین اور جمعہ کی ہر ساعت مین سات سات لاکھ گنہگار آتش دوزخ سے رہائی پاتے ہین۔ اللہ تعالی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ مین امت محمدی کو دو نور دونگا ایک نور قرآن کا دوسرا نور رمضان کا اور انکو دو تاریکیون سے بچاؤنگا ایک تاریکی قبر کی دوسری تاریکی قیامت کی رمضان کی پہلی رات مین ایک بار حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَوْ یَعْلَمُ الْعِبَادُ مَا فِیْ رَمَضَانَ لَھَمَّتْ اُمَّتِیْ اَنْ یَّکُوْنَ رَمَضَانَ سَنَۃً کُلَّھَا (اگر بندون کو رمضان کے ثواب معلوم ہوتے تو میری اُمت ضرور اس بات کی آرزو کرتی کہ تمام سال رمضان ہی رہا کرے) اور آپنے فرمایا ہی رمضان کے آنے سے خوش ہونے والے کو اللہ قیامت کے غم سے بچائیگا اور آپنے فرمایا ہی مَنْ اَکْرَمَ رَمَضَانَ فَقَدْ اَکْرَمَ سُبْحَانَ (جسنے رمضان کی بزرگی کی اُسنے اللہ کی بزرگی کی) اور آپنے فرمایا ہی فَضْلُ رَمَضَانَ عَلٰے سَائِرِ الشُّھُوْرِ کَفَضْلِ اللّٰہِ عَلٰے خَلْقِہٖ (رمضان کی بزرگی اور مہینون پر ایسی ہی جیسے اللہ کی بزرگی تمام مخلوق پر ہی) رمضان کی بزرگی کرنے کا یہ مطلب ہی کہ اوامر کو بجا لائے اور نواہی سے بچے۔ مروی ہی کہ حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ایک مرتبہ زیارت قبور کو تشریف لے گئے وہان ایک کی قبر دیکھکر آپنے اللہ سے دعا کی کہ مجھے اس مُردے کا حال معلوم ہو جائے اللہ نے درمیانی حجاب دور کردیے۔ یہ امر شرعاً جائز ہی کہ اللہ اپنے کسی بندے پر احوال قبر ظاہر کردے چنانچہ ایکبار حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا دو قبرون پر گذر ہوا آپنے فرمایا انپر عذاب ہوتا ہی ایک پر چغلخوری کیوجہ سے دوسرے پر اسوجہ سے کہ وہ اپنے کپڑونکو پیشاب سے پاک نہین رکھتا تھا الغرض اس مردے نے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا تو پہچانا اور نعرہ مار کر کہنے لگا یا علی نا غریق فی النار حریق
فی النار ای حضرت علی کرم اللہ وجہہ مین آگ مین ڈوبا ہوا ہون اور آگ مین جل رہا ہون ،
آپ اسکا یہ حال دیکھکر بیقرار ہوکر رونے لگے اور دعا کی کہ ای اللہ اسکو بخشدے ندائے غیبی
سنی آپ اسکی سفارش نہ کرین کیونکہ یہ شخص رمضان کی عزت نہین کرتا تھا اور گناہون سے
باز نہین آتا تھا دن کو روزہ رکھتا اور رات کو گناہ کرتا تھا آپ یہ ندا سنکر اور زاندغمگین ہوے
اور سربسجدہ ہوکر نہایت عاجزی سے اللہ کی درگاہ مین عرض کرنے لگے اے اللہ مجھکو اپنے
اس بندے کے سامنے سے زرد رو نہ لوٹا اللہ نے اُنکی دعا قبول کی اور ندائے غیبی ہوئی
کہ ہم نے تمھاری شکستہ دلی کیوجہ سے اسکو بخشدیا مسلمانو خدا سے ڈرو اور جان و دل سے
اسکی اطاعت کرو رمضان کو عزیز رکھو اسکی عزت کرو۔ حدیث مین ہے جو شخص اس مہینہ مین
گناہون سے باز رہے گا اللہ تعالی اسکے تمام سال کے گناہ بخشدے گا اگرچہ بندہ اُن گناہونکی
بخشش اللہ سے طلب نہ کرے اور آپنے فرمایا ہے مَنْ اَذْنَبَ فِیْ رَمَضَانَ اُوْجِبَ عَلَیْهِ
عَذَابَیْنِ وَمَنْ اَحْسَنَ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ حَسَنَیْنِ (رمضان مین گناہ کرنیوالیکو
دوہرا عذاب ملتا ہے اور نیکی کرنے والے کو دوہری نیکی ملتی ہے) اور آپ نے فرمایا ہے
مَنْ تَصَدَّقَ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِصَدَقَةٍ عَلٰی مِسْکِیْنٍ کَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ کَمَنْ تَصَدَّقَ
بِکُلِّ شَیْئٍ طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ وَمَنْ صَلّٰی فِیْهِ رَکْعَةً فَلَهٗ مِنَ الْاَجْرِ کَمَنْ صَلّٰی فِیْ
غَیْرِهٖ مِائَتَا اَلْفِ رَکْعَةٍ وَمَنْ سَبَّحَ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِتَسْبِیْحَةٍ فَلَهٗ مِنَ الْاَجْرِ
کَمَنْ سَبَّحَ فِیْ غَیْرِهٖ مِنَ الشُّهُوْرِ اِلٰی مِائَةِ اَلْفِ تَسْبِیْحَةٍ وَمَنْ کَسَا فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ
مُؤْمِنًا کَسَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰی رُؤُسِ الْخَلَائِقِ سَبْعَ مِائَةِ اَلْفِ
حُلَّةٍ وَمَنْ شَبَعَ جَائِعًا اَوْ اَفْطَرَ صَائِمًا کَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ کَمَنْ تَصَدَّقَ بِمِلْاءِ
الْاَرْضِ ذَهَبًا فِیْ غَیْرِهٖ مِنَ الشُّهُوْرِ (جو کوئی رمضان مین کسی مسکین کو صدقہ دے گا
تو اُسکے لیے اسقدر ثواب ہوگا کہ گویا اُسنے دنیا کی تمام چیزین صدقہ دین اور جو کوئی رمضان
مین ایک رکعت نماز پڑھے گا اُسکو اسقدر ثواب ملیگا جو غیر رمضان مین دو لاکھ رکعت پڑھنے
سے ملتا ہے اور جو کوئی رمضان مین ایک مرتبہ سبحان اللہ کہے گا اُسکو اسقدر ثواب ملیگا جو

غیر رمضان مین ایک لاکھ مرتبہ سبحان اللہ پڑھنے سے ملتا ہے اور جو کوئی رمضان مین کسی
ننگے کو کپڑا پہنایگا تو قیامت کے دن تمام مخلوق کے سامنے اللہ اُسکو ساتھ لاکھ جلے پہنایگا
اور جو کوئی رمضان مین بھوکے کو کھانا کھلائیگا یا روزہ دار کو افطار کرائیگا تو اُسکو اُس شخص
کے برابر ثواب ملیگا جس نے بقدر پڑی زمین کے غیر رمضان مین اللہ کی راہ مین سونا خیرات
کیا ہو خلاصۃ الاخبار مین ہے کہ حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ہے جو کوئی رمضان
مین روزے دار کو پانی پلائے تو وہ اپنے گناہون سے اسطرح پاک و صاف ہو جائے گا
گویا ابھی اپنی مان کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے استفسار کیا کہ یہ حکم عام
ہے یا سفر مین یا اُس جگہ جہان پانی نہ ملتا ہو آپنے جواب دیا کہ یہ حکم عام ہے اگرچہ فرات کے
کنارے پر بھی پانی پلادے اور آپ نے فرمایا ہے کہ مسافر کا روزہ کھلوانے والا پل صراط سے
چمکتی بجلی کی طرح گذرے گا اور آپ نے فرمایا ہے مَنِ انْتَعَلَ حَافِیًا فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ
اَعْطَاہُ اللہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بُرَاقًا مِّنَ النُّوْرِ یَمُرُّ عَلَی الصِّرَاطِ کَالْبَرْقِ اللَّامِعِ رمضان
مین برہنہ پا کو جوتا پہنانے والے کو اللہ قیامت مین نور کا براق عطا کریگا جسپر وہ سوار
ہو کر پلصراط سے چمکتی بجلی کی طرح گذرے گا، اور آپ نے فرمایا ہے مَنِ اسْتَغْفَرَ کُلَّ یَوْمٍ
وَّ لَیْلَۃٍ مِّنْ شَھْرِ رَمَضَانَ عَشْرَ مَرَّاتٍ اَعْطَاہُ اللہُ ثَوَابَ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَ
اِسْرَافِیْلَ وَعِزْرَائِیْلَ وَحَمَلَۃِ الْعَرْشِ وَمُحِیَ ذُنُوْبُہٗ جو کوئی رمضان کے دن
رات مین دس بار استغفار پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُسکو جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور
عزرائیل اور حاملان عرش علیہم السلام کا ثواب دیگا اور اُسکے گناہ بخشدیگا، حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ استغفار کیونکر پڑھا کرین آپنے فرمایا اَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِیْ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کہا کرو کتاب اللامع مین ہے کہ حضرت عبد الرحمن
بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت رسولخدا علیہ التحیۃ والثنا سے دریافت کیا کہ رمضان
مین مین کس کام مین مشغول رہا کرون آپنے فرمایا قرآن مین مَنْ قَرَأَ اٰیَۃً مِّنَ الْقُرْاٰنِ
فِیْ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ مِّنْ شَھْرِ رَمَضَانَ فَلَہٗ بِکُلِّ حَرْفٍ مِّنْھَا اَجْرُ شَھِیْدٍ کیونکہ
جو کوئی رمضان کے دن اور رات مین ایک آیت قرآن شریف کی پڑھے گا اللہ

اُسکو ہر حرف کے بدلے مین ایک شہید کا ثواب عطا فرمایگا ایک اعرابی اس حدیث کو
سنکر رونے لگا آپ نے سبب پوچھا اُسنے کہا مین قرآن شریف پڑھا ہوا نہین ہون
یہ ثواب جو آپ نے فرمایا اُسکے لیے ہی جو قرآن شریف پڑھ سکتا ہو آپنے فرمایا تو صرف
سورہ اخلاص پڑھ لیا کر پھر فرمایا مَا مِنْ عَبْدٍ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ مَرَّةً
وَاحِدَةً اِلَّا بَنَی اللّٰهُ لَهٗ فِی الْجَنَّةِ سِتًّا وَّخَمْسِیْنَ مَدِیْنَةً فِیْ كُلِّ مَدِیْنَةٍ مِّثْلُهَا قَصْرًا
فِیْ كُلِّ قَصْرٍ مِّثْلُهَا بَیْتًا فِیْ كُلِّ بَیْتٍ مِّثْلُهَا سَرِیْرًا عَلٰی كُلِّ سَرِیْرٍ حُوْرٌ مِّنَ الْعِیْنِ وَكَتَبَ اللّٰهُ
تَعَالٰی لَهٗ سِتَّةً وَّخَمْسِیْنَ اَلْفَ حَسَنَةٍ وَّمَحٰی عَنْهُ مِثْلَهَا سَیِّئَاتٍ وَّرَفَعَ مِثْلَهَا دَرَجَةً
فَقَالَ الْاَعْرَابِیُّ كَرَّمَكَ اللّٰهُ بِاللِّقَاءِ كَمَا بَشَّرْتَنِیْ بِالْجَزَاءِ یعنی کوئی بندہ نہین جو رمضان
مین ایکبار قل ہو اللہ احد پڑھے مگر یہ کہ بنادیتا ہی اللہ تعالی اُسکے لیے جنت مین چھپن شہر اور ہر شہر
مین چھپن محل ہین اور ہر محل مین چھپن کوٹھریان ہین اور ہر کوٹھری مین چھپن تخت ہین اور
ہر تخت پر ایک بڑی آنکھ والی حور بیٹھی ہی اور اللہ اُس پڑھنے والے کے نامۂ اعمال مین چھپن نیکیان
لکھتا ہی اور چھپن برایان دور کردیتا ہے اور چھپن درجے اُسکے بلند کرتا ہی مترجم کہتا ہی
اس مقام پر صاحب نافع المسلمین نے ترجمہ غلط کیا ہی اُنکی عبارت یہ ہی ہر شہر مین بقدر اُسکے
ایک محل ہی اور ہر محل مین بقدر اُسکے ایک کوٹھری ہی اور ہر کوٹھری مین بقدر اُسکے تخت
ہے انتہی حالانکہ لکھنا چاہیے تھا ہر شہر مین بقدر اُسکے محل ہین اور ہر محل مین بقدر اسکے کوٹھریان
ہین اور ہر کوٹھری مین بقدر اُسکے تخت ہین انتہی یہ سنکر اعرابی نے کہا اللہ آپ کو اپنے
لقا سے سرفراز کرے جیسے آپ نے مجھ کو جزا کی خوشخبری دی دوسری حدیث مین ہی کہ جو کوئی
رمضان کے رات دن مین تین سو تریسٹھ مرتبہ ہو اللہ احد مع تسمیہ پڑھے اللہ تعالے
اُسکے گوشت و پوست رگ و پے مغز و استخوان پر دوزخ کی آگ حرام کردے گا اس حدیث
کو بیہقی نے روایت کیا ہی اور بھی آپنے فرمایا ہی مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْعَنْكَبُوْتِ وَسُوْرَةَ الرُّوْمِ
فِی اللَّیْلَةِ الثَّالِثَةِ وَالْعِشْرِیْنَ مِنْ رَمَضَانَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ (جو کوئی سورہ عنکبوت
اور سورہ روم رمضان کی تیئیسوین رات کو پڑھے گا وہ قطعی جنتی ہی) شیخ المشایخ رکن الحق
والدین ابو الفتح فیض اللہ قدس اللہ سرہ العزیز نے ملک بہرام سراج الدین سے فرمایا کہ

قطعی جنتی ہونا چاہتے ہو تو سورہ عنکبوت اور سورہ روم کو رمضان کی تیئیسوین[۲۳] رات کو پڑھا
کرو اور امام دو رکعت نماز مین ان دونون سورتونکو پڑھے جنتی ہوگا اور اُسکے مقتدی
بھی جنتی ہونگے کیونکہ امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے اور اُمی کو سننے سے یہی مرتبہ حاصل
ہوگا انتہی کلام الشیخ اب پھر تفسیر کلام الٰہی کا بیان ہوتا ہے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے شَهْرُ
رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ
شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ یُرِیْدُ اللّٰهُ
بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُوْنَ رمضان وہ مہینہ ہے جسمین قرآن نازل کیا گیا اور وہ قرآن ہادی ہے آدمیونکے لیے
اور کھلی نشانیان ہین ہدایت اور فرقان کی۔ ہدی اور فرقان یہ دونون قرآن مجید کے نام
ہین پس جسپر رمضان کا مہینہ آوے اُسے چاہیے کہ روزہ رکھے اور اگر کوئی بیمار ہو یا سفر
مین ہو تو روزہ نہ رکھے اسکے بدلے دوسرے دنون مین روزہ رکھے اللہ تعالےٰ نے رمضان
کو خالی ذکر نہین کیا بلکہ لفظ شہر کو اُسکے ساتھ ملا کر شہر رمضان فرمایا اسی لیے حدیث مین
وارد ہے لَا تَقُوْلُوْا جَاءَ رَمَضَانُ وَفِیْ رِوَایَةٍ عَظِّمُوْهُ كَمَا عَظَّمَهُ اللّٰهُ بِقَوْلِهٖ شَهْرُ رَمَضَانَ
الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ رمضان کو رمضان آیا نہ کہو اور ایک روایت مین ہے کہ رمضان
کی عظمت کرو جیسے اللہ نے اُسکی عظمت کی ہے اور شہر رمضان اللہ فرمایا ہے اسی پر مجاہد رضی اللہ
عنہ کا عمل ہے بلکہ رمضان آیا کہنے کو وہ مکروہ جانتے ہین اور کہتے ہین شاید رمضان اللہ کے نامون
مین سے ایک نام ہے۔ لیکن حنفیہ کے نزدیک رمضان آیا یا رمضان گیا کہنا جائز ہے کیونکہ
حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجِنَانِ جب
رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھولدیے جاتے ہین، رمضان رمضا سے مشتق ہے
اس مہینے کو رمضان اسلیے کہتے ہین کہ یہ گناہونکو جلا دیتا ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کی جانب خطاب کرکے فرمایا ہے
اَتَدْرُوْنَ لِمَ سُمِّیَ رَمَضَانُ رَمَضَانَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ لِاَنَّهٗ یَرْمِضُ الذُّنُوْبَ اَیْ
یُحْرِقُهَا وَلٰكِنَّ اِنَّمَا یَرْمِضُ ذُنُوْبَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا یعنی کیا تم جانتے ہو

کہ رمضان کا نام رمضان کیون رکھا گیا صحابہ نے کہا اللہ اور اُسکا رسول جانتا ہی ہم اس سے
واقف نہین آپنے فرمایا اسلیے کہ رمضان گناہونکو جلا دیتا ہی لیکن اُسی کے گناہ جلاتا ہی جو
رمضان مین از روے ایمان کے ثواب حاصل کرنے کی غرض سے روزہ رکھے) اور ایک حدیث
مین ہی کہ انزل فیہ القرآن کے یہ معنے ہین کہ نازل کیا گیا اُس رمضان مین قرآن یعنے اُس
مہینے کے لیلۃ القدر مین آسمان دنیا کی طرف نازل کیا گیا اُن فرشتونپر جو سفرہ اور بررہ مین
ہین اکٹھا پھر آسمان دنیا سے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف سورہ سورہ یا آیہ آیہ کرکے
نازل ہوا اسقدر کہ جسکی اُسوقت ضرورت تھی پھر اسکی صفت بیان کی ھدی للناس یعنے
ھادیًا للناس آدمیون کا راہنما ہے وبینات اور یہ بھی اسکی صفت ہی کہ اوامر و نواہی کو بیان
کرنے والا ہے من الھدی والفرقان وہ اوامر و نواہی کہان سے ہین ھدی اور فرقان سے
ہین یہ دونون نام ہین قرآن شریف کے لفظین دو اور معنے دونون کے ایک ہین فمن شھد
منکم الشھر فلیصمہ پس جو کوئی تم مین سے رمضان کو پاوے اُسکو چاہیے کہ روزہ رکھے
یہ حکم واجب ہی اور یہ ناسخ ہی حکم اختیاری صوم کا وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین
تاویل مذکور پر فمن کان منکم مریضًا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر یہ حکم مریض و مسافر
کا ہے یہان اس آیت کو دوبارہ ارشاد کیا باوجودیکہ پہلی آیت مین آچکا تھا اسلیے کہ پہلی آیت سے
دو امر معلوم ہوے تھے روزہ رکھنا خواہ فدیہ دینا جب وہ اختیار منسوخ ہوا اور حکم ہوا کہ جو رمضان
پاوے روزہ رکھے تو اس حکم مین مریض اور مسافر بھی داخل ہوے لہذا اللہ نے اُنکو علیحدہ بیان
کردیا یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر ولتکملوا العدۃ ولتکبروا اللہ علی ما ھدٰکم
ولعلکم تشکرون یعنی اللہ تمھارے لیے آسانی چاہتا ہے اور دشواری نہین چاہتا اور تمام
کرو اُس شمار کو جو سفر مین روزے تم نے چھوڑے تھے یعنے حضر مین اُس قدر روزے رکھلو تاکہ
خدا کی بڑائی کرو اس امر پر کہ اُسنے احکام کے ادا کرنے کے لیے تم کو مقرر کیا اور یہ اسلیے ارشاد ہوا
کہ تم ان کو ادا کرو اور حکم خداوندی پر شکر بجالاؤ۔ اللہ تعالی فرماتا ہی وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ
عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ
یَرْشُدُوْنَ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم جب آپ سے میرے بندے میرا حال پوچھین تو مین

اُن سے قریب ہون جب کوئی دعا مانگنے والا مجھے پکارتا ہی تو مین اُسکی دعا قبول کرتا ہون
ہون یعنے حاجت مانگنے والے کی حاجت برآری کرتا ہون پس چاہیے کہ میرا حکم مانین اور
مجھپر ایمان لائین شاید وہ راہ راست پر آجاوین) اس آیت کا شان نزول یہ ہی کہ
ابتداے فرضیت مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ماہ رمضان مین سہو واقع ہوا کیونکہ
پہلے یہ حکم تھا کہ شب کو عشا کی نماز کے بعد سے کھانا پینا جماع کرنا دوسرے دن شام تک
حرام ہوجاتا تھا۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شب کو اپنی زوجہ سے ہمبستری کا ارادہ
کیا اُنھون نے شرعی عذر پیش کیا کہ مین عشا کی نماز پڑھ چکی ہون آپ نے اُنکا عذر پذیرا نہ
فرمایا اور اس خیال سے کہ عورتون کی عادت مین حیلہ کرنا داخل ہی اُنسے زائد اصرار کیا وہ
آپکے اصرار سے سمجھین کہ شاید حکم سابق منسوخ ہوگیا ہی خاموش ہوگئین اور تعمیل ارشاد کے بعد
بی بی نے آپ سے پوچھا کیا حکم سابق منسوخ ہوگیا آپنے تامل کے بعد فرمایا کہ حکم تو منسوخ
نہین ہوا بی بی نے کہا پھر آپ نے حکم آلہی کے خلاف کیون کیا اپنے خوف آلہی سے نعرہ مارا
اور فرمایا مین خود ہلاک ہوا اور دوسرے کو بھی ہلاک کیا اور تمام رات نماز اور زاری مین
بسر کی یہانتک کہ آنکھین سوج گئین ہر دفعہ اپنے آپ کو زمین پر دے پٹکتے تھے صبح کو نہایت
افسردہ بارگاہ حضرت رسالت مین حاضر ہوے آپنے اُنکی یہ حالت دیکھکر استفسار حال کیا
اُنھون نے پورا واقعہ بیان کردیا آپ نے فرمایا تعجب ہی کہ تمنے حکم آلہی کا ذرا خیال نہ کیا اور اپنا
یہ حال کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور بھی غمناک و خوف زدہ ہوے اسکے بعد اور جن لوگون
سے یہی واقعہ سرزد ہوا تھا اُٹھے اور اپنا اپنا حال آپ سے بے کم و کاست بیان کردیا
آپنے فرمایا افسوس ہی کہ ابھی تو مین تم مین موجود ہون تم میری زیارت سے مشرف اور میرے
کلام سے مستفیض ہوتے ہو معجزون کا مشاہدہ کرتے ہو پھر بھی خدا سے نہین ڈرتے ہو کما حقہ
طور سے اُسکی تابعداری نہین کرتے ہو واے برحال اُن لوگون کے جو میرے بعد آوینگے
اور میری زیارت سے مشرف نہونگے آپ کے اس فرمانے سے تمام مسجد مین کہرام مچگیا ایک ایک
خوف آلہی سے زار زار روتا تھا اپنے گناہون کو آنسوؤن سے دھوتا تھا پس اُس معبود حقیقی
کو اپنے بندون پر رحمت آئی حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لائے اور اللہ نے اُنکی توبہ

قبول کی وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ یعنی اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم جب میرے بندے آپ سے مجھکو پوچھین یعنے میرے عفو اور بہت در گذر کرنیکو کہ ہمارے قصور کو معاف کریگا اور یہ خاص خطا جو ہوئی ہے اس سے در گذر کریگا فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ تو مین اُنکے قریب ہون توبہ اور دعا قبول کرنے مین اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ لوگ ایک خاص حاجت اور خاص گناہ کی بخشش کے طالب تھے اللہ نے اپنی شان رحیمی ظاہر فرماکر تمام حاجتون اور دعاؤنکی قبولیت کی خبر دیدی فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ یعنے میرے احکام مانو وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ یعنے ایمان پر ثابت قدم رہو اللہ تعالیٰ نے اس آیت پاک مین فانی قریب فرمایا اور قل انی قریب نہ فرمایا یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم جب میرے بندے آپ سے میرے غیر کا حال پوچھین تو آپ اسکا جواب دیجیے اور جب میری ذات کا سوال کرین تو مین خود اُسکا جواب دیتا ہون چنانچہ دوسرے مقامات پر وارد ہوا ہے یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِیْهِ قُلْ قِتَالٌ فِیْهِ کَبِیْرٌ وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَهِلَّةِ قُلْ هِیَ مَوَاقِیْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْیَتَامٰی قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَیْرٌ وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ یَنْسِفُهَا رَبِّیْ دلوپچھتے ہین تم سے حال مال غنیمت کا تم اُسکے جواب مین کہدو کہ مال غنیمت خدا اور اُسکے رسول کے لیے ہے اور پوچھتے ہین تم سے ماہ حرام مین قتال کرنے کو تم اُسکے جواب مین کہدو کہ ماہ حرام مین قتال کرنا کبیرہ ہے اور پوچھتے ہین تم سے چاند نکلنے کی حالت کو کہ کیا سبب ہے جو پہلے بڑھتا ہے پھر گھٹتا ہے اور پھر محاق کے بعد نکلتا ہے تم اُسکے جواب مین کہدو کہ اُس سے اوقات معینہ اور زمانہ مقررہ معلوم ہوتا ہے انسانون کے لیے اور اسی سے حج کا زمانہ معلوم ہوتا ہے اور پوچھتے ہین تم سے کہ یتیموں کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہیے تم اُسکے جواب مین کہدو کہ جسمین اُن کی بہتری ہو اور پوچھتے ہین تم سے روح کیا چیز ہے تم اُسکے جواب مین کہدو کہ یہ میرے رب کے حکم سے ہے اور پوچھتے ہین تم سے پہاڑون کا حال تم اُسکے جواب مین کہدو کہ قیامت کے دن میرا پروردگار اُنکو اکھاڑے گا چونکہ اِن آیتون مین غیر خدا کے حال سے سوال ہے پس ارشاد ہوا کہ تم اُن سے یہ جواب کہدو اور اگر میرے فضل سے سوال کرین تو مین خود

اُسکا جواب دیتا ہون کہ انکی قریب زمین اُنسے نزدیک ہون اس آیت کے بعد فرماتا ہی
اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَۃَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَائِکُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللّٰہُ
اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَکُمْ فَتَابَ عَلَیْکُمْ وَعَفَا عَنْکُمْ فَالْاٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا
مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَکُمْ روزے کی راتون مین تمھارے لیے عورتون سے صحبت کرنا حلال کردیا
وہ تمھاری پوشاک اور تم انکی پوشاک ہوا اللہ کو تمھاری خیانت کرنا یعنے راتون کو اپنی
بیبیون سے چھپا کر صحبت کرنا معلوم ہی پس اُسنے معاف کیا تمکو اور درگذر کیا اب تم اپنی
عورتون سے صحبت کرو اور جو کچھ اللہ نے لکھدیا ہی اُسے طلب کرو یعنی اولاد جو تمھاری
قسمت مین لکھدی گئی ہی الی نسائکم مین الی معنی مین مع کے ہے جیسے الی المرافق
مین ہی اور لباس سے بستر مراد ہی کیونکہ لباس ساتر بدن ہوتا ہے حضرت سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہی لِلْمَرْأَۃِ سِتْرَانِ اَلْقَبْرُ وَالزَّوْجُ عورت کے لیے دو پردے
ہین (۱) قبر (۲) شوہر اور حضرت ابن عباسؓ کا ارشاد ہی کہ لباس سکن کے معنے مین
ہے یعنے تم انکے لیے اور وہ تمھارے لیے آرام ہین اور یہ تفسیر آیہ قرآنی وَجَعَلْنَا اللَّیْلَ
لِبَاسًا کے مطابق ہے اور دوسرے مقام پر اللہ تعالے ارشاد فرماتا ہے وَجَعَلْنَا
اللَّیْلَ سَکَنًا اس سے معلوم ہوا کہ لباس کے معنے سکن کے ہین تَخْتَانُوْنَ کے معنے
تَحْزَنُوْنَ کے ہین یعنے اللہ تمھارے غمگین ہونے کو جانتا ہے عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْہُ فَتَابَ
عَلَیْکُمْ یعنے اُسنے جانا کہ تم اسکو پورا نہ کرسکوگے پس اُسنے تمپر توبہ بھیجی فَتَابَ عَلَیْکُمْ
کے معنے ہین تجاوز کیا تم سے یہ آیت فضل اُمت محمدی کی دلیل ہے کہ اللہ تعالے
نے اُنکے عذر کو اپنے علم ازلی مین رکھا اور فرمایا کہ مین جانتا ہون اگر یہ حکم باقی رہتا تو
بندے میرے نافرمانی کرتے پس مین نے اُس حکم کو اُٹھا لیا تا کہ میرے بندے خلوت
مین گناہ نہ کرین یہ بزرگی اور کسی اُمت کو عطا نہین ہوئی فَالْاٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ یہ مباح
کرنے کا حکم ہے مباشرت لغت مین جلد مرد کا عورت کے جلد سے ملنے کو کہتے ہین اور اس
سے جماع مراد ہے وَابْتَغُوْا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَکُمْ یعنے جماع اس قصد سے کرو کہ اللہ اولاد
دے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی تَنَاکَحُوْا وَتَوَالَدُوْا نکاح کرو اور

اولاد چاہو، كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ
(اسوقت تک کھاؤ اور پیو کہ سفید دھاری سیاہ دھاری سے جدا نظر آوے) یہ آیت حضرت
صومہ بن عنوی رضی اللہ عنہ کی شان مین نازل ہوئی ہی جو ایک مزدور تھے اور دریا سے باغ
سینچا کرتے تھے اس محنت شاقہ کی وجہ سے تھک گئے تھے رمضان کا مہینہ تھا اور روزہ سے
تھے پانی سے اُنھون نے افطار کیا کھانا جو اُنکی بی بی نے اُنکے لیے پکایا تھا ٹھنڈا ہو گیا تھا
جب تک وہ گرم کرین یہ سو گئے اُنکی بی بی نے یہ خیال کیا کہ یہ تھکے ہوے ہین ایک نیند
سو لین تو جگاؤن اُنکو نہ جگایا جب وہ بیدار ہوے تو کھانے پینے کا وقت نہ تھا اُنھون نے
بغیر کھلے روزے کی نیت کی اور روزے پر روزہ رکھا صبح کو جب بارگاہ رسالت مین
حاضر ہوے تو آپنے اُنکو نہایت نحیف دیکھکر سبب پوچھا اُنھون نے پورا واقعہ بیان
کر دیا آپ کو اُنکے حال پر افسوس ہوا اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی اور اُنکی وجہ سے کھانا پینا
حلال ہو گیا جیسے شب کو اپنی زوجہ سے صحبت کرنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی توبہ کی وجہ
سے مباح ہوا اور خیط ابیض سے صبح صادق اور خیط اسود سے صبح کاذب مراد ہی پھر انتہا
روزے کی ارشاد ہوئی ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ (روزے کو غروب آفتاب پر تمام کرو)
وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ (عورت سے دن اور رات مین کسیوقت مباشرت
نہ کرو جبتک تم اعتکاف مین رہو) اوپر بیان ہو چکا ہی کہ حدود الٰہی کی مخالفت نہ کرنا چاہیے
اسیطرح اُسکے احکام کے خلاف کرنا بھی روا نہین ہی برابر اللہ تعالیٰ اپنی آیات کو یعنے امر و نہی
حلال و حرام وعدہ وعید کو بیان فرماتا ہی تاکہ حذر کرنے والی چیزون سے پرہیز کرین اور
کرنے والی چیزون کو کرین اس آیت مین اللہ تعالیٰ نے اعتکاف کا ذکر روزے سے متصل
فرمایا ہی پس معلوم ہوا کہ بغیر روزے کے اعتکاف جائز نہین ہی اور حالت اعتکاف مین رات
کو یا دن کو صحبت کرنا جائز نہین ہے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (تاکہ تم گناہون سے بچو) یہان تک
رمضان کی فضیلت تھی اب نوافل کا بیان جو اس مہینے مین احادیث سے ثابت ہین کیا جاتا
ہے مسلمانون کو اسپر عمل کرکے اپنی عقبیٰ درست کرنا چاہیے۔ جو کوئی رمضان کی رات مین دس
رکعتین اسطرح پڑھے کہ ہر رکعت مین فاتحہ کے بعد دو مرتبہ سورہ قدر پڑھے تو فرمان ذی شان

حضرت بنی الرحمن علیہ الرحمۃ والرضوان کے مطابق اُسکو ستر رات کی بیداری اور ستر دینار
کی خیرات اور ستر بردے آزاد کرنیکا ثواب ملیگا اور اللہ تعالے اُسکے ستر ہزار گناہ معاف
کریگا اور انبیا علیہم السلام کے ساتھ محشور ہوگا یہ روایت فضائل شہور مین ہو اور جو شخص دو رکعت
نماز پڑھے اور ہر رکعت مین فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ انّا فتحنا پڑھے تو تمام سال اللہ کی
حفاظت مین رہے گا اور قیامت مین اُسپر آسانی ہوگی اور جو شخص رمضان المبارک کی
ہر رات مین دو رکعت نماز اسطرح پر ادا کرے کہ ہر رکعت مین فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۂ
اخلاص پڑھے تو اللہ تعالے اُسکی ہر رکعت کے بدلے مین ستر لاکھ فرشتے بھیجتا ہو اُنکا
کام یہ ہوتا ہو کہ وہ اُس بندے کی نیکیان لکھین اور برائیان دور کرین اور مدارج بلند
کرین اور جنت مین اُسکے لیے شہر اور محل بنائین اور باغات کی پرورش کرین اسکے علاوہ ہر
رکعت کے عوض مین اللہ تعالیٰ اُسکو ایک مقبول حج کا ثواب عطا فرماتا ہو اور جو ہر شب کو
سحر کے بعد دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت مین سورۂ فاتحہ کے بعد پچیس مرتبہ سورۂ اخلاص
پڑھے تو رات کے ثواب کا جو اوپر ذکر ہوا دونا ثواب پائیگا مسلمانون کو چاہیے کہ ان دو
رکعتون کو ہاتھ سے نہ جانے دین اور قیامت مین شرمندگی حاصل نہ کرین رمضان کے ہر دن
مین چار رکعت ادا کرے ہر رکعت مین فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تین مرتبہ پڑھے اور رمضان
کے ہر جمعہ کو دس رکعتین اسطرح پڑھے کہ ہر رکعت مین فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص
پڑھے۔ سمالی مین ہو کہ حضرت سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس نماز کے پڑھنے
والے کے لیے دس ہزار شہیدون کا ثواب لکھا جائے گا اور گویا اُس نے دس ہزار
بردے آزاد کیے اور سات سو برس اسطرح اللہ کی عبادت کی کہ دن کو صائم اور شب کو قائم
رہا۔ رمضان المبارک کی آخر رات مین دس رکعت نماز اسطرح پر پڑھے کہ ہر رکعت
مین فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص دس مرتبہ پڑھے اللہ اُس کے تمام مہینہ کی عبادت
قبول کریگا اور تیس ہزار سال کی عبادت کا ثواب اُسکے نامۂ اعمال مین درج کرائیگا
رمضان کے آنے کی خوشی اور جانیکا غم کرنا چاہیے حدیث مین ہو مَنْ فَرِحَ بِدُخُولِهٖ
وَاغْتَمَّ بِخُرُوجِهٖ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَكَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ (جو شخص رمضان المبارک

کے آنے کی خوشی اور اُسکے جانے کا غم کرے اُسکے لیے جنت ہے اور اللہ پر حق ہے
کہ اُسکو جنت مین داخل کرے۔ جاننا چاہیے کہ خالق پر مخلوق کا کوئی حق نہین ہی پس
جہان کہین حق کا لفظ آتا ہی تو اُس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ اُس کریم کا کرم کسیکی محنت
رائگان کرنا نہین چاہتا جیسا کہ قرآن شریف مین موجود ہی اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ
(بیشک اللہ احسان کرنے والوں کا اجر ضایع نہین کرتا) اور ارشاد ہوتا ہی اِنَّ اللّٰہَ لَا
یَظْلِمُ النَّاسَ شَیْئًا (بیشک وہ لوگون پر ذرے کے برابر بھی ظلم نہین کرتا) سابق حدیث
مین ہی مَنْ هَاجَرَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ جَلَسَ فِي الْاَرْضِ الَّتِيْ وُلِدَ فِيْهَا (وہ شخص اپنے
گھر سے اللہ کی راہ مین نکلا ہو یا جہان پیدا ہوا ہے وہین ہو) جاننا چاہیئے کہ جب نبی کریم
علیہ التحیۃ والتسلیم نے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ مین آکر سکونت اختیار فرمائی تو صحابہ نے بھی
آپ کی اتباع مین کہین رہنا پسند کیا اُسوقت مدینہ مین جانا فرض تھا چند ماہ تک یہ معاملہ
رہا تھا یہانتک کہ اگر کوئی شخص مدینہ مین مرجاتا تو اُسکی اس اولاد کو جو مکہ مین ہوتی ترکہ نہ
ملتا اللہ تعالےٰ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کی تعریف مین فرماتا ہی کہ جسوقت وہ پوشیدہ
مکہ سے مدینہ کی طرف چلے اور راہ مین کفار نے اُنکو پکڑا تو اُنھون نے کہا مین بڈھا ہوا
لڑائی کی قوت نہین رکھتا مجھے چھوڑ دو اور یہ ہزار دینار میرے پاس ہین اسے لو
اور مجھے مدینہ مین حضرت رسول خدا علیہ التحیۃ والثنا کی خدمت بابرکت مین شرف اندوز
ہونے دو کفار نے دینار لیکر اُنھین چھوڑ دیا جب آپ مدینہ کے قریب پہونچے تو حضرت جبرئیل
علیہ السلام حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین یہ آیت لیکر حاضر ہوے وَ
مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ (لوگون مین
بعض ایسے بھی ہین جو اللہ کی خوشی کے لیے اپنے نفس کو خریدتے ہین اور اللہ اپنے
بندون پر مہربان ہی) اور فتح مکہ کے بعد یہ حکم اُٹھ گیا حدیث مین ہی لَا هِجْرَةَ بَعْدَ فَتْحِ
مَكَّةَ (فتح مکہ کے بعد ہجرت نہین ہی) اور پھر آپنے فرمایا ایک ہجرت اُٹھ گئی اور ایک باقی
ہی صحابہ نے استفسار کیا کہ کون ہجرت باقی ہی آپنے فرمایا وہ گناہ سے ہجرت ہی نیک
کامون کی طرف یعنے گناہ سے ہجرت کرکے نیک کام کرنا اختیار کرو وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

المجلس الثالث فی فضائل الزکوٰۃ

تیسری مجلس فضائل زکوٰۃ کے بیان مین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ حَضْرَۃِ الرِّسَالَۃِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاصَلٰوۃَ لِمَنْ لَا زَکٰوۃَ لَہٗ (روایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت سرورعالم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہو کہ آپنے فرمایا جو صاحب زکوٰۃ زکوٰۃ نہ ادا کرے اُسکی نماز قبول نہین ہوتی) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس حدیث کے راوی ایسے باعظمت ہین جنکا لقب ذو النورین ہو اسلئے کہ اُنکے نکاح مین حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ و التسلیم کی دو صاحبزادیان تھین اسطرحپر کہ پہلے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا سے اُنکا نکاح ہوا اور حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شان مین حضرت رسول خدا علیہ التحیۃ و الثنا نے فرمایا ہے مَنْ اَحَبَّ عُثْمَانَ بَرِیْءٌ مِّنَ النِّیْرَانِ (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دوست رکھنے والا دوزخ سے بری ہوگا) حدیث مین مذکور ہی کہ زکوٰۃ نہ دینے ولے کی نماز مقبول نہین ہوتی اسکی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود بھی زکوٰۃ کا ذکر نماز سے متصل کیا ہو اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ (نماز پڑھا اور زکوٰۃ دیا کرو) پس یہ دونون عبادتین لازم و ملزوم ہوئین اور بھی جابجا یونہین ارشاد ہوا ہو اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ اور وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ اور وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَھْدِھِمْ اِذَا عَاھَدُوْا اور اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ اور اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ اور وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ اور قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ وَلَمْ نَکُ نُطْعِمُ الْمِسْکِیْنَ اور وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ اگر یہ دونون عبادتین لازم و ملزوم نہوتین تو اسطرحپر اُنکا ذکر بھی نہ کیا جاتا حدیث بہن ہی

صَلُّوا خَمْسَكُمْ وَحُجُّوا بَيْتَ رَبِّكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَاغْتَسِلُوا مِنْ جَنَابَتِكُمْ وَاتُوا زَكٰوةَ مَالِكُمْ طَيِّبَةً بِهَا اَنْفُسُكُمْ وَادْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ (پنجوقتہ نماز پڑھو اور حج بیت اللہ کرو اور جنابت سے غسل کرو اور خوشی سے اپنے مالون کی زکوۃ نکالو اور اللہ کی جنت مین داخل ہو) دوسری حدیث مین ہے حَصِّنُوا اَمْوَالَكُمْ بِالزَّكٰوةِ (ادائے زکوۃ سے اپنے مالون کی حفاظت کرو) یعنے زکوۃ دینے والے کے مال کو اللہ تمام آفتون سے بچاتا ہے یہ حدیث سنکر ایک نصرانی نے اپنے مال کی زکوۃ دی لوگون نے کہا تمھارے مذہب مین زکوۃ نہین ہے اُسنے کہا کہ مین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو آزماتا ہون کیونکہ میرا مال تجارت مین لگا ہوا ہے اور راہ خطرناک ہے مین نے اپنے مال کی زکوۃ دی ہے اگر میرا مال صحیح وسلامت مجھ تک پہونچا تو خیر ورنہ تلوار کے زور سے مین اپنا مال اُنسے لے لونگا اِسکے بعد اُسے معلوم ہوا کہ قافلہ لُٹ گیا وہ نصرانی تلوار رکھنے والا تھا یہ خبر سنکر اپنی قوم کو اُسنے ساتھ لیا اور سب کے سب تلوارین کھینچکر آپ سے لڑنے کو مسجد نبوی کی طرف روانہ ہوے ہنوز یہ سب راہ مین تھے کہ اُسکے شریک کا خط پہونچا کہ میرا اونٹ لنگڑا ہو گیا تھا اس مجبوری کی وجہ سے شب کو مین فلان مقام پر رہگیا اور سب قافلے والے آگے روانہ ہوے وہ لوٹے گئے مین بچ گیا نصرانی یہ خط پڑھکر خوش ہوا اور تلوار پھینک کر کہنے لگا واقعی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا قول سچا ہے اور حاضر خدمت ہو کر اسلام لایا اور تمام عمر زکوۃ دیتا رہا اللہ تعالے فرماتا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى (چھٹکارا پایا جسنے زکوۃ دی) اور حدیث مین ہے مَنْ اَدّٰى زَكٰوةَ مَالِهٖ اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِكُلِّ دِرْهَمٍ مَدِيْنَةً فِى الْجَنَّةِ وَفِىْ كُلِّ مَدِيْنَةٍ سَبْعُوْنَ قَصْرًا وَّفِىْ كُلِّ قَصْرٍ سَبْعُوْنَ سَرِيْرًا عَلٰى كُلِّ سَرِيْرٍ سَبْعُوْنَ فِرَاشًا غِلَظُ كُلِّ فِرَاشٍ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وَّعَلَيْهَا حُوْرٌ مِّنَ الْعِيْنِ (جو اپنے مال کی زکوۃ دیتا ہے اُسکو اللہ تعالے ہر رقی کے بدلے ایک شہر جنت مین ستر محل کا اور ہر محل مین ستر کوٹھریان اور ہر کوٹھری مین ستر تخت اور ہر تخت پر ستر فرش اور ہر فرش کی موٹائی ستر گز کی ہے اور اُسپر ایک حور بڑی آنکھ والی بیٹھی ہے) جاننا چاہیے کہ زکوۃ بڑی عبادت ہے کیونکہ اُس سے صاحب حاجت کو فائدہ ہوتا ہے مگر اس عبادت کا ادا کرنا دشوار ہے گو اللہ نے زکوۃ بہت کم مقدار فرض کی ہے یہ عبادت وہ ہے جسکے ذریعہ سے اللہ نے

بندون کی آزمائش کرتا ہی کہ دیکھین دوستی کے دم بھرنے والون مین کون دوستی کا پورا حق ادا کرتا ہی۔ پس دوستون کے لیے کوئی نشان چاہیئے اور ظاہر ہی کہ مال انسان کو محبوب ہوتا ہے اے بندو اگر اللہ کے دوست بننا چاہتے ہو تو اپنے محبوب یعنے مال سے ہاتھ اُٹھاؤ اور زکوٰۃ ادا کرو اس باریکی کو تین گروہ کے سوا کوئی نہین جانتا ایک صدیق جو اپنا تمام مال اللہ کی راہ مین صرف کرتے ہین اور کہتے ہین کہ دو سو روپیہ مین پانچ روپیہ اللہ کی راہ مین دینا کنجوسی ہی جیسے امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا تمام مال حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین صرف مجاہدین کیلیے حاضر کر دیا آپ نے پوچھا تمنے اپنے اہل وعیال کے لیے کیا چھوڑا اُنھون نے کہا رازق مطلق کو دوسرے وہ گروہ جو اپنا آدھا مال اللہ کی راہ مین دیتے ہین جیسے امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنا نصف مال خدمت شریف مین حاضر کیا آپ نے اُنسے بھی وہی سوال کیا اُنھون نے جواب دیا کہ جسقدر مین نے حاضر کیا ہے اسیقدر اہل وعیال کے لیے چھوڑ دیا ہی آپ نے فرمایا فَرِّقْ بَيْنَكُمَا مَا بَيْنَ كَلِمَتَيْكُمَا (تم دونون کے مدارج مین مثل تم دونون کے کلامون کے فرق ہی) تیسرے ضعیف دل جو دو سو روپیہ مین پانچ روپیہ دیتے ہین اور زیادہ نہین دیتے اور دینے کی وجہ سے بھی فقرا پر احسان رکھتے ہین یہ کم مرتبہ لوگ ہین اور جو اتنا بھی نہ دے اُسے اللہ کی دوستی سے کچھ حصہ نہین ملا اور کبھی وہ اللہ کا دوست نہوگا۔ زکوٰۃ کے آداب یہہ ہین امام غزالی رحمہ اللہ کیمیاے سعادت مین تحریر فرماتے ہین جو شخص چاہے کہ اُسکی عبادت زندہ رہے اور طاعت بے روح نہو اور ثواب دوچند ہو اُسکو لازم ہے کہ ان سات باتون کا لحاظ رکھے (۱) سال تمام ہونے سے پہلے ہی زکوٰۃ ادا کرے اسمین تین فائدے ہین ایک تو خوشی اور رغبت زکوٰۃ دینے والے کی پائی جاتی ہے کیونکہ سال تمام ہونے پر تو عذاب الٰہی کے ڈر سے زکوٰۃ دینا ہی پڑے گی محبت الٰہی کی وجہ باقی نہ رہے گی دوسرے مستحقین زکوٰۃ کو انتظار سے پہلے زکوٰۃ ملیگی اور اُنکی حاجت برآری ہوگی اور وہ زکوٰۃ دینے والے کے لیے دعاے خیر کرینگے اور اُنکی دعا کو اللہ قبول کریگا تیسرے زمانے کی بلاؤن سے بیخوف ہوگا ممکن ہی کہ سال تمام ہونے پر کوئی ایسا حادثہ

پیش آجائے جسکی وجہ سے زکوٰۃ دینا رُک جائے اوراس خیروبرکت سے محروم رہے ایک بزرگ
کا واقعہ ہے کہ ایکدن وہ غسلخانہ مین تشریف لے گئے اُنکے دلمین یہ خیال آیا کہ مین کرتہ فقیر کو دونگا
اس خیال کے ساتھ ہی اُنھون نے کرتہ اُتار کر اپنے خادم کو دیا اور فرمایا کہ کسی فقیر کو دیدو
لوگون نے اُن بزرگ سے اسقدر جلدی کرنے کا سبب دریافت کیا اُنھون نے فرمایا مجھے
یہ خوف تھا کہ کہین شیطان وسوسہ پیدا کرکے مجھے اِس خیال سے باز نہ رکھے (۲) زکوٰۃ محرم مین
دے کیونکہ وہ ماہ حرام ہے اور اُسی سے سال شروع ہوتا ہے یا ماہ رمضان مین کیونکہ اُسمین ثواب
دونا ملتا ہے اداکیا کرے خیال کرنے کی بات ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت سرورعالم صلے اللہ
علیہ وسلم سے زائد کسی کو سخی نہین پیدا کیا آپکا یہ حال تھا کہ ہر زمانے مین خیرات کیا کرتے
تھے پھر بھی ماہ رمضان مین اپنی عادت سے بہت زائد خیرات دیتے تھے (۳) زکوٰۃ پوشیدہ
دے تاکہ ریا نہو اور اگر خلق کی بدگمانی کا خیال ہو تو ظاہر مین دے مگر پوشیدہ دینے والا عرش
کے سایہ مین ہوگا (۴) مستحقین پر احسان رکھنے اور ایذا دینے سے زکوٰۃ کا ثواب ضایع
نہ کرے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَلَا تُبْطِلُوْا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی (تم اپنے صدقے کو
احسان رکھکر اور ایذا دیکر باطل نہ کرو) (۵) حلال مال سے زکوٰۃ ادا کرے قرآن شریف
مین ہے وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ یعنی بُرا مال تم بھی نہین لیتے ہو پس اللہ کیونکر اسکو قبول کریگا
(۶) خوشی سے دے حدیث مین ہے جو ایک درم خوشی سے دیا جائے وہ بہتر ہزار درم سے
سبقت لیجاتا ہے اور جو درم ناخوشی سے دیا جائے وہ قبول نہین ہوتا (۷) جسے زکوٰۃ
دے اُسکو حقارت سے نہ دیکھے اور اُسکا اُمیدوار نہ رہے کہ وہ اُسے پہلے سلام کرے
زکوٰۃ لینے والے کے بھی سات آداب ہین (۱) بے حاجت نہ لینا (۲) جو کچھ لے اُسے خدا کی
طرف سے سمجھے اور دینے والے کو فقط ذریعہ جانے اگر اللہ اسکے دلمین نہ ڈالتا تو وہ اسکو
کیون دیتا مگر شکر اسکا بھی کرے مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ (لوگون کا شکر
نہ کرنیوالا اللہ کا بھی شکر نہین کرتا) دیکھو اللہ نے بندونکو اور اُنکے اعمال کو پیدا کیا
ہے پھر بھی اپنے بندون کی تعریف کرتا ہے نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ (اچھا بندہ ہے
رجوع کرنے والا) اور اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا (بیشک ادریس سچے نبی تھے) مترجم کھتا ھے

اس مقام پر صاحب ناصح المسلمین نے انہ کی ضمیر حضرت اسمٰعیل کی طرف صرف اپنے
خیال سے پھیر کر ترجمہ میں اسمٰعیل سچے نبی تھے لکھدیا حالانکہ محض غلط ہے کیونکہ سورہ مریم
مین ہے وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِدْرِيسَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا
پس انہ کی ضمیر حضرت ادریس علیہ السلام کی جانب ہے اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام
کی شان مین اس آیت کے اوپر کی دو آیتین ہین وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ
إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَكَانَ
عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا اللہ تعالےٰ تمام مسلمانون کو آیت قرآنی کی قلم برداشتہ تفسیر کرنے
سے بچائے آمین انتہٰی (۳) دینے والے کے حق مین دعا کرے اور کہے
طهر الله قلبك فى قلوب الابرار و زكى عملك فى اعمال الاخيار و صلى الله روحك
فى ارواح الشهداء (اللہ تیرے دل کو نیکون کے دلون کے ساتھ پاک کرے اور
تیرے عمل کو اچھے لوگون کے اعمال کے ساتھ اچھا کرے اور تیری روح کو شہیدون کی روح
کے ساتھ ملا دے (۴) مال حرام نہ لے جیسے سود اور ظالم کا مال (۵) ضرورت
سے زائد نہ لے (۶) اگر کسی کو اپنے سے زائد محتاج دیکھے تو دینے والے کو بتلا دے کہ فلان شخص
کو دیدو اور خود نہ لے تاکہ اس آیہ کے تحت مین داخل ہو جائے وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ
(اپنے اوپر اور ونکو ترجیح دیتے ہین)، (۷) سوال نہ کرے تاکہ سائلون کی وعید مین سائل نہ ہو جائے
زکوٰۃ نہ دینے والون کے لیے سخت وعید ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہو الَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ
وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا
جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ
(جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہین اور اللہ کی راہ مین خرچ نہیں کرتے ہین آپ احمد صلے اللہ
علیہ وسلم اُنکو بشارت دیدین عذاب دردناک کی جسدن وہ سونا چاندی گرم کیا جائے گا
دوزخ کی آگ مین اور اس سے اُنکی پیشانیان اور پہلو اور پیٹھین داغی جائینگی اور عذاب
کے فرشتے اُنسے کہینگے یہ وہی ہے جسکو تمنے اپنی ذاتون کے لیے جمع کیا تھا پس اسکا مزہ چکھو جو
تمنے جمع کیا تھا)، اس آیت مین اللہ تعالیٰ نے پہلو اور پیشانی اور پیٹھ داغنے کا اسلیے بیان کیا ہو

کہ جب سائل دکھائی دیتا تھا تو وہ تیوری چڑھاتے تھے اور یہ علامت غصہ اور خفگی کی ہی اور جب
برابر کھڑا ہوتا تھا تو پہلو پھیر کر اُسکی طرف سے پھر جاتے تھے اور جب سوال کرتا تھا تو اُسکی
طرف پیٹھ کرتے تھے پس اللہ تعالےٰ نے اُن اعضا کا عذاب بھی صراحۃً بیان کر دیا اور حدیث
مین ہی مَانِعُ الزَّکٰوۃِ فِی النَّارِ (دوسرونکو زکوٰۃ دینے سے منع کرنیوالا بھی دوزخ کے عذاب
مین زکوٰۃ نہ دینے والے کا شریک ہوگا) **مترجم کہتا ھی** اس حدیث کے ترجمہ مین صاحب
نافع المسلمین نے مَانِعُ الزَّکٰوۃِ کا ترجمہ زکوٰۃ نہ دینے والا کیا ہے حالانکہ مانع اسم فاعل ہی
پس ترجمہ زکوٰۃ دینے سے منع کرنے والا ہوا **انتھےٰ** حدیث مین ہی جو کوئی چارپائے یعنے اونٹ
گائے بھینس بکری وغیرہ رکھتا ہو اور اُنکی زکوٰۃ نہ دے تو قیامت کے دن اللہ اُن چار
پایون کو اُس شخص پر مسلط کریگا کہ وہ اپنے سینگون سے اُسے مارینگے اور سُم اور کھر سے
روندینگے جبتک تمام خلق کا حساب کتاب ہوگا وہ اس دردناک عذاب مین مبتلا رہے گا
یہ حدیثین صحیح مسلم مین مذکور ہین جاننا چاہیئے کہ زکوٰۃ ہر مسلمان عاقل بالغ صاحب نصاب پر
فرض عین ہی اور وہ نصاب بڑھنے والا دین سے خالی حاجت اصلی سے زائد ہو اور اُسپر
ایک سال قمری گذر گیا ہو نہ سال شمسی اور زکوٰۃ کافر اور صغیر اور مجنون اور قرضدار پر واجب
نہین عورت کے سونے چاندی کے زیور پر زکوٰۃ واجب ہی اگر عورت اُس زیور کی مالک ہو تو
عورت پر اور اگر مرد مالک ہو تو مرد پر زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہی اگر کسی مرد کے پاس دوسو روپیہ ہون
اور اسیقدر اُسکو اپنی زوجہ کا مہر دینا ہو برابر ہی کہ مہر موجل ہو یا معجل تو اس مرد پر زکوٰۃ
واجب نہین - سونے مین نصاب زکوٰۃ بیس ۲۰ مثقال ہین اُنمین سے نصف مثقال نکالنا واجب
ہے **فائدہ** مثقال ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہی پس بیس ۲۰ مثقال کے نوے ماشے ہوے اور نوے
ماشے کے ساڑھے سات تولے ہوے پس اُنمین سے سوا دو ماشے نکالنا چاہیئے اور دوسو روپیہ کی
چاندی مین سے پانچ روپیہ نکالنا واجب ہی اور ہر اسباب پر کہ جسمین تجارت کی نیت ہو اُسکی
قیمت جس نصاب پر پہونچے گی وہی دینا لازم ہی تیس ۳۰ گائے یا بیل مین تبیعہ یعنے ایک برس کا بچہ
واجب ہوتا ہی اور چالیس ۴۰ مین مسنہ یعنے دو سالہ بچہ اُنسٹھ تک جب ساٹھ ہو جاوین تو دو تبیعہ
واجب ہین **مترجم کہتا ھے** پھر ہر تیس مین ایک تبیعہ اور ہر چالیس مین ایک مسنہ لازم ہی اور ہر ساٹھ

مین دو تبیعی اور ستر مین ایک تبیعہ اور ایک مسنہ اور اسّی مین دو مسنہ اور نوے مین تین تبیعہ اور سو مین دو تبیعہ اور ایک مسنہ اور ایک سو دس مین ایک تبیعہ اور دو مسنہ اور ایک سو بیس مین چار تبیعہ یا تین مسنہ واجب ہین کذا فی شرح الوقایہ صاحب نافع المسلمین نے لکھا ہے اور چالیس گائے مین دو برس کا بچاس گائے تک اُسمین تو معاف ہین یعنے ۴۱ سے ۴۹ تک معاف جب ساٹھ ہو جائین تو دو تبیعہ واجب ہوتے ہین انتہی شرعی مسائل مین اسقدر غلطی کرنا اور بغیر سمجھے ہوے لکھدینا بہت ہی نازیبا ہے ۴۹ کے بعد ساٹھ کا عدد بغیر درمیانی اعداد کے کیونکر ممکن ہے ماشاء اللہ حساب مین بھی زائد دخل ہے انتہی پس تیس گائے سے ایک تبیعہ اور ہر چالیس سے ایک مسنہ واجب ہے مسنہ اُسکو کہتے ہین جو پورا دو برس کا ہوگیا ہو اور تیسرا برس شروع ہوا ہو بھینس گائے کے حکم مین ہے اور بکریونکا نصاب چالیس ہے چالیس بکری مین ایک بکری واجب ہوگی پھر ایک سو اکیس مین دو پھر دو سو ایک مین تین پھر چار سو ایک مین چار اُسکے جنس کے واجب ہونگے پھر ہر سیکڑے مین ایک زیادہ واجب ہوگا۔ نصاب اونٹ کا پانچ ہے پانچ اونٹ مین ایک بکری اور دس مین دو بکریان اور پندرہ مین تین اور بیس مین چار بکریان واجب ہین اور جب پچیس اونٹ ہو جائین تو ایک بنت مخاض واجب ہے بنت مخاض اس سال بھر کی اونٹنی کو کہتے ہین جسے دوسرا سال شروع ہوگیا ہو مترجم کہتا ہے اور جب چھتیس اونٹ ہو جائین تو ایک بنت لبون اور بنت لبون اُس دو برس کی اونٹنی کو کہتے ہین جسے تیسرا سال شروع ہوگیا ہو اور جب چھیالیس اونٹ ہو جائین تو ایک حقہ واجب ہے حقہ اُس تین برس کی اونٹنی کو کہتے ہین جسے چوتھا سال شروع ہوگیا ہو اور جب اکسٹھ اونٹ ہو جائین تو ایک جذعہ واجب ہے جذعہ اُس چوسالہ اونٹنی کو کہتے ہین جسے پانچوان سال شروع ہوگیا ہو اور جب چھتّر اونٹ ہو جائین تو دو بنت لبون واجب ہین اور جب اکانوے ہون تو ایک سو بیس تک دو حقہ واجب ہین پھر اسی طرح ہر پانچ پر ایک بکری واجب ہے اور درمیانی اعداد پر زکوٰۃ معاف ہے کذا فی شرح الوقایہ انتہی اور مصرف زکوٰۃ کے جنکو زکوٰۃ دینا چاہیئے وہ لوگ ہین جنکو اللہ نے قرآن شریف مین بیان فرمایا ہے اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ

وَالْغَارِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (صدقات اور زکوٰۃ اُنکو دینا چاہیے جو فقیر اور مسکین اور زکوٰۃ حاصل کرنیوالے اور مؤلفہ قلوب ور مکاتب اور قرضدار ہین اور خدا کی راہ مین ہین اور مسافر ہین یہ حکم اللہ ہی کی طرف سے واجب کیا ہوا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے) فقیر اُسے کہتے ہین جسکے پاس تھوڑا سا کھانے کو ہو مسکین وہ ہے جسکے پاس کچھ نہو اور امام شافعی رحمہ اللہ اسکے عکس کے قائل ہین اور عاملین وہ لوگ ہین جو صدقہ اور زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے مامور ہون آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین کافرون کا ایک گروہ تھا جو مسلمانون کے ساتھ کفار سے مقابلہ کرتے تھے اُنکو مؤلفہ قلوب کہتے تھے اور آپ اُنکو صدقات سے حصہ عطا فرماتے تھے **مترجم کہتا ہے** کہ صاحب نافع المسلمین مؤلفہ قلوب کی تعریف مین لکھتے ہین جو مسلمانون کی طرف سے مسلمانون سے لڑتے تھے **انتھی** شاید یہ غلطی کاتب کی ہو کہ دوسرے مقام پر کافرون سے کی جگہ اُسنے مسلمانون سے لکھدیا ہوا **انتھی** حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت مین بمشورہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُنکو دینا موقوف کردیا گیا کیونکہ تالیف قلوب ضعف اسلام کے سبب سے تھی اور جب اسلام قوی ہوگیا تو اُسکی ضرورت باقی نہ رہی مکاتب اُس غلام کو کہتے ہین جس سے اُسکے مالک نے کہا ہو اگر تو اسقدر مجھے دیدے تو تو آزاد ہے حضرت سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص ایکدم دیکر مکاتب کی گردن چھڑادے اُسکو ایک بردہ آزاد کرنیکا ثواب ملیگا اور بھی آپنے فرمایا ہے مَنْ يَسَّرَ مُعْسِرًا يَسَّرَ اللّٰهُ لَهٗ (جو کوئی تنگی والے کی آسانی کرے اللہ اُسکے لیے آسانی کرے) قرضدار کو زکوٰۃ کا مال دینا چاہیے حضرت سرورعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی حر کو آزاد کرے تو مین اُسکے لیے بہشت کا ضامن ہون حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے استفسار کیا کہ آزاد کو کیونکر آزاد کرتے ہین آپنے فرمایا اُسکا قرض ادا کرنا اُسکو آزاد کرنا ہے جو لوگ خدا کی راہ مین ہون بعض علمانے اُس سے غازی مراد لیے ہین کیونکہ وہ اللہ کی راہ مین اپنی جان تصدق کرتے ہین اور حدیث مین ہے مَنْ اَعَانَ غَازِيًا دَوْ بِسَوْطٍ فَكَاَنَّمَا بَنٰى لِلْكَعْبَةِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً (جسنے غازی کی مدد کی اگرچہ ایک تازیانہ ہی سے کیون نہو پس گویا اُسنے ستر مرتبہ کعبہ بنایا) اور بعض کے نزدیک اس سے علما مراد ہین کیونکہ

اُنکا علم باعث قیام دنیا ہو بقول مشہور لولا العلماء ہلك الجهلاء (اگر علما نہوتے تو جاہل ہلاک ہوجاتے) اور حدیث مین ہو قوام الدنیا بعلم العلماء (علما کے علم سے دنیا قائم ہے) اسلیے علما کا خرچ سب پر واجب ہو صاحب ذخیرہ کا قول ہو کہ علما اور طالب علم کا نفقہ بقدر کافی ہونے اُنکے خرچ کے بیت المال سے دینا فرض ہو اور بعض کے نزدیک اس سے اہل قرآن (حفاظ یا قرآن خوان) مراد ہین حدیث مین ہو اَهْلُ الْقُرْاٰنِ اَهْلُ اللّٰهِ (اہل قرآن اہل اللہ ہین) کفایہ شعبی مین ہو کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہو کہ قاری قرآن کے لیے سال بھر مین دو سو دینار یا ہزار درم بیت المال سے ہین اور بعض کے نزدیک اس سے وہ لوگ مراد ہین جو حج کو جاوین ایک شخص نے حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والثنا سے کہا مین حج کو نہین جا سکتا ہون آپنے اُس سے دریافت کیا تیرے پاس کچھ ہو اسنے کہا تین درم ہین آپنے فرمایا جو شخص حج کو جاتا ہو اُسے دیدے تجھے حج مقبول کا ثواب ملیگا مسافر سے وہ مسافر مراد ہو جو کمی خرچ کی وجہ سے راہ مین پڑا ہو اُسے اسقدر دینا چاہیے کہ وہ اپنے وطن تک پہونچ جاوے بنی ہاشم کو جیسے آل حارث و ابی طالب و عباس اور اُنکے غلامون کو زکوٰۃ دینا جائز نہین ہو اور اپنی زوجہ اور اپنے غلام اور تونگر اور کافر کو بھی زکوٰۃ نہ دینا چاہیے زکوٰۃ کے مال سے میت کو کفن دینا اور مسجد بنانا درست نہین ہو (۱) زکوٰۃ پارسا کو دینا چاہیے کیونکہ اسمین زیادہ ثواب ہوتا ہی حدیث مین ہو اَطْعِمُوْا طَعَامَكُمُ الْاَتْقِيَاءَ (اپنے کھانے پرہیزگارونکو کھلاؤ) اسلیے کہ متقی کو اُسکے دینے کی وجہ سے طاعت مین قوت ہوگی جسکی وجہ سے یہ بھی اس مین شریک ہوگا۔ ایک بزرگ کا دستور تھا کہ وہ اپنے مال کی زکوٰۃ صوفیہ کے سوا کسیکو نہین دیتے تھے لوگون نے اسکا سبب پوچھا انھون نے جواب دیا کہ یہ لوگ ایسے باہمت ہین کہ خدا کے سوا کچھ طلب نہین کرتے اگر انھین حاجت ہوگی تو اپنے ارادے مین پریشان ہونگے اور مین ایسے ایکدل کو جو طالب حق ہو خدا کی درگاہ مین لیجانا ویسے سو دل سے بہتر جانتا ہون جو طالب دنیا ہون یہ بات جب حضرت جنید بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز نے سنی تو فرمایا وہ شخص خود ولیون مین سے ایک ولی ہو (۲) اہل علم اور طالب علم کو زکوٰۃ دینا چاہیے کیونکہ جب طالب علم طلب علم سے فارغ ہوگا تو اُسکو دینے والا بھی اسکے ساتھ تحصیل علم مین شریک ہوگا (۳) زکوٰۃ میں

شخص کو دے جو غیرت کی وجہ سے اپنی حاجت بیان نہ کرسکتا ہو یَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ یعنی جاہل سوال نہ کرنے کی وجہ سے اُنھیں دولتمند جانتے ہیں (۴) عیالدار کو دینا چاہیئے تاکہ وہ فکر معاش سے فارغ ہو اور اُسکا درجہ بلند ہو (۵) بیمار کو دینا چاہیئے تاکہ وہ اپنے علاج میں صرف کرے (۶) عزیز واقربا کو دینا چاہیئے کہ صلہ رحم اور صدقہ دونوں کا ثواب پائے اور دوست بھی اقربا کے حکم میں داخل ہیں یہ سب کیمیائے سعادت میں لکھا ہی اور ایکدرم صرف کرنیکا ثواب سات سو درم کے برابر نص قرآنی سے ثابت ہی اللہ تعالےٰ فرماتا ہو مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ (جو لوگ اپنے مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں انکی مثال ایسی ہی جیسے ایک دانہ سے سات بالیاں اُگیں اور ہر بالی میں سات سو دانے ہوں اور جسکے لیے اللہ چاہتا ہو اُس سے بھی زیادہ عطا کرتا ہی) یعنے ایکدرم کا ثواب چودہ سو درم کے برابر ملتا ہے زکوٰۃ دینے والے کو محل تلاش کرکے زکوٰۃ دینا چاہیئے پھر بھی عنایات باری اسقدر ہیں کہ اگر بغیر تفحص کے دیدے گا تو سات سو کا ثواب اور اگر تفحص کرکے دیگا تو چودہ سو کا ثواب پائے گا۔ نفعنا اللہ وایاکم (اللہ ہمیں اور تمھیں نفع دے)۔

المجلس الرابع فی البکاء وقیام اللیل وغض البصر

چوتھی مجلس رونے اور قیام لیل اور آنکھیں پست رکھنے کے بیان میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرِّمَتِ النَّارُ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَعْيُنٍ عَيْنٍ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَعَيْنٍ سَهِرَتْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَيْنٍ غَضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ (حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہو کہ حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ہے کہ دوزخ تین آنکھوں پر حرام کردی گئی ہے۔ (۱) جو خدا کے خوف سے روئی (۲) جو اللہ کی راہ میں جاگی (۳) جو محرمات سے بچی) حدیث میں حرمت

بصیغۂ ماضی مجہول وارد ہی جس سے مراد یہ ہو کہ تخلیق جسم سے پہلے ہی دوزخ اُس پر حرام کردی گئی ہو جو د اللہ تعالےٰ فرماتا ہو اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَھُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓی اُولٰٓئِکَ عَنْھَا مُبْعَدُوْنَ (جنکے لیے ہمارے پاس پہلے ہی نیکی لکھی گئی ہو وہ دوزخ سے دور ہین) اور حدیث مین ہی اَلسَّعِیْدُ سَعِیْدٌ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ وَالشَّقِیُّ شَقِیٌّ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ یعنی نیکبخت اور بدبخت پیدا ہونے سے پہلے ہی لکھدیے جاتے ہین پس وجود کے بعد اگر سعید ازلی سے گناہ سرزد ہون تو آخر مین اُسکو توبہ کی توفیق عطا ہوتی ہی اسیطرح اگر کسی شقی ازلی سے نیک کام ہون تو ریا اور سمعہ وغیرہ کی وجہ سے وہ درجۂ قبولیت کو نہین پہونچتے۔ دیکھو شیطان نے چھ لاکھ برس عبادت کی لیکن شقی ازلی تھا اُسکے نیک کامون نے اُسے فائدہ نہ دیا اور حضرت آدم علیہ السلام سعید ازلی تھے اُنکی لغزش نے اُنھین نقصان نہ پہونچایا حضرت سرورعالم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہی کہ قیامت مین بہت سے نیک کار دوزخ مین اور بدکار جنت مین جائینگے اصحاب کہف کو بغیر کسی عمل کے اللہ نے قبول کیا اور بلعم اور برصیصا کو باوجود عبادت کثیرہ کے راندۂ درگاہ کردیا باوجود اسکے شیوۂ عبودیت یہی ہی کہ عبادت معبود کرے اور نیک کامون کو نہ چھوڑے کیونکہ نیک کام سعادت کا نشان ہین اور بدکام شقاوت کی پہچان ہین اپنا کام کوشش کرنا ہی اُسکو پورا کرے اور اُسکا کام قبول کرنا ہی جب بندہ اپنا کام انجام دیگا تو غیر ممکن ہی کہ وہ عادل مطلق اُسکو قبول نہ کرے قرآن شریف مین ہی وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا جو لوگ ہماری راہ ڈھونڈھتے ہین ہم اُنکو اپنے راستے دکھادیتے ہین اور اُنھین کے حق مین یہ بشارت کامل ہی اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتْ لَھُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا خَالِدِیْنَ فِیْھَا (بیشک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کیے اُنھین کے لیے جنت الفردوس ہی کہ وہ ہمیشہ اُسمین رہینگے) حدیث سابق مین حُرِّمَتْ کے بعد اَلنَّارُ ارشاد ہوا ہو جاننا چاہیے کہ دوزخ کے سات طبقے ہین اور ہر طبقے مین آگ ہے پس مراد یہ ہوئی کہ ان تین گروہ پر ساتون طبقون کی آگ حرام کی ہی اور دنیا کی آگ کو بھی عربی مین نار کہتے ہین جیسا کہ آتش نمرود کے لیے حکم ہوا ہی قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا لیکن ان دونون مین بہت بڑا فرق ہی حدیث مین وارد ہو نَارُکُمْ ھٰذِہٖ اِحْدٰی وَسَبْعُوْنَ

جُزءٌ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ (یہ تمہاری آگ دوزخ کی آگ کے سامنے اکھترواں حصہ ہے) جب
حضرت جبرئیل علیہ السلام دوزخ سے حضرت آدم علیہ السلام کے کھانا پکانے کے لیے ذرہ برابر
آگ لائے اور اسکو زمین پر رکھدیا تو وہ زمین کے ساتوں طبق کو توڑ کر اپنی جگہ پر چلی گئی دوبارہ
ستر مرتبہ پانی میں سرد کرکے لائے پھر بھی وہ اپنے مرکز کیطرف چلی گئی اسیطرح سات مرتبہ اور
ایک قول کے مطابق ستر مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آگ لائے اور وہ اپنے اصلی مقام پر
چلی گئی جب حضرت جبرئیل علیہ السلام عاجز ہوئے تو حکم الٰہی ہوا کہ ہم نے مخلوق کے کاموں
کے لیے پتھر اور لکڑی اور زمین میں آگ رکھی ہے اسکو نکالیں اور ایسا ہی کیا گیا حدیث میں
ہے کہ جب اللہ تعالےٰ نے دوزخ کو پیدا کیا تو سات ہزار برس تک اسکو دھونکایا وہ سرخ
ہوگئی پھر سات ہزار برس تک دھونکایا سفید ہوگئی پھر سات ہزار برس تک دھونکایا سیاہ
ہوگئی اب اس کی سیاہی قیامت تک بڑھتی رہے گی اور ایک اور ایک حدیث میں
ہے کہ اگر دوزخ کی آگ کا ایک ذرہ طلوع آفتاب کی جگہ رکھ دیا جائے اور غروب آفتاب کی جگہ
ایک آدمی کھڑا کیا جائے تو اس ذرے کی حرارت سے وہ آدمی جلکر خاک ہوجائے اور
حدیث میں ہے کہ دوزخ کا کمتر عذاب یہ ہے کہ آگ کی جوتیاں دوزخی کو پہنائی جائینگی جسکی حرارت
سے اسکا دماغ پک کر منہ اور ناک اور کان سے باہر آویگا دنیا کی آگ گنہگار اور بے گناہ سب کو
برابر جلاتی ہے حضرت جرجیس علیہ السلام کو دنیا میں آگ نے جلا دیا حضرت موسیٰ علیہ السلام
کی زبان جل گئی اور اکثر اولیا آگ میں جلکر فنا ہوگئے لیکن دوزخ کی آگ فقط گناہ گار کو
جلائے گی۔ حدیث میں ہے کہ دوزخ کی آگ بےگناہ کیلیے ایسی ہے جیسے پانی مچھلی کے لیے۔
دنیا کی آگ پانی سے بجھتی ہے اور دوزخ کی مومن کے نور اور گنہگار کے آنسو سے بجھتی ہے
حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن بعض مومن دوزخیوں کو دوزخ میں جاکر دیکھنے کی خواہش کرینگے
انھیں اجازت ہوگی جب وہ وہاں جاکر دوزخیوں کا حال دیکھنے میں مشغول ہونگے تو دوزخ
کا ہر ذرہ فریاد کریگا اے مومن تیرے نور ایمان سے ہمارے شعلے سرد ہوگئے اور حدیث میں ہے کہ
قیامت کے دن فرشتوں کو حکم ہوگا کہ دوزخ کو اپنے مقام سے باہر لاویں ستر ہزار طوق و
زنجیر کو ستر ہزار فرشتے کھینچتے ہوئے محشر میں لاوینگے وہ ایک ہیبت ناک چیخ مارے گی جسکی

دہشت سے تمام عالم زانو کے بل گر پڑینگے اور نفسی نفسی پکارینگے مگر ایسی مصیبت کے وقت مین بھی حضرت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین اُمتی اُمتی فرمائینگے ہر شخص اپنی ذات کی نجات چاہے گا اور اللّٰھُمَّ اَعْتِقْ نَفْسِیْ مِنَ النَّارِ کہے گا یعنے اے اللہ مجھ کو آگ سے بچا شدت خوف کی وجہ سے اول آخر کے دو کلمے بھول جائینگے اور نفسی نفسی پکارینگے پس شعلہ آتشین دوزخ سے نکلکر عرصات حشر مین پھیلینگے اور جن وانس کو اپنی طرف کھینچینگے اسوقت سب لوگ حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی لیکر پکارینگے اور فریاد کرینگے اور کہینگے وا احمدا وا محمدا آپ یہ حال ملاحظہ فرماکر گنہگاروں کی شفاعت کرینگے اور مناجات کیلیے ہاتھ اُٹھائینگے اسوقت حضرت جبریل علیہ السلام حاضر خدمت ہوکر ایک مشک پانی سے بھری ہوئی آپ کو دیکر عرض کرینگے کہ آپ اسمین سے چند قطرے دوزخ کیطرف ڈالدین اور عجائبات ملاحظہ فرمائین آپ اسمین سے تھوڑا سا پانی دوزخ کی طرف پھینکین گے فوراً دوزخ کی آگ بقدر پانسو برس کی راہ کے بھاگ جائیگی آپ دریافت کرینگے الٰہی یہ کیسا پانی ہی حکم ہوگا کہ یہ ہمارے گنہگار بندون کے آنسو ہین جو دنیا مین ہمارے خوف سے روتے تھے اسکا ایک قطرہ دوزخ کی تمام آگ کو بجھانیوالا ہی۔ بجز اسکے کوئی اس آگ کو نہین بجھا سکتا ہی جاننا چاہیے کہ اللہ نے دوزخ کے سات طبقے پیدا کیے ہین ہر نیچے والے طبقے مین اوپر والے طبقے سے زیادہ عذاب ہی اسطرح بہشت کے سات طبقے ہین اور ہر اوپر والے طبقے مین نیچے والے طبقے سے زائد نعمتین ہین یہانتک کہ اگر کوئی گنہگار دوزخ کے ساتوین طبقے سے نکالکر چھٹے طبقے مین ڈالا جائے تو اُسکو بیحد آرام ہو اور غایت سکون کی وجہ سے خوب نیند آوے اور اللہ تعالےٰ نے ہر طبقے کیلیے ایک گروہ پیدا کیا ہی کیا حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ دوزخ کے طبقون مین کون کون گروہ رہے گا انھون نے جوابدیا کہ ہاویہ جو دوزخ کا ساتوان طبقہ ہی اسمین منافق رہینگے اور جنھون نے خدائی کا دعوی کیا ہی اُنکا بھی یہی مقام ہے اور جحیم جو دوزخ کا چھٹا طبقہ ہی اسمین مشرک رہینگے اور سقر جو دوزخ کا پانچوان طبقہ ہی اسمین صائبین یعنے اچھا دین ترک کرکے برا دین اختیار کرنیوالے رہینگے اور حطمہ جو دوزخ کا

تیسرا طبقہ ہے اسمین یہود رہینگے اور سعیر جو دوزخ کا دوسرا طبقہ ہے اُس مین نصاری رہینگے اور جہنم جو دوزخ کا پہلا طبقہ ہے اسپر سبکا گذر ہوگا اور پلصراط اُسکی پیٹھ پر ہے وہ اہل کبائر کے لیے ہے جو بغیر توبہ کیے ہوے مرگئے ہون اسقدر کہکر حضرت جبریل علیہ السلام خاموش ہوگئے آپنے کہا آگے کیون نہین کہتے کہ اس طبقہ مین کون لوگ ہونگے آپکے بعد اصرار پر وہ زار زار رونے لگے آپ نے ایک نعرہ مارکر پوچھا اے جبریلؑ کیا اسمین میری اُمت کے گنہگار ہونگے اُنھون نے دبی زبان سے کہا ہان یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپنے اُسکی گرمی کا حال پوچھا اُنھون نے کہا اگر ان دوزخ والونکے پسینہ کا ایک قطرہ اس احد کے پہاڑ پر ڈالدیا جاے تو یہ پگھلکر پانی پانی ہوجائے آپنے دوبارہ نعرہ مارا اور بیہوش ہوگئے تمام صحابہ مین کہرام مچگیا حضرت جبریل علیہ السلام آیکا اور آپ کے یارونکا اضطرب دیکھکر بارگاہ الٰہی مین عرض کرکے فوراً حاضر ہوے اور کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے سلام کے بعد پیام بھیجا ہے کہ آپ پریشان نہون مین ارحم الراحمین ہون جو کوئی آپکی اُمت مین سے نماز مغرب کی سنتون کے بعد کلام سے پہلے سات مرتبہ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ (یا اللہ مجھکو دوزخ کی آگ سے بچالے اے بچانیوالے) پڑھے گا پھر اس رات یا دن مین مرجائے گا تو مین اُسپر دوزخ کی حرام کردونگا مسلمانون کو چاہیے کہ اس دعا کی مداومت کرین یہ روایت صحیح ابن ماجہ اور ترمذی مین ہے حدیث سابق مین عَلیٰ ثَلٰثَۃٍ مذکور ہے اور آنکھون سے تمام جسم مراد ہے کیونکہ حدیث مین ہے کہ ایک شخص نے حاضر خدمت ہوکر کہا کہ میری آنکھ رونے والی ہے آپ نے فرمایا وہ آنکھ آتش دوزخ سے آزاد ہوگئی اُسنے کہا آزادی تمام جسم کی چاہیے آپنے فرمایا جب مین نے آنکھ کہا تو جان لے کہ تمام جسم آزاد ہوا ایک شخص نے آپ سے کہا کہ مین دوزخ کی حرارت سے ڈرتا ہون آپنے فرمایا اُسے آنسوون سے ٹھنڈا کر کیونکہ جسکی آنکھ تر رہتی ہے اُسکا جسم دوزخ مین نہین جلتا آنکھ کو عربی مین عین کہتے ہین اور چشمہ کو بھی عین کہتے ہین پس جسطرح بغیر پانی کے چشمہ بیکار رہے ویسی ہی جس آنکھ سے آنسو نہ بہین وہ بھی فضول ہے اسکے بعد حدیث مذکور مین عَیْنٌ بَکَتْ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ ہے جاننا چاہیے کہ چشمہ کے پانی سے دنیا مین باغ وغیرہ سیراب ہوکر بڑھتے

ہین اسی طرح آنسوؤن سے بہشت کے درخت اور محل زیادہ ہوتے ہین آنسو چشمہ کے پانی سے افضل ہین چشمہ کے پانی سے جو کچھ پیدا ہوتا ہے فنا ہونے والا اور آنسوؤن سے جو کچھ پیدا ہوتا ہے باقی رہنے والا اور ہمیشہ زیادہ ہونے والا ہے چشمہ کے پانی سے ظاہری نجاست اور آنسوؤن سے باطنی نجاست دور ہوتی ہے چشمہ کے پانی سے وضو کیا جاتا ہے اور با وضو کی زبان پر اگر اللہ کا نام جاری ہے تو جسم تمام گناہون سے پاک ہوتا ہے صحیح مسلم مین ہے کہ چشمہ کا پانی میزان مین شامل نہوگا اور آنسو دوسرے اعمال کے ساتھ تولے جائینگے حدیث مین ہے کہ قیامت مین ایک بندے کے اعمال تولے جائینگے نیکیان کم ہونگی وہ مایوس ہوکر دوزخ کی طرف چلے گا حکم ہوگا اسکو واپس لاؤ اور جو آنسو اُسکے ہمارے خوف سے بہے ہین اُنمین سے ایک قطرہ اُسکے میزان مین رکھو جب وہ قطرہ رکھا جائیگا تو ساتون آسمان اور زمین سے گران ہوگا اور وہی آنسو اُسپر دوزخ حرام کردینگے جیسا کہ حدیث مین ہے مَنْ بَكَىٰ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ (جو کوئی اللہ کے خوف سے روئے گا اللہ اُسپر دوزخ کی آگ حرام کردیگا) رونے کی کئی قسمین ہین (۱) مصیبت یا نقصان عضو یا درد و غم یا فراق یا مرنے پر رونا اسمین اگر ممنوعات سے بچے اور صرف آنسوؤن پر کفایت کرے تو گنہگار نہوگا چنانچہ حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی وفات پر آبدیدہ ہوئے تھے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ بھی روتے ہین آپنے فرمایا اَلْعَيْنُ تَدْمَعُ وَالْقَلْبُ يَحْزَنُ وَلَا نَقُولُ مَا يُسْخِطُ بِهِ الرَّبُّ (میری آنکھ روتی ہے اور میرا دل محزون ہے لیکن میری زبان سے کوئی ایسی بات نہین نکلتی ہے جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوجائے) اس قسم کی بھی دو قسمین ہین ایک خود بخود رونا اسمین رونیوالا گناہگار نہین ہوتا دوسرے بتکلف دکھاوے کے لیے رونا اس صورت مین گناہگار رہتا ہے اگر کوئی کہنے والا کہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام فراق مین حضرت یعقوب علیہ السلام روتے تھے اور يَا أَسَفَىٰ عَلَىٰ يُوسُفَ (ہائے افسوس اے یوسف) فرماتے تھے اُسکا جواب یہ ہے کہ وہ اپنی ضعیفی کی وجہ سے موت کے منتظر تھے پس آداب دین اور علم نبوت کی تعلیم کرنیکے لیے حضرت یوسف علیہ السلام کو یاد کرکے روتے تھے اور ڈرتے تھے کہ کہین حضرت یوسف علیہ السلام کوئی اور مذہب اختیار کرلین اور اس جواب کا ثبوت

اس واقعہ سے بخوبی ثابت ہے کہ جب بشیر حضرت یوسف علیہ السلام کی خوشخبری لائے تو سب سے پہلے حضرت یعقوب علیہ السلام نے اُن سے پوچھا کہ تم نے انکو کس دین پر پایا بشیر نے جواب دیا دین اسلام پر پس حضرت یعقوب علیہ السلام نے درگاہ الٰہی میں شکر ادا کیا اور فرمایا اَلْآنَ تَمَّتْ نِعْمَتُہٗ یعنے اب اسکی نعمت پوری ہوئی (۲) تلاوت قرآن میں بتکلف رونا روا بلکہ موجب اجر و ثواب ہے حدیث میں ہے کہ تلاوت قرآن کے وقت روؤ اور اگر رونا نہ آوے تو بتکلف اور زبردستی روؤ اگر اسطرح بھی رونا نہ آئے تو اس سنگدلی اور غلیظ القلبی پر روؤ اور حدیث میں ہے کہ تلاوت قرآن میں رونے والے کے لیے جنت واجب ہے غرائب حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ میں ایسا ہی لکھا ہے (۳) اپنی خطا اور اپنے گناہ کو یاد کرکے رونا محمود اور موجب ثواب ہے حدیث میں ہے مَنْ تَذَکَّرَ خَطَایَاہُ وَبَکٰی عَیْنَاہُ رَضِیَ مِنْہُ الْاِلٰہُ (جو کوئی اپنے گناہوں کو یاد کرے اور آنکھ سے آنسو بہائے اُس سے خدا راضی ہو) دوسری حدیث میں ہے جو کوئی گناہ کے بعد نادم ہو کر آنکھ سے اتنا ہی روئے کہ اُسکی پلک تر ہو جائے تو اللہ اُسکو گناہوں سے پاک کر دیتا ہے اور جسقدر اُسکے تن پر بال ہیں اُسقدر توبہ کرنیوالوں کا ثواب اسکے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے جامع الحکایات میں لکھا ہے کہ حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے زمانۂ خلافت میں کوفہ میں ایک فاسق مرا حضرت علی کرم اللہ وجہہ اُسکے جنازے پر تشریف لائے اور دفن میں بھی شریک ہوئے دفن کے بعد اسکی ماں روتی چیختی آئی اور حضرت کا دامن پکڑکر کہنے لگی کہ میں نے اپنے بیٹے کی صورت نہیں دیکھی مجھے صورت دکھا دیجیے جب اُس نے بہت غل شور مچایا تو آپنے اجازت دی جب اُسکی قبر کھولی گئی تو اسکا چہرہ ایسا منور تھا کہ دیکھنے والوں کی آنکھیں بند ہوئی جاتی تھیں آپ متحیر ہوئے اور لوگوں سے اسکا حال دریافت کیا کسی نے برائی کے سوا اُسکی اچھائی نہ بتائی شب کو آپنے حضرت سرورعالم صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور اُس فاسق کو بھی آپ کی خدمت میں اسیقدر تاباں پایا آپنے اُنسے فرمایا اے علیؓ اُسکے دونوں رخساروں کا نور اُس آنسوؤں کی برکت سے ہے جو گناہ کرنے کے بعد اس کی آنکھ سے خوف الٰہی کی وجہ سے نکلتے تھے اور اُسکے دونوں رخسارے تر ہو جاتے تھے

اسی رونے کی وجہ سے اللہ نے اسکو بخشدیا ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء (حضرت آدم علیہ السلام تین سو برس تک اپنے قصور کی ندامت مین رویا کیے اور اس عرصہ مین کبھی اُنھون نے آسمان کی طرف شرمندگی گناہ کی وجہ سے آنکھ نہین اُٹھائی فرشتے اُسکے دیدار کے طالب ہوے سب درگاہ الٰہی مین متمنی ہوے کہ حضرت آدمؑ کو حکم ہو کہ وہ آسمان کی طرف دیکھین حضرت جبریل علیہ السلام پیام الٰہی لائے اور اُنسے آسمان کی طرف نظر نہ کرنے کا سبب پوچھا اُنھون نے کہا کہ مین گناہ کی شرم کے مارے نظر نہین اُٹھاتا ہون مسلما نو آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ تعالے فرماتا ہو ناکسوا رؤسھم عند ربھم (قیامت مین بندے اپنے رب کے سامنے سر نیچا کیے ہونگے) حضرت داؤد علیہ السلام چالیس سال تک اپنی لغزش پر گریان رہے اور توبہ قبول ہونے کے بعد بھی آپ منھ چھپائے تھے لوگون نے جمال باکمال دیکھنے کی تمنا ظاہر کی آپنے فرمایا مین منھ دکھانے کے قابل نہین ہون مترجم کہتا ہو پورا قصہ یہ ہو کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی ننانوے بیبیان تھین اور آپکے لشکر مین ایک شخص کی ایک بی بی تھی آپکا ارادہ ہوا کہ اُسکی عورت سے نکاح کرین لیکن تاوقتیکہ وہ طلاق نہ دیتا آپ نکاح کیونکر کرسکتے تھے پس آپنے اُسکو لڑائی پر بھیجدیا وہ وہان کام آگیا عدت کے بعد آپنے اُسکی عورت سے نکاح کیا پس حضرت جبریل اور حضرت میکائیل علیہما السلام بشری صورت مین آئے اور اپنا یہ مقدمہ آپکے یہان پیش کرکے فیصلہ کے متمنی ہوے مدعی نے کہا کہ میرے پاس ایک بکری اور مدعا علیہ کے پاس ننانوے بکریان ہین اور یہ میرا بھائی ہے چاہتا ہو کہ میری ایک بکری چھین کر اپنے پاس سو بکریان کرلے آپ نے فرمایا یہ ظلم ہے اُسکے بعد دو لون غائب ہوگئے آپکو فوراً خیال آیا کہ یہ مقدمہ تو بعینہ میرا ہی واقعہ تھا اور سمجھ گئے کہ دراصل یہ مقدمہ نہ تھا بلکہ اللہ کیطرف سے مجھے تنبیہ تھی سجدہ کیا اور روتے روتے دریا بہا دیے توبہ استغفار کی اللہ نے توبہ قبول کرلی اُسکے بعد بھی آپ شرم کی وجہ سے ہر وقت اپنا منھ لپیٹے رہتے تھے) انتھی تذکرۃ الاولیا مین حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کا واقعہ لکھا ہو کہ ایکبار آپ اپنے مکان کے کوٹھے پر خوف الٰہی سے اسقدر کثرت سے روتے تھے کہ پرنالے سے پانی کی طرح راستے مین آپکے آنسو بہکر گرتے تھے راہ مین ایک شخص پر

اُس پرنالے کی چھینٹین پڑ گئین اُسنے پکار کر پوچھا کہ یہ پانی پاک ہے یا نجس آپنے جوابدیا دھو ڈالو کیونکہ یہ گناہگار بندے کے آنسو ہین اُسنے آپ کی آواز پہچانی اور آپ کے اس کلام کو سنکر نعرہ مار کر بیہوش ہوگیا جب ہوش مین آیا تو اُسنے اُس کپڑے کو متبرک جانکر باحتیاط تمام اپنے کفن کے لیے رکھ چھوڑا **مترجم کہتا ہے** حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا سن جسوقت چار سال کا تھا تو کسی بزرگ نے آپکو بازار مین بیقراری کیساتھ روتے دیکھکر سبب پوچھا آپنے کچھ جواب دیا خاندان نبوی کی عظمت کے لحاظ سے اُن بزرگ نے خیال کیا کہ یہ صاحبزادے کم عمر ہین شاید کسی چیز کے لیے روتے ہون اگر یہ فرماوین تو وہ چیز مین اُنکی خدمت مین حاضر کردون پھر باصرار تمام پوچھا اسوقت آپ اور زاید آبدیدہ ہوئے اور فرمایا مین غضب الٰہی کے خوف سے اور دوزخ کی آگ کے خیال سے روتا ہون اُن بزرگ نے کہا یا حضرت آپ ابھی کم عمر معصوم ہین آپکو اسکا خیال نہ کرنا چاہیے آپ اُس کہنے پر وہ اور آبدیدہ ہوے اور فرمایا مین دیکھتا ہون کہ دنیا مین جب آگ سلگانا ہوتی ہے تو پہلے چھوٹی چھوٹی لکڑیان جلا کر اُسکو تیز کرتے ہین جب وہ خوب تیز ہوجاتی ہے تو بڑی لکڑیان لگائی جاتی ہین مین ڈرتا ہون کہ قیامت مین چھوٹی لکڑیون کے عوض مجھ ایسے بندے پہلے دوزخ مین نہ جھوک دیے جائین اے اللہ اپنے ان پاک بندون کے طفیل مین ہم ایسے گناہگار رونکو اپنے قہر و غضب اور آتش دوزخ سے محفوظ رکھ اے اللہ ہم تیرے حبیب کی قرابت کو وسیلہ کرکے تیرے عذاب سے پناہ مانگتے ہین اور تیری رحمت اور جنت کے طالب ہین اے اللہ ہمکو احکام شرع کا پورا پابند کردے ہمارا خاتمہ بخیر کر حج اور اپنے حبیب کے روضہ کی زیارت نصیب کر وہان کی خاک پاک مین ہماری خاک ملادے بحرمۃ سید المرسلین وآلہ الطاہرین واصحابہ المطہرین وازواجہ وذریاتہ اجمعین انتہٰی (۴) اشتیاق الٰہی مین رونا حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ بَکٰی بِاشْتِیَاقِ الْمَوْلٰی فَلَہٗ جَنَّۃُ الْمَاْوٰی (جو بندہ مولی کے اشتیاق مین رویا اسکے لیے جنت ہے) حضرت شعیب علیہ السلام کا قصہ ہے کہ آپ دس برس تک برابر روئے یہانتک کہ آنکھون کی روشنی جاتی رہی پھر اللہ نے اُنکی آنکھین روشن کردین اسکے بعد آپ گیارہ برس

تک رویا کیے پھر آنکھین جاتی رہین پھر اللہ نے اُنھین روشن کردیا پھر آپ گیارہ برس تک
رویا کیے یہانتک کہ آنکھون کی روشنی تیسری مرتبہ جاتی رہی اور پھر اللہ نے روشنی عطا
کی۔ اور خطاب ہوا کہ اے شعیب اگر تم جنت کی طلب مین روتے ہو تو وہ تمھارے لیے ہے اور
اگر دوزخ کے خوف سے روتے ہو تو وہ تمپر حرام ہے آپنے جواب دیا اے پروردگار مجھے
نہ جنت کی خواہش ہے نہ دوزخ کا خوف ہے مین تو فقط تیرے اشتیاق مین روتا ہون ارشاد
ہوا کہ روتے رہو پھر آپ دس برس اور رویا کیے اور نابینا ہوگئے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام
نے دیدار آلہی کی تمنا کی اور جواب مین ارشاد ہوا کہ لَنْ تَرَانِیْ (تم مجھے نہین دیکھ سکتے) تو اُسکے
بعد کسی نے حضرت موسیٰ کو ہنستے ہوے نہین دیکھا ایکبار حضرت جبریل علیہ السلام نے اُنسے
غمگین رہنے کا سبب دریافت کیا اُنھون نے کہا جسکو حکم ہو کہ تو مجھے نہین دیکھ سکتا وہ
غمگین نہ ہو تو کون غمگین ہوگا۔ ایکبار حضرت موسیٰ علیہ السلام طور پر مناجات مین مشغول
تھے استفسار ہوا کہ تم بھوکے اور پیاسے اور غمناک کیون رہتے ہو اُنھون نے نعرہ مارکر عرض کیا
تو بڑا جاننے والا ہے تجھے معلوم ہے کہ جب سے مجھے حکم لَنْ تَرَانِیْ ہوا ہے میری بھوک پیاس
راحت سب جاتی رہی ارشاد ہوا اگر میرے دیدار کے متمنی ہو اور قیامت کے دن میرے
لقا سے شرف حاصل کرنا چاہتے ہو تو شکم کو گرسنہ اور جگر کو تشنہ اور چشم کو گریان اور قلب کو
بریان رکھو حضرت یحییٰ علیہ السلام اسقدر روئے تھے کہ رخسارۂ مبارک کا گوشت بسبب
آنسوؤن کے ساتھ بہ گیا تھا۔ اُم المومنین حضرت حفصہؓ فرماتی ہین کہ ایک شب کو حضرت
سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم میرے یہان تشریف فرما تھے اور آپکا سر میرے بازو پر تھا اور مین
ریش مبارک کو ہاتھ سے صاف کر رہی تھی اور میرے بھائی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ
قرآن شریف کی تلاوت مین مصروف تھے جب آپنے اُنکی آواز سنی تو اُٹھ بیٹھے
مین اپنا سر آپ کی بغل مین رکھکر لیٹ گئی جب اُنھون نے یہ آیت پڑھی كَلَّآ اِنَّهُمْ
عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ (وہ لوگ قیامت کے دن اپنے رب کے دیدار سے محروم ہونگے)
تو آپ رونے لگے اور مجھپر آپ کے آنسو گرنے لگے مین اُٹھی اور سر مبارک کو پکڑلیا ایک گھڑی کے
بعد مین نے پوچھا کیا آپ جنت کیلیے گریان ہین آپنے فرمایا نہین مین نے پوچھا پھر کیا

آپ دوزخ کے خوف سے گریان ہین آپنے فرمایا نہین مین نے پوچھا پھر کیا آپ اشتیاق دیدار الٰہی مین گریان ہین آپنے فرمایا ہان اَنَا مُشْتَاقٌ وَفِیْ اِشْتِیَاقٌ اَنَا مُشْتَاقٌ وَفِیْ اِشْتِیَاقٌ (مین مشتاق ہون اور مجھکو سخت اشتیاق ہے) اسی کو آپ باربار فرماتے اور روتے تھے یہانتک کہ آپکے آنسو زمین پر بہنے لگے اور بزرگان دین کا قول ہے کہ بہتر رونا وہ ہے جو اشتیاق مولیٰ کے لیے ہو اور بدتر رونا وہ ہے جو دنیا کے جاتے رہنے کے لیے ہو اور حدیث مین ہے دنیا مین خوف خدا سے رونیوالا قیامت کے دن جنت مین ہنستا ہوا جائیگا اور حدیث مین ہے کہ قیامت کے دن دوزخیون کو جمع کرینگے اور کہینگے کہ آج اپنے حال پر رو جسقدر روسکو کیونکہ دنیا مین خدا کے خوف سے تمہارا ایک آنسو بھی نہین نکلا وَلْیَبْکُوْا کَثِیْرًا جَزَآءً بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ (چاہیے کہ خوب روئین بدلے اُسکے جو کچھ اُنھون نے کمایا) کسی نے حضرت سرورعالم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ولی کون لوگ ہین آپنے فرمایا بیداری کی وجہ سے جن کے منھ زرد اور رونے کی وجہ سے آنکھین ضعیف ہون۔ اور آپنے فرمایا ہے خلوت مین اللہ کو یاد کرنے والا اور رونے والا قیامت کے دن عرش کے سایہ مین ہوگا یہ سب مشارق مین مذکور ہے عَیْنٌ سَهِرَتْ دوسری وہ آنکھ جو بیدار رہے یہ حدیث سابق الذکر کا ٹکڑا ہے۔ جاننا چاہیے کہ بیداری بڑی عبادت ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ اُنکے پہلو خوابگاہون سے الگ رہتے ہین یہ عمل اُس گروہ کی دولت ہے وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا وہ رات گذاردیتے ہین اپنے رب کے آگے سجدے اور قیام مین اور یہ آیت اُن لوگونکا طریقہ ہے جاننا چاہیے کہ ابتدائے اسلام مین قیام شب فرض تھا اکثر صحابہ قیام شب کی وجہ سے زرد ہوگئے اور ضعف کیوجہ سے حصول معاش مین دشواری اُٹھاتے تھے لیکن اللہ نے حکم بھیجا کہ رات کا جاگنا تم پر شاق ہے ہم آسانی چاہتے ہین نہ کہ دشواری جیسا کہ اُس آیہ سے ظاہر ہے یُرِیْدُ اللّٰهُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ اتو انکو سوائے محمد صلے اللہ علیہ وسلم دن مین ہماری عبادت کیا کرو جیسا کہ اس آیہ پاک سے ہویدا ہے وَاِنَّ لَکَ فِی النَّهَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا آپکو اسبات کا رنج ہوا کہ ایسی عمدہ عبادت سے میری اُمت محروم رہی حکم ہوا آپ غمگین نہون جو کوئی آپکی

اُمت مین سے آدھی رات کو دو رکعت نماز پڑھے گا اُسکے نامہ اعمال مین تمام جن و انس کی عبادت لکھی جائے گی اسی لیے آپنے فرمایا ہو رَکْعَتَانِ فِی جَوْفِ اللَّیْلِ اِکے اللّٰہ خیر مِنَ الدُّنْیَا وَ مَا فِیْھَا ۔ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰے اُمَّتِیْ لَفَرَضْتُھَا (دو رکعتین آدھی رات کو پڑھنا اللہ کے نزدیک دنیا و مافیہا سے بہتر ہین اور اگر میری اُمت پر یہ دو رکعتین آدھی کی شاق نہوتین تو مین انھین فرض کر دیتا) جب سے قیام لیل کا حکم منسوخ ہوا تو خاصۃً حضرت رسولخدا علیہ التحیۃ والثنا کو حکم ہوا قُمِ اللَّیْلَ (آپ قیام لیل کیا کرین) آپ تمام رات کھڑے ہو کر گذارتے یہانتک کہ پائے مبارک ورم کر آتے اور چہرہ زرد ہو جاتا کفار نے زبان طعن دراز کی اور کہنے لگے ۔ مَا اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی ھٰذَا الرَّجُلِ اِلَّا لِلشَّقَاوَۃِ (آپ پر قرآن نہین نازل ہوا مگر بدبختی کے لیے) اسکے جواب مین اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل کی مَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓی (قرآن تم پر ہم نے اسلیے نازل نہین کیا ہو کہ تم شقاوت مین پڑ جاؤ) حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حاضر خدمت ہو کر پوچھا کہ آپ تمام رات کیون بیدار رہتے ہین آپنے فرمایا تمھین آیۂ قُمِ اللَّیْلَ لائے ہو جبرئیل علیہ السلام نے کہا مین یہ بھی حکم لایا ہون ۔ اِلَّا قَلِیْلًا نِّصْفَہٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْہُ قَلِیْلًا اَوْ زِدْ عَلَیْہِ (قیام تو کیجیے مگر تھوڑا جسقدر تحمل ہو سکے نصف شب کا قیام اختیار کیجیے یا اس سے کچھ کم یا اس سے زائد) پس آپ کبھی نصف شب اول کبھی نصف شب آخر اور کبھی ثلث رات جاگتے اور قیام فرماتے پس حکم نازل ہوا وَمِنَ اللَّیْلِ فَتَھَجَّدْ بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ اور کسیقدر رات سے تہجد پڑھیے یہ صلوٰۃ نافلہ ہو آپکے لیے فریضہ نہین نَافِلَۃً یعنے خاصۃً آپ ہی کے لیے خاص ہو امت کے لیے عفو ہو اگر پڑھین ثواب پائینگے نہ پڑھین تو گناہ نہوگا ۔ اگر آپ کو اپنی اُمت کی شفاعت منظور ہو تو اس محنت کو گوارہ فرما کر اسکا نتیجہ لیجیے عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (قریب ہو کہ تمھارا رب تمھین مقام محمود مین اٹھاویگا) مقام محمود سے شفاعت مراد ہے اور بعض کے نزدیک مقام محمود ایک مقام ہو فردوس اعلےٰ مین جسطرح دنیا کے مقابلے مین بہشت محمود ہے ایسے ہی اول کے مقابلہ مین دوم مقام محمود ہو اور دوم کے مقابلے مین سوم اور سوم کے

مقابلے مین چہارم اور چہارم کے مقابلہ مین مین پنجم اور پنجم کے مقابلہ مین ششم اور ششم
کے مقابلے مین ہفتم اور ہفتم کے مقابلے مین ہشتم اور بعض کا قول ہی کہ مقام محمود دار الجلال
مین ایک مقام کا نام ہی جو خاص حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے ہی۔
تہجد شب کو سونے کے بعد بیدار ہو کر اللہ کی عبادت کرنے کو کہتے ہین تمام رات عبادت
کرنیوالا اپنی تمام رات کی عبادت کا ثواب پائیگا تہجد کا ثواب اسکو نملیگا۔ اگر کسی نے
نماز تہجد پڑھنے کی قسم کھائی تو تمام رات بھر جاگ کر اللہ کی عبادت کرنے سے اسکی قسم
پوری نہ ہوگی چونکہ اسکے فضائل بشمار ہین اسلیے اللہ تعالی نے یہ نماز حضرت رسول خدا
علیہ التحیۃ والثناپر فرض کی ہی اللہ ہمکو توفیق دے کہ اس نماز پر دل سے مواظبت کرین ادائے
تہجد کے لیے تمام وقتون مین نصف شب کو ادا کرنا بہتر ہی۔ حضرت داود علیہ السلام نے
اللہ تعالی سے پوچھا اے پروردگار تمام رات مین کون وقت تجھے پسند ہی ہمکو بھی اس سے
آگاہ کردے تاکہ ہم اسیوقت تیری عبادت کیا کرین جواب مین ارشاد ہوا کہ مجھے نصف
شب پسند ہی اسوقت کی دو رکعتین مجھے تمام عالم سے زائد محبوب ہین حضرت سرور عالم
صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ
قبر مین اللہ تعالی تمہاری فریاد سنے تو نصف شب کی عبادت اپنے اوپر فرض کرلو اور
آپنے فرمایا ہی۔ لِلْمُتَهَجِّدِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ اَجْرٌ عَظِيْمٌ (تہجد پڑھنے والونکے لیے اللہ تعالے
کے پاس بڑا اجر ہی) اور آپنے فرمایا ہی کیا اچھی ہی زندگی اگر رات کی نماز مین گذارے اسلیے
کہ اسمین بھلائی ہی **مترجم کہتا ہے** اس مقام پر صاحب نافع المسلمین نے عمر کو
عمر پڑھا ہی اور ترجمہ مین لکھا ہی کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ یون اچھے ہین کہ نماز شب گذارتے
ہین کہ انکی بھلائی نماز شب مین ہی انتہی حالانکہ محض غلط ہی عُمُر سے یہان زندگی مراد ہی نہ کہ
حضرت عمر رضی اللہ عنہ **انتہی** اور آپنے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا ہی کہ اے
عائشہ انسان کی زندگی آدھی رات اور آدھی دن کی ہی پس تمکو چاہیئے کہ زندگی کی آدھی رات کو
سو کر نہ کاٹو اور آپنے ایک صحابی سے فرمایا قُمِ اللَّيْلَ وَلَوْ بِقَدْرِ حَلْبَةِ شَاةٍ (اگر زیادہ نہو
تو اتنی ہی دیر رات کو قیام کرو جتنی دیر مین بکری کا دودھ دوھا جاتا ہی) مستحب وقت

قیام شب کا چھٹا حصہ رات کا ہی اور کاہلون کے لیے دودھ دوہنے کے بقدر بھی قیام شب ثواب سے خالی نہین ہی۔ امام مالک رحمۃ اللہ نے اپنی صحیح مین لکھا ہی جو کوئی کسی قدر رات سے بیدار ہو کر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا ورد کرے اللہ اسکے نامہ اعمال مین چوبیس ہزار نیکی کا ثواب لکھتا ہی اور اسیقدر برائیان دور کرتا ہی پس یہ آدمی اس سے بہتر ہی جو صبح تک سویا کرے اللہ تعالی فرماتا ہی قُلْ تَمَتَّعْ بِکُفْرِکَ قَلِیْلًا اِنَّکَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ اَمَّنْ ھُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ اللَّیْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَۃَ وَیَرْجُوْا رَحْمَۃَ رَبِّہٖ قُلْ ھَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ (آپ اپنی اُمت سے کہدیجیے کہ اپنے کفر سے تھوڑا نفع اُٹھا لو کیونکہ دنیا کی اصل تھوڑی ہی خاصکر انسان کی عمر اگرچہ بہت نفع حاصل کرے مگر آخرت کے مقابلہ مین تھوڑا ہی ہی یقینی تو اصحاب نار سے ہی کیا وہ اُسکے برابر ہی جو رات کو عبادت کرتا ہی سجدہ کرکے اور کھڑے ہوکر اور آخرت سے ڈرتا ہی اور اُمیدوار رحمت الٰہی ہی کہ کیا عالم اور جاہل برابر ہو جائینگے یہ ہرگز نہوگا اور عقل والے لوگ نصیحت مانتے ہین) حدیث مین ہی کہ قیامت کے دن شب بیدار عبادت گذار براقونپر سوار کیے جائینگے اُنکا رنگ مثل یاقوت سرخ کے ہوگا اہل حشر پوچھینگے اے پروردگار یہ کون لوگ ہین حکم ہوگا یہ وہ ہین کہ جب تم دنیا مین سوتے تھے تو یہ ہماری عبادت کرتے تھے نہ تھا اِنکا کھڑا ہونا مگر خشوع کے ساتھ اور نہ تھا اِنکا سونا مگر سجود کے ساتھ وَھُمْ اَحِبَّآئِیْ وَھُمْ اَحِبَّآئِیْ (وہ میرے دوست ہین وہ میرے دوست ہین) اور دوسری حدیث مین ہی کہ شب بیدار سونے والون مین ایسا ہی جیسے مُردون مین زندہ۔ تہجد کی کم سے کم چار رکعتین اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتین ہین۔ جسکو اللہ تعالے تہجد کے لیے اُٹھنے کی توفیق دے اُسکو لازم ہی کہ تحیۃ الوضو کے بعد دو رکعت بہ نیت قیام شکر شب ادا کرے پہلی رکعت مین بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی خالدون تک اور دوسری رکعت مین آمن الرسول آخر سورہ تک پڑھے پھر چھ سلام کے ساتھ بارہ رکعت دوگانہ مین رکعت اول سے زیادہ قرأت کرے حدیث مین ہی مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃَ اللَّیْلِ اَنَا ضَامِنٌ بِالْجَنَّۃِ (تہجد پڑھنے والے کے جنتی ہونے کا مین ضامن ہون) ایسا ہی خلاصۃ الاخبار مین ہی فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

یہ حدیث کا ٹکڑا ہی یعنے راہ خدا کے جاگنے مین راہ خدا کی قید اسلیے لگا لی گئی ہے کہ جو
شخص خدا کی راہ مین نہ جاگے اسکا جاگنا اور سونا برابر ہی اور اسکی ایسی مثال ہو گی
جیسے مشائخ کہا کرتے ہین مَنْ لَّمْ یَکُنْ بِلُوِصَالِ اَھْلٍ فَکُلُّ اِحْسَانِہٖ ذُنُوْبٌ (جو وصال
کے قابل نہین ہم اسکی ہر ایک نیکی بھی گناہ ہی) اور جو کام اللہ کے لیے نہو وہ مثل پراگندہ
خاک کے ہے۔ شب بیداری کی دو قسمین ہین (۱) طاعت کیلیے (۲) معصیت کے لیے
طاعت کے لیے شب بیداری کی آٹھ قسمین ہین (۱) صفات آلہی مین سے صفت بیداری
اختیار کرنے کے لیے جاگنا اللہ تعالی فرماتا ہی لَا تَأْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ (اسکو اونگھ
اور نیند نہین ستاتی) پس اخلاق آلہی کے ساتھ مشابہت پیدا کرنیوالے کے لیے بجید
ثواب ہی حدیث مین ہی مَنْ تَمَسَّکَ بِخُلُقٍ مِّنْ اَخْلَاقِ اللّٰہِ فَھُوَ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ وَلَہٗ
عِنْدَ اللّٰہِ اَجْرٌ کَبِیْرٌ اور ایک روایت مین اَجْرٌ کَثِیْرٌ ہی یعنے جو شخص اللہ کی عادتون مین
سے کوئی عادت اختیار کرے وہ لوگون مین سے بیخوف ہی اور اسکے لیے خدا کے پاس
بڑا ثواب ہی (۲) نماز کے لیے جاگنا حدیث مین ہی کہ اندھیری رات مین دو رکعتین ادا کرنا
روشن دن مین سات سو رکعت ادا کرنے سے بہتر ہین مگر فرض نماز کا اندھیرے مین ادا
کرنا مکروہ ہی اور نفل تاریکی مین ادا کرنا مستحب ہی (۳) ذکر آلہی کے لیے جاگنا حدیث مین ہی
مَنْ ذَکَرَ اللّٰہَ فِیْ سَوَادِ اللَّیْلِ نَوَّرَ اللّٰہُ قَلْبَہٗ وَقَبْرَہٗ یعنی جو شخص اندھیری رات مین
اللہ کا ذکر کرتا ہی تو اللہ اسکے قلب اور قبر کو منور کر دیتا ہے (۴) تلاوت قرآن کے لیے
جاگنا یہ بھی ایک سعادت ابدی ہی حدیث مین ہی مَنِ اسْتَظْھَرَ الْقُرْاٰنَ فِیْ سَوَادِ
اللَّیْلِ نُوْدِیَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِثَلٰثَۃِ نِدَآءٍ یَا وَلِیَّ اللّٰہِ یَا اَھْلَ اللّٰہِ یَا مُجَاھِدَ اللّٰہِ یعنے
جسنے تاریک رات مین قرآن پڑھا قیامت کے دن تین لقبون سے پکارا جائیگا اے خدا
کے دوست اے اللہ کے لائق اور اہل بندے اے رضاء آلہی مین کوشش کرنیوالے
(۵) طلب علم کے لیے جاگنا اسکی جزا بھی بیشمار ہی جامع الفضائل مین ہی کہ حضرت عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی
جو شخص یاد ہو جانے کی غرض سے رات کو تکرار سبق کرے اسکو ہر حرف کے بدلے حاجی

اور غازی کا ثواب ملیگا (۶) رات کو سفر بیت اللہ کرکے جاگنا یہ بھی بڑی دولت ہے
حدیث قدسی مین ہی یَا اَحْمَدُ بَشِّرِ الْمَشَّائِیْنَ فِی ظُلَمِ اللَّیْلِ اِلٰی بَیْتِیْ فَاِنِّیْ لَهُمْ قَائِدٌ
اِلَی الْجَنَّةِ یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم جو لوگ اندھیری رات مین میرے گھر کی طرف
جاتے ہین انکو بشارت دیدے کہ مین انکو جنت کی طرف کھینچنے والا ہون (۷) جہاد مین
مقاتلہ کفار کے لیے جاگنا یہ بھی بہترین حسنات ہی اللہ تعالی نے انکی قسم کھائی ہی فَالْمُغِیْرَاتِ
صُبْحًا (قسم ہی انکی جو رات کو قطع مسافت کرتے ہین اور صبح ہوتے کافرونپر جا پڑتے ہین)
حدیث مین ہی کہ جو شخص رات کو گھر سے جہاد کے لیے نکلتا ہی تو اللہ تعالے اسکو ہر قدم پر
ایک بردہ آزاد کرنے کا ثواب دیتا ہی (۸) اپنی زوجہ کے پاس جاگنا یہ بھی داخل عبادت
ہی حدیث مین ہی کہ جو کوئی ایک گھڑی شب کو اپنی بی بی کے پاس جاگا تو گویا اُسنے
مثل شب قدر کی عبادت کے ثواب کی عبادت کی۔ اور اسی طرح معصیت کیلیے
شب بیداری کی بھی کئی قسمین ہین جیسے شب بیداری زنا کرنے شراب پینے چوری کرنے
وغیرہ کی غرض سے ان سب مین ہر ایک موجب عذاب ہی حدیث مین ہی اُنکے لیے
افسوس ہی جو گناہ کے لیے رات کو جاگتے ہین یہ شب بیداری معصیت ہی اس سے
ہر مسلمان کو بچنا چاہیئے اور طاعت کی بیداری کے لیے مستعد ہونا چاہیئے کہ یہ اللہ کی
محبت کی نشانی ہی حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے لوگون نے دوستی کی علامت
دریافت کی فرمایا سَهَرُ اللَّیَالِیْ وَاِرْسَالُ اللَّآلِیْ (رات کا جاگنا اور آنسو کا بہانا دوستی
کی علامت ہی) لآلی کی معنے موتی کے ہین مگر یہان آنسو مراد ہین ؎ عَجَبٌ لِّلْمُحِبِّ کَیْفَ
یَنَامُ کُلُّ نَوْمٍ عَلَی الْمُحِبِّ حَرَامٌ ٭ تعجب ہی عاشق سے کہ وہ کیونکر سوتا ہی اسلیے کہ اسپر نیند
حرام ہے۔ ہند کی حضرت شیخ حمید الدین رحمہ اللہ فرماتے ہین ؎

عجب از دوستے کہ خواب کند	خواب از دوستان شدست حرام

جو شخص شب بیداری کو اپنے اوپر آسان ہونا چاہے اُسے لازم ہی کہ نہ پیٹ بھر کھانا
کھائے نہ پوری پیاس پانی پیے اور دنکو اسقدر کام نکرے کہ رات کو تکان ہو منقول ہی کہ
جو شخص سوتے وقت آیہ فردوس (آخر سورہ کہف کی تین آیتین) پڑھکر کہے ای اللہ مجھے جس وقت

آیت کے خلاف وقت جگا دے تو اللہ تعالی اُسیوقت اُسکو جگا دیگا۔ حدیث سابق مین
ہے عَیْنٌ غَضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰہِ یعنی تیسری آنکھ جو اُن چیزونکو نہ دیکھے جنھین اللہ نے حرام
کردیا ہے اللہ تعالی خاص اپنے حبیب صلے اللہ علیہ سلم کے خطاب مین فرماتا ہے قُلْ
لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِہِمْ (اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ مومنون سے فرمادین
کہ اپنی آنکھین نیچی رکھین) اور عورتونکے حق مین ارشاد ہوا ہے قُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ یَغْضُضْنَ
مِنْ اَبْصَارِہِنَّ (اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ مومنہ عورتون سے فرمادین کہ اپنی آنکھون
کو نامحرمونکے دیکھنے سے بچائے رہین) اور حدیث مین ہے مَنْ نَظَرَ اِلَی امْرَأَۃٍ اَجْنَبِیَّۃٍ
صُبَّ فِیْ عَیْنِہِ الْاٰنُکُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ (بیگانی عورتونکو دیکھنے والے کی آنکھ مین قیامت کے
دن سیسا ڈالا جائیگا) حدیث مین ہے اَلنَّظَرُ بِالشَّہْوَۃِ سَہْمٌ مَّسْمُوْمَۃٌ مِّنْ سِہَامِ
الْاِبْلِیْسِ (شہوت کی نظر سے دیکھنا ایک تیر زہر مین بجھا ہوا ہے شیطان کے تیرون
مین سے) شہوت کے ساتھ نظر کو مقید کردینے سے ظاہر ہوا کہ بغیر شہوت نظر کرنا
گناہ نہین ہے اور حدیث مین ہے مَنْ غَضَّ بَصَرَہٗ عَمَّا حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ حَرَّمَ اللّٰہُ
عَلَیْہِ النَّارَ (جسنے اپنی نظر کو اُن چیزونکے دیکھنے سے بچایا جنکو اللہ نے اُسپر حرام کیا ہے
تو اللہ اُسپر دوزخ کی آگ حرام کردیگا) اور بزرگون کا قول ہے اَلْعَیْنُ عَیْنُ الْمَعَاصِیْ
(آنکھ گناہ کا چشمہ ہے) جسطرح چشمے سے پانی اُگتی ہے اسیطرح آنکھ سے گناہ
پیدا ہوتے ہین اور کہتے ہین اَلنَّظَرُ اَسَاسُ الذُّنُوْبِ (آنکھ گناہون کی جڑ ہے)
اگر حضرت آدم علیہ السلام گیہون کی طرف نظر نہ فرماتے تو ہرگز اُسپر فریفتہ نہوتے
اور فَعَصٰٓی اٰدَمُ رَبَّہٗ فَغَوٰی کے مورد نہ بنتے اگر حضرت داؤد علیہ السلام اوریا کی
زوجہ کو نہ دیکھتے تو چالیس برس اپنی لغزش پر گریہ وزاری نہ کرتے اگر ابوشحمہ منعجیہ کی لڑکی
کو نہ دیکھتے تو کوڑے کھاکر جان نہ دیتے۔ محارم کی کئی قسمین ہین ایک زن بیگانہ اسکا
تمام بدن دیکھنا حرام ہے اور قرابت والی عورتین جیسے مان بہن وغیرہ انکو ناف سے
زانو تک دیکھنا حرام ہے حدیث مین ہے کہ زیر ناف دیکھنے یا دکھانے والے کا وہ مقام
قیامت مین دوزخ کی آگ سے کاٹا جائیگا اور نابالغ انکی طرف شہوت سے دیکھنا حرام ہے

حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ رحمہ اللہ اپنے رسالے مین تحریر فرماتے ہین سونا چاندی متاع دنیا کو ہوس سے دیکھنا حرام ہی کسی نے حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے پوچھا مَا النَّجَاۃُ (نجات کیا ہی) آپنے فرمایا اِحْفَظْ عَیْنَکَ (اپنی آنکھ کی حفاظت کر) ایک شخص نے آپ سے کہا مجھے اپنی زوجہ پر اطمینان نہین آپنے فرمایا اپنی آنکھ کو دوسرے کی عورت سے بند کر عورت کیلئے نہین درست ہے کہ وہ ناف سے زانو تک اپنی لونڈی کو دکھاوے اور مالک کو بھی جائز نہین ہے کہ اپنی اُس لونڈی کو جسکا نکاح کردیا ہو ناف سے زانو تک دکھاوے۔ حضرت شبلی رحمہ اللہ سے کسی نے دریافت کیا کہ حیوانات کے مقامات غلیظ کی طرف دیکھنا کیسا ہی اُنھون نے فرمایا کہ شہوت سے دیکھنا حرام ہے حضرت سرورعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب بندہ نامحرم کی طرف دیکھتا ہی تو اللہ تعالیٰ کہتا ہی اے بندے مین تیری طرف دیکھتا ہون تو کس کی طرف دیکھتا ہی فقہا کے نزدیک محارم سے چشم پوشی واجب ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی قُلْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَھُمْ ذٰلِکَ اَزْکٰی لَھُمْ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا یَصْنَعُوْنَ (اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ ایمان والون سے فرمادین کہ وہ اپنی آنکھون اور شرمگاہون کی حفاظت کرین یہ اُنکے حق مین پاکیزگی کی بات ہی بیشک اللہ خبردار ہی اُس سے جو وہ کرتے ہین) اس آیت کی تفسیر یہ ہی کہ قُلْ کے بعد یا محمد محذوف ہی اسی طرح اکثر مقام پر محذوفات ہین جیسے قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ (کہدیجئے آپ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہ میری طرف وحی کی جاتی ہی) اور قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ (کہدیجئے آپ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہ اے گروہ کافرون کے) اور احکام کا حکم بلا واسطہ خود اللہ تعالےٰ نے کیا ہی جیسے اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ بعض علما کے نزدیک ادا امر بواسطہ اور بلا واسطہ مین کچھ فرق نہین ہی کیونکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہی مَا اٰتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ (جو ہمارا رسول تمھین تبلیغ احکام کرے اُسکی پابندی کرو) اور خود آپنے فرمایا ہی مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ (جسنے میری اطاعت کی اُسنے اللہ کی اطاعت کی) اور بعض کے نزدیک فرق ہی احکام بواسطہ غضب پر

دال ہین قاعدہ ہی کہ جس سے کوئی ناراض ہوتا ہی اُسکو دوسرے کے ذریعہ سے
پیام دیتا ہی اور بعض کا قول ہی کہ بواسطہ نفاذ احکام مین آپ کی بزرگی ظاہر ہوئی ہی
یعنے آپ کہدین کہ جو آپ کے حکم کو بعینہٖ میرا حکم نہ جانیگا وہ دوزخ کا مستحق ہوگا اور بعض
کا قول ہی کہ خطاب بواسطہ اللہ تعالے کا ایمانداروں پر کرم ہے یعنے آپ اُنھین سمجھادین
یقین ہی کہ آپ کی فہمایش مؤثر ہوا ور وہ اُسپر عمل کرین اور درصورت عدم عمل آپ سے
شرمندہ ہون کیونکہ اگر مین نے خود حکم کیا اور اُنھون نے اُسکے خلاف کیا تو مجھ سے شرمندہ
ہونگے اسکے بعد اللہ تعالے نے لِلْمُؤْمِنِیْنَ فرمایا ہی اور لِبَنِیْٓ اٰدَمَ نہین فرمایا یہ اس
جانب اشارہ ہی کہ کفار مخاطب نہین کیونکہ اُنھین اللہ نے دوزخ ہی کے لیے پیدا
کیا ہے چاہے گناہ کرین یا نہ کرین لیکن تم تو بہشتی ہو تم ایسے فعل کے مرتکب نہو جس سے
دوزخی ہو جاؤ پس تمھین محارم سے بچنا چاہیئے کیونکہ تمھارے نبی نے فرمایا ہی مَنْ نَظَرَ
نَظْرَۃً وَّاحِدَۃً اِلٰی مَا نَھَی اللّٰہُ عَنْہُ عُذِّبَ فِی النَّارِ اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا (محارم کیطرف
ایکبار نظر کرنیوالا بھی چالیس برس دوزخ مین عذاب کیا جائیگا) ایسا ہی امام رازی
نے اپنی صغیر مین لکھا ہی پھر اللہ تعالے نے یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ فرمایا بعض مفسرین
کہتے ہین کہ مِن زائدہ ہی اور تقدیر کلام یون ہی کہدیجیئے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم مومنون
سے کہ اپنی آنکھین چھپائین اور بعض کے نزدیک مِن تبعیضیہ ہے اور تقدیر کلام یون ہی
یغضوا من بعض المحل ابصارھم یعنے بعض مواضع سے اپنی آنکھین چھپائین یعنے جنکے دیکھنے کی
ممانعت ہی اُنھین نہ دیکھین اسمین اگر مِن نہوتا تو تمام عالم سے چشم پوشی لازم ہو جاتی پھر
اللہ تعالے نے فرمایا وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَھُمْ اور اپنی شرمگاہون کی حفاظت کرین اللہ تعالے
نے اس آیت مین نظر کو مقدم اور شرمگاہ کو مؤخر کیا اسمین اس جانب اشارہ ہی کہ اصل
معاصی کی آنکھ ہی یا یہ تقدیم و تاخیر اسلیے ہی کہ آنکھ اوپر اور شرمگاہ نیچے ہی پس اوپر سے نیچے
آنا اچھا ہوتا ہی خود اللہ تعالے نے اپنے کلام مین آسمان کو مقدم اور زمین کو مؤخر کیا ہی
حالانکہ تخلیق مین زمین آسمان پر مقدم ہی اور فرمایا خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بس
اپنی شرمگاہون کی حفاظت زنا اور دکھلانے اور چھونے سے کرین حدیث مین ہے جو کوئی

اپنی شرمگاہ کسی کو دکھاتا ہی اُسپر اللہ اور فرشتے لعنت کرتے ہین پھر اللہ تعالے نے فرمایا ذٰلِکَ اَذْکٰی لَھُمْ یہ نگہداشت تمھاری پاکی کے لیے ہے اگر تم دنیا مین پاک رہوگے تو عقبیٰ مین تمھین کچھ خوف نہوگا حدیث مین ہی مَنْ ضَمِنَ لِیْ مَابَیْنَ لَحْیَیْہِ وَبَیْنَ رِجْلَیْہِ ضَمِنْتُ لَہٗ بِالْجَنَّۃِ (جو کوئی ضمانت کریگا اپنے دو جبڑون کے بیچ سے یعنی زبان اور اپنی دونون ٹانگون کے بیچ سے یعنے شرمگاہ تو مین اُسکے لیے جنت کی ضمانت کرونگا) پھر اللہ تعالے فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ خبیر اور بصیر قریب قریب ہین بعض کے نزدیک دونون ایک ہی معنی مین ہین اور بعض کے نزدیک خبیر اللہ کے خاص نامون مین سے ایک نام اور بصیر مشترک نامون مین سے ایک نام ہی بعض کا قول ہی کہ خبیر ظاہر کی چیز دیکھنے والے کو اور بصیر باطن کی چیز دیکھنے والے کو کہتے ہین بندگی حضرت شیخ حمید الدین حاکم رحمۃ اللہ اللہ تعالے کی تعریف مین فرماتے ہین قطعہ

بصیر است چنبہ اندر ظلمت تحت الثریٰ بیند | خبیر است مور را پیدا است مغز استخوان بق
علیم ست اندک و بسیار را اند ظاہر و باطن | سمیع است بشنود راز دل مور و دم طوق

وہ ایسا بینا ہی کہ تحت الثریٰ کے دانہ کو دیکھتا ہی اور ایسا خبردار ہی کہ مچھر کی ہڈی کے گودے سے واقف ہی ایسا دانا ہی کہ کم اور زائد اور ظاہر اور باطن سب کو جانتا ہی سننے والا ایسا ہی کہ چیونٹی کے دل کے بھید اور طوق کی سانس سنتا ہی اور بعض کے نزدیک بصیر ہر چیز کے دیکھنے والے کو اور خبیر ہر چیز کے جاننے والے کو کہتے ہین پھر اللہ تعالے نے فرمایا ہی بِمَا یَصْنَعُوْنَ لغت کے اعتبار سے فاعل اور صانع ایک ہی ہین مگر معانی مین فرق ہی فاعل صانع سے عام ہی کیونکہ فعل ضرب کو اور صنع تراشنے کو کہتے ہین حاصل کلام یہ ہی کہ تھوڑا بہت ظاہر باطن جو کچھ تم کرتے ہو وہ اُن سب کو بخوبی جانتا اور دیکھتا ہی یہ حال اُسوقت معلوم ہوگا جب قیامت مین نامۂ اعمال تمھارے ہاتھ مین دیا جائیگا اور اپنا دنیا کا کیا ہوا سب بے کم و کاست اُسمین دیکھوگے اور تم تعجب سے کہوگے وَمَا لِھٰذَا الْکِتَابِ لَا یُغَادِرُ صَغِیْرَۃً وَّلَا کَبِیْرَۃً اِلَّا اَحْصَاھَا کیا حال ہے اس کتاب (نامۂ اعمال) کا کہ نہ چھوٹے کو چھوڑتی ہی اور نہ بڑے کو مگر سب کو گھیرے ہوئے ہے۔

المجلس الخامس فی یوم القیمۃ

پانچوین مجلس قیامت کے بیان مین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ حَضْرَۃِ الرِّسَالَۃِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ یُحَاسَبُ ابْنُ اٰدَمَ بِکُلِّ نِعْمَۃٍ اَنْعَمَھَا اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَیُسْئَلُ عَنْ شُکْرِھَا غَیْرَ اَرْبَعَۃِ اَشْیَاءَ خُبْزٌ یَاْکُلُہٗ وَمَاءٌ قَرَاحٌ یَکْسِرُ بِہٖ وَثَوْبٌ یُوَارِیْ عَوْرَتَہٗ وَبَیْتٌ یُسْکِنُہٗ مِنَ الْحَرِّ وَالْبَرْدِ فَمَا اَعْطٰی فَضْلًا عَنْ ھٰذِہٖ حُوْسِبَ عَلَیْہِ وَیُسْئَلُ عَنْ شُکْرِہٖ ھٰذَا فِی الْمَصَابِیْحِ امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حساب کیے جاوینگے اولاد آدم ہر ایک نعمت سے جو اللہ نے اُنپر انعام کی ہے اور سوال کیے جاوینگے ادائے شکر سے ہر نعمت کے سوا چار چیزونکے کہ اُنسے سوال نہ کیے جائینگے (۱) سوکھی روٹی جو بھوک کے وقت کھائی (۲) تازہ پانی جو پیاس کے وقت پیا ہے (۳) کپڑا جس سے ستر پوشی کی ہو (۴) مکان بقدر ضرورت جسمین سردی گرمی کی تکلیف سے محفوظ رہے اُنپر جو چیز زیادہ ہوگی اُس سے حساب کیا جائیگا اور اُسکے شکر سے سوال ہوگا یہ سب مصابیح مین ہے، اس حدیث کے راوی ایسے باہیبت بزرگ ہین جنکی شان مین حضرت رسولخدا علیہ التحیۃ والثنا نے فرمایا ہے اِنَّ الشَّیْطَانَ یَفِرُّ مِنْ ظِلِّ عُمَرَ (شیطان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سایہ سے بھاگتا ہے) سب سے پہلے اس حدیث مین یُحَاسَبُ کا لفظ ہے اور حساب کے دن حساب کا ہونا حق ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ (چاہے تم اپنے دل کا حال ظاہر کرو چاہے چھپاؤ اُسکا حساب اللہ لے لیگا) اور حدیث مین ہے حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا (حساب کرلو تم اپنا قبل اسکے کہ تم سے حساب کیا جاوے) خدا کے بعض بندے ایسے بھی ہین جو بےحساب وکتاب جنت مین جائینگے حدیث مین ہے یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ

مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَیْرِ حِسَابٍ قِیْلَ مَنْ هُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِیْنَ لَا یَتَفَاءَلُوْنَ وَلَا یَتَطَیَّرُوْنَ وَلَا یَتَکَیَّوْنَ وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ (میری اُمت مین سے ستر ہزار آدمی بحساب کتاب جنت مین جائینگے صحابہؓ نے دریافت کیا وہ کون لوگ ہین آپنے فرمایا جو نہ فال لیتے ہین نہ شگون کرتے ہین نہ داغ دلواتے ہین بلکہ اپنے رب پر توکل کرتے ہین) مسلمانو اس صفت کو ہاتھ سے نہ چھوڑو اللہ تعالی فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ توکل والونکو اللہ دوست رکھتا ہے اور حدیث مین ہے مَنْ تَوَکَّلَ عَلَیْهِ کَفَاهُ خدا پر بھروسہ کرنے والے کو خدا کافی ہے اور بعض کا حساب بہت آسانی سے ہوگا اُن کی علامت یہ ہے کہ نامہ اعمال اُنکے داہنے ہاتھ مین ہوگا اللہ تعالے فرماتا ہے فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتَابَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا (جنکا نامہ اعمال داہنے ہاتھ مین دیا جائیگا اُنسے حساب آسانی کے ساتھ ہوگا) اور آسانی حساب جنت مین خوش خوش جاتا ہے جیسے آیت شاہد ہے وَیَنْقَلِبُ اِلٰی اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا (اپنے گھر کیطرف خوش خوش چلا آویگا) بعض کا حساب ایک ہی بات پر موقوف ہوگا اُنسے پوچھا جائیگا لِاَیِّ شَیْءٍ خَلَقْتُكَ (تمھین دنیا مین کس لیے پیدا کیا تھا) وہ کہینگے لِطَاعَتِكَ (تونے اپنی عبادت کرنیکے لیے پیدا کیا تھا) حکم ہوگا یَا عَبْدِیْ اِصْطَفَیْتُكَ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ مِنْ اَیِّ بَابٍ شِئْتَ (اے میرے بندے مین نے تجھے برگزیدہ کیا جس دروازے سے تیرا دل چاہے جنت مین داخل ہو) اور بعض کا حساب تین باتون سے ہوگا (۱) اُس سے سوال ہوگا تونے دنیا مین کیا کیا تھا وہ جواب دیگا تیرے احکام بجا لایا (۲) سوال ہوگا کیا کھایا تھا جواب دیگا جو تونے پہونچایا (۳) سوال ہوگا کیا پہنا تھا جواب دیگا جو کچھ تونے پہنایا اسکے بعد اُسکو بھی جنت مین جانے کی اجازت ملیگی شمائل مین مذکور ہے کہ قیامت کے دن ایک فقیر گلی گلی بھیک مانگنے والا لایا جائے گا وہ ایک کمل اوڑھے اور پشمینہ کی ٹوپی سر پر رکھے اور زنبیل بغل مین ڈالے اور لکڑی ہاتھ مین لیے ہوگا اہل محشر کو اُسکے استقبال کا حکم ہوگا اور کرسی رب العزت کے سامنے نہایت عظمت سے لایا جائیگا حکم ہوگا اے دوست مین نے تجھے فقیر اور فوائد دنیا سے بری کیا تھا تونے میری عبادت پورے طور سے ادا کی مین تجھ سے خوش ہون اب یہ بتا کہ تو بھی مجھ سے

خوش ہی یا نہین وہ سجدے مین گر کر عرض کرے گا اے پروردگار تو معبود اور مین عبد ہون
مجھے تیری رضا درکار ہے بندہ کی خوشی ہی کیا سوال ہوگا دنیا مین تیری روزی کہان
سے تھی وہ جواب دیگا تو خوب جانتا ہے کہ ٹکڑے مانگ کر اپنا پیٹ بھرتا تھا حکم ہوگا
اچھا بہشت مین جا وہ کھڑا رہے گا اُس سے پوچھا جائیگا تو کیون کھڑا ہے وہ کہیگا اے
رب مجھے شرم آتی ہے کہ تنہا جنت مین چلا جاؤن اور جن لوگون نے میرے ساتھ
احسان کیا ہے اُنکو چھوڑ دون حکم ہوگا کہ جسنے دنیا مین تجھکو ایک ٹکڑا روٹی کا یا ایک پارچہ
کپڑے کا یا ایک قطرہ پانی کا دیا ہے اُنکو مین نے تیری شفاعت کی وجہ سے بخشدیا پھر وہ فقیر
براق پر سوار کیا جائیگا اور اُسکی گدڑی پر نور تابان ہوگا اور تمام میدان حشر مین ڈھونڈھ
ڈھونڈھکر کئی ہزار آدمی کو اپنے ساتھ لیکر جنت مین جائیگا حدیث مین ہے کہ اُسدن تمام
تو انگر تمنا کرینگے کہ کاش مثل اُسکے ہم بھی فقیر ہوتے اور جسکا حساب سخت ہوگا وہ عذاب
مین گرفتار ہوگا حدیث مین ہے مَنْ نُوقِشَ فِي الْحِسَابِ فَقَدْ عُذِّبَ یعنی جسکے حساب مین
مناقشہ واقع ہوا وہ عذاب مین پھنسا، ایسے لوگون کی علامت یہ ہے کہ اُنکے بائین ہاتھ مین
نامہ اعمال ہوگا جب اُسکے ہاتھ مین نامہ اعمال دیا جائیگا تو وہ کانپ جائیگا اور
کہے گا یَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيَهْ (کاش مین اپنا نامہ اعمال نہ پاتا) بعض کا قول ہے
کہ مومن صالح داہنے ہاتھ مین اور غیر صالح بائین ہاتھ مین نامہ اعمال پائے گا اور کافر
پیٹھ کے پیچھے سے اسطرح کہ سینہ چیر کر اُسکا ہاتھ پیٹھ کے پیچھے نکلے گا اور اُسکا نامہ اعمال
اُسکو دیا جائیگا مسلم تو حساب قیامت بہت سخت ہے اور اُسکی ہیبت بیحد ہے حضرت سرور عالم
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت مین جب ندا ہوگی میرے بندو جو کچھ تمنے دنیا مین کیا ہے
اُسکا حساب دو تو یہ ندا سنکر تمام میدان والون پر لرزہ طاری ہوگا سب لوگ حضرت آدم علیہ السلام
کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کرینگے یا ابانا قدمعنا آپ ہم سبکے باپ ہین ہمارے
آگے ہوجیے وہ رو کر کہین گے اے میرے بیٹو جسکی پیشانی پر وَعَصَىٰ آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَىٰ کا داغ
ہو وہ خاک آگے چل سکتا ہے تم سب ہابیل کے پاس جاؤ لوگ حضرت ہابیل علیہ السلام
کی خدمت مین حاضر ہوکر اپنی تمنا ظاہر کرینگے وہ فرمائینگے مین دنیا مین کم رہا ہون

اور عبادت بھی کم کی ہو مین شفاعت نہین کر سکتا تم حضرت شیث علیہ السلام کے پاس
جاؤ سب اُنکی خدمت مین حاضر ہو کر عرض حال کرینگے یہ فرماینگے مین نے دنیا مین ایک
بے ادبی کی تھی آج بارگاہ تمھارمین حاضری کے لائق نہین ہون تم حضرت نوح علیہ السلام
کے پاس جاؤ لوگ حاضر ہو کر اُنسے اپنا مطلب بیان کرینگے یہ کہینگے میری بددعا سے تمام
خلقت غرق ہوگئی تھی مین اسی کی ندامت مین ہون تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ
وہ کلیم اللہ ہین اللہ تعالیٰ نے اُن کو بڑا مرتبہ دیا ہے لوگ حاضر ہو کر دیکھینگے کہ حضرت
موسیٰ علیہ السلام عرش کا پایہ پکڑے ہوے رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ (اے رب مجھپر جلوہ فرما
کہ مین تجھے دیکھون) فرمارہے ہین وہان سے واپس آکر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے
شفاعت کے خواہان ہونگے آپ فرماینگے کہ دنیا مین مین نے ایکبار کافر کو اپنے دسترخوان پر
سے اُٹھا دیا تھا اُسپر مجھے عتاب ہو چکا ہی آج مین مُنھ دکھانے کے قابل نہین ہون تم
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ یہ لوگ حاضر ہو کر اُنسے مقصد برآری کی تمنا کرینگے یہ
کہینگے مجھے کافرون نے تیسرا خدا بنایا تھا مین آج اللہ کے سامنے جاتے ہوے ڈرتا ہون
تم سب حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو آج وہی باعظمت
ہین اور دربار کبریائی مین اُنھین کی رسائی ہو سب لوگ یہان حاضر ہو کر اپنا مدعا
بیان کرینگے آپ سب کو تسلی دیکر آگے بڑھینگے اور تمام مخلوق کو اپنے ساتھ لینگے مقام شفاعت
مین پہونچکر سجدہ کرینگے حکم ہوگا اے میرے حبیب آج تمھاری ہی آبرو ہی سجدہ سے سر اُٹھاؤ
اور جو مانگنا ہو مانگو تمھارا کام مانگنا اور ہمارا کام دینا ہے تمھارا کام طلب کرنا اور ہمارا کام
بخشنا ہے تمھارا کام ناز کرنا اور ہمارا کام ناز اُٹھانا ہو ہمنے وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی
کا تمغہ تمکو دنیا ہی مین دیدیا تھا تم جسکو چاہو حساب کیلیے آگے بھیجو آپ پس پشت لوگونکو
دیکھینگے کہ ہر شخص چھپ رہا ہی اُسوقت آپ دست مبارک دراز کرکے حضرت صدیق اکبر
رضی اللہ عنہ کو پکڑکے حساب گاہ مین کھینچینگے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کہینگے آپ پہلے مجھی
نہ بیجائین کیونکہ مین آخر عمر مین مسلمان ہوا ہون اور اس درگاہ کے لائق نہین ہون مین نے کوئی کام
پسندیدہ نہین کیا ہی پہلے آپ سے پیش کرین جو عبادت مین سب سے زائد ہو اہل قیامت مین یہ سنکر ایک شور گریہ وزاری

کا برپا ہوگا آپ فرمائینگے اے صدیقؓ انبیا کے بعد تم سب سے افضل ہو مین دوسرونکو کیونکر پہچانون حکم الٰہی ہوگا اے میرے حبیب تم پہلے ایسے شخص کو لائے ہو جسکے سفید بالون سے مجھے شرم آتی ہی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سجدے مین گر پڑینگے حکم ہوگا اے ہمارے خلیل کے یار غار اے ہمارے حبیب کے محب غمگسار سجدے سے سر اٹھاؤ اور ہمارے سوال کا جواب دو دنیا مین تمنے کیا کیا کون عبادت کی کیا طاعت لائے ہو حضرت صدیقؓ ہیبت الٰہی سے تھرا کر خاموش رہینگے مگر استفسار پر عرض کرینگے سوال اعمال سے ہی اور مین بندہ ضعیف بیکار تھا حکم ہوگا تم ہمارے سامنے مفلس ہو کر آئے ہو پس ہم تمھاری عبادت کو فرشتون کی طاعت پر فضیلت دیتے ہین تمکو ہم نے بخشدیا جنت مین جاؤ پھر آپ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو حاضر کرینگے حکم ہوگا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عُمَرُ حدیث مین ہی اَوَّلُ مَنْ یُسَلِّمُ عَلَیْهِ الرَّبُّ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ (اول جسپر اللہ سلام کریگا وہ عمرؓ ہونگے) سلام سنکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سجدے مین گر پڑینگے حکم ہوگا اے ہمارے حبیب کے مددگار تمنے دنیا مین کیا کیا جواب دینگے اے پروردگار جو کچھ مین نے کیا وہ تیری بارگاہ کے لائق نہین حکم ہوگا جو کچھ تمنے کیا سب کو ہم نے قبول کیا اور تمکو بخشا جنت مین جاؤ پھر آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیش کرینگے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا حساب نہوگا بلکہ بیحساب جنت مین داخل ہونگے اُس دعا کی برکت کی وجہ سے جو حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے اُنکے لیے کی تھی اس دعا کا واقعہ یہ ہی کہ ایک مرتبہ عید کے دن حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے یہان فاقہ تھا جب آپ عیدگاہ جانے لگے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا آپکو معلوم ہی کہ آج آپکی کسی بی بی کے یہان کچھ کھانے کو نہین ہی آپ نے تبسم فرمایا اور بغایت فرحت و سرور سے ارشاد کیا اَلْاٰنَ تَمَّتْ نِعْمَتِیْ وَالْاٰنَ اِسْتَكْمَلَ فَقْرِیْ (یہ وہ وقت ہی کہ مجھپر اتمام نعمت ہوا یہ وہ ساعت ہے کہ مجھپر فقر کا اطلاق پورا ہوا) تم غمگین نہو حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا مین خود اس سے خوش ہون مگر عادت کے موافق فقیر بیوہ عورتین یتیم سب آوینگے اُنسے شرمندگی ہوگی آپنے فرمایا ہمین اور اُنھین خدا دیگا یہ کہکر آپ عیدگاہ تشریف لیگئے جب واپس آئے تو دیکھا کہ آپکے دروازے سے فقرا اپنا اور تمھارا کھانا سے لیے

جاتے ہین جب آپ مکان مین تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو بلا لیجیے آکر کھانا کھالین آپنے پوچھا یہ سب کہان سے آگیا اُنھون نے کہا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ساٹھ اونٹ آٹے کے اور دس اونٹ روغن کے اور دس اونٹ شہد کے اور سو بکریان اور پانچسو دینار نقد بھیجے تھے آپنے پوچھا سب بیبیون کو حصہ دیا ہی اُنھون نے کہا ہر گھر مین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسیقدر بھیجا ہے آپنے جوش شفقت و رحمت سے فرمایا یَا رَحْمٰنُ سَهِّلِ الْحِسَابَ عَلٰی عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ (اے اللہ عثمان بن عفان پر حساب آسان کردے) حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حاضر خدمت ہوکر کہا اللہ نے آپ کی دعا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حق مین قبول کی اور اُنسے قیامت کے دن بالکل حساب نہو گا۔ اسقدر دینے والے کے لیے تو آپنے یہ دعا کی اب ظاہر ہی کہ جو کچھ نہ دے اُسکا کیا ابتر حال ہوگا۔ آپنے فرمایا ہے جو کوئی عید کے دن بیوہ کی ہانڈی چڑھوا دے یعنے کچھ دے کہ وہ پکا کر کھائے اللہ تعالے اُس سے ایک برس کا حساب نہ پوچھے گا۔ اب پھر قصہ سابق بیان ہوتا ہی کہ جب آپ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو پیش کرینگے تو اُنسے سوال ہوگا اے میرے خیر اور میرے حبیب کے بھائی تم نے دنیا مین کیا کیا یہ عرض کرینگے تو خود جانتا ہی پھر اُنکا حساب بہت جلد ہوگا کیونکہ حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَسْرَعُ الْمُحَاسَبَةِ یَوْمَ الْقِيَامَةِ حِسَابُ عَلِیٍّ وَاَيْسَرُ الْحِسَابِ حِسَابُ ابْنِ عَوْفٍ (قیامت مین سب سے جلد حساب حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اور سب سے آسان حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف رضی اللہ عنہ کا حساب ہوگا)۔ قیامت مین سب سے پہلے امت محمدی کا حساب ہوگا اور میزان مین پہلے اُنھین کے اعمال تولے جاینگے اور پلصراط پر پہلے اُنھین کا گذر ہوگا اور بہشت مین پہلے ہی داخل ہونگے یُحَاسَبُ ابْنَ اٰدَمَ یہ حدیث سابق الذکر کا ٹکڑا ہی چونکہ تخلیق مین مقصود اصلی بنی آدم تھے اسی لیے حساب بھی اُنھین کے لیے ہی حدیث مین ہی یَا لَیْتَ رَبُّ مُحَمَّدٍ لَمْ یَخْلُقْ مُحَمَّدًا (اے کاش محمد کا رب محمد کو نہ پیدا کرتا) ایک دن صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ایک درخت کے نیچے تشریف فرما تھے اُنھون نے دیکھا کہ ایک پرندہ اُڑ رہا ہی اس ڈال سے اُس ڈال پر جاتا ہی آپنے فرمایا طُوْبٰی لَكَ یَا طَائِرُ (اے طائر تیرے لیے خوشی ہی) جہان

تیرا دل چاہتا ہی بیٹھتا ہی جہان دل چاہتا ہی سوتا ہی جہان چاہتا ہی جاتا ہی بیچارے
ابو قحافہ سے تو بہتر ہے کیونکہ وہ جہان بیٹھا لکھ لیا چپ رہا لکھ لیا کھڑا ہوا لکھ لیا
کاش مین تیرے قالب مین اور تو میرے قالب مین ہوتا۔ قیامت کے دن فرشتون
سے بھی حساب ہوگا مگر اُنکے لیے عبادت الٓہی مین مصروف رہنے کی وجہ سے عذاب نہین
پس گویا بمنزلہ حساب نہونے کے ہی چارپایون اور درندون سے بھی پرسش ہوگی اور
بدلہ ظلم اور زبردستی کا ایک سے دوسرے کو دلوایا جائیگا حدیث مین ہی کہ اگر بے سینگ
والون کو سینگ والون نے دنیا مین مارا ہوگا تو بے سینگ والے کو ظلم کا حق دلایا
جائیگا چونکہ مرجع دواب خاک ہی صراط اور دوزخ سے محفوظ ہین پس گویا انپر حساب بھی
نہین ہی مسلمانان اُمت مرحومہ نجات پا جائینگے اور جانور اور چارپائے خاک مین ملجائینگے
تو کفار بھی تمنا کرینگے یَا لَیۡتَنِیۡ کُنۡتُ تُرَابًا (کاش ہم بھی مٹی ہوجاتے) لیکن یہ آرزو بیکار
ہوگی کچھ فائدہ نہ دے گی اللہ تعالےٰ قرآن شریف مین فرما چکا ہی فَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ
ذَرَّۃٍ خَیۡرًا یَّرَہٗ وَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ (جو ذرے کے برابر نیکی کرے گا وہ
اُسکو دیکھے گا اسی طرح جو ذرے کے برابر بدی کریگا اُسکو بھی دیکھے گا) بیشک حساب اسی
اندازے پر ہوگا جسے نجات پائی وہ اپنی مراد کو پہونچا فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِیۡمًا اسی پر دلیل
ہے اور اگر دوزخ مین گیا تو کُلَّمَاۤ اَرَادُوۡۤا اَنۡ یَّخۡرُجُوۡا مِنۡهَاۤ اُعِیۡدُوۡا فِیۡهَا (جب اسمین سے
نکلنے کا قصد کرینگے تو اُسی مین پلٹادیے جائینگے) قیامت مین اکثر بنی آدم وہ ہونگے جنکی
ہمرکابی فرشتے کرینگے مگر اُنکے براق کے سم کے برابر بھی نہ پہونچینگے اور وہ بہت ہونگے جنکے
گلے مین لعنت کا طوق اور پیشانی پر لعنت کا داغ ہوگا لَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا یَنۡظُرُ اِلَیۡهِمۡ
یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ وَلَا یُزَکِّیۡهِمۡ (نہ قیامت مین اللہ اُنسے کلام کرے گا نہ نظر کریگا نہ اُنکو ستھرا
کریگا) انھین کی شان مین ہی اور دوزخ مین اوندھے ہونگے بِکُلِّ نِعۡمَۃٍ اَنۡعَمَهَا عَلَیۡهِ
(ہر وہ نعمت جو اللہ نے دی ہی اُسپر حساب کیا جائیگا) یہ حدیث سابق کا ٹکڑا ہی نعمت
کی دو قسمین ہین (۱) ذاتی (۲) غیر ذاتی اور ذاتی کی دو قسمین ہین ظاہری اور باطنی نعمت باطنی دل
جگر پھیپھڑا کبد طحال اور اندرونی چیزین ہین جس سے ظاہر بدن قائم ہی اور نعمت ظاہری

آنکھ کان ہاتھ پاؤن ہین بعض کے نزدیک نعمت ظاہری کا فائدہ بھی باطنی ہی جیسے آنکھ ظاہری اُسمین بینائی باطنی زبان ظاہری اُسمین گویائی باطنی نعمت ہی۔ دنیا مین بعض ایسے انسان بھی ہین جو باوجود زبان ہونے کے گونگے ہین اور ایسے بھی ہین جو باوجود کان ہونیکے بہرے ہین قرآن شریف مین ہی وَاَسْبَغَ عَلَیْکُمْ نِعَمَہٗ ظَاھِرَۃً وَّبَاطِنَۃً (اللہ نے تمپر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتین پوری کردین) غیر ذاتی نعمت مین گھوڑا اونٹ عورت مال کھیتی کپڑا وغیرہ داخل ہی ان سب کی تمسے پرسش ہوگی کہ تمنے انکے کیا حقوق ادا کیے اور نعمت باطنی سے کہ ذاتی ہے اول سوال دل سے ہوگا کہ اے بندے ہمنے تجھے دل دیا اُسمین عقل کو ودیعت کیا تونے شکر اور محبت اور رضا اور شفقت کو اسمین کیون جگہ نہ دی اور اُسکو عجب اور ریا اور تکبر اور حرص اور حقد اور غضب کا گھر کیون بنایا اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْئُوْلًا (بیشک کان آنکھ دل سبکی ان مین سے پرسش انسان سے کی جائے گی) اسیطرح آنکھ کان سے بھی پرسش ہوگی اور زبان سے بھی پوچھا جائیگا اور یہ دشوار حساب ہی کیونکہ زبان کی وجہ سے اکثر گناہ ہوتے ہین جیسے جھوٹ چغلخوری غیبت جھوٹی گواہی قذف محصنہ فحش بکنا وغیرہ وغیرہ کسی نے حضرت رسولخدا علیہ التحیۃ والثنا سے دریافت کیا کوئی شخص زبان کی وجہ سے بھی دوزخ مین جائیگا آپنے فرمایا اکثر خلقت زبان کی بدبختی سے دوزخ مین اوندھی ہوگی جسطرح ذاتی نعمت سے پرسش ہوگی اسیطرح غیرذاتی سے بھی ہوگی آفتاب ماہتاب کا نفع بھی نعمتون مین شامل ہی ان نعمتون کے ادائے شکر کی بھی پرسش ہوگی قرآن شریف مین ہی وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا (اگر تم نعمات الٰہی شمار کرنا چاہو تو نہین شمار کرسکتے) وَیُسْئَالُ عَنْ شُکْرِھَا یعنے بندونپر تمام نعمتین ظاہر کرکے پوچھا جائیگا تمکو ہماری یہ نعمتین ملین ہر نعمت کے عوض مین تمنے کیا شکر کیا شکر دل اور زبان اور ہاتھ اور پاؤن سے ہوتا ہی دلمین جان لے کہ یہ نعمت خدا کی دی ہوئی ہی اور اپنے کام کو اپنے دھیان سے نہ جانے اور نہ اپنے کو اس نعمت کا مستحق سمجھے یہ شکر دل کا ہی نعمت کا ذکر کرے اور الحمد للہ کہنے کی عادت ڈالے قرآن شریف مین ہی وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ (اپنے رب کی نعمتون کا ذکر کیا کرو) اور حدیث مین ہی اَلتَّحَدُّثُ بِالنِّعْمَۃِ شُکْرٌ (نعمت کا ذکر

کرنا شکر ہی یہ زبان کا شکر ہوا اور ہاتھ پاؤن سے گناہ نہ کرے نیک کام کرے یہ ہاتھ پاؤن کا شکر ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ اگر تم دل سے شکر کروگے تو مین زیادہ کرونگا کیونکہ قیامت کے دن شکر کی پرسش دل زبان جوارح سب سے ہوگی غیر ازنعمت اشیاء خبزیا کل یہ حدیث سابق الذکر کا ٹکڑا ہی اور حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی اَکْرِمُوا الْخُبْزَ فَاِنَّہٗ اُنْزِلَ مِنْ بَرَکَاتِ السَّمَاءِ روٹی کی بزرگی کرو کیونکہ وہ آسمان کی برکتون مین سے اتاری گئی ہی تمام روٹیون مین اعلیٰ روٹی بے چھنے گیہون کی اور سب سے کم مرتبہ بے چھنے جو کی روٹی ہوتی ہی حدیث قدسی مین ہی اَلْبُرُّ مِنْ بَہَائِیْ وَالشَّعِیْرُ مِنْ عَظْمَتِیْ حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہی گیہون میری رونق مین سے اور جو میری عظمت مین سے ہی جو انکو گرامی رکھیگا مین اسے دین و دنیا مین گرامی کرونگا جو انکی توہین کریگا مین اسکی توہین کرونگا۔ روٹی سامنے آنے پر سالن کا انتظار کرنا روٹی کی توہین ہی پس چاہیے کہ جب سامنے روٹی آجائے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہکر کھانا شروع کردے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین جیسا آٹا اب ہوتا ہی نہین ہوتا تھا اسکی وجہ یہ تھی کہ آپکے زمانے مین چھلنی نہ تھی آپ کی رسول پوشی کے بعد ہوئی ہی بعض علما کا قول ہی کہ آپکے بعد سب سے پہلے جو بدعت حادث ہوئی ہی وہ چھلنی اور خوان ہی ایک شخص نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی دعوت کی جب آپ اسکے مکان پر تشریف لے گئے تو وہان چھلنی دیکھی پوچھا یہ کیا ہی اُسنے بتایا کہ ہم اسمین آٹا چھانتے ہین انھون نے کہا میرے سامنے چھانو مین بھی دیکھون اُسنے تھوڑا آٹا چھانا یہ نعرہ مارکر اٹھ کھڑے ہوئے اور مسجد نبوی کی طرف چلے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوکر کہا اے صدیق اسلام چلا بدعت شروع ہوگئی مسلمان تمتع دنیا مین پڑگئے اور پیروی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم چھوڑدی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے سبب پوچھا انھون نے پورا ماجرا بیان کیا حاضرین مسجد بیقرار ہوکر رونے لگے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین بعض لوگ جو کے آٹے مین پھونک ماردیا کرتے تھے جس سے کچھ بھوسی نکل جاتی تھی اور کچھ باقی رہتی تھی

لیکن گیہون کے آٹے مین یہ بھی نہین کرتے تھے بعض صحابہ نمک کو سالن بناتے تھے یعنی خالی
نمک ہی کے ساتھ روٹی تناول فرما لیتے تھے اور صحابہ کا اکثر سالن سرکہ ہوتا تھا اور حضرت
سرور کائنات علیہ التحیۃ و الصلوات تین دن برابر گیہون کی روٹی تناول نہین فرماتے تھے
اور یہ نہ کھانا کسر نفس کے لیے تھا نہ بخل اور تنگی کے سبب سے۔ مروی ہی کہ ایکبار حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے پالودہ بنایا اور حاضر خدمت نبوی ہوے معلوم ہوا کہ آپ حضرت حفصہ
رضی اللہ عنہا کے یہان ہین یہ وہان تشریف لے گئے اور پالودہ پیش کیا آپنے تناول فرمایا
پھر بنانے کا طریقہ پوچھا اُنھون نے بیان کیا آپنے فرمایا اچھی نعمت ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ
خوش ہوے دوسرے دن پھر پالوہ تیار کر کے لائے اُسدن آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ
کے یہان تھے اُس روز بھی آپنے تناول فرمالیا تیسرے دن پھر لائے آپ حضرت زینب
رضی اللہ عنہا کے یہان تھے جب آپنے اُنھین دیکھا رونے لگے جب یہ قریب آئے تو آپکو
روتے دیکھا آپنے اُنسے پوچھا شاید تم کل والی نعمت پھر لائے ہو اُنھون نے کہا ہان آپنے
فرمایا اے عمر اُسکو دور کرو مین فرعون و نمرود نہین ہون اللہ نے مجھے اس قسم کے طعام اور نعمتین
کھانیکو نہین بھیجا ہی مین نے دو روز تمھاری خاطر سے کھا لیا اگر مین دنیا مین ایسے ہی کھانے
کھایا کرون تو کل قیامت مین گناہگارونکی شفاعت کیونکر کرونگا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے یہ کلام سنا تو وہ پالودہ تقسیم کر دیا اس حدیث سے کئی باتین معلوم ہوئین (۱) انسان کو زبان
کے ذائقہ کا پابند نہونا چاہیے (۲) برادر مسلمان کی دل شکنی نہ کرنا چاہیے (۳) تین دن متصل گیہون
نہ کھانا چاہیے (۴) امر جزئی مین بھی اقتدائے سنت کا لحاظ رکھنا چاہیے (۵) جو تمتع دنیوی سے
دست بردار ہو اُسے شفاعت کا مرتبہ ملتا ہی اب پھر حدیث سابق کا بیان ہوتا ہی جو روٹی
کھاتا ہی اُسکا حساب نہوگا اور یہ بات یا کلہ کی قید سے معلوم ہوتی ہی لیکن کھلانیوالا اگر
دکھانے کے لیے کھلاتا ہی تو مستحق حساب دینے کا اور عذاب کا ہوگا اور اگر صرف اللہ کے لیے
تو ثواب اور حساب کا مستحق ہوگا۔ کئی قسم کے کھانے ایسے ہین جنکا حساب نہین ہوتا (۱) جو کھانا
بقدر کفاف غلبہ اشتہا کے وقت بغیر سالن کے کھائے (۲) جو افطار کے لیے مہیا کیا جائے اگر ایک
سالن سے ہو لیکن جب دو سالن سے ہوگا تو حساب دینا ہوگا (۳) سحر کا کھانا روزہ رکھنے کی نیت سے

اگرچہ مرتکلف ہو (۴۲) جو مہمان کے لئے مہیا کیا ہو اگرچہ انواع اقسام کا بھی ہو اور خود اسی کے ساتھ کھائے۔ نقل کیا ہر کہ جب دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ خدمت نبوی مین حاضر ہوے اور اسلام لائے تو آپنے اُنکی دعوت کی اور گیہون کی روٹی اور پانچ قسم کے سالن پکوائے وہ پانچ سالن یہ تھے گوشت انڈا سرکہ دہی اونٹ کا دودھ اور خود بھی دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔ دحیہ نے کہا یا حضرت آپ تو کبھی دو سالن تناول نہین فرماتے تھے اور آج آپ پانچ سالن کھاتے ہین آپنے فرمایا جو نعمت مہمان کے لیے تیار کرائی جائے اور اُسی کے ساتھ کھائی جائے اُسکا حساب نہین ہر۔ ایک حدیث مین ہر کہ ایکبار آپ کہین سے تشریف لا رہے تھے گرمی کا وقت تھا ایکدرخت کے سایہ مین بیٹھ گئے قریب ایک گانون تھا وہان سے ایک شخص روٹی اور گوشت اور پنیر لایا آپ پنیر اور صحابہ سالن سے روٹی تناول فرماتے تھے اُس شخص نے کہا یا حضرت یہ کھانا حلال کمائی کا ہر آپنے فرمایا مجھے ایک ہی سالن کافی ہر کیونکہ اسکا حساب دینا آسان ہر اور دو سالنون مین حساب سخت ہوگا اسکو امام غزالی نے سندالابرار مین لکھا ہر منقول ہر کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو ملک شام پر امیر کرکے بھیجا ایکسال کے بعد اُنھون نے مال بھیجا اور مال لیجانے والے سے کہدیا کہ تو دیکھتا آنا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عادات جادۂ سنت پر ہین یا نہین جب وہ شخص امیرالمومنین کے یہان سے مال دیکر واپس گیا اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہونچا تو نعرہ مارکر آسنے اپنی پگڑی پھینکدی اور کہا دین جاتا رہا اسلیے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو عادتین چھوڑدین ایک دوسرے فرش پر بیٹھنے لگے دوسرے اُنکے دسترخوان پر مین نے دو سالن دیکھے حضرت سلمان یہ حال سنکر روئے اور اُمور حکومت ترک کرکے جامۂ فقر پہنا اور مدینہ منورہ کو روانہ ہوے جب وہ قریب مدینہ پہونچے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اُنکے آنے کی خبر معلوم ہوئی استقبال کیا جب حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے اُنھین دیکھا نعرہ مارکر کہا آپ دوزخی ہوگئے کیونکہ آپ دین سے دور ہوگئے اور آپنے سنت نبوی کو ترک کردیا حضرت عمر پریشان ہوے اور فوراً غش کھاکر پڑے آپ کے منھ پر پانی چھڑکا گیا ہوش آیا

آپنے رو کر پوچھا اے سلمان سچ کہو مین نے کیا کیا اُنھون نے کہا آپ نے دو سالن کھائے اور دو بسترے فرش پر بیٹھے آپنے پوچھا تم سے کسنے کہا اُنھون نے بتایا وہ بلائے گئے اور دریافت کیا اُنھون نے کہا مین نے آپکے دسترخوان پر دو سالن دیکھے اور آپکو دو بسترے فرش پر بیٹھے دیکھا آپنے تبسم فرماکر کہا اے سلمانؓ مین اُس زمانے مین بیمار تھا طبیب نے علاج بتایا تھا کہ انڈے کی زردی سے کھاؤ اور جہان پر مین بیٹھا تھا اکہرا فرش تھا فقط آگے سے دوہرا دیا تھا حضرت سلمان رضی اللہ عنہ خوش ہوئے اور آپ سے بغلگیر ہوئے پھر کہا مین بغیر آپکی اجازت کے اپنے کار منصبی کو چھوڑ کر حاضر ہوا ہون اب اگر حکم ہو تو فوراً واپس جاؤن اور اگر اجازت ہو تو زیارت روضہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کرون آپنے فرمایا تم دو ایکدن یہان قیام کرو حاصل اسکا یہ ہے کہ ہر مومن کو ذرہ برابر بھی مخالفت سنت نبوی کرنا زیبا نہین ہے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے شِرَارُ اُمَّتِی الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ مُخَّ الْحِنْطَةِ (میری اُمت مین شریر تر وہ لوگ ہین کہ گیہون کا مغز میدہ کھاتے ہین) جاننا چاہیئے کہ میدہ کھانا حرام نہین ہے بلکہ اسکا دوام کرنا تنعم کی علامت ہے اور یہ اچھی عادت نہین ہے حدیث مین ہے شِرَارُ اُمَّتِی الَّذِیْنَ عَیْشُھُمْ فِی التَّنَعُّمِ (میری امت مین شریر تر وہ لوگ ہین جنکی زندگی عیش مین بسر ہو) گوشت سے جتنے سالن پکتے ہین جیسے قورمہ وغیرہ انکا شمار عمدہ ترین سالنون مین ہے اور سرکہ اور نمک کمتر بن سالنون مین ہین آخرت کو اختیار کرنیوالے سالن سے پرہیز اور نفس کی مخالفت کرتے ہین ہر مومن کو دنیا اور حیات دنیا کو دوست نہ رکھنا چاہیئے بلکہ آخرت کو دوست صادق جانے حدیث مین ہے مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَآءَہٗ وَمَنْ کَرِہَ لِقَآءَ اللّٰہِ کَرِہَ اللّٰہُ لِقَآءَہٗ (جو شخص اللہ سے ملنا پسند کریگا اللہ اُس سے ملنے کو پسند کریگا اور جو اللہ سے ملنے کو بُرا جانیگا اللہ اُس سے ملنے کو بُرا جانیگا) اور ملنے سے موت مراد ہے کیونکہ بغیر موت کے دیدار الٰہی حاصل نہین ہوتا جبتک انسان دنیا کو محبس نہ جانے عقبیٰ پر مائل نہین ہوسکتا اور عیش مین بسر کرنیوالا دنیا کو محبس نہین جانتا بلکہ باغ سمجھتا ہے ایک شخص حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین دودھ جسمین شہد ملا تھا لیکر حاضر ہوا آپ نے اسے نہ پیا اور فرمایا دنیا کے قید خانہ مین

ایک ساتھ دو شربت نہ پینا چاہیئے۔ مروی ہو کہ ایک مرتبہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے یہان چار سالن تھے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہانے فرمایا ایک ایک سالن پسند کرلو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے شہد کو اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے روغن اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے دودھ پسند کیا گوشت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے باقی رہا یہ چارون ایک دسترخوان پر بیٹھے ہوے اپنا اپنا سالن کھاتے تھے کہ حضرت نبی کرم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوے اور ایک جگہ یہ چار سالن دیکھکر آپ کو تکدر ہوا اور فرمایا اَنْتُمَا اَھْلُ بَیْتِیْ اَمْ اٰلُ فِرْعَوْنَ وَھَامَانَ (تم میرے اہل بیت ہو یا فرعون اور ہامان کے) یہ چارون رونے اور تھرانے لگے پھر عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم مین ہر ایک کا سالن اُسکے سامنے ہو کوئی ایک دوسریکا شریک نہین ہو آپ خاموش ہوگئے پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ آپنے بھی کھانا تناول فرمایا دَمَاءٌ قُرَاحٌ یَّشْرَبُہٗ یہ حدیث مسبوق الذکر کا ٹکڑا ہو یعنی دوسری وہ چیز جسکا حساب نہوگا تازہ پانی ہو جو غلبہ تشنگی کے وقت پیا جاتا ہو لیکن آب سرد کا حساب دینا ہوگا اس حدیث مین پینے کی قید ہو پس بغیر ضرورت جو پانی صرف حظ نفس کے لیے صرف کیا جائے اُسکا بھی حساب دینا ہوگا پیاسے کو پانی پلانا باعث مزید ثواب ہو حدیث مین ہو مَنْ سَقٰی مُؤْمِنًا شَرْبَۃَ مَاءٍ اَعْطَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِکُلِّ قَطْرَۃٍ ثَوَابَ اَلْفِ حَسَنَۃٍ (جو کوئی کسی مومن کو ایک گھونٹ پانی پلائے اللہ تعالےٰ ہر قطرے کے بدلے پلانے والے کو ایکہزار نیکی کا ثواب دیگا) پانی بڑی نعمت ہو اللہ نے پانی پر زندگی کو منحصر کیا ہو قرآن شریف مین ہو وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ (ہم نے پانی سے ہر شے کو زندہ کیا) اور حدیث مین ہے اِنَّ اللّٰہَ اَحْیٰی جَمِیْعَ الْاَشْیَاءِ بِالْمَاءِ لَوْلَا الْمَاءُ لَخَرِبَتِ الدُّنْیَا (اللہ نے تمام چیزونکو پانی سے زندہ کیا اگر پانی نہوتا تو دنیا خراب ہوجاتی) پانی کی قدر پیاسے جانتے ہین جو پانی سے ترسَون وہ پیاسون کا حال کیا جان سکتے ہین جاننا چاہیئے کہ عذاب دوزخ کے دس حصہ مین نو حصے بھوک اور پیاس اور ایک حصہ دوسرے عذاب ہین اللہ تعالیٰ فرماتا ہو کہ دوزخی جنتیون کے نام لے لیکر کہینگے اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا مِنَ الْمَاءِ اَوْمِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ

اے ہمارے باپ اور اے بھائی اور اے بہن اور اے شوہر اور اے دوست ہم بھوک اور پیاس سے ہلاک ہوگئے جو نعمتین کھانے اور پانی کی اللہ نے تمکو دی ہین اُنمین سے ہمکو بھی دو وہ جواب دینگے اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِيْنَ (اللہ نے کفار پر نعمتین حرام کردی ہین) دوزخیون کو کھانے پینے کو پیپ اور زقوم ملیگا چونکہ آب سرد نعمت عظیم ہو اسی لیے اسکا حساب لیا ہوگا حدیث مین ہو اَلْمَاءُ الْبَارِدُ نِعْمَةٌ يُسْئَالُ عَنْهَا (ٹھنڈا پانی نعمت ہو اُس سے سوال کیا جائیگا) مروی ہو کہ ایک مرتبہ حضرت رسولخدا علیہ التحیۃ و الثنا تپش آفتاب کی وجہ سے ایک درخت کے سایہ مین تشریف فرما تھے آپنے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پانی مانگا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فوراً گرم روٹیان لاکر حاضر کین آپنے صحابہ کے ساتھ اسے تناول فرمایا اور ٹھنڈا پانی پیا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حاضر ہوکر کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آج آپنے ایک مقام پر تین نعمتون سے حظ اُٹھایا (۱) سایہ (۲) روٹی گرم (۳) پانی سرد قیامت مین اُنکی آپ سے پرسش ہوگی ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ اسپر شاہد ہو آپ اسقدر روے کہ ریش مبارک تر ہوگئی اسکے بعد سے آپ نے کبھی گرم روٹی کو سرد پانی کے ساتھ تناول نہین کیا اسی لیے بزرگان دین بھی گرم روٹی اور سرد پانی پینے سے احتیاط کرتے ہین افسوس ہو ہم ایسے سیہ کار و نیز شربت اور برف پیتے ہین اور حساب سے نہین ڈرتے اللہ کی نعمتون کا شکر نہین ادا کرتے۔ حدیث مین ہو كُلُّ شُرْبَةٍ يَشْرَبُهَا الصَّائِمُ لَا يُسْئَالُ عَنْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (ہر وہ شربت کہ روزہ دار پیتا ہو اُس سے سوال نہین ہو) جاننا چاہیے کہ کل مین وہ شربت داخل نہین ہین جو منشی ہون بلکہ کل سے بعض شربت یعنے جو حلال ہین مراد ہین اللہ تعالی نے فرمایا ہو كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهُ رَبِّيْ (سوا خدا کی ذات کے ہر شے ہلاک ہوگی) حالانکہ جنت دوزخ اور اُنکے رہنے والونکے لیے فنا نہین ہو پس معلوم ہوا کہ کل کہنا اور بعض مراد لینا جائز ہو جسطرح ٹھنڈا پانی گرمی مین نعمت ہو اسیطرح گرم پانی جاڑے مین بھی نعمت ہو حدیث مین ہو اَلْمَاءُ الْحَارُّ فِي الشِّتَاءِ نِعْمَةٌ گرم پانی جاڑون مین نعمت ہو اپس جاڑون مین ٹھنڈے پانی سے غسل اور وضو کرنا مزید ثواب کا باعث ہو حدیث مین ہو مَا مِنْ مُسْلِمٍ تَوَضَّأَ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ فِي الشِّتَاءِ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى

لَہٗ بِکُلِّ قَطْرَۃٍ مِائَۃَ اَلْفِ حَسَنَۃٍ وَّمُحِیَ عَنْہُ مِثْلُھَا سَیِّئَۃً وَّرَفَعَ لَہٗ مِثْلُھَا دَرَجَۃً وَّلَوِ اغْتَسَلَ فَکَاَنَّمَا غَمَسَ فِیْ رَحْمَۃِ اللّٰہِ وَلَہٗ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ عَلٰی بَدَنِہٖ مَدِیْنَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ کُلُّ مَدِیْنَۃٍ مِثْلُ الدُّنْیَا خَمْسِیْنَ مَرَّۃً ھٰکَذَا فِیْ تُحْفَۃِ الْاَخْیَارِ کوئی مسلمان ایسا نہین ہو کہ جاڑے مین ٹھنڈے پانی سے وضو کرے مگر لکھتا ہو اللہ اسکے لیے بدلے ہر قطرے پانی کے ایک لاکھ نیکیان اور دور کرتا ہو اسکی ایک لاکھ برائیان اور بلند کرتا ہو اسکے ایک لاکھ درجے اور اگر غسل کرے ٹھنڈے پانی سے جاڑے مین تو گویا رحمت الٰہی کے دریا مین نہایا اور اسکے لیے بدلے ہر بال کے جو اسکے بدن پر ہین ایک شہر ہی جنت مین دنیا سے پچاس حصہ زیادہ ایسا ہی تحفۃ الاخیار مین ہی) اور ایک حدیث مین ہی کہ جاڑے کے زمانے مین اگر کوئی شخص جاگے اور پانی گرم کرنیکے لیے اپنی بی بی یا لونڈی کو نہ جگائے اور سرد پانی سے وضو کرے تو اس وضو سے جو نماز پڑھے گا اسکی ہر رکعت کے بدلے ثواب ایک حج مقبول و عمرہ مبرور اور غازی اور شہید کا اسکے نامۂ اعمال مین لکھا جایگا صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے دریافت کیا اگر غسل کرے آپ نے فرمایا اسکا ثواب مین نہین جانتا اللہ ہی کو علم ہو ایسا ہی کتاب الالحج مین ہو وَثَوْبٌ یُّوَارِیْ عَوْرَتَہٗ اور جو کپڑا شرمگاہ کو چھپاتا ہو اُس سے بھی حساب نہوگا) یہ حدیث سابق کا ٹکڑا ہو جیسے طعام خوردنی و آب نوشیدنی بقدر حیات سے حساب نہوگا ویسے ہی لباس پوشیدنی بقدر ضرورت و ستر عورت و جواز نماز سے حساب نہوگا اور وہ جامہ مرد کے لیے زیر ناف سے زیر زانو تک اور عورت کے لیے تمام بدن کا ستر ہے کہ نامحرم سے اسکا چھپانا فرض ہو کپڑا موٹا ساتر ہونا چاہیے نہ کہ ایسا باریک جو ساتر نہ ہو علما کا اتفاق ہو کہ اسپر حساب نہوگا اور اس سے زیادہ پر بعض کے نزدیک نہوگا ازار اور دستار اور زیر پوش و کرتہ وغیرہ سے حساب ہوگا اور بعض کا قول ہو کہ جو کپڑا زینت کے لیے پہنا جائے اُس سے حساب ہوگا اور جو طاعت کیلیے پہنا جائے وہ نیک ہی جیسے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جمعہ اور اعیاد کیلیے کپڑے الگ رکھتے تھے اور جس کپڑے سے فقر کا اظہار ہو وہ سب سے بہتر ہو اور جو کپڑا شہرت کے لیے ہو وہ سب سے بدتر ہی یا تنگ کہ کمل یا سخت گدڑی اس خیال سے پہننا کہ

لوگ نیک اور ریاضت کرنیوالا جانین برا ہی اور اسپر سخت حساب ہوگا اور جبتک جسم پر ایسا کپڑا رہے گا اُسپر لعنت ہوگی حدیث مین ہی مَنْ لَبِسَ لِبَاسَ الشُّهْرَةِ فَهُوَ مَلْعُوْنٌ مَادَامَ عَلٰى بَدَنِهٖ (جو شخص شہرت کے لیے کپڑا پہنے وہ ملعون ہی جبتک وہ کپڑا اُسکے جسم پر ہی) ایسے کپڑے ترک کرنا باعث اجر ہی حدیث مین ہی مَنْ تَرَكَ لِبَاسَ الشُّهْرَةِ بَرِئَ مِنَ النِّفَاقِ (شہرت کا لباس ترک کرنیوالا نفاق سے بری ہوگا) مسلما نو تمکو لازم ہی کہ میانہ لباس اختیار کرو کہ یہ بہترین لباس ہے اور زینت کے لباس سے بچو حدیث مین ہی جو کوئی باوجود قدرت کے قیمتی کپڑا پہننا ترک کرے اللہ اُسکے گناہو نکو بخشتا ہی۔ لباس ریشمی مین حساب اور عذاب دونون ہین مردون کے لیے اُنکی ممانعت ہی حدیث مین ہے مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا اَلْبَسَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِطْرَانًا مِنَ النَّارِ (جو مرد دنیا مین ریشمی کپڑا پہنے تو قیامت مین اللہ تعالے اُسکو آگ کا کپڑا پہنا ئیگا) بزرگون کا قول ہی کہ صوف پیغمبرون کا لباس اور روئی مومنون کا لباس اور ریشم عورتون کا لباس ہے حدیث مین ہی کہ جبدن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدا سے کلام کیا تو اُن کے بدن پر کملی اور سر پر صوف کی ٹوپی اور پاؤن میں کچے چمڑے کی جوتی تھی اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام بھی اکثر کملی ہی استعمال فرماتے تھے اور حضرت خاتم الانبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام اسے یوم الجزا بھی سیاہ کملی زیب جسم فرماتے تھے ایکبار سائل نے سوال کیا سوا اُس کملی کے آپ کے پاس کچھ نہ تھا آپ نے وہ کملی اُسے دیدی کسی نے پوچھا آپنے کملی کیا کی فرمایا فقیر کو دیدی پوچھنے والے نے کہا مین نے آپکے جسم اطہر کی سفیدی اس سیاہ کملی مین ایسی دیکھی جیسے آفتاب نیلگون آسمان پر ہی اور اکثر آپ لباس سفید پہنا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ زندون اور مردون دونون کے لیے یہی رنگ لباس کا اچھا ہی اور سبز کپڑا بھی آپ کو پسند تھا اور پہنتے تھے وَبَيْتٌ يَسْكُنُهُ مِنَ الْحَرِّ وَالْبَرْدِ تیسری وہ چیز جس سے حساب نہوگا مکان ہی جس مین گرمی اور سردی مین بسر کرتا ہی یہ حدیث سابق کا ٹکڑا ہی۔ گھر بقدر سکونت انبیا اور اولیا کا بھی تھا اور ہر انسان کو اس سے چارہ نہین ہی انبیا مین صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام

کے اور اولیا مین حضرت لقمان علیہ السلام کے گھر نہ تھا۔ ایک دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام صحرا مین عبادت فرما رہے تھے بارش ہونے لگی قریب ایک خیمہ آپکو نظر آیا اسمین جانیکا ارادہ کیا لیکن اسمین ایک عورت کو دیکھکر آپ فوراً پلٹ آئے اور ایک غار کیطرف چلے غار مین سانپ دیکھا وہان سے بھی پلٹے ایکدرخت کیطرف چلے وہان شیر کو دیکھا اسوقت اُنھون نے درگاہ الٰہی مین عرض کی اے پروردگار تونے ہر ایک کے لیے ٹھکانا مقرر کیا لیکن میرے لیے کچھ نہین کیا حکم ہوا جسکا کوئی ٹھکانا نہین مین اُسکا ٹھکانا ہون اگر تم کہو تو مین تمام جہان کو تمھارے لیے مسکن کر دون اے عیسیٰ چونکہ تمنے دنیا مین گھر نہین بنایا اسلیے قیامت کے دن مین تمھین ایسا گھر دونگا کہ ساتون زمینین اُسکے گوشہ مین آجائینگی چونکہ تمنے دنیا مین نکاح نہین کیا پس مین قیامت مین تمھارا نکاح کر دونگا اور انبیا و اولیا زہاد کو مہمانداری کے لیے حاضر کرونگا حضرت عیسیٰ یہ مژدہ سنکر خوش ہوے اور اللہ کی تعریف کرتے ہوئے پہاڑ پر چڑھ گئے حضرت لقمان علیہ السلام سے حضرت عزرائیل علیہ السلام نے پوچھا تین ہزار برس کی عمر پاکر تمنے گھر کیون نہ بنایا اُنھون نے جواب دیا جسکے پیچھے تم ایسا فرشتہ لگا ہو وہ گھر بنا کر کیا کرے شرعاً ہر شخص کو تین گھر بنانیکی اجازت ہی ایک اپنی بی بی کے لیے دوسرا اولاد کے لیے تیسرا مہمان کے لیے جبتک یہ تیسرا گھر قائم رہیگا روزانہ سو برس کی عبادت کا ثواب اُسکے نامۂ اعمال مین لکھا جائیگا حدیث مین ہی کہ جو شخص مہمانداری کے لئے گھر بناتا ہی تو ہر ایک اینٹ لگانے کے عوض مین ایک مہینہ کی عبادت کا ثواب اُسکے نامۂ اعمال مین لکھا جاتا ہی ایسا ہی فضائل ناصری مین ہے عمارت مین تکلف اور چھ ہاتھ سے زائد بلند نہ کرنا چاہیئے حدیث مین ہی چھ ہاتھ سے زائد عمارت بلند کرنوالے سے پکار کر فرشتے کہتے ہین یَا عَدُوَّ اللّٰہِ اِلٰی اَیْنَ تَصْعَدُ (اے اللہ کے دشمن کہانتک چڑھے گا) حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا دولتخانہ ایسا تھا کہ اگر کوئی دراز قامت ہوتا تو سر مین چھت لگجاتی اور آپنے فرمایا ہی مَامِنْ یَوْمٍ اِلَّا وَمَلَکَانِ یُنَادِیَانِ یَا اَهْلَ الدُّنْیَا وَلِدُوْا لِلتُّرَابِ وَاجْمَعُوْا لِلذِّهَابِ وَابْنُوْا لِلْخَرَابِ وَاَنْتُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ مُحَاسِبُوْنَ مُعَاقَبُوْنَ (کوئی ایسا دن نہین ہی کہ گذرتا ہو مگر دو فرشتے ندا کرتے

ہمارے دنیا کے لوگو جنو مٹی مین ملنے کے لیے اور مال جمع کرو جانیکے لیے اور عمارت بنا و خراب ہونے کے لیے اور تم اس سے حساب کیے گئے عذاب کیے گئے ہو احدیث مین ہے کہ رسولخدا علیہ التحیۃ والثنا کے دروازے کی اینٹین ہل گئی تھین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اگر اجازت ہو تو ان اینٹون کے نیچے مٹی لگا دون آپنے فرمایا کچھ ضرورت نہین ہمکو یہی کافی ہے اگر تم اس کام مین مشغول ہو اور تمہارے پاس موت کا فرشتہ پہونچ جائے اور اس کام مین دیکھے تو شرمندگی ہوگی - ایکدن آپ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے مکان کے قریب تشریف لے گئے وہ اپنے بالاخانہ پر کھڑکی بنوا رہے تھے آپ انکی طرف دیکھتے تھے اور روتے تھے پھر آپنے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ اپنے باپ سے کہدو کہ یہ کام نہ کرو قبر کی عمارت مین مشغول ہو گھر کے بنانے سے کیا فائدہ ہے انھون نے جاکر اپنے والد سے کہا وہ رونے لگے اور اسکو اسیطرح چھوڑ دیا بعض علما کے نزدیک پختہ مکان بنانا مکروہ ہے اور بعض کے نزدیک حرج نہین ہے حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے فرعون کے وقت تک پختہ اینٹ نتھی سب سے پہلے فرعون ہی نے پکی اینٹ بنوائی ہے حدیث مین ہے کہ آسان ترین گھرون کا حساب گیلے نے اور گھانس کا گھر ہے - مروی ہے کہ بنی نضیر کا ایک شخص حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے گانون مین مہمان لے گیا اور آپ کو نے اور گھانس کے گھر مین اتارا اور معذرت کی کہ یہان کوئی مکان پتھر یا اینٹ کا نہین ہے جسمین آپکو اتارتا آپنے فرمایا تو خوش ہو کہ تیرے پاس پختہ مکان نہین ہے تجھ سے قیامت مین حساب بھی آسان ہوگا بہت لوگ قیامت مین تمنا کرینگے کہ کاش دنیا مین ہمارے گھر بھی نے اور گھانس کے ہوتے نقل کیا ہے کہ حضرت امام حسن بصری کو ایک شخص نے مہمان کیا اسکے دو گھر تھے ایک پتھر کا دوسرا نے کا اور دونون مین اسنے آپ کی مہمانداری کا سامان کیا تھا اسنے پوچھا آپ کہان قیام فرمائینگے آپنے نے کے مکان کو اختیار کیا اور فرمایا یہ سایہ اس سایہ سے بہتر ہے جسکا حساب سخت ہو یعنی نے کے مکان سے امن ہوتا ہے اور پختہ سے تکبر نے کے مکان سے تو اضع زیادہ ہوتی ہے - عمارت کی دو قسمین ہین (۱) مٹی کی (۲) دل کی - دل کی عمارت مٹی کی عمارت سے

پختہ اینٹ فرعون کی ایجاد ہے

افضل ہے دلپر ایکدرم صرف کرنا مٹی پر ستر ہزار درم خرچ کرنے سے بہتر ہی دل کی عمارت مین کوشش کرو نہ مٹی کی عمارت مین ۵

دل بدست آور کہ حج اکبرست	از ہزاران کعبہ یک دل بہتر است
کعبہ بنگاہ خلیل آزر ست	دل گذرگاہ جلیل اکبر است

فَمَا اُعْطِی فَضْلًا عَلٰی ھٰذَا اُحُوْسِبَ عَلَیْہِ وَیُسْئَالُ عَنْ شُکْرِہٖ (جو ان چار چیزونپر زیادہ دیا گیا اُس سے حساب کیا جاویگا اور اُسکے شکر سے پرسش ہوگی) یہ حدیث سابق کا ٹکڑا ہی اگر زیادتی اچھی ہوتی تو آپ اَللّٰھُمَّ اُرْزُقْنِیَ الْعَفَافَ وَالْکَفَافَ (اے اللہ مجھے حلال روزی بقدر کفایت عطا کر) نفرماتے اور یہ دعا نہ کرتے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ فَقِیْرًا صَابِرًا وَّلَا تَجْعَلْنِیْ غَنِیًّا شَاکِرًا (اے اللہ مجھے صابر فقیر کر اور شاکر تو انگر نہ کر) اور یہ دعا آپ کے ورد نہوتی اَللّٰھُمَّ مَنْ اَبْغَضَنِیْ فَاَکْثِرْہُ مَالَہٗ وَوَلَدَہٗ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ فَارْزُقْہُ الْعَفَافَ وَالْکَفَافَ (اے اللہ جو مجھسے دشمنی رکھے تو اُسکو مال اور اولاد زیادہ دے اور جو مجھسے دوستی رکھے اُسکو پرہیزگاری اور بقدر حاجت روزی دے) اصل اصول نعمائے الٰہی کی یہی چار چیزین ہین جنکا حدیث سابق الذکر مین بیان ہی کھانا پانی گھر کپڑا اللہ تعالے کپڑ اعطا کرنیکا احسان جتاتا ہی اور اپنے کلام پاک مین ارشاد فرماتا ہی یَا بَنِیْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِکُمْ (اے بنی آدم بیشک ہم نے تمپر وہ لباس اتارا جو تمھارے عیوب چھپاتا ہی) اسکے بعد فرماتا ہی وَرِیْشًا وَّلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِکَ خَیْرٌ ذٰلِکَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ لَعَلَّھُمْ یَذَّکَّرُوْنَ (اور ہم نے لباس کو تمھارے لیے زینت کرکے بھیجا اور لباس پرہیزگاری کا بہتر ہی یہ اللہ کی نشانیون مین سے ہی تاکہ وہ نصیحت مانین) اس آیت کی مختصر تفسیر یہ ہی یَا بَنِیْٓ اٰدَمَ خاص بنی آدم مخاطب کیے گئے کیونکہ انکے سوا کسی کو لباس کی حاجت ہی فرشتون کے لیے نور اور حورون کے لیے حُلّہ اور پرندون کے لیے انکے پشم لباس ہین مخصوص کپڑے کے ساتھ انسان ہی ہین قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِکُمْ یعنے اللہ نے عین لباس نازل نہین کیا بلکہ سبب لباس

نازل کیا وہ باران رحمت ہی جس سے روئی بنولے کے درختون سے پیدا ہوتی ہے
گھانس کھا کر دُنبے مینڈھے اور اونٹ وغیرہ فربہ ہوتے ہین اُنسے اُون و پشم نکلتا ہی
ریشم کے کیڑے پلتے ہین اُنسے ریشم ملتا ہی یہ لباس ہر فصل کے مطابق ہوتے ہین سبب
مسبب کے معنے مین ہی جیسے قرآن شریف مین وَفِی السَّمَآءِ رِزْقُکُمْ (آسمان
مین تمھارا رزق ہی) یعنے باران رحمت آسمان مین ہی جو روئیدگی و پیدائش
رزق کا باعث ہوتا ہی مطلب یہ ہی کہ ہم نے باران رحمت بھیجا اور ہمین نے روزی
بھیجی اور ہمین نے لباس بھیجا تاکہ تم اُس کسے بھوک کو دفع کرو لباس سے اپنا ستر چھپاؤ
اور ہماری اطاعت مین جان و دل سے مستعد ہو وَرِیْشًا بعض کے نزدیک جس سے
شرمگاہ ڈھکے اُسے لباس اور جس سے شرمگاہ کے علاوہ تمام جسم ڈھکے اُسے ریش
کہتے ہین اور بعض کے نزدیک لباس عام کپڑے کو کہتے ہین اور ریش سے مراد ریشم
کا کپڑا مردون کے لیے اور ریشم عورتون کے لیے اور بعض کے نزدیک لباس سے کپڑا
اور ریش سے اسباب خانہ مراد ہے جیسا کہ حدیث مین ہی ان اعطی رجلا مائۃ ناقۃ
برِیشِھا (حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سو اونٹ مع اُسکے
اسباب کے عطا فرمائے) پس حدیث مین ریش سے اسباب مراد ہی پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہی
وَلِبَاسُ التَّقْوٰی یعنے تمھارے عیوب جسمانی کی پوشش کے لیے ظاہری لباس اور
عیوب روحانی کے لیے باطنی لباس دیا اور وہ تقویٰ اور پرہیزگاری ہی پس تم ظاہر بدن
کو لباس سے اور باطن بدن کو تقوی سے ڈہانکو لباس اسلیے دیا ہے کہ نامحرم کی تمپر نظر
نہ پڑے تقویٰ اسلیے دیا ہی کہ شیطان کے مکر و فریب سے بچے رہو پھر اللہ تعالےٰ فرماتا
ہی ذٰلِکَ خَیْرٌ یعنے لباس تقویٰ بہترین لباس ہی پھر ارشاد ہوتا ہی ذٰلِکَ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ
یعنے ہم نے باران رحمت بھیجا اور اُسکی وجہ سے بنولے اُگے روئی پیدا ہوئی پھر اُس
روئی کسے تمنے اپنے لیے لباس بنایا یہ جتنی باتین ہین سب اللہ تعالیٰ کی نشانیان
ہین کہ پہلے پانی برستا ہے پھر زمین اُسکو جذب کر لیتی ہی پھر درختون کو نمو کی قوت دیکر
بڑھاتی ہے پھر اُس سے تم اپنے پہننے کے لیے طرح طرح کے لباس بناتے ہو پھر ارشاد ہوتا ہی

لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ شاید وہ نصیحت پذیر ہون اور ہماری قدرت کاملہ کے مقر ہون منکر نہون رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ اے اللہ مجکو اور میرے ماں باپ کو اور تمام مسلمانون کو قیامت کے دن بخشدینا اور اپنے عذاب سے محفوظ رکھنا آمین بحرمتہ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین

المجلس السادس فی الشکر والذکر والصبر

چھٹی مجلس شکر اور ذکر اور صبر کے بیان مین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ حَضْرَةِ الرِّسَالَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِعَبْدٍ خَيْرًا اَعْطَاهُ قَلْبًا شَاكِرًا وَّلِسَانًا ذَاكِرًا وَّبَدَنًا صَابِرًا فِي الْبَلَاءِ روایت حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی کہ آپنے فرمایا ہے جب اللہ تعالے اپنے کسی بندے کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اسکو شکر کرنیوالا دل اور ذکر کرنیوالی زبان اور بلاؤنپر صبر کرنیوالا جسم عطا فرماتا ہے اس حدیث کے راوی لیسے باعظمت ہین جنکی شان مین حضرت رسول خدا علیہ التحیتہ والثنا نے فرمایا ہے اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا مین علم کا شہر ہون اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اسکا دروازہ ہین اس حدیث مین اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِعَبْدٍ خَيْرًا واقع ہے جب کسی بندے کیلئے اللہ تعالی آسانی کا ارادہ کرتا ہے یعنے اسکی تقدیر مین نیکی لکھی گئی ہے اور وہ سعید ازلی ہے اُس سے نیک کام صادر ہوتے ہین آدمی کے تمام اعضا مین دل اور زبان بہترین اعضا ہین پس اللہ تعالی دل کو شکر سے اور زبان کو ذکر سے اور تن کو صبر سے زینت دیتا ہے چونکہ دل بادشاہ اعضا ہے اسلئے پہلے قَلْبًا شَاكِرًا فرمایا شکر مقام عظیم اور عمل حسن اور موجب ازدیاد نعمت ہے اللہ تعالی فرماتا ہے وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ میرے شکر گذار

بندے کم ہین) اور بھی شیطان نے بنی آدم پر طعن کر کے کہا وَلَا تَجِدُ اَکْثَرَھُمْ شَاکِرِیْنَ (تو انمین سے بہتون کو شکر گذار نہ پائے گا) اور اللہ تعالی شکر کا حکم فرماتا ہے وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِ (میرا شکر کرو ناشکری نہ کرو) اور مزید کرم سے شکر کے ساتھ زیادتی نعمت کا بھی وعدہ فرمایا ہے لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ (اگر تم میرا شکر کروگے تو مین زیادہ دونگا) اور حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَلنِّعْمَۃُ لَا تَنْقُصُ بِالشُّکْرِ (نعمت شکر بجالانے سے کم نہین ہوتی) اور بھی فرمایا ہے اَلطَّاعِمُ الشَّاکِرُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّائِمِ الدَّھْرِ (کھانا کھانیوالا شکر گذار ہمیشہ روزہ رکھنے والے سے بہتر ہے) بعض روایت مین الدھر کے عوض مین اَلصَّابِرُ آیا ہے یعنے روزہ دار صبر کرنیوالے سے بہتر ہے اور بھی آپنے فرمایا ہے قیامت مین ندا ہوگی اَیْنَ الْحَامِدُوْنَ فَلَا یَقُوْمُ اِلَّا الشَّاکِرُوْنَ لِلّٰہِ بِالسَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ (حمد کرنیوالے کہان ہین پس کوئی نہ اُٹھے گا مگر وہ لوگ جو فراخی اور تنگی ہر حال مین اللہ کا شکر کرتے تھے) اور بھی آپنے فرمایا ہے اَلْمُؤْمِنُ یَغْلِبُ فِی الْحَلَالِ شُکْرُہٗ وَفِی الْحَرَامِ صَبْرُہٗ (مومن وہ ہے کہ حلال شے مین اُسکا شکر اور حرام شے مین اُسکا صبر غالب ہو) لیکن نعمت کو اللہ کی طرف سے جانکر خوش ہونے کو شکر کہتے ہین دل کی خوشی یہ ہے کہ زبان پر ہر وقت اللہ کی حمد جاری رہے اور ہمہ تن عبادت الٰہی مین مصروف رہنا چاہیئے کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اِعْمَلُوْا آلَ دَاوٗدَ شُکْرًا (اے داود کی اولاد شکر کرو) نعمت پانیکے وقت گناہ کرنا کفران نعمت ہے نعمت کا بیان کرنا بھی شکر ہے چنانچہ حدیث مین ہے اَلتَّحَدُّثُ بِالنِّعَمِ شُکْرٌ قرآن شریف مین نعمت کے ذکر کرنیکا صاف طور پر حکم ہے وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ منقول ہے کہ حضرت داود علیہ السلام نے درگاہ الٰہی مین عرض کی اے پروردگار مین تیرے انعام پر کس طرح شکر کرون اسلیے کہ تو ہی نعمت دیتا ہے اور تو ہی شکر کرنے کی توفیق دیتا ہے پس نعمت اور شکر دونون تجھی سے ہوے مین کیونکر شکر کرون حکم ہوا اے داود اب تمنے پہچانا جو حق میرے پہچاننے کا تھا اور میرا شکر کیا جو حق میرے شکر کا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے پوچھا اے رب میرے مجھے بتادے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے کسطرح تیری نعمتونکا شکر ادا کیا تھا جسکی وجہ سے تونے انپر بہت رحم کیا حکم ہوا کہ آدم

حضرت ابو ہریرہ اور عطاء السلمی کا ذکر

حضرت داود علیہ السلام کا ذکر

سمجھ لیے کہ نعمت اور کرامت میرے ہی طرف سے ہو اور میری حمد کی اور مین نے اس حج
کو شکر نعمت کردیا حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو نِعْمَۃٌ لَا یُشْکَرُ خَطِیئَۃٌ
لَا یُغْفَرُ (جس نعمت کا شکر نہ کیا جائے وہ ایسا گناہ ہو جو بخشا نہ جائیگا) نقل کیا ہو کہ ملک دمشق
مین ایک شخص عبدویہ نامے تھا ایکبار سفر کی حالت مین اُسنے صحرا مین ایک شخص کو
بوریا پہنے حمد وثنا کرتے ہوے دیکھا اُس سے پوچھا کس نعمت کا شکر کرتا ہو کیونکہ مین تجھپر کوئی
نعمت نہین دیکھتا ہون اُسنے کہا تمام نعمتین اللہ نے مجکو دی ہین سن مین مسلمان ہون
نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی اُمت مین ہون تندرست ہون زبان کو ذکر الٰہی کی
قدرت حاصل ہو مردار دنیا سے دور ہون اور مجھے اِسکی تمنا نہین ہو عبدویہ رویا
اور اپنا مال اللہ کی راہ مین صرف کرکے یاد الٰہی مین مشغول ہوگیا حدیث مین ہو کہ جب
بخت نصر نے بیت المقدس کو خراب کیا تو حضرت دانیال پیغمبر علیہ السلام کو گرفتار کرکے
لے گیا وہ برابر آنکو ایذا دیتا تھا اور یہ ہر ایذا پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ (ہر حال مین
خدا کا شکر ہو) فرماتے تھے پھر اُسنے آپکو دو شیرون کے سامنے ڈالدیا اُن دونون نے
اپنی گردنین خم کردین اور آپ کی خدمت کی اور چپکے ایک کونے مین جا بیٹھے اُسنے آپکو
کنوین مین ڈالدیا آپ ہر بلا پر شکر کرتے تھے کیونکہ سب کو آپ نعمت جانتے تھے ایکدن
کھانا کھانے کو آپ کا دل چاہا اللہ تعالےٰ نے حضرت ارمیا علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ تم
حضرت دانیال علیہ السلام کے لیے کھانا تیار کرو اُنھون نے کہا اے پروردگار مین اِس
ملک شام مین اور حضرت دانیال علیہ السلام بابل مین ہین یہانتک وہ کیونکر آوینگے
حکم ہوا کھانا پکانا تمھارا کام اور آنکو پہونچانا ہمارا کام ہو تم اپنا کام کرو حسب الحکم اُنھون نے
کھانا تیار کیا یکایک ایک ابر کا ٹکڑا اُنکے سامنے نیچے آگیا یہ کھانا لیکر اُسپر سوار ہوگیے وہ ابر اُڑا
اور جس کنوین مین حضرت دانیال علیہ السلام تھے وہان پہونچکر رُکا حضرت دانیال علیہ السلام
نے اندر سے پوچھا کنوین پر کون ہو اُنھون نے جواب دیا مین آپ کا بھائی ارمیا
حضرت دانیال علیہ السلام نے پوچھا کیا مجھے اللہ نے یاد کیا ہو اُنھون نے کہا ہان حضرت
دانیال علیہ السلام نے کہا الحمد للہ الذی لا ینسا من ذکرہ والحمد للہ الذی من

وثق بہ کفاہ ولم یکل الی غیرہ والحمد للہ الذی یجازی بالاحسان احسانا والحمد للہ الذی یجزی بالصبر نجاۃ والحمد للہ الذی یکشف الصبر بعد الکرب والحمد للہ الذی ھو رجاء نا حین ینقطع الحیل عنا۔ اسکے لیے حمد و ثنا ہی جو ہمکو اپنی یاد سے نہین بھولا اسکے لیے حمد و ثنا ہی کہ جو کوئی اُسپر توکل کرتا ہی وہ اسکے لیے کافی ہو جاتا ہی اُسکے لیے حمد و ثنا جو احسان کے مقابلہ مین احسان کرتا ہی اُسکے لیے حمد و ثنا ہی جو صبر پر نجات کی جزا دیتا ہی اُسکے لیے حمد و ثنا ہی جو صبر سے تکلیف دور کر دیتا ہی اُسکے لیے حمد و ثنا ہے جو اُسوقت ہماری اُمید ہی جب سب حیلے ہم سے منقطع ہو جاتے ہین) چونکہ حضرت دانیال علیہ السلام ہمیشہ شکر کرتے تھے اسلیے اللہ تعالیٰ نے اُنکو بخت نصر کی تکلیف دہی سے نجات دی جو شخص اس دعا کو روزانہ پڑھے اللہ تعالیٰ اُسکو تمام آفات سے محفوظ رکھیگا عقلمند وہ ہی جو چار چیزون سے غافل نہ رہے (۱) احسان کے ذکر سے (۲) نعمت کے شکر سے (۳) خدمت سے (۴) خاتمہ کے خوف سے حضرت ابو حازم رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ جو نعمت بندے کو اللہ سے نزدیک نہ کرے وہ بلا ہی اللہ سے نزدیک نکرنے کے یہ معنی ہین کہ جس نعمت کا شکر بندہ نہ ادا کرے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک پارسا کو نہایت خشوع سے اللہ کی عبادت کرتے دیکھکر کہا کچھ اللہ سے مانگ کہ وہ تجھے دیگا اُسنے جواب دیا جب تیسری مرتبہ اُنھون نے یہی کہا تو اُسنے جواب دیا کہ اللہ نے مجھے ایمان دیا اپنی عبادت بجالانے کی توفیق عطا کی یہی دو نعمتین ایسی ہین جنکا شکر مین ادا نہین کر سکتا اب اِس سے زیادہ مانگتے مجھے شرم آتی ہی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے دریافت کیا کہ تیرے نزدیک سب سے افضل تیرا کون بندہ ہی حکم ہوا جو ہماری نعمت پر شکر اور بلا پر صبر کرے اور عفو قصور کرے اور حاجت سے زائد جو کچھ پاوے ہماری راہ مین خرچ کرے اور بیع مین آسانی کرے اور بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رفقا سے کہا کہ مین نے اللہ سے فاضل ترین عمل کی توفیق مانگی اُنھون نے پوچھا وہ کون ہین آپنے فرمایا ذکر اور شکر۔ نقل کیا ہی کہ حضرت سلیمان دارانی رحمہ اللہ نے جو بصرے کے حاکم تھے حضرت ثابت بنانی رحمہ اللہ کو اُنکی وفات کے بعد جنت مین مدارج اعلیٰ پر دیکھکر پوچھا کہ

اللہ کے افضل بندے کے علامات

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ایک پارسا کی گفتگو

تمھین یہ مراتب کس عبادت کی وجہ سے ملے اُنھون نے کہا تین چیزون کی وجہ سے
(۱) سورۂ اخلاص کے ورد سے (۲) صبر سے (۳) شکر سے حکما کا قول ہو کہ چار چیزونکو
اللہ دوست رکھتا ہو اور دوسری چار چیزین ان چار چیزونکی قیمت ہین (۱) طاعت
کو دوست رکھتا ہو اور اسکی قیمت جنت ہو (۲) توبہ اُسکی قیمت مغفرت ہو (۳) بندہ کی دعا
اُسکی قیمت قبولیت ہو (۴) شکر اُسکی قیمت نعمت ہو شکر مین تین حرف ہین (ش) سے
ہدایت پانے پر شاد ہونا اور (ک) ہو سنت نبوی پر کام کرنا (ر) سے حکم مولی پر راضی
ہونا مراد ہو۔ نعمت بے شکر کے شیطان کا حصہ اور بے صبری کرنے مین دونون جہانکا
عذاب ہو اور بے خلوص کام کرنے مین ایمان کا ضائع کرنا ہو۔ چار چیزونکو چار چیزونسے
بند کرنا چاہیئے (۱) صحبت کو خدمت سے (۲) علم کو لکھنے سے (۳) ایمان کو نماز سے
(۴) نعمت کو شکر سے کیونکہ بے خدمتی صحبت کو اور بھول جانا علم کو اور بے نماز ہونا ایمان
کو اور ناشکری نعمت کو کھوتی ہو۔ مشائخ رحمہم اللہ کا قول ہو کہ بلا پر بھی شکر کرنا چاہیئے ممکن
ہو کہ جو بلا تجھپر نازل ہوئی ہو کم ہو اور دوسری بلا جو تجھپر نازل نہین ہوئی ہو سخت ہو پس
اس بات کا شکر کرنا لازم ہوگا کہ اللہ نے سخت بلا سے بچایا البتہ کفر اور معصیت پر
شکر نہ کرنا چاہیئے۔ ایک بزرگ کو راہ مین قزاقون نے گھیرا ایک قزاق نے کہا اسکو مار ڈالو
دوسرے نے کہا نہین بلکہ اسکا ہاتھ کاٹ ڈالو اُن بزرگ نے کہا اللہ کا شکر ہو مین نے
خلاصی پائی اُنھون نے کہا کس بات کا شکر کرتا ہو کہا گردن مارنے سے ہاتھ کاٹنے پر صلح ہوگئی ایک بزرگ کے
مکان مین چور آئے اور اسباب لے گئے جب گھر والون نے اُنسے ذکر کیا تو اُنھون نے فرمایا
خدا کا شکر ہو کہ چور آیا اور اسباب لے گیا شیطان نہین آیا جو ایمان لیجاتا۔ کوئی بلا ایسی نہین ہو
جس سے زائد بلا ہو پس اپنے سے بدتر حال والے کو دیکھکر اللہ کا شکر کرنا چاہیئے۔ ایک بزرگ
راہ مین جا رہے تھے اوپر سے کوئی مٹی پھینک رہا تھا وہ آپکے سر پر پڑی آپنے فرمایا مین آگ
کا مستحق تھا اللہ کا شکر ہو کہ خاک پر کفایت ہوئی۔ ہر بلا گناہون کا کفارہ ہوتی ہو ایک
رات کی تپ ایک سال کے گناہونکا کفارہ ہو پس ہر مسلمان کو شکر کرنا چاہیئے کہ تھوڑی سی تکلیف
پر بہت سے گناہ مٹا دیے یہ تکلیف روز ازل مین لکھدیگئی تھی اسوقت تک انتظار مین تھی اب گذر گئی اسلیئے شکر لازم ہو

حضرت ابوسعید رحمۃ اللہ خچر پر سے گر پڑے آپ نے اللہ کا شکر کیا لوگوں نے پوچھا آپنے کس بات پر شکر کیا آپنے جواب دیا اس بات پر کہ گرنا جو میری تقدیر میں لکھا تھا گذر گیا تکلیف کے گذر جانے کا شکر کرنا چاہیئے شکر نعمت پر کیا جاتا ہے مگر اللہ کی نعمتیں بے حساب ہیں وہ فرماتا ہے وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ (اگر تم اللہ کی نعمتیں گنا چاہو تو نہیں گن سکتے بیشک انسان اپنے نفس پر بڑا ظلم کرنیوالا اور نا شکرا ہے) لِسَانًا ذَاكِرًا یہ حدیث سابق الذکر کا ٹکڑا ہے۔ تمام عبادتوں سے اللہ کا یاد کرنا مراد ہے اور وہ حالت نماز میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ (نماز منع کرتی ہے بےحیائی کی باتوں اور برے کاموں سے البتہ خدا کا ذکر سب سے زیادہ بزرگ ہے) اور قرآن پڑھنا تمام عبادتوں سے افضل ہے کیونکہ قرآن شریف کلام الٰہی ہے اور جو کچھ اسمیں ہے وہ بھی اللہ کے ذکر کا تازہ کرنیوالا ہے اور روزہ رکھنے سے شہوتوں کا توڑنا مقصود ہے تاکہ دل شہوتوں سے پاک ہو کر اللہ کے ذکر کے لائق بنجائے اور حج سے بھی ذکر الٰہی مقصود ہے اصل ایمان لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے اور یہ عین ذکر ہے اور باقی تمام عبادتیں ذکر کی قوت ہیں تمہارے ذکر کی وجہ سے اللہ تمہارا ذکر کرتا ہے کیسے فخر کی بات ہے فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ (تم مجھ کو یاد کرو میں تمکو یاد کروں) اسکا ارشاد ہے ذکر ہر لحظہ کرنا چاہیئے اگر اسطرح نہ کر سکے تو اوقات مقرر کرکے اللہ کا ذکر کرے اسی سے نجات متعلق ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (اللہ کا بہت ذکر کرو تاکہ فلاح پاجاؤ) جو لوگ ہر حال میں اٹھتے بیٹھتے کروٹ لیتے اسکا ذکر کرتے ہیں انکی مدح فرماتا ہے اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ (وہ لوگ کہ ذکر کرتے ہیں اللہ کا کھڑے بیٹھے کروٹ پر) اور حدیث میں ہے طُوْبٰى لِمَنْ مَاتَ وَلِسَانُهٗ رَطْبٌ بِذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى (بشارت ہے اسکے لیے جو مرے اور اسکی زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو) اور آپ نے صحابہ سے خطاب کرکے فرمایا کہ بہترین اعمال تمکو بتاؤں جو اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مقبول اور سب سے زیادہ درجوں کا بلند کرنیوالا ہے اور سونے چاندی کے صدقہ کرنے سے بہتر ہے اور کفار کے ساتھ جہاد کرنے

سے بہتر ہو اگر وہ تمہاری گردنین مارین اور تم اُنکی گردنین مارو صحابہ نے عرض کیا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم وہ کیا ہے آپ نے فرمایا وہ اللہ کا ذکر ہے اور آپنے فرمایا ہو
کہ اللہ تعالے کہتا ہے کہ جس بندے کو میرا ذکر دعا سے باز رکھے اُسکے واسطے میرے پاس
سب سائلون کی عطا سے زیادہ بزرگ اور افضل عطا ہو اور آپنے فرمایا ہو کہ غافلون مین
خدا کا ذکر کرنیوالا ایسا ہو جیسے مُردون مین زندہ اور سوکھی گھانس مین ہرے درخت اور
بھاگنے والون مین شامل اُسکے جو لڑنے کے لیے کھڑا رہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ
نے فرمایا ہو کہ جنتی لوگونکو سوا اُس ساعت کے جو بغیر اللہ کی یاد کے گذری ہوگی
کسی چیز کی حسرت نہوگی اور حدیث مین ہو کہ ذکر دلون کا زنگ دور کرتا ہو اور زیادہ
ذکر کرنے والے کا دل بھی زیادہ روشن ہوتا ہو اور فرمایا کہ بہت ذکر کرنے والیکو
قبر کے کیڑے ایذا نہ دینگے اور فرمایا ہو کہ زیادہ ذکر کرنے والے کے منھ سے قیامت مین
نور کے شعلے نکلینگے صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ سے پوچھا کون عمل تمام اعمال مین افضل ہو
آپنے فرمایا اللہ کا ذکر صحابہ نے کہا آپ جہاد کے بارے مین کیا فرماتے ہین آپنے فرمایا
وہ بھی ذکر الٰہی قائم رکھنے کی غرض سے ہو صحابہ نے کہا آپ نماز کے بارے مین کیا
فرماتے ہین آپنے فرمایا نماز بھی اللہ کا ذکر ہو صحابہ نے کہا آپ روزے کے باب مین
کیا فرماتے ہین آپ نے فرمایا پیٹ خالی کرنا اس غرض سے ہوتا ہو کہ اسمین اللہ
کا ذکر جگہ پکڑے صحابہ نے کہا آپ حج کے بارے مین کیا فرماتے ہین آپ نے فرمایا وہ
سراسر ذکر ہو۔ مسلمانو آگاہ ہوجاؤ کہ جب بندہ ذکر الٰہی مین رہتا ہو گویا نماز مین رہتا
ہے آپنے حضرت ابو ذر غفاری رحمہ اللہ سے خطاب کرکے فرمایا یَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا
خَلَوْتَ فَحَرِّكْ لِسَانَكَ بِذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاِنَّكَ لَا تَزَالُ فِيْ صَلٰوةٍ مَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ
(اے ابو ذر جب تم خلوت مین ہو تو اپنی زبان کو اللہ کے ذکر مین ہلاؤ کیونکہ اسوقت تک
تم اپنے رب کا ذکر کرتے رہوگے جبتک نماز مین رہوگے اور فرمایا ہو اِنَّ حُضُوْرَ مَجْلِسِ
ذِكْرٍ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ اَلْفِ رَكْعَةٍ وَّ شُهُوْدِ اَلْفِ جَنَازَةٍ وَّعِيَادَةِ اَلْفِ
مَرِيْضٍ (بیشک مجلس ذکر مین حاضر ہونا ہزار رکعت نماز ادا

کرنے سے اور ہزار جنازہ و نیر حاضر ہونے سے اور ہزار مریض کی عیادت کرنے سے افضل ہے) اور بھی آپنے فرمایا ہو اَلَا اَنْ اَجْلِسَ مَعَ قَوْمٍ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ مِنْ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ اِلٰی اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَۃً مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِیْلَ (آگاہ ہو کہ مجھے نماز عصر سے مغرب تک اس قوم کے ساتھ بیٹھنا جو خدا کا ذکر کرتی ہو اس سے زیادہ پسند ہے کہ اللہ کی راہ مین اولاد سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے چار بردے آزاد کرون) اور ایک روایت مین اجلس کی جگہ پر اقعد واقع ہو حدیث مین ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر تشریف لائے اور تین سو برس تک گریہ وزاری کیا کیے تو استفسار ہوا اے آدم کیون روتے ہو اُنھون نے کہا الٰہی میرا رونا نہ بہشت کی خواہش کی وجہ سے ہو نہ دوزخ کے خوف سے ہو بلکہ میرا رونا اُن فرشتون کے اشتیاق مین ہو جو تیرے عرش کے گرد ستر ہزار صفین باندھے بے داڑھی اور بے بال اور بے آنکھ مین سرمہ ہونگے تیرا ذکر کرتے ہین اور ذوق وشوق مین ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر باواز بلند کہتے ہین ومن مثلنا وانت حبیبنا (مثل ہمارے کون ہو کہ تو ہمارا حبیب ہو) اور قیامت تک وہ یونہین کہتے رہینگے حکم ہوا تم سر اٹھاؤ اُنھون نے سر اٹھایا اللہ تعالےٰ نے تمام حجاب دور کردیے اُنھون نے اُنکو اُسی حال مین دیکھا پس اُنکی گریہ وزاری موقوف ہوگئی۔ حدیث مین ہو کہ اللہ تعالےٰ کے کچھ فرشتے ہین جو دنیا مین سیر کرتے اور مجالس ذکر ڈھونڈتے پھرتے ہین جس قوم کو اللہ کے ذکر مین مشغول پاتے ہین اُنکے قریب آکر آسمان تک حلقہ کرلیتے ہین جب وہ ذکر ختم کرتے ہین تو فرشتے آسمان پر جاتے ہین پوچھا جاتا ہو کہ تم کہان تھے وہ کہتے ہین کہ ہم تیرے اُن بندونکے پاس تھے جو تیرا ذکر کرتے ہین پوچھا جاتا ہو اُنکا مقصد کیا ہو وہ کہتے ہین کہ تیری دوزخ سے ڈرتے ہین حکم ہوتا ہو ہم نے اُنپر دوزخ حرام کی پھر فرشتے کہتے ہین کہ وہ بہشت مانگتے ہین حکم ہوتا ہو ہم نے اُنکو بہشت دی فرشتے کہتے ہین اے اللہ اُنمین فلان شخص بھی تھا جو ذاکر نہین تھا فقط ذاکرونکے پاس آکر بیٹھ گیا تھا حکم ہوتا ہو کہ ذاکر کے پاس بیٹھنے والا بھی بدبخت نہین ہوتا ہمنے اُسکو بھی بخشدیا حدیث مین ہو اَذِیْبُوْا الطَّعَامَ بِذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَلَا تَنَامُوْا عَلَیْہِ فَتَقْسُوَ قُلُوْبُکُمْ (کھانے کو اللہ کے ذکر سے ہضم کرو اور کھانا

کھانے کے بعد خواب نہ کرو ورنہ تمہارے دل سخت ہو جاوینگے) یعنے ذکر کی حلاوت نپاؤ گے
ذکر چار طرح کا ہوتا ہی (۱) زبان سے ذکر ہو اور دل غافل ہو یہ ضعیف ذکر ہی مگر اثر اسمین
بھی ہے کیونکہ غافل زبان سے ہزار درجے یہ زبان افضل ہی (۲) دل سے ذکر ہو مگر دلمین
قائم رہنے والا نہو بلکہ بتکلف دل اُسکی جانب متوجہ کیا جائے (۳) دلمین جگہ پکڑے ہو
اسطرحپر کہ کسی دوسری جانب دل کا التفات نہو یہ ذکر کی بڑی صورت ہی (۴) اللہ
اسکے دل پر غالب ہو اسطرحپر کہ ذاکر اور مذکور مین کچھ فرق نہو ذاکر مذکور مین محو ہو جائے
یہانتک کہ اگر کسیوقت ذکر بھول جائے تو اللہ باقی رہے صوفیہ کے نزدیک اسکو
مقام فنا کہتے ہین اور یہی ذکر حقیقی ہی اور پھر ذکر کی دو قسمین ہین (۱) بلند آواز سے
(۲) آہستہ سے۔ بعض علمانے آہستہ ذکر کرنے کو بلند آواز سے ذکر کرنے پر فضیلت
دی ہی اور بعض علما کے نزدیک اسکا عکس ہی لیکن دونون طرحسے ذکر کرنا جائز ہی فقط
فضیلت مین اختلاف ہی۔ تفسیر تورپشتی مین تحت تفسیر سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى
کے لکھاہے اپنے برتر رب کے ذکر سے اپنی آواز بلند کرو اور شرح البقع مین ہی کہ اللہ
کا ذکر بلند آواز سے کرنا جائز ہے اور اس سے منع کرنے والا تعزیر کا مستحق ہی اور بستان
لوری مین ہی کہ حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے
ہمراہ بلند آواز سے ذکر اور تہلیل اور تسبیح فرماتے تھے صحیح مسلم اور ابو داؤد اور نسائی
مین مذکور ہی کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ حضرت رسولخدا
علیہ التحیۃ والثنا نماز پڑھنے کے بعد بلند آواز سے فرماتے تھے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا
شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ
الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ (سوا خدا کے
کوئی معبود نہین وہ اکیلا ہی اسکا کوئی شریک نہین ہی اسی کے لیے ملک اور حمد ہے
وہی زندہ کرتا اور مارتا ہی اور وہی ہر شے پر قادر ہی اور نہین ہی بازگشت گناہ سے
اور نہین ہے طاقت عبادت کی مگر اللہ کی توفیق سے جو بزرگ و برتر ہی سوا اسکے

کوئی معبود نہین ہم اُسکے سوا کسی کی پرستش نہین کرتے اُسیکے لیے نعمت اور اُسیکے
لیے نیک تعریف ہی سوا اُسکے کوئی معبود نہین ہی یہ ثنا اُسکی ہم اُس حالت مین کرتے
ہین کہ خالص کرنے والے ہین اُسکے لیے دین کو گو یہ بات کفار کو ناگوار ہو) جامع الفتاوی
مین ہی کہ ابراہیم بن یوسف رحمہما اللہ ذی الحجہ کی اول دس تاریخون مین بلا ضرورت
گلی کوچون مین پھر پھر کر با آواز بلند تکبیر کہتے تھے تفسیر کبیر مین ہی کہ جب انسان اپنے
باپ دادا کے نام و نشان کو بلند آواز سے سنکر اور کہکر خوش ہو تو اللہ تعالے
کا ذکر بلند آواز سے ہونے کی کوئی وجہ نہین ہی۔ لطائف قشیری مین تحت آیہ اُدْعُوا رَبَّكُمْ
تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً کے لکھا ہی کہ تَضَرُّعًا سے علانیہ اور خُفْيَةً سے آہستہ پکارنا مراد ہی
اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ (یقینی اللہ حد سے تجاوز کرنے والونکو دوست نہین رکھتا)
یعنے جو لوگ مسلمانونکے حق مین بد دعا کرتے ہین یا اُنکو برا کہتے ہین یا اُنکی غیبت کرتے ہین
اُنکو اللہ دوست نہین رکھتا ہی تفسیر زاہدی مین تحت آیہ فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ
فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ کے لکھا ہی جب تم نماز سے فارغ ہو تو اللہ
کا ذکر کرو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے یعنے ہر حال ہر وقت مین رات اور دن مین صحرا اور دریا
مین سفر اور حضر مین تو انگری اور فقیری مین پکار کر اور آہستہ سے تفسیر در منثور مین نُخْرِجُ نُسَبِّحُ
بِحَمْدِكَ کی تفسیر مین لکھا ہے ہم تسبیح اپنے رب کی اُسکی حمد و ثنا سے پکار کر بلند آواز سے کرتے
ہین تا کہ دوسرے سنین اور اللہ تعالے سورہ توبہ مین حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعریف
مین فرماتا ہی اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ابراہیم اواہ اور بردبار ہی) اواہ اسکو کہتے ہین
جو اپنی آواز کو اللہ کے ذکر سے اور قرآن زیادہ پڑھنے سے بلند کرے اور روضۃ العلما کے
باب ۲ کاسی ۳ مین یہ حدیث درج ہی عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ قَالَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ رَافِعًا بِهَا صَوْتَهٗ كَتَبَ اللّٰهُ
لَهٗ رِضْوَانَهُ الْاَكْبَرَ وَمَنْ يُّكْتَبُ لَهٗ رِضْوَانُهُ الْاَكْبَرُ جَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اِبْرَاهِيْمَ
وَبَيْنَ سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ فِیْ دَارِ الْجَلَالِ وَكَانَ مِمَّنْ يَّنْظُرُ اِلٰی رَبِّهٖ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جسنے

اللہ کی راہ مین یعنی حج کے جانے مین یا جہاد یا مسافرت مین بلند آواز سے اللہ اکبر کہا
اللہ تعالےٰ اُسکے لیے اپنی بڑی خوشی لکھتا ہو اور جسکے حق مین اُسنے بڑی خوشی لکھدی
اُسکو حضرت ابراہیم اور جمیع انبیا علیہم السلام کے ساتھ دارالجلال مین جو بزرگ مقام ہو جمع
کردیا اور وہ اُس گروہ سے ہوتا ہو جو رات دن اللہ کو دیکھتے ہین) فتاوی ناصری مین ہو کہ
حمام مین قرآن شریف بلند آواز سے پڑھنا مکروہ ہو اور آہستہ پڑھنا مکروہ نہین اور تسبیح و تہلیل کا
بھی یہی حکم ہو اور نوادر الاصول کی اصل دو سو ساٹھ مین انھین حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما
سے دوسری روایت یون مروی ہو کہ حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آہستہ
ذکر کرنا چلا کر ذکر کرنے سے افضل ہو اور جو مقتدا ہونا چاہے اُسکو چلا کر ذکر کرنا چاہیے اور تنبیہ
ابو اللیث مین مذکور ہو کہ تعظیم مسجد مین سے ایک یہی تعظیم ہو کہ وہان اللہ کا ذکر زیادہ کرے
اور اُس سے غافل نہ رہے اور سوائے ذکر آلہی کے کسی دوسرے کام مین آواز بلند نکرے
شمالی مین لکھا ہو کہ ابتدائے اسلام مین غلبہ کفار جبتک باقی رہا اذان اور قرات
نماز اور تلاوت قرآن اور ذکر اور تسبیح آہستگی سے ادا کرنے کا حکم تھا چنانچہ حکم اُدْعُوا
رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اور وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيفَةً وَّدُونَ الْجَهْرِ مِنَ
الْقَوْلِ اسی پر شاہد ہین مگر جب اسلام غالب ہوا تو حکم ہوا سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اپنے رب کے
ذکر سے آواز بلند کرو) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ
وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر کہا ذکر خفی سے دل میرا پریشان اور دوسرون کی باتون کیطرف
ملتفت ہوتا ہو آپنے فرمایا اِرْفَعِ الصَّوْتَ بِذِكْرِ مَوْلَاكَ (اپنے مولا کا ذکر پکار کر کرو) کیونکہ
میرے پر آیہ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ نازل ہو چکی ہو۔ ذکر کے ساتھ آواز بلند کرنے کو تسبیح کہتے ہین اب
ذکر کرنے کے آداب کا بیان ہو۔ ذاکر کو چاہیے کہ شکم سیری نکرے اور رو بقبلہ ہو کر بقاعدہ نماز
کے چار زانو بیٹھے آنکھ کو سامنے اور دل خیالات فاسدہ سے پاک رکھے اور لا الہ کہتے وقت
داہنی جانب اور الا اللہ کہتے وقت بائین جانب مُنھ کرے اسطرح پر کہ آواز دل پر پڑے
اور تمام ذکرون سے افضل لا الہ الا اللہ کا ذکر ہو اللہ تعالیٰ نے تمام عبادتون کی سوائے
ذکر کے حد مقرر کردی ہو پس مسلما تو نکو لازم ہو کہ جہانتک ہوسکے اللہ کا ذکر کرین اللہ تعالےٰ نے

فرمایا ہو یَا اَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اذۡکُرُوا اللّٰہَ ذِکۡرًا کَثِیۡرًا (اے ایمان والو اللہ کا ذکر کرو بہت ذکر کرنا) تفسیر اسکی یہ ہو کہ اللہ تعالے نے خاصکر مومنونکو اسلیے مخاطب کیا ہو کہ کفار اور منافق اللہ کو یاد نہین کرتے کیونکہ یاد کرنا دوستون کا شیوہ ہو اور کافر اور منافق اللہ کے دوست نہین ہین خود اللہ تعالی فرماتا ہو اِنَّ الۡکَافِرِیۡنَ لَا مَوۡلیٰ لَھُمۡ (کفار کا کوئی دوست نہین ہو) اور فرماتا ہو اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا (اللہ ایمان والونکا دوست ہو) حدیث مین ہو مَنۡ اَحَبَّ شَیۡئًا اَکۡثَرَ ذِکۡرَہٗ (جس چیز کو کوئی دوست رکھتا ہو اسکا اکثر ذکر کرتا ہو) اللہ نے ہمین حکم دیا ہو کہ اسکو یاد کرین صرف یہی نہین بلکہ یہ بھی فرمایا ہو فَاذۡکُرُوۡنِیۡ اَذۡکُرۡکُمۡ (تم مجھے یاد کرو مین تمھین یاد کرون) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہین کہ اگر بندے اس سے غافل نہوتے تو اللہ تعالی آیت مذکور نازل نہ فرماتا کثیر کے معنی یہ ہین کہ ہمیشہ کھڑے بیٹھے ہر زمانہ مین آہستہ اور پکار کر آبادی اور جنگل مین ہر وقت ہر ساعت اللہ کا ذکر کرے مسلمانو تم مینڈک سے زیادہ قبیح نہ ہو حدیث مین ہو لَا تَقۡتُلُوا الضِّفۡدَعَ فَاِنَّہٗ یُکۡثِرُ التَّسۡبِیۡحَ (مینڈک کو نہ مارو کیونکہ وہ تسبیح زیادہ کرتا ہو) صحابہ نے پوچھا اسکی کیا تسبیح ہے آپنے فرمایا وہ کہتا ہو سُبۡحَانَ الۡمَعۡبُوۡدِ فِیۡ لُجَجِ الۡبِحَارِ (پاک ہو وہ معبود گہرے دریاؤن مین) منقول ہو کہ ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام جنگل مین ذکر الٰہی کرتے تھے انھین خیال ہوا کہ اس جنگل مین میرے سوا کوئی اللہ کا ذکر نہ کرتا ہوگا اللہ تعالے نے وحوش وطیور کو حکم دیا کہ ہمارے ذکر کی آواز بلند کرو اسقدر شور ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نادم ہو کر سربسجدہ ہوے اور عفو قصور کے خواستگار ہوے اور کہا اے اللہ کیا زمین کے نیچے بھی تیرا ذکر ہوتا ہو حکم ہوا اِضۡرِبۡ بِّعَصَاکَ الۡاَرۡضَ (اپنا عصا زمین پر مارو) جب انھون نے عصا مارا زمین شق ہوئی پانی جوش مارتا ہوا نمودار ہوا حکم ہوا اسپر عصا مارو انھون نے اسپر عصا مارا ایک سیاہ پتھر نمودار ہوا حکم ہوا اُسپر عصا مارو انھون نے اسپر عصا مارا وہ پتھر شق ہوا اور ایک سبز چیونٹا نکلا جو اللہ کا ذکر کر رہا تھا انھون نے اس سے پوچھا تیری پیدائش کو کتنا زمانہ ہوا اُسنے کہا تین سو برس انھون نے پوچھا تیرا کام کیا ہو اسنے کہا اللہ کے ذکر سے زیادہ بہتر کون کام ہو اے موسیٰ تم مجھے دن مین دو بار

پانی دیا جاتا ہو مگر مین اس خوف سے نہین پیتا ہون کہ کہین ایسا نہو کہ مین پانی مین منہہ ڈالون اور موت کا فرشتہ آجائے یہ کہکر اندر غائب ہو گیا اور پھر پانی کے نیچے چلا گیا زمین برابر ہو گئی ۔ مسلمانو آگاہ ہو جاؤ کہ ساتون آسمان اور ساتون زمین کے رہنے والے بغیر ذکر کے قرار نہین پاتے اللہ تعالے فرماتا ہو اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ وَيَدَ نَا فِي الْبَلَآءِ صَابِرًا یہ حدیث سابق کا ایک ٹکڑا ہو صبر بلند مقام ہو اور صبر کرنا ایمان والونپر واجب ہو صبر مین دین و دنیا کی بھلائی ہو اللہ تعالی فرماتا ہے سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ (سلامتی ہو تمھارے لیے بسبب تمھارے صبر کے اور اچھا ہے گھر عقبیٰ کا بوجہ دلیر صبر کرنے کے) جسطرح اللہ نے روزے کا حکم دیا ہے اسی طرح صبر کا بھی حکم دیا ہو ارشاد فرماتا ہو يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا اور صبر پر فلاح کو لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ فرما کر معلق کیا ہو اور فرمایا ہے اِسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ تو بغیر صبر اور شکر کے درست نہین بلکہ ادائے فرض اور ترک گناہ بھی بغیر صبر کے درست نہین یہی سبب ہو کہ جب لوگون نے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ایمان کیا ہو آپنے فرمایا صبر اسلیے کہ صبر نصف ایمان ہو اور ایک فضیلت صبر کی یہ ہو کہ اللہ تعالی نے قرآن شریف مین ستر جگہ سے زیادہ صبر کا ذکر فرمایا ہو اور اچھے صبر پر جزا کا وعدہ فرمایا ہو وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا (صبر کرنیوالونکو ہم نے امام کردیا جو ہدایت کرتے ہین) اور فرمایا ہو اِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ (صبر کرنیوالے پورے دیے جاینگے اپنا اجر بے حساب) اور فرمایا ہو اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ (بیشک اللہ صبر کرنے والونکے ساتھ ہے اور فرمایا ہو اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ (صبر کرنے والونپر انکے رب کی صلوۃ اور رحمت ہے اور وہ راہ پانے والے ہین) حدیث مین ہو صبر بہشت کے خزانون مین سے ایک خزانہ ہو اور فرمایا اگر صبر مرد ہوتا تو مرد کریم ہوتا اللہ صابرونکو دوست رکھتا ہو حضرت داود علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی کہ میرے ذاتی اخلاق اور صفاتی اخلاق کی پیروی کرو میری

ایک صفت صبر کرنا ہے اور حدیث مین ہے مَا رُزِقَ الْعَبْدُ شَیْئًا اَوْسَعَ عَلَیْہِ مِنَ الصَّبْرِ (بندے کو صبر سے زیادہ فراخ کوئی چیز نہین دیگئی) یعنے روزیون مین صبر وہ فراخ روزی ہے کہ جسنے اسکو اختیار کیا وہ ہر تکلیف سے بچ گیا کیونکہ صابر کو تکلیف کی حس ہی نہین ہوتی ہے دوسری حدیث مین ہے اَلْاِیْمَانُ بِالْحَیَاءِ وَالصَّبْرِ (ایمان حیا اور صبر سے ہے) اور حدیث مین ہے مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ جُرْعَتَیْنِ اَحَبَّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مِنْ جُرْعَۃِ الصَّبْرِ عَلٰی مَعْصِیَّۃٍ مُحَرَّمَۃٍ رَدَّھَا بِصَبْرٍ وَجُرْعَۃِ غَیْظٍ رَدَّھَا بِحِلْمٍ (نہین پیے دو گھونٹ کسی بندے نے کہ وہ اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہون ایک گھونٹ صبر کا حرام معصیت پر کہ اُسکو صبر سے رد کرے اور دوسرا گھونٹ غیظ ہے کہ اُسکو بردباری سے رد کرے) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا جبتک تم صبر نکروگے اپنے مقاصد نہ پاؤگے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ایک گروہ کو دیکھکر آپنے پوچھا کیا تم مسلمان ہو اُنھون نے کہا ہان آپنے پوچھا کیا نشان رکھتے ہو اُنھون نے کہا ہم نعمت پر شکر اور محنت پر صبر اور حکم آلہی پر خوش ہوتے ہین آپنے فرمایا اَنْتُمْ مُؤْمِنُوْنَ بِرَبِّ الْکَعْبَۃِ (اللہ کی قسم ہے کہ تم سب مومن ہو) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد ہے کہ صبر ایمان مین ایسا ہے جیسے جسم مین سر جسکے سر نہین اُسکا جسم نہین اسیطرح جسمین صبر نہین اُسمین ایمان نہین حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم ایک قبیلہ مین تشریف لے گئے ہین آپکے ہمراہ تھا انصار کی عورتون مین سے ایک عورت نے آپ سے کہلا بھیجا کہ میرا لڑکا قریب مرگ ہے آپ تشریف لے آوین آپ مع اپنے ہمراہیون کے وہان تشریف لے گئے اور اُس لڑکے کو اپنی گود مین لٹایا وہ فوراً مر گیا آپ کی آنکھ سے آنسو بہے اور اُس عورت سے فرمایا اِنَّ اللّٰہِ مَا اَخَذَ مِنْ عِبَادِہٖ وَلَہٗ مَا بَقِیَ وَلِکُلٍّ اَجَلٌ کِتَابٌ فَاصْبِرِیْ وَاحْتَسِبِیْ فَاِنَّمَا الصَّبْرُ فِیْ اَوَّلِ الصَّدْمَۃِ (اللہ نے اپنے بندون سے امانت لے لی اور اُسی کیلیے ہے جو کچھ باقی ہے اور ہر امر کی مدت لکھی ہوئی ہے بس تو صبر کر اور طلب اجر کر کیونکہ صبر اول صدمہ مین ہے) اور بھی آپنے فرمایا ہے یُدْ دِلَکَ الرَّجُلُ دَرَجَۃً فِی الْجَنَّۃِ لَا یُدْ دِکُھَا بِصِیَامٍ وَّلَا بِقِیَامٍ وَّلَا بِجَھَادٍ قِیْلَ فِیْمَ

یُدْ رِکُھَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بِبَلِیَّۃٍ اَتَتْ عَلَیْہِ فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ (آدمی جنت مین
ایک درجہ پاوے گا اور وہ درجہ روزہ اور نماز اور حج کی وجہ سے نہ پائیگا لوگون نے
پوچھا پھر کس چیز سے پائیگا آپنے فرمایا بلا سے جو اُسپر آئی ہو اور اُسنے اُسپر صبر اور
طلب اجر کیا ہو) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہو کہ حضرت ابوطلحہ انصاری
رضی اللہ عنہ کے ایک ہی لڑکا تھا اور وہ اُسے بہت چاہتے تھے قضائے الٰہی سے
وہ مرگیا اُنکی بی بی حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے اُنسے بیان نہین کیا شام کو جب
اُنھون نے روزہ کھولا تو لڑکے کا حال پوچھا اُنکی بی بی نے کہا کہ اور دنون سے اچھا
ہے ابھی سو گیا ہو پھر اُنکی بی بی نے غسل کیا اور کپڑے بدلے عطر لگایا اور اپنے
شوہر کے پاس گئین اُنھون نے اُنکے ساتھ خلوت کی صبح کو بی بی نے کہا اگر کسی نے
امانت رکھائی ہو پھر مانگے اور امانت دار دینے مین ناراض ہو تو کیا اچھی بات ہو
اُنھون نے کہا یہ بات بہت بُری ہو بی بی نے کہا بس تم بھی بُرا نہ مانو کہ تمھارا لڑکا
میرے پاس خدا کی جانب سے امانتا تھا اللہ نے اپنی امانت لے لی مین نے صبر کیا
تم بھی صبر کرو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ (ہم اللہ کے لیے ہین اور اُسی کیطرف
لوٹ جائینگے) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اُنکے صبر سے حیران رہ گئے اور خود بھی
صبر کیا ابھی حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ حاضر خدمت نبوی نہوے تھے کہ حضرت
جبریل علیہ السلام نے آکر تمام واقعہ کی خبر دی جب حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ
آئے تو آپنے لَقَدْ عَجِبَ اللّٰہُ مِنْ صَنِیْعِکُمَا بَارَکَ اللّٰہُ فِیْ لَیْلَتِکُمَا وَفِیْ نَاحِیَۃِ
بَیْتِکُمَا (اللہ نے تم دونوکے کام سے تعجب کیا اللہ برکت کرے تم دونون کی رات
مین یعنے ہمبستری مین اور تمھارے گھر کے کونے مین) آپ کی دعا سے اللہ تعالے
نے اُسی شب کے حمل سے اُنھین بیٹا دیا اور عبداللہ اُسکا نام رکھا گیا اُنھون نے
سات برس کی عمر مین قرآن شریف یاد کرلیا حقیقت صبر یہ ہے کہ بندہ اپنے مال
اور اولاد اپنے آپ کو امانت جانے اگر ایسا جانے تو جزع نہ کرے اور جو وعدہ
اللہ نے صابرون سے کیا ہو اگر اُسکو صدق دل سے سچ مان لے تو فزع سے

باز رہے۔ صبر کی کئی قسمین ہین (۱) طاعت پر صبر مثلاً نماز مین اِدھر اُدھر نہ دیکھنا
اور سب سے بےخوف ہونا اور لہو سے بچنا کیونکہ یہ اختیاری افعال ہین (۲) گناہ پر صبر
مثلاً کسی سے بدلہ نہ لینا اللہ تعالےٰ اپنے حبیب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے خطاب مین
فرماتا ہے اِصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ (صبر کرو اسپر جو وہ کہتے ہین) اور فرماتا ہے وَدَعْ اَذٰھُمْ
وَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ (انکی تکلیف کو چھوڑ اور اللہ پر بھروسہ کر) یہ صبر خاص صدیقون کا ہے
(۳) مصیبت پر صبر وہ غیر اختیاری ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہین کہ
قرآن مین صبر تین قسم کا ہے (۱) صبر طاعت پر وہ تین سو درجے پر ہے (۲) صبر حرام پر
وہ چھ سو درجے پر ہے (۳) صبر معصیت پر وہ نوسو درجے پر ہے۔ بلا پر صبر کرنا صدیقون کا کام ہے
حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی ہے اے اللہ ہمین اتنا صبر عطا کر دینا
کی مصیبتین آسان ہو جائین اور آپنے فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے جب بندہ پر مین بلا
بھیجون اور وہ صبر کرے خلق سے شاکی نہو لیس اگر مین اسکو تندرست کرونگا تو پہلے سے بہتر
گوشت پوست دونگا اور اگر موت دونگا تو اپنی رحمت مین اسکو جگہ دونگا۔ حضرت داؤد
علیہ السلام نے سوال کیا اے اللہ جو تیرے لئے مصیبت مین صبر کرے اسکی جزا کیا ہے ارشاد
ہوا مین اسکو خلعت ایمان پہناؤنگا اور کبھی ایمان اس سے جدا نہ کرونگا اور حدیث مین
ہے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے جسکے جسم یا مال یا بچونمین مصیبت بھیجون اور وہ صبر کرے تو
مجھے اس سے حساب کرنے مین اور اعمال تولنے مین شرم آتی ہے یعنے اللہ اسکو بےحساب
کتاب بخشدیگا اور حدیث مین ہے مَنْ اَصَابَ مُصِیْبَۃً فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ
(جو مصیبت پانیوالا صبر اور طلب ثواب کرے تو اللہ اسکو بخشدیتا ہے) اور حدیث مین
ہے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے مین جسکی بینائی کھو دیتا ہون اُسے اپنے دیدار سے مکرم کرونگا
صبر جمیل یہ ہے کہ صاحب مصیبت اُسی طرح بشاش رہے جیسے بے مصیبت والے رہتے
ہین حدیث مین ہے کہ صبر جمیل کرنیوالے پر بہشت واجب ہو جاتی ہے صحابہ نے صبر جمیل کی تعریف
پوچھی آپنے فرمایا مَنْ فَتَحَ عَیْنَہٗ وَکَلَّ لِسَانَہٗ آنکھ سے آنسو بہین اور زبان گونگی ہو یعنے
جزع و فزع نہ کرے کلمات بیہودہ نہ بکے اور حدیث مین ہے کہ صبر جمیل سے وہ چیز جسپر

صبر کیا ہی پھیر مل جاتی ہو جیسے حضرت یعقوب علیہ السلام نے صبر جمیل کیا جسکی وجہ سے پھر
حضرت یوسف علیہ السلام انکو ملگئے اللہ تعالے اپنے بندونکو بلاسے آزماتا ہو قرآن شریف
مین ہو وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ
وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ
(البتہ ہم تمھین آزمائینگے کچھ خوف سے اور کچھ بھوک سے اور کچھ مال کے نقصان سے
اور جانون کے مرنے سے اور میوے کی کمی سے اور اُن صبر کرنے والونکو خوشخبری
دے کہ جب اُنھین مصیبت پہونچتی ہے تو کہتے ہین ہم اللہ کیلیے ہین اور ہم اُسی کی طرف
لوٹنے والے ہین) اس آیت سے خاص صحابہ رضی اللہ عنہم مخاطب ہین اور اُنکے
بعد عامہ مومنین قیامت تک مخاطب ہین اس آیت مین بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ ارشاد ہوا
ہے بِأَشْيَاءٍ نہین ارشاد ہوا اسلیے کہ خوف کے بعد اور چیزین بھی فرمائین جنکو حرف
واو سے عطف کیا ہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ اللہ تعالےٰ
نے اس آیت مین فرمایا ہی کہ دنیا بلا کا گھر ہی اور مین نے بندونکو آزمائش کے لیے پیدا
کیا ہی اور اُنھین صبر کا حکم دیا ہی اور صابرین کے لیے بشارت کا وعدہ کیا ہے بشیء
من الخوف سے دشمن کا خوف اور جوع سے قحط اور نقص اموال سے نقصان زر
اور ظالمون کا مال کو لینا اور انفس سے بیماری اور مرنا اور قتل اور ثمرات سے
میوہ جو گرمی سردی ہوا آندھی وغیرہ کی آفات سے کم ہوجاتا ہی اور بعض کے
نزدیک خوف سے کفار کی لڑائی اور جوع سے روزہ اور نقص اموال سے زکوۃ
اور انفس سے بھائیون کی موت اور ثمرات سے اولاد کی موت مراد ہی لیکن معنی
اول صحیح ہین اور اِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ کی تفسیر بعض کے نزدیک یون ہی یعنی
ہماری جانین اُسیطرح اللہ کے لیے ہین جسطرح ہمارے مال اللہ کے لیے ہین اور
بعض کے نزدیک اسکی تفسیر یون ہی کہ ہم اللہ کے لیے ہین یعنے اُسکے غلام ہین اور
غلام کی ملک کا مالک مولی ہوتا ہی پھر اگر مولی چاہے اُسے دنیا مین قائم رکھے اور اگر
چاہے پھیر لے کسی حالت مین بے صبری زیبا نہین ہی کیونکہ اُسنے اپنی ملک کو لے لیا

بلکہ تو صبر کر اسلیے کہ اگر ہم زندہ رہینگے تو اُسپر ہمارا رزق ہی اور اگر مر گئے تو اُس کی طرف ہماری بازگشت ہی اور ثواب۔ غرض بندہ کو ہر حال مین صبر لازم ہی حضرت ابن عباس اور حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہم سے مروی ہی کہ قبل کی اُمتو نمین سے کسی پر استرجاع یعنے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ نازل نہین ہوئی سواے اس اُمت مرحومہ کے اور اگر یہ آیت قبل مین نازل ہوتی تو ضرور حضرت یعقوب علیہ السلام اس سے سرفراز کیے جاتے اُنھون نے حضرت یوسف علیہ السلام کی مہاجرت پر کلمہ تاسف یَا اَسَفَا عَلٰی یُوْسُفَ فرمایا تھا اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ آیت اسی اُمت کے لیے خاص ہے اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ یعنی انھین لوگو نپر اُنکے پروردگار کی رحمت اور عنایت ہی اور وہی ہدایت پانے والے ہین یہان صلوٰة سے رحمت مراد ہی اگر کہا جائے کہ جب صلوٰة بمعنے رحمت ہی تو دوبارہ رحمت کو ذکر کرنا کیا ضرور تھا اسکا جواب شافی یہ ہی کہ تکرار کے لیے دوبارہ اسکا ذکر کیا گیا ہی اور اسطرح تکرار کی غرض سے اکثر مقام پر اللہ تعالیٰ نے مکرر الفاظ قرآن مین ارشاد فرمائے ہین۔ اجر صلوٰة مین اختلاف ہے بعض کے نزدیک وہ اجر مراد ہی جو صبر کے عوض مین عطا ہوتا ہی اور بعض کے نزدیک صلوٰة سے دنیا مین اللہ کا رحم کرنا اور رحمت سے عقبیٰ مین کرم کرنا مراد ہی مہتدون سے مراد یہ ہے کہ دین حنفی کی ہدایت پائے ہوے ہین یعنے جسکو صبر دیتے ہین اُسکو ہدایت دیتے ہین کیونکہ یہ دونون ایک دوسرے کو لازم ہین اسلیے کہ صبر بے ہدایت کے بیکار اور ہدایت بے صبر کے بے سود ہی۔

المجلس السابع فی الکبر والغیبۃ والحسد وسوء الظن

ساتوین مجلس غرور اور غیبت اور رشک اور بدگمانی کے بیانمین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عَنۡ خَالِدِ بۡنِ وَلِیۡدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ عَنِ النَّبِیِّ عَلَیۡہِ السَّلَامُ اَنَّہٗ قَالَ الۡمُؤۡمِنُ لَا یَنۡجِیۡ مِنۡ عَذَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی یَتۡرُکُ اَرۡبَعًا اَلۡکِبۡرَ وَالۡغِیۡبَۃَ وَالۡحَسَدَ وَسُوۡءَ الظَّنِّ بِاللّٰہِ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حضرت سرور کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا ہی جبتک مومن ان چار چیزون کو نہ چھوڑے گا عذاب آلہی سے نجات نہ پائیگا (۱) غرور کو (۲) غیبت کو (۳) رشک کو (۴) بدگمانی کو اللہ کے ساتھ) اس حدیث کے راوی وہ شیر بیشۂ شجاعت ہین جنکی تعریف مین حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا خَالِدُ بۡنُ وَلِیۡدٍ سَیۡفٌ مِنۡ سُیُوۡفِ اللّٰہِ تَعَالٰی فِی الۡاَرۡضِ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ زمین پر اللہ کی تلوار و زمین سے ایک تلوار ہین) حدیث سابق الذکر مین المؤمن ارشاد ہوا ہی۔ مومن اُسکو کہتے ہین جو اللہ اور اللہ کے رسول اور شرائط اسلام پر ایمان لائے یہ تعریف عام مومن کی ہی لیکن مومن وہ ہین جو گناہ سے دست بردار ہو جائین چنانچہ جب لوگون نے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے مومن کی تعریف پوچھی تو آپنے فرمایا مَنِ اجۡتَنَبَ الۡمَعَاصِیۡ (جو گناہون سے بچی) دوسرے شخص نے یہی سوال کیا آپنے فرمایا مَنۡ لَمۡ یَکِلَّ لِسَانُہٗ مِنۡ ذِکۡرِ الۡمُؤۡمِنِ (جسکی زبان اللہ کے ذکر سے کونگی نہو) یہانپر مومن سے اللہ کا نام مراد ہی۔ ملک بغداد مین ایک یہودی زید نامے سخاوت مین یکتائے زمانہ تھا اتفاقاً وہ بیمار ہوا حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے کہا کہ زید یہودی بیمار ہوگیا ہی اچھا ہوتا جو وہ اسلام لے آتا حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے کچھ لوگ ترغیب اسلام دینے کے اُسکے یہان بھیجے اُن لوگون نے اُسے بہت کچھ جنت کی رغبت دلائی اور دوزخ سے ڈرایا لیکن اُسنے کچھ

جواب نہ دیا اُن لوگون نے کہا کہ اگر تو اسلام لے آئے تو تیری خیرات ضایع نہو گی جب
بہت اصرار کیا تو اُسنے کہا مجھے پریشان نہ کرو کیونکہ اگر اسلام اسکا نام ہی جسکو حضرت
امام ابو حنیفہؒ نے اختیار کیا ہی تو وہ میری قدرت سے باہر ہے اور اگر اسلام اُن اوصاف
کا نام ہی جو تم مین پائے جاتے ہین تو مجھے اُسکے اختیار کرنے سے عار ہی یہ لوگ زار زار
روتے ہوے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی خدمت مین حاضر ہوے اور تمام سوال
وجواب بالتفصیل کہہ سنائے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا اُس ست بوے آشنائی
پائی جاتی ہے اور خود اُسکے یہان تشریف لے گئے جیسے ہی اُسنے آپکو دیکھا بلند آواز سے
کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
مسلمانو جان لو کہ سخاوت موجب ہدایت ہی اور خاصان بارگاہ الٰہی کا دامن ہاتھ سے
مضبوط تھام لو کہ یہ لوگ باعث نجات ہوتے ہین اور ایسا اسلام نہ اختیار کرو جسپر غیر قومین
اعتراض کرین۔ لَا يُنْجِيْ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ تعالیٰ (آخرت مین عذاب دوزخ سے نجات
نہ پائے گا) یہ ٹکڑا ہی حدیث مذکور الصدر کا نہ عذاب دنیاوی چونکہ ہمیشہ نہین ہی اسلیے
اُسکا اعتبار نہین ہی اور دوزخ کا عذاب فنا نہوگا اُسکی گرمی شدید اور درد جدید اور
پانی صدید (پیپ) اور قعر لبید (وہ چھوٹا ظرف ہی جو پشم کا بنا ہوا ہو اور اُسمین چھوٹی چیزین
رکھی جائین) اور کارکن عنید اور اُسکی صدا هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ہی روز دوزخی وہان سے
بھاگین گے اور وہ پکڑے جاوینگے خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہی كُلَّمَا اَرَادُوْا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا اُعِيْدُوْا
فِيْهَا اسکے بعد حدیث مذکور مین ہی حَتّٰى يَتْرُكَ اَرْبَعًا اے ایمان والو اگر اللہ کے عذاب سے
بچنا چاہتے ہو تو ان چارون چیزونکو ترک کرو کیونکہ اللہ ایسا جبار اور قہار ہے
جسکے خوف سے آسمان و زمین کانپتے ہین ایکدن حضرت جبرئیل علیہ السلام گریان
حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے آپنے رونے کا سبب
پوچھا اُنھون نے کہا جب سے دوزخ پیدا کی گئی ہی خوشی ہمارے دل سے جاتی رہی
اور آنکھ سے آنسو نہین رکتے۔ دیکھو جو گناہ سے پاک ہین وہ دوزخ سے اسقدر ڈرتے
ہین اے گناہگارو گناہ سے باز آؤ درگاہ الٰہی مین ہر وقت توبہ کرتے رہو الکبر

پہلی چیز غرور ہی غرور اور عظمت اللہ ہی کو سزاوار ہی غرور کی اللہ تعالیٰ نے بہت مذمت
کی ہی قرآن شریف مین ہی کَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ (اسیطرح
اللہ غرور اور ظلم کرنے والونکے دل پر مہر کرتا ہی) دوسرے مقام پر ہی وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ
عَنِيْدٍ (ہر سرکش ضد کرنے والا نامراد ہی) اور فرمایا ہی وَاِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ
مِنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ (پناہ چاہتا ہون مین اپنے اور تمھارے رب
سے ہر تکبر کرنے والے سے جو قیامت پر ایمان نہین لاتا) حدیث مین ہے مَنْ
تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ (تکبر کرنے والے کو اللہ پست اور ذلیل کرتا ہی) دوسری حدیث
مین ہی مَنْ تَكَبَّرَ حَقَّرَهُ اللّٰهُ (تکبر کرنے والے کو اللہ حقیر کرتا ہی) اور بھی حدیث مین
ہی مَنْ تَكَبَّرَ اَهَانَهُ اللّٰهُ (تکبر کرنے والے کی اللہ اہانت کرتا ہے) اور فرمایا ہی
مَنْ تَكَبَّرَ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ (تکبر کرنیوالے سے اللہ بغض رکھتا ہی) اور فرمایا ہی جسکے دل مین
کالے دانے کے برابر بھی غرور ہوگا وہ جنت مین نجائیگا اور فرمایا ہے جو شخص اپنے
کو بڑا ایسا جاننے کا کرے اُسکا نام جریدۂ جباران مین درج ہوتا ہی اور جبارین کا عذاب
اُسپر ہوگا منقول ہی کہ ایک بار حضرت سلیمان علیہ السلام نے دیو پری انسان حیوان سبکو
ایک مقام پر جمع ہونے کا حکم دیا جب سب جمع ہو گئے اُنمین دو لاکھ انسان اور
دو لاکھ پریان تھین اُسوقت آپ اپنے ہوائی تخت پر سوار ہوئے اور اسقدر آسمان کے
قریب اُس تخت کو لے گئے کہ فرشتون کی تسبیح آپ کو سنائی دی اُسوقت آپنے
ندا سنی اگر سلیمانؑ کے دلمین ذرہ برابر غرور ہوتا تو ابھی مین زمین مین دھنسا دیتا
اس سے پہلے کہ اسکو ہوا پر چڑھاتا حدیث مین ہی کہ غرور کرنے والونکا حشر چیونٹی
کی صورت مین ہوگا اور آدمیون کے پاؤنکے نیچے ذلیل ہونگے اور حدیث مین
ہے کہ دوزخ کے ایک جنگل کا ہبب نام ہے اُسکو اللہ نے متکبرین و جبارین
کے لیے خاص کر دیا ہی حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ غرور ایسا گناہ ہے
جسکے بعد عبادت مفید نہین ہوتی حدیث مین ہے جو لوگ فخر اور غرور سے مٹک
کر چلنے کے لیے اپنے کپڑونکو لمبا کرتے ہین اُنپر قیامت کے دن اللہ تعالےٰ نظر رحمت

نہ کریگا اور حدیث مین ہو کہ ایکبار ایک شخص مٹک کر چلتا تھا اور فخر کا کپڑا پہنا تھا اور اپنے
کو تکبر کی راہ سے دیکھا تھا اللہ نے اُسے زمین مین دھنسا دیا اور قیامت تک دھنستا
چلا جائیگا اور حدیث مین ہو جو کوئی اپنے کو بزرگ جانے اور مٹک کر چلے اُسکو اللہ
تعالےٰ غصہ سے دیکھتا ہو ایک تواضع کرنیوالے نے متکبر کو مٹک کر چلتے دیکھا تو متواضع کہا
اے خدا کے بندے اسطرح چلنا اللہ کو پسند نہین اُسنے کہا تو مجھے نہین جانتا اُسنے
کہا خوب جانتا ہون کہ تو پہلے گندہ پانی تھا اور آخر مین مردار ہوجائیگا اور اسوقت
اپنے پیٹ مین ناپاکی بھرے پھرتا ہو۔ حقیقت کبر یہ ہو کہ اپنے آپ کو دوسرے سے
بہتر جانے اور اپنی تعریف پر خوش ہو جو ہوا اس خوشی سے پیدا ہوتی ہو اسی کو کبر
کہتے ہین حدیث مین ہو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ نَفْخَۃِ الْکِبْرِ (پناہ چاہتا ہون مین اللہ سے
باد کبر و بوے غرور سے) جب یہ ہوا دل مین پیدا ہوتی ہو تو دوسرے کو انسان اپنے
سے کم اور خادم جانتا ہو بلکہ خدمت کے لایق بھی نہین سمجھتا سب سے پہلے جانے اور آگے
بیٹھنے کو پسند کرتا ہو رفتہ رفتہ یہ حالت ہوتی ہو کہ نصیحت نہین مانتا اور خود سختی سے نصیحت
کرتا ہو اور لوگونکو چارپایون سے بدتر تصور کرتا ہو لوگون نے حضرت سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا تکبر کیا ہے آپنے فرمایا اللہ کے سامنے گردن نرم نہ کرنا اور لوگون
کو حقارت سے دیکھنا یہ دونون خصلتین اللہ کی راہ مین حجاب ہین انکا ترک کرنا
شرط ایمان ہے۔ غرور کی کئی قسمین ہین (۱) اللہ کے ساتھ غرور کرنا جیسے نمرود
و فرعون وغیرہ نے خدائی کا دعوی کیا (۲) انبیا سے غرور کرنا جیسے قریش نے کیا اور
ایمان نہ لائے اس غرور نے اُنکو راہ راست سے روکدیا (۳) بندون سے
غرور کرنا یعنے اُنکو حقیر سمجھنا اسمین دو کفر ہین اور یہ گناہ سب سے زیادہ ہو اللہ تعالےٰ
کا ارشاد ہو اَلْعَظْمَۃُ اِزَارِیْ وَالْکِبْرِیَآءُ رِدَآئِیْ وَمَنْ نَازَعَنِیْ فِیْھِمَا قَطَعْتُہٗ
اَیْ ھَلَکْتُہٗ (بزرگی میری تہبند اور بڑائی میری چادر ہو جو کوئی ان دونون مین مجھسے
نزاع کریگا وہ ناہنجار ہو یعنے مین اُسکو ہلاک کرونگا) غرور کے کئی اسباب ہین
(۱) علم یعنے اپنے علم پر غرور کرنا اور دوسرے سے تعظیم کی اُمید رکھنا حدیث مین ہے

تعریف حقیقت کبر

غرور کے اقسام

غرور کے اسباب کا بیان

آفۃ العلم الخیلاء (اپنے کو بزرگ جاننا علم کی آفت ہے) (۲) زہد یعنے اپنی عبادت
پر غرور کرنا دوسرونکو اپنے سے عبادت مین کم جاننا یہ بھی برا ہے منقول ہے کہ بنی اسرائیل
مین سے ایک زاہد پہاڑ پر اسکی عبادت کیا کرتا تھا ابر اُسپر سایہ افگن رہا کرتا تھا
اتفاقاً ایک بدکار اُسکی زیارت کو گیا اور اُسکے قریب بیٹھ گیا زاہد کو خیال ہوا
کہ بدکار کی بھی یہ مجال ہوئی کہ میرے پاس بیٹھے اور اُس سے کہا تو میرے پاس سے ہٹ جا
وہ بیچارہ چپکا ہٹ گیا اُسوقت کے پیغمبر پر وحی نازل ہوئی کہ زاہد اور بدکار دونون سے
کہدو کہ نئے سرے سے اپنے کام کرین مین نے بدکار کو اُسکے اعتقاد کی وجہ سے بخشدیا
اور زاہد کے تمام عمل اُسکے غرور کی وجہ سے رائگان کر دیے (۳) نسب مین غرور کرنا اپنے
کو ذات والا اور دوسرے کو کم ذات جاننے آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ کے یہان نسب کچھ کام
نہ آیگا حدیث مین ہے اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْجَنَّۃَ لِمَنْ اَطَاعَہٗ وَاِنْ کَانَ عَبْدًا حَبْشِیًّا وَ
خَلَقَ النَّارَ لِمَنْ عَصَاہُ وَلَوْ کَانَ حُرًّا قُرَیْشِیًّا (۴) خوبصورتی مین غرور کرنا یہ عورتون
مین اکثر ہوتا ہے حدیث مین ہے کہ دوزخ مین اکثر رومی عورتین حبشی ہو جائینگی (۵)
مال مین غرور کرنا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے بَلْ ھُوَ شَرٌّ لَّھُمْ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِہٖ (بلکہ وہ
برا ہے اُنکے لیے قریب ہے کہ وہ طوق پہنائے جائینگے اُس چیز کا جس سے اُنھون نے
بخل کیا) (۶) قوت مین غرور کرنا حدیث مین ہے بہت سے کمزور بہشت مین زور آور اور
بہت سے زور آور بہشت مین کمزور ہو جائینگے (۷) اولاد مین غرور کرنا اللہ تعالےٰ
فرماتا ہے یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ (قیامت کے دن
نہ مال فائدہ دیگا نہ اولاد سے نفع ہوگا مگر اُسکو فائدہ ہوگا جو اللہ کے پاس قلب سلیم لیکر
آیا) غرور کا علاج یہ ہے کہ اپنے کو دوزخ سے آزاد اور جنتی نہ جانے اور عذابون کو یاد
کرے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ (ایک گروہ جنت مین اور
ایک دوزخ مین ہوگا) اِسپر ہر وقت نظر کرے حضرت شبلی رحمہ اللہ سے لوگون نے
پوچھا غرور کسکو کرنا چاہیئے آپنے جواب دیا جسکے دونون پاؤن بہشت مین ہون علما
کا قول ہے کہ کبر کی شامت متکبر کو کفر تک پہونچا دیتی ہے اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکَافِرِیْنَ

اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے یعنے شیطان نے انکار اور غرور کیا اسی کی وجہ سے کافرون مین ہو گیا
حدیث سابق مین ہے اَلْغِیْبَۃُ کبر کو غیبت کے بعد اسلیے ذکر کیا کہ کبر دل کا عمل اور غیبت
زبان کا عمل ہے اسکا وبال بجید ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ
مَیْتًا (کیا تم مین سے کسی کو یہ پسند ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاے) یعنے
غیبت کرنا ایسا ہے جیسے مردے کا گوشت کھانا حدیث مین ہے اِیَّاکُمْ وَالْغِیْبَۃَ فَاِنَّ الْغِیْبَۃَ
اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا اِنَّ الرَّجُلَ قَدْ یَزْنِیْ فَتَابَ فَیَتُوْبُ اللّٰہُ وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِیْبَۃِ لَا یَغْفِرُ
لَہٗ حَتّٰی یَغْفِرَ لَہٗ (تمکو غیبت سے پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ غیبت زنا سے زیادہ سخت
ہے اسلیے کہ زنا کا گناہ زانی کے توبہ کرنے سے معاف ہو جاتا ہے اور غیبت کا گناہ اللہ اسوقت
تک نہین بخشتا جبتک وہ شخص نہ بخشدے جسکی غیبت کی گئی ہے) اور حدیث مین ہے
مَرَرْتُ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ عَلٰی قَوْمٍ یَخْدِشُوْنَ وُجُوْہَھُمْ بِاَظَافِیْرِھِمْ فَقُلْتُ یَا جِبْرَئِیْلُ
مَنْ ھٰؤُلَآءِ فَقَالَ ھٰؤُلَآءِ الَّذِیْنَ یَغْتَابُوْنَ النَّاسَ وَیَقَعُوْنَ فِیْ اَعْرَاضِھِمْ
(شب معراج مین میرا ایک قوم پر گذر ہوا جو اپنے ناخنون سے اپنے منھ نوچتی تھی مین نے
جبریل سے پوچھا یہ کون لوگ ہین اُنھون نے کہا یہ وہ لوگ ہین جو لوگون کی غیبت
کرتے تھے اور اپنی غرض مین اُنکو بُرا کہتے تھے) ایک بار حضرت سلیمان بن جابر
رضی اللہ عنہ نے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین درخواست
کی کہ مجھے کوئی ایسی چیز سکھلائیے جو میری دستگیری کرے آپنے فرمایا نیک کام کو حقیر
نہ جانو اگرچہ اپنے ڈول سے کسیکو آبخورے مین بھی پانی دو اور مسلمانون سے کشادہ پیشانی
ملو اور انکی غیبت نہ کرو۔ ایک بار آپنے اسقدر بلند آواز سے خطبہ پڑھا کہ عورتون نے
بھی بخوبی اپنے گھرون مین سنا وہ یہ ہے یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ مَنْ اٰمَنَ بِلِسَانِہٖ وَلَمْ
یُؤْمِنْ بِقَلْبِہٖ لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِیْنَ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِھِمْ فَاِنَّ مَنْ یَّتَّبِعْ عَوْرَۃَ
اَخِیْہِ یَتَّبِعِ اللّٰہُ عَوْرَتَہٗ یَفْضَحُہُ اللّٰہُ فِیْ جَوْفِ بَیْتِہٖ (اے مسلمانون کے گروہ جو زبان سے
ایمان لائے ہو دل مین نہو مسلمانون کی غیبت نہ کرو اور نہ بچھا کرو اُنکی عورات کا
لیتے اُنکے عیوب نہ ڈھونڈھو بیشک جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کے عیوب تلاش کریگا

اللہ اُسکے عیوب کھولدیگا اور اُسکے گھر کے بیچ مین فضیحت کردیگا۔ اور حدیث مین ہے
عَذَابُ الْقَبْرِ ثَلٰثَةُ اَجْزَاءٍ جُزْءٌ مِّنَ النَّمِیْمَةِ وَجُزْءٌ مِّنَ الْغِیْبَةِ وَجُزْءٌ مِّنَ الْبَوْلِ
عذاب قبر کے تین اجزا ہین (ان تین باتونکے ارتکاب سے ہوگا) (۱) نمامی اور
چغلخوری ہی (۲) غیبت اور بدگوئی ہی (۳) پیشاب کی پلیدی سے یعنے پیشاب کرنیکے بعد
استنجا نہ کرنے کی پلیدی) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ حضرت سرور عالم
صلے اللہ علیہ وسلم کا گذر دو قبرون پر ہوا آپنے فرمایا ان دونونپر عذاب ہوتا ہی ایک
غیبت کی وجہ سے دوسرا اسوجہ سے کہ وہ پیشاب سے کپڑے کو محفوظ نہین رکھتا
تھا پھر آپنے چھوارے کے درخت سے دو ٹہنیان توڑکر دونون قبرون کے سرانے
گاڑدین اور ایک روایت مین ہی کہ اُسکے بعد فرمایا جبتک یہ ہری رہین گی انپر
عذاب کی تخفیف ہوگی حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہی کہ غیبت دل کی خرابی
ہے اور ایک بزرگ کا قول ہی کہ اللہ غیبت کرنیوالے کے عیوب ظاہر کردیتا ہے
اور دین و دنیا مین اُسکو رسوا اور مردود کرتا ہی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ نے کہا ہی کہ جو شخص دنیا مین اپنے بھائی مسلمان کا گوشت کھاتا ہی وہ گوشت قیامت
کے دن فرشتے اُسکے سامنے لاکر اُس سے کہین گے اسکو کھا جیسے تو دنیا مین کھاتا تھا
پس وہ غیبت کرنے والا اُسے کھائیگا اور روئیگا اور منھ بگاڑیگا منقول ہی کہ دو شخص مسجد
کے سامنے بیٹھے تھے ایک مخنث آیا اور چلا گیا ان دونون نے کہا اسکی آواز مین
جو بات تھی وہ اب بھی باقی ہی پھر داخل مسجد ہوکر نماز پڑھی اور نماز کے بعد حضرت عطا رحمہ اللہ
کیخدمت مین حاضر ہوکر واقعہ بیان کیا اُنھون نے فرمایا کہ تم دونون توبہ کرو اور نماز دوہراؤ
اور روزہ کی قضا ادا کرو کیونکہ تمنے اپنے بھائی کا گوشت کھایا حضرت عبد اللہ بن مبارک
رحمہ اللہ کا قول ہی کہ اگلے لوگون مین غیبت کم تھی غیبت اسے کہتے ہین جس سے سننے والے
کو کراہت معلوم ہو غیبت جسطرح زبان سے ہوتی ہی اُسی طرح آنکھ ہاتھ اور اشارے
سے بھی ہوتی ہی۔ ایکبار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ فلان کا قد چھوٹا ہی
حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمنے غیبت کی غیبت کرنیوالے کو منع

نہ کرنیوالا اور دلمین برا نہ جاننے والا منافق ہی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ
عنہما ایک مقام پر تھے ایک نے کہا کہ فلان شخص بہت سوتا ہی اسکے بعد حاضر خدمت نبوی
ہوکران دونون نے فرمایا آج ہمارے پاس روٹی کے ساتھ کھانے کو کچھ نہین ہی اگر آپکے
یہان ہو تو عطا فرمایئے آپنے جواب دیا کہ تم دونون گوشت کھا چکے ہو (غیبت کر چکے ہو)
اب تمھین سالن کی کیا ضرورت ہی چونکہ ان دونون مین ایک کہنے والا اور
دوسرا سننے والا تھا اسلیے آپ نے دونون کو برابر تنبیہ فرمائی - جسطرح غیبت
زبان سے حرام ہے اسی طرح دل سے بھی حرام ہی - بغیر دیکھے سنے کسی سے بدگمانی کرنا دلکی
غیبت ہی حدیث مین ہی جسطرح مسلمان کا خون اور مال حرام ہی اسیطرح اس سے بدگمانی
کرنا بھی حرام ہی - سوا عادل کے فاسق کے قول سے بدگمانی نہ کرنا چاہیئے اللہ تعالے
فرماتا ہی اِنْ جَاءَکُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰی مَا
فَعَلْتُمْ نَادِمِیْنَ (اگر فاسق تمھین کوئی خبر دے تو اسکی تحقیق کرو اور کسی قوم پر نادانی
سے جا نا پڑو تا کہ اپنے کیے پر پچھتانا پڑے) یہ تمام مواخذے اسوقت ہین کہ جب بدگمانی
دل مین جم جائے اور یقین کرے لیکن اگر سرسری طور پر خیال آوے تو وہ فعل اختیاری
نہین ہی لہذا اسپر مواخذہ بھی نہین حدیث مین ہی کہ کوئی مومن گمان بد سے خالی
نہین ہوتا اور سلامتی اسمین ہی کہ اسکی تحقیق کرلے کہ مخبر عادل ہی یا فاسق اگر عادل
ہو تو بھی یقین کرنے مین توقف کرے اور اگر عادل کو فاسق سمجھا تو بھی بدگمانی ہی اسکی
سچائی پر اور یہ بھی ناجائز ہی غیبت کا علاج یہ ہی کہ اس بات کا یقین کرلے کہ غیبت
اسی طرح نیکیون کو مٹا دیتی ہی جیسے آگ لکڑی کو خاک کر دیتی ہی - نبی اکرم صلے اللہ
علیہ وسلم کے قول کو باور نہ کرنا کفر ہی اور اگر آپکے قول کو سچ جان لیا تو ظاہر ہے کہ آپنے
فرمایا غیبت کرنے والے کی نیکیان جسکی اسنے غیبت کی ہے اسے دی جائینگی - اور
کوئی عقلمند اسے پسند نہ کریگا کہ اپنی نیکیان دوسرے کو دیدے پس غیبت سے احتراز
کرنا لازمی ہی غیبت چھ مقام پر درست ہے (۱) ظلم حکام کی شکایت حکام بالا سے کرنا
تاکہ وہ انسداد کر دین لیکن اگر یہ مقصود نہو تو یہ بھی ناجائز ہے (۲) فساد دفع کرنے کی

قدرت رکھنے والے سے مفسدون کی خبر کرنا (۳) فتوی پوچھنے مین امر واقعی لکھدینا بہتر ہے
کہ جسکی برائی کرتا ہے اُسکا نام نہ لکھے اور زید عمرو بکر کرکے لکھے اور اگر نام بھی لکھدیگا تو حرج
نہین ہے (۴) خریدنے والے کو چیز کا عیب بتادینا (۵) بیمار کی بیماری کی معالج کو اطلاع
دینا (۶) فاسق علانیہ زنا کرنے والے شراب پینے والے کی مذمت کرنا تاکہ دوسرے متنبہ
ہون۔ بعض علما کا قول ہے کہ سلطان ظالم مبتدع فاسق مجاہر کے افعال قبیحہ کا بیان کرنا
غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ توبہ کرے اور پشیمان ہو اور جسکی غیبت کی ہے اُس سے معاف کرائے
اور تواضع کرے اگر مرگیا ہو تو اُسکے لیے دعاے مغفرت کرے اگر عفو قصور چاہنے پر
اور تواضع کرنے پر جسکی غیبت کی ہے وہ معاف کردے تو خیر ورنہ یہ امور غیبت کرنیوالے
کے حسنہ ہونگے اور ممکن ہے کہ یہی عفو قصور اور تواضع غیبت کے گناہ کا عوض ہو جائے۔
غیبت کا معاف کرانا اسطرح سے بہتر نہین ہے کہ اُس سے اپنے تمام قصور معاف کرالے
بلکہ ایک ایک بیان کرکے معاف کرائے غیبت گمان سے پیدا ہوتی ہے اور گمان
تفحص حالات سے پیدا ہوتا ہے اللہ تعالی نے اس سے ممانعت کی ہے جسپر یہ آیت
شاہد ہے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ (اے
ایمان والو بچو بہت بدگمانی سے یقینی بعض بدگمانیان گناہ ہین) یہ آیت حضرت ابوبکر اور حضرت
عمر رضی اللہ عنہما کی شان مین نازل ہوئی ہے واقعہ اسکا یہ ہے کہ جب حضرت سرورعالم صلی اللہ
علیہ وسلم جہاد کو تشریف لیجاتے تھے تو ایک فقیر کو دو مالدارونکے سپرد فرماتے تھے تاکہ اُسکی
خاطرداری معقول طور سے ہو اس جہاد مین آپنے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو ان دونون
کے سپرد فرمایا تھا تاکہ یہ انکا کام کرین اور وہ انکے کفیل ہین حضرت سلمان رضی اللہ عنہ
منزل پر پہونچکر کھانا پکاتے اسباب سفر اُتارتے اونٹونکو آب وخور دیتے اور منزل پر پہلے سے
پہونچکر اشیائے ضروری مہیا کرتے تھے ایک بار راہ مین حضرت سلمان بیمار ہوگئے اور ضعف
کی وجہ سے منزل پر پہونچتے ہی سوگئے جب یہ حضرات وہان پہونچے تو حسب عادت ضروریات
کا انتظار کیا تب کو انھین حالت علالت مین خوابیدہ پاکر بیدار کرکے پوچھا تمنے کچھ کھانے
کو بھی پکایا ہے انھون نے کہا نہین کہا آہستہ آہستہ حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کیخدمت مین

جاؤ اگر وہان کچھ کھانا بچا ہوئے آؤ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ وہان گئے ان دونون
نے آپسمین ایک دوسرے سے حضرت سلمان کی غیبت مین کہا لو بعث الی بیر سمیحۃ
لرجع کما ذھب اگر ہم سلمان کو بیر سمیحہ پر بھیجتے تو وہ نہ جاتے یعنے اُنکی کم ہمتی کی جانب
اشارہ کیا سمیحہ ایک کنوا ان ہا جسمین پانی بہت تھا۔ اُدھر حضرت سلمان رضی اللہ
عنہ نے حاضر خدمت نبوی ہوکر پیام پہونچایا ارشاد ہوا کہ اسامہ سے دریافت کرو
اگر کچھ ہو تو لیجاؤ دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ کچھ نہین ہے یہ واپس آئے اور واقعہ بیان
کردیا ان حضرات نے حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ کے حق مین سوءِ ظن کیا اُنھون نے
ٹالدیا حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لیکر آئے اور تمام واقعہ سے حضرت رسولخدا
علیہ التحیۃ والثنا کو آگاہ کردیا تاکہ آپ خصوصاً انکو نصیحت فرماوین اور عموماً تمام مسلمانو نکے
لیے پند ہو آپنے ان دونونکو طلب فرماکر کہا تمہارے دانتون مین گوشت کیسا ہے اُنھون نے
کہا یا حضرت ہمکو اسامہ نے کچھ نہین دیا اور نہ ہمنے گوشت کھایا ہے آپنے اُنسے کہا
تھوکو جب ان دونون نے زمین پر تھوکا تو اُسکا رنگ متغیر تھا اسوقت آپنے یہ آیت
اُنکو سنائی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ اسکے
بعد اللہ تعالے نے اسی آیت مین فرمایا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا أَيُحِبُّ
أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ
(اورکسیکا بھید نہ ڈھونڈو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم مین کوئی شخص اس
بات کو دوست رکھتا ہے کہ وہ اپنے مرے ہوے بھائی کا گوشت کھاوے ایسا نہین ہے بلکہ
تمکو مکروہ معلوم ہوتا ہے اور اللہ سے ڈرو اور توبہ کرو بیشک اللہ قبول کرنیوالا مہربان
ہے) اس آیت مین اللہ تعالے نے گمان تجسس غیبت کو بیان فرمایا اور ابتدا گمان
سے کی ہے اسلیے کہ گمان مقدمۂ تجسس ہے اور تجسس مقدمۂ غیبت ہے سب سے پہلے سوءِ ظن
ہوتا ہے پھر اُسکی تلاش ہوتی ہے پھر غیبت کیجاتی ہے پس اللہ تعالے نے مزید رحمت
کی وجہ سے ان تینون امور کی ممانعت کردی اور مثال بیان کردیا کہ غیبت مثل مردار
زشت کے ہے پھر فہمائش کے طریقہ سے توبہ کا حکم دیا۔ اگر کوئی شخص حرام یا مشتبہ کام

ہین مبتلا ہو اور حلت و حرمت کی تحقیق نہ کرتا ہو اور لَا تَجَسَّسُوْا کو دلیل لاتا ہو تو وہ دوزخ مین جائے گا حدیث مین ہے مَنْ فَسَّرَ الْقُرْاٰنَ بِرَاْیِهٖ فَلْیَتَبَوَّءْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ (جسنے اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کی وہ اپنا ٹھکانا دوزخ مین بنالے) اللہ مسلمانونکو نیک اعمال کی توفیق دے اور بری باتون سے بچائے آمین غیبت کے بعد حدیث سابق مین حسد کا ذکر ہے اور وَالْحَسَدُ ارشاد ہوا ہے یعنے جبتک اہل ایمان حسد کو ترک نہ کرینگے عذاب سے رہائی نہ پائینگے اللہ تعالےٰ اپنے حبیب کے خطاب مین فرماتا ہے وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ مجھسے پناہ مانگو حسد کرنیوالون کے حسد سے ایک شخص نے حضرت سرورعالم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا مین دوزخ سے بہت ڈرتا ہون آپنے فرمایا لَا تَحْسُدِ النَّاسَ تَكُنْ اٰمِنًا تو کون سے حسد مت کر تاکہ دوزخ سے بیخوف ہو جائے) اور بھی فرمایا ہے اَلْحَسَدُ يَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ (حسد نیکیونکو اسطرح کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو) اور آپنے فرمایا ہے کہ تم مین وہ چیزین پیدا ہونے لگی ہین جنکی وجہ سے اُمم سابقہ ہلاک ہوئی ہین اور وہ دشمنلی اور عداوت اور حسد ہے اور بھی آپکا ارشاد ہے کہ حاسد کو تلخی جان کنی زائد ہوتی ہے اور حاسد سوال قبر مین عاجز ہوتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو عرش کے سایہ مین دیکھکر اللہ تعالےٰ سے سوال کیا کہ اسکو یہ مقام کیون ملا حکم ہوا کہ اسنے حسد اور والدین کی نافرمانی اور چغلخوری نہین کی حضرت زکریا علیہ السلام کا فرمان ہے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے حسد کرنیوالا میرا دشمن اور میرے حکم پر غصہ کرنیوالا اور میری تقسیم کو پسند نہین کرتا ہے حدیث مین ہے کہ چھ قوم اپنے چھ گناہون کے باعث سے دوزخ مین جائینگی (۱) حکام ظلم کی وجہ سے (۲) عرب غصے کے سبب سے (۳) توانگر غرور کے باعث سے (۴) تجار چوری کی وجہ سے (۵) گنوار جہالت کے باعث سے (۶) عالم حسد کی وجہ سے حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ نے فرمایا ہے کہ حسد کے دس حصہ مین نو حصہ علما مین ہین اور ایک حصہ تمام عالم مین ہے۔ مروی ہے کہ ایک شخص حاضر خدمت نبوی ہو کر کہنے لگا کہ مین نے ایک تعجب خیز واقعہ یہ دیکھا ہے کہ فلان قبیلہ مین ایک

شخص مراجب ہم نے اُسکا جنازہ اُٹھایا تو وہ ہمارے کاندھون سے جدا ہوکر خود چلتا تھا
آپنے فرمایا وہ مغرور اور حاسد نہو گا اسی لیے فرشتے اُسکا جنازہ اُٹھائے ہونگے اور آپنے
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اگر تم جنت مین بے پوچھے جانا چاہتی ہو
تو مسلمانون سے حسد نہ کرنا اس سے صاف ظاہر ہے کہ کفار سے حسد کرنا جائز ہے
اور آپنے کافرون پر حسد کیا ہی ایک بار آپکے سامنے کافرونکے سات قافلے مال و اسباب
لاوے ہوے گذرے آپنے فرمایا اگر یہ مال و اسباب مسلمانون کو ملتا تو وہ فراغت
مین بسر کرکے اللہ کی یاد کرتے اُسی وقت حضرت جبریل علیہ السلام سورہ فاتحہ
لیکر آئے اور کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اس سورہ مین سات آیتین
ہین جو کوئی آپ کی اُمت مین سے اسکو پڑھے گا اللہ اُسکو سات قافلون کے مال
خیرات کرنے کا ثواب عطا فرمائیگا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے یارون مین سے
کوئی ایک مرگیا تمام ملائکہ کو اُسکی رُوح کے استقبال کرنے کا حکم ہوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام
نے سبب پوچھا ارشاد ہوا کہ یہ کینہ نہین رکھتا تھا سخی تھا غیبت نہین کرتا تھا طامع نہین تھا
(حسد سے دور رہتا تھا - حدیث مین ہے اَلْحَاسِدُ كَالْمُجَاهِدِ مَعَ اللهِ
حسد کرنے والا مثل اُسکے ہے جو اللہ سے لڑائی لڑتا ہی) اور حضرت سرور عالم
صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ اگر تم جنت مین مثل پیغمبرون
کے اپنا درجہ ہونا چاہتے ہو تو حسد نہ کرو اور آپنے فرمایا ہی کہ دوزخ مین ایک وادی خاص
حاسدون کے لئے ہی اور اُسمین عذاب زیادہ ہی حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ
فرماتے ہین کہ مین کبھی اہل دنیا پر حسد نہین کرتا اسلئے کہ اگر وہ جنتی ہی تو انکی نعمت کے
مقابلہ مین دنیا اُسکے لیے بے قدر ہی اور اگر دوزخی ہو تو اُسے دنیا کی نعمت سے کیا فائدہ
ہوگا جب عقبیٰ مین دوزخ پائیگا کسی نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے پوچھا کیا
مومن بھی حاسد ہوتے ہین آپنے فرمایا ہان جیسے برادران یوسفؑ نے حسد کیا اسلئے
کہ حضرت یعقوب حضرت یوسف علیہما السلام کو زیادہ چاہتے تھے حضرت ابو درداء
رضی اللہ عنہ کا قول ہی کہ موت کو یاد کرنے والا کبھی خوش نہین رہتا نہ حسد کرتا ہی

کسی کے زوال نعمت کے خواستگار ہونے کو حسد کہتے ہین حدیث مین ہی لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ (تم مین سے کوئی مومن نہوگا جبتک اُس چیز کو اپنے بھائی کے لئے پسند نہ کرے جسے اپنے لئے پسند کرتے ہو) حسد ایمان کو ضعیف کردیتا ہے۔ اگر دوسرے کی زوال نعمت کا خواستگار نہو بلکہ اپنے لیے بھی اُس نعمت کا طالب ہو تو یہ حسد نہین بلکہ غبطہ اور منافسہ (رغبت کرنا) ہی اور یہ دینی کامون مین احسن ہی عجب نہین کہ غبطہ کرنا واجب ہو اللہ تعالے فرماتا ہی سَابِقُوْا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ (اپنے رب کی مغفرت کیجانب پیش قدمی کرو) حدیث مین ہے دوسرے کا مال دیکھکر خیال کرنا کہ اگر اتنا مال میرے پاس بھی ہوتا تو مین بھی مثل اُسکے کام کرتا حسد نہین ہی بشرطیکہ نیک کامون کی آرزو ہو اور اگر گناہ مین ہی تو یہ بھی اُسکے وبال مین شریک ہوگا۔ حسد کا علاج یہ ہے کہ یقین کرے کہ حسد سے دین و دنیا دونو نکا نقصان ہی دنیا مین غم سے نجات نہین پاتا اور آخرت مین بھلائیان جاتی رہینگی اور قسمت الٰہی پر راضی نہونے والا مثل شیطان کے ہوگا محسود کے لیے نعمت کی اور حاسد کے غم کی ترقی ہوا کرتی ہے محسود مظلوم اور حاسد ظالم ہے حدیث مین ہی کہ محسود حاسد کی بھلائیان لیجاتا ہی اور اپنی برائیان اُسکے گلے منڈھتا ہی حضرت آدم علیہ السلام محسود ہین اور شیطان حاسد وہ ہمیشہ کے لیے مسعود اور یہ مستحق لعنت ابدی ہوا ہابیل محسود ہین اور قابیل حاسد انکے لیے سعادت اور اسکے لیے شقاوت ہوئی وَسُوْءُ الظَّنِّ بِاللّٰہِ یہ حدیث مذکور کا ٹکڑا ہی بدگمانی کی دو قسمین ہین (۱) اللہ سے (۲) مسلمان سے۔ بعض محدثین نے اس حدیث کے معنے یون کہے ہین کہ سُوْءُ الظَّنِّ بِاللّٰہِ سے مراد یہ کہ اللہ کے بندون سے بدگمانی کرے کیونکہ اللہ سے بدگمانی کرنا قطعی کفر ہی اللہ تعالے فرماتا ہی یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ مال غنیمت مین پانچوان حصہ رسول کا مقرر تھا اس آیت مین اللہ نے اپنی طرف نسبت فرمائی اور دوسری حدیث مین ہی کہ قیامت کے دن اللہ اپنے بندے سے کہیگا تو نے مجھے کھانا نہین دیا بندہ کہیگا تو اس سے بے پروا تھا مین تجھے کھانا کیونکر دیتا حکم ہوگا تو نے ہمارے بھوکے بندے کو

کھانا نہین دیا پس گویا ہمین نہین دیا اگر اُس کو دیتا تو گویا ہمین دیتا ایک بار حضرت سرورعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے کفار کی طرف تیر چلایا وہ تیر گیارہ صفون سے گذر گیا اور گیارہ آدمی اور پانچ زرہ اور سات ڈھالونکو توڑ کر زمین مین دھنس گیا آپکو اِس امر سے تعجب ہوا پس یہ آیت نازل ہوئی وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (تو نے تیر نہین پھینکا جب پھینکا بلکہ وہ تیر خدا نے پھینکا) یہان اللہ تعالےٰ نے تیر کی اضافت اپنی جانب کی۔ ایسی اضافتین بہت ہین اور جائز ہین پس اللہ کے بندون سے بدگمانی کرنا گویا اللہ سے بدگمانی کرنا ہے اور اللہ سے بدگمانی کرنے کی دو قسمین ہین (۱) ذات مین (۲) صفات مین ذات مین بدگمانی یہ ہے کہ اللہ کے آنکھ ہے یا سر ہے یا تن اور جان ہے یا ہاتھ پاؤن ہین جیسے آدمیون کے ہین اور بے مثل کہنا جائز ہے اور صفات مین بدگمانی یہ ہے کہ کہے وہ حلیم نہین یا عادل نہین یا سخی نہین اور مثل اسکے یہ امور کفر ہین یا اُس سے نا اُمید ہوجائے اور کہے اللہ مجھے ہرگز نہ بخشیگا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے مَا يَقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ (اللہ کی رحمت سے گمراہونکے سوا کوئی مومن نا اُمید نہین ہوتی) اور حدیث قدسی مین ہے اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ فَلْيَظُنَّ بِيْ مَا يَشَآءُ (اللہ تعالےٰ فرماتا ہے مین اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہون پس وہ جیسا چاہے میرے ساتھ گمان کرے) حضرت سرورعالم صلے اللہ علیہ وسلم ایک مریض کی عیادت کو گئے آپنے اُس سے پوچھا اللہ کے ساتھ تیرا کیسا گمان ہے اُسنے کہا رحمت اور مغفرت کا آپنے فرمایا دَخَلْتَ الْجَنَّةَ بِظَنِّكَ الْحَسَنِ (تو اپنے نیک گمان کی وجہ سے جنت مین داخل ہوگیا) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کو وفات کے بعد کسی بزرگ نے خواب مین دیکھکر پوچھا اللہ نے تمھارے ساتھ کیا کیا اُنھون نے جواب دیا جب فرشتے میری روح کو اللہ کے سامنے لے گئے تو ارشاد ہوا اگر مجھے تمھارے سفید بالون سے شرم نہ آتی تو دوزخ مین پھینکدیتا تم اسقدر کیون روتے تھے کیا دنیا مین میری رحمت سے نا اُمید تھے مومن کیساتھ بدگمانی کرنے کی بھی دو قسمین ہین (۱) ذات مین (۲) صفات مین حدیث مین ہے ظُنُّوْا بِالْمُؤْمِنِيْنَ حَسَنًا (ایمان والونکے ساتھ نیک گمان کرو)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو اُنکے ساتھ بدگمانی تھی کہ اُنکے جسم پر سفید داغ ہین اسکی وجہ یہ تھی کہ آپ نہایت شرمگین تھے کسی کے سامنے کپڑے نہین اُتارتے تھے لوگونکی نظر سے غائب ہوکر نہاتے تھے ایکدن آپ دریا کے کنارے ایک پتھر پر کپڑے رکھکر دریا مین نہانے لگے اللہ نے اُنکی قوم کی بدگمانی دفع کرنے کے لیے اُس پتھر کو چلایا وہ دوڑنے لگا آپ برہنہ اُسکے پیچھے دوڑے اور فرماتے جاتے تھے اے پتھر میرے کپڑے ہین اے پتھر میرے کپڑے ہین جب قوم نے آپکو دیکھا تو کوئی داغ آپ پر نہ پایا سب نے توبہ کی اور استغفار کرنے مین مشغول ہوئے پس معلوم ہوا کہ دلمین گمان کرنیکو بھی ظن کہتے ہین اور اگر زبان سے بھی اُسے ادا کرے تو ظن اور غیبت دونوں کا گناہ ہوتا ہے اور بقدر گناہ کے عذاب کا مستحق ہوگا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَھُمْ عَذَابُ جَھَنَّمَ وَلَھُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ (جولوگ ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتون کو فتنے مین ڈالتے ہین اور توبہ نہین کرتے پس اُنکے لئے عذاب ہے دوزخ کا اور اُنکے لئے عذاب ہے جلنے کا) دوزخ کا عذاب گناہ کی وجہ سے اور جلنے کا عذاب توبہ نہ کرنے کی وجہ سے ہے اور جھوٹ بات کی بدگمانی کرنا تہمت لگانا ہے یہ اُس سے بھی بدتر ہے حدیث مین ہے کہ بہتان کرنے والے پر سخت عذاب ہوگا اور یہ بدترین درد والم دیکھے گا اور مومن کے صفات مین بدگمانی یہ ہے کہ گمان کرے کہ فلان شخص خائن یا چور یا زانی یا مدمن الخمر یا جھوٹا بخیل ہے سب حرام ہین ایک شخص نے حضرت سرورعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین عرض کیا کہ فلان شخص خائن ہے آپنے فرمایا اس گفتگو سے تیرے لیے خائنون کا عذاب ثابت ہوگیا اور منقول ہے کہ حضرت خالد جہنی رضی اللہ عنہ ایکبار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی محفل مین تھے ایک سائل نے آکر سوال کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے کچھ دلوا دیا سائل کے جانے کے بعد حضرت خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے کہا یہ شخص باوجود مقدرت کے سوال کرتا ہے آپنے فرمایا بدگمانی سے توبہ کر کیونکہ مین نے حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو فرماتے ہوے سنا ہے مَنْ ظَنَّ بِالْمُؤْمِنِیْنَ سُوْءً حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ (جو شخص مومنین کے ساتھ بدگمانی کرتا ہے اللہ قیامت کے

دن اُسپر جنت کی خوشبو حرام کر دیتا ہی) حدیث مین ہی کہ جسکے دلمین مومن کی بد گمانی نہو
وہ اللہ کے نزدیک جہاد کرنے والون مین سے ہی اگرچہ بظاہر وہ اپنی بی بی کیساتھ
نرم بستر پر ہو اللہ تعالےٰ فرماتا ہی يُعَذِّبَ الْمُنَافِقِيْنَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكَاتِ
الظَّانِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ
وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيْرًا (اللہ تعالےٰ اُن منافق مردون اور عورتون
اور مشرک مردون اور عورتون پر عذاب کریگا جو اللہ کے ساتھ بدگمانی کرتے
ہین بدگمانی کی برائی اُنھین پر لوٹنے والی ہے اور اُنپر اللہ کا غصہ اور لعنت ہی
اور جہنم اُنکے لیے تیار ہی اور وہ بری جگہ ہے) اس آیت کی تفسیر یہ ہے کہ یعذب
سے مراد یہ ہی کہ دین و دنیا دونون مین اللہ اُنپر عذاب کریگا دنیاوی عذاب
یہ ہے کہ مجاہدین اُنسے قتال کرینگے اور اُنھین اپنا غلام بنائینگے اُنسے جزیہ لینگے اور وہ
ذلیل ہونگے۔ دین کا عذاب یہ ہی کہ قبر اُنکو اسطرح بھینچے گی کہ اُنکی ہڈیان آٹا
ہو جائینگی اور نکیرین اُنکے پاس ہیبت ناک ہو کر آئینگے اور وہ اُنکے جواب سے
عاجز ہو کر عذاب مین مبتلا ہونگے اور قیامت مین سختی حساب اور حرارت آفتاب اور
زمین کی تپش مین پھنسینگے اور اپنے پسینہ کے گرم پانی کی ندی مین ڈوبینگے نامہ اعمال
بائین ہاتھ مین پائینگے اور پلصراط کی سختی مین مبتلا ہونگے اور ہمیشہ دوزخ مین رہکر طرح طرحکے
عذاب سہین گے اور دیدار الٰہی اور جنت کی نعمتون سے دور رہینگے اور رحمت الٰہی
مددگار نہوگی اَلْمُنَافِقِيْنَ وَالْمُنَافِقَاتِ چونکہ منافقین پر زائد عذاب ہوگا اسلیے
پہلے اُنکو ذکر کیا اللہ تعالےٰ فرماتا ہی اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ (منافق
دوزخ کے نیچے کے درجہ مین ہونگے) اوپر بیان ہو چکا ہی کہ دوزخ کے نیچے کے درجے
مین تمام درجون سے زیادہ عذاب اور سختی ہی۔ منافق اُسے کہتے ہین جو ظاہر مین
اقرار اور دلمین انکار کرے اور ایسا ایمان مفید نہین ہی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے
اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ
وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَكَاذِبُوْنَ (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب آپکے پاس منافق

آتے ہین تو کہتے ہین ہم اس بات کی گواہی دیتے ہین کہ آپ اللہ کے رسول ہین
اور اللہ تو بخوبی جانتا ہی کہ آپ اُسکے رسول ہین اور گواہی دیتا ہی کہ منافق جھوٹے
ہین) چونکہ منافق دلمین تصدیق نہین رکھتے تھے اسلیے اللہ نے انکے جھوٹے ہونیکی
گواہی دی - نفاق کی تین قسمین ہین (۱) زبان سے اقرار اور دل سے انکار کرنا
یہ کفر ہی (۲) ظاہر مین محبت اور باطن مین عداوت رکھنا یہ تکذیب ہی (۳) سامنے
خوشامد اور پیٹھ پیچھے غیبت و بدگوئی کرنا یہ گناہ ہی وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكَاتِ الظَّا
مشرک اور کافر دونون ایک ہین لیکن معنی کے اعتبار سے ان دونون مین فرق ہی
مشرک وہ ہی جو دوسرے کو اللہ کا شریک جانے اُسکو شرک اکبر کہتے ہین اور شرک
اصغر کی دو قسمین ہین ایک جلی دوسری خفی جلی وہ ہی جو کھلا ہوا ہو جیسے اُسکی صفات
پر اعتماد نہ کرنا استعانت و اعتقاد بغیر حق کرنا شگون لینا فال دیکھنا سوا خدا کے قسم
کھانا حدیث مین ہی مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ (جسنے اللہ کے سوا کسی
دوسرے کی قسم کھائی اُسنے اللہ کا شریک گردانا) خفی وہ ہی جو چھپا ہوا ہو اسی کو ریا
اور سمعہ کہتے ہین اللہ تعالے فرماتا ہی فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ
الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآؤُنَ (ویل ہی اُن نمازیون کے لیے جو اپنی نماز کو بھولے ہوئے
ہین اور سستی کرتے ہین اور دکھانے کو نماز پڑھتے ہین) یہ آیت ریاکارون کے
حق مین نازل ہوئی ہی حضرت رسولخدا علیہ التحیۃ والثنا نے فرمایا مین اپنی اُمت پر شرک
اصغر سے ڈرتا ہون صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا شرک اصغر کیا ہے آپنے فرمایا
وہ ریا ہی اَلظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ لوگون نے حضرت عبداللہ بن عباس
رضی اللہ عنہما سے پوچھا اللہ کے ساتھ بدگمانی کیا ہی آپنے فرمایا اُسکے حق مین اُن
باتونکا اعتقاد کرنا جو اُسکی شان کے خلاف ہی خود اللہ تعالی فرماتا ہی يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ
غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ (اللہ پر ناحق جاہلیت کا ایسا گمان کرتے ہین) قرآن شریف
مین گمان کے پانچ معنے ہین مترجم کہتا ہی اس مقام پر صاحب نافع المسلمین نے
ہان سے کے عوض نہین لکھا ہی اور ظن کے معنی بدگمانی تحریر کیے ہین انتہی (۱)

یقین سورۃ الحاقہ مین ہی اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَهْ (مجھے یقین تھا کہ مین اپنے
حساب سے ملنے والا ہون) اور اسی کے مثل سورۃ بقر مین ہی اَلَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُلٰقُوْا
رَبِّهِمْ (وہ یقین کرتے ہین کہ ہم اپنے رب سے ملنے والے ہین) (۲) شک سورۃ جاثیہ
مین ہی اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا (ہم گمان نہین کرتے مگر شک کا) (۳) جاننا سورہ انشقت
مین ہی اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ یَّحُوْرَ (اُسنے جان لیا کہ ہرگز وہ پھر اللہ کی طرف نہ جایگا)
اور حٰمٓ سجدہ مین ہی وَلٰکِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا یَعْلَمُ کَثِیْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ (اور تمنے
جان لیا کہ بیشک اللہ تمھارے بہت سے کامونکو نہین جانتا) (۴) انکار سورۃ
صٓ مین ہی وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا بَاطِلًا ذٰلِکَ ظَنُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا
(ہم نے آسمانون اور زمین کو اور جو کچھ انمین ہی بیکار نہین پیدا کیا یہ انکار کافرونکا
ہی) (۵) حجت سورۃ یوسف مین ہی وَمَا ظَنُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰهِ
الْکَذِبَ (کیا حجت ہی کافرون کی جو جھوٹ بات کا اللہ پر افترا کرتے ہین) عَلَیْهِمْ
دَائِرَةُ السَّوْءِ (انھین بدگمانی کا وبال ہی) وہ کل حوائج سے بری ہی نہ وہ کھاتا ہے
نہ سوتا ہے نہ اونگھتا ہی بلکہ کھلاتا ہی وَهُوَ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ اور لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ
وَّلَا نَوْمٌ اُس شاہ عادل ہین پس ایسی اضافتین خود تمھاری طرف لوٹ آئینگی وَ
غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ جب مومن دوزخ مین ڈالے جائینگے تو دوزخ کی آگ اُسکے
گرد اور درندے اُنکے پاس آوینگے مالک کہے گا انکو پکڑو مومن گھبرا کر یا غیاث المستغیثین
کہینگے آواز آئیگی لبیک لبیک یعنے کیا ہی مین تیرے پاس ہون چونکہ مومن پہ اللہ کا
غصہ نہین ہی اسلیے انھین یہ جواب ملے گا اور کفار ہمین سو برس روینگے اور ربّنا ربّنا
پکارینگے آخر کو یہ جواب سنین گے اِخْسَئُوْا فِیْهَا وَلَا تُکَلِّمُوْنِ (دور ہو اور مجھ سے
بات نہ کرو) یہی غضب الٰہی کی علامت ہی وَلَعَنَهُمْ رحمت سے دور کر دینے کو
لعنت کہتے ہین اور بعض کے نزدیک لعنت بمعنی قطعیت ہے یعنے اُنکی امید قطع کر دی کہ
کسی وقت مین دوزخ کے عذاب سے رہائی نہ پاینگے وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ مومنو کو بشارت
ہے کہ دوزخ اُنکے لیے نہین تیار کیگئی ہی بلکہ یہ بقدر اپنے سزاے اعمال کی میعاد کاٹ کر

جنت مین جائینگے دوزخ خاص کفار کے لئے مخلوق ہوئی ہو اُنھین کو ہمیشہ اُسمین رہنا ہو وَسَاءَتْ مَصِيرًا انسان مرض کے بعد صحت اور تکلیف کے بعد راحت اور رنج کے بعد خوشی پاتا ہو جسکی وجہ سے تکلیف بھولجاتا ہو اسی سے اُمید ہوتی ہے کہ تکالیف دنیوی برداشت کرے ایمان سالم لے جائیگا اللہ ہمارا اور جمیع مومنین کا انجام بخیر کرے۔ آمین۔

المجلس الثامن فی فضیلۃ الحج وزیارۃ قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آٹھوین مجلس حج اور زیارت روضۂ منورہ کی افضلیت کے بیان مین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ حَضْرَةِ الرِّسَالَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ وَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہو کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ جسنے اللہ کے لیے حج کیا اور جماع نہ کیا اور گناہ نہ کیا تو وہ اسطرح گناہون سے پاک لوٹے گا جیسے ابھی اُسکی ماں نے جنا ہو اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہی اس حدیث کے راوی وہ بزرگ ہین جو جنگل سے لکڑیان لاکر بیچتے اور اُس قوت حلال سے بسر اوقات کیا کرتے تھے ایکدن لکڑی کا گٹھا بھاری ہوگیا اور یہ روزہ دار تھے کئی بار اُٹھانا چاہا مگر نہ اُٹھ سکا ایک فرشتے کو حکم ہوا کہ تو جا اور ہمارے دوست کی مدد کر فرشتہ نے آکر وہ گٹھا بآسانی آپ کے سر پر رکھدیا جان لو کہ منجملہ اور ارکان اسلام کے حج بھی ایک رکن ہی اور اسمین بےحد ثواب ہو حدیث مین ہو مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ يُرِيْدُ الْحَجَّ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَضَعُهَا وَيَرْفَعُهَا ثَوَابَ عِتْقِ رَقَبَةٍ فَاِذَا غَسَلَ وَاَرَادَ الْاِحْرَامَ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ وَاِذَا لَبّٰى يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰے

عَبْدِی غَفَرْتُ لَکَ بِمَغْفِرَتِی فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ نَادٰی مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ یَا وَلِیَّ اللّٰهِ اسْتَاْنِفِ الْعَمَلَ فَاِذَا اَخَذَ بِالطَّوَافِ کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِکُلِّ طَوَافٍ سَبْعِیْنَ حَسَنَةً فَاِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ فَکَاَنَّمَا قَبَّلَ بَابَ الْجَنَّةِ فَاِذَا سَعٰی بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ یَکْتُبُوْنَ لَهُ الْحَسَنَاتِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ فَاِذَا وَقَفَ بِالْعَرَفَاتِ اَعْتَقَهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ وَیُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهٖ بِالْحَسَنَاتِ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ (جو شخص اپنے گھر سے حج بیت کا ارادہ کرکے نکلا تو اللہ اُسکے ہر قدم رکھنے اور اُٹھانے پر ایک ایک بردہ آزاد کرنیکا ثواب لکھتا ہے پس جب وہ غسل کرتا ہے اور احرام باندھنے کا ارادہ کرتا ہے تو گناہون سے ایسا پاک ہوجاتا ہے جیسے آج ہی اُسکی مان نے اُسکو جنا ہے اور جب لبیک کہتا ہے تو اللہ کہتا ہے مین نے تجکو اپنی مغفرت سے بخشدیا اور جب مسجد حرام مین داخل ہوتا ہے تو آسمان سے ایک پکارنیوالا پکارتا ہے کہ اے اللہ کے دوست نیا کر اس عمل کو اور جب طواف شروع کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ ہر طوف کے عوض مین ستر برس کی عبادت اُسکے نامۂ اعمال مین لکھتا ہے اور جب وہ حجر اسود کو چومتا ہے تو گویا اُسنے باب جنت کو چوما اور جب صفا اور مروہ کے درمیان مین دوڑتا ہے تو اُسکے لیے ستر ہزار فرشتے نیکیان لکھتے ہین پس عرفات پر کھڑا ہوتا ہے تو اللہ اُسکو دوزخ سے آزاد کردیتا ہے اور اُسکی برائیان نیکیون سے بدل دیتا ہے (اُسکو بیہقی نے روایت کیا ہے) اور حدیث مین ہے جو شخص حج کرے بدون اسکے کہ تن کو گناہ سے آلودہ کرے اور زبان کو بیہودہ اور ناشائستہ باتون سے روکے تو اسطرح گناہون سے باہر آتا ہے جیسے آج ہی اُسکی مان نے اُسکو جنا ہے اور بھی حدیث مین ہے کہ جسنے بہت گناہ کیے ہون اُسکا کچھ کفارہ نہین ہے مگر عرفات مین کھڑا ہونا اور یہ بھی ایک حدیث مین ہے کہ عرفہ کے دن سے زیادہ خوار اور حقیر اور زبون و تم کبھی شیطان کو نہ دیکھوگے اسلیے کہ عرفہ کے دن اللہ اپنے بندون پر اپنی بیحد رحمت نازل فرماتا ہے اور بڑے بڑے گناہ معاف کرتا ہے اور بھی حدیث مین ہے کہ جو شخص گھر سے حج کرنیکا قصد کرکے نکلے اور راہ مین مرجائے تو قیامت تک ہر سال اُسکے لیے حج اور عمرہ کا ثواب لکھا جاتا ہے اور جو شخص مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ زاد اللہ شرفہما مین مرے اُس سے حساب کتاب نہوگا اور حضرت

سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک حج حسین کوئی گناہ نہو دنیا و فیہا سے بہتر ہے اور بہشت کے سوا اُسکی کوئی جزا نہین ہے اور بھی آپکا ارشاد ہے کہ اس سے بڑا کوئی گناہ نہین ہے کہ عرفات پر ہو اور خیال کرے کہ میرے گناہ نہین بخشے گئے ہر مسلمان کو چاہیے کہ حج کرے ان ثوابون کا مستحق ہو آپنے فرمایا ہے مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَحُجَّ فَلْیَمُتْ بِاَیِّ دِیْنٍ شَاءَ (جو شخص مرے اور باوجود قدرت اور فرضیت کے حج نہ کرے پس جس دین پر چاہے مرے) اور بھی آپ کا ارشاد ہے مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَحُجَّ فَلْیَمُتْ یَهُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا (جو شخص مرے اور باوجود قدرت اور فرضیت کے حج نکرے پس چاہیے کہ وہ یہودی یا نصرانی ہوکر مرے) اور یہی آپ کا فرمان ہے مَنِ اسْتَطَاعَ وَلَمْ یَحُجَّ فَقَدْ کَفَرَ (جسکو قدرت ہو اور حج نہ کرے پس وہ کافر ہے) اس کفر سے بعض کے نزدیک اصل کفر اور ہمارے نزدیک کفران نعمت مراد ہے یعنے جسکو اللہ تعالیٰ استطاعت حج کی دے اور پھر بھی وہ حج نہ کرے تو اُسنے کفران نعمت کیا اور بھی ارشاد ہے کہ جو شخص باوجود قدرت کے حج نہ کرے اللہ اُسکی طرف نظر رحمت سے نہ دیکھے گا اور اُسکی دعا قبول نہ کریگا اور منکرین کعبہ کے ساتھ اُسکا حشر ہوگا اور بھی فرمایا ہے کہ اللہ نے وعدہ کرلیا ہے کہ ہر سال حج مین چھ لاکھ آدمی زیارت کرینگے جس سال انسانون کی جماعت اس سے کم ہوگی اُس سال بقدر کمی تعداد کے اللہ تعالےٰ فرشتے بھیجکر تعداد پوری کرائے گا اور بھی آپکا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن دُلھن کی طرح کعبہ آراستہ اور منور ہوگا اور سب حاجی اُسکے گرد ہونگے اور پردہا ے کعبہ مین ہاتھ مارینگے یہانتک کہ اللہ اُنکو جنت مین داخل کریگا اور مصابیح مین مذکور ہے کہ حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ہے کہ جو شخص حج کرنے آوے اور اُس سال حج نکرے تو اُسکو چاہیے کہ دوسرے سال ورنہ تیسرے سال حج کرے اگر نہ کریگا اور مرجائیگا تو اُسکی آنکھون کے بیچ مین لکھا جائیگا یہ اپنے خدا سے منکر ہے پھر آپنے یہ آیت پڑھی مَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ (جو کفر کرے تو اللہ سب جہانون سے بے پروا ہے) اور آپنے فرمایا ہے

کہ چار شخصوں کا عذر قبول نہوگا (۱) جو اذان سنے اور بلا عذر مسجد مین حاضر نہو (۲) جسکے سامنے کھانا ہو اور دروازے پر سائل کو نہ دے (۳) جو امر معروف اور نہی منکر کو بجا نہ لائے (۴) باوجود استطاعت کے حج نہ کرے اور بھی آپ کا ارشاد ہے مَنْ مَاتَ فِیْ طَرِیْقِ مَکَّۃَ جَائِیًا اَوْ ذَاھِبًا کَتَبَ اللّٰہُ فِیْ کُلِّ سَنَۃٍ سَبْعِیْنَ حَجَّۃً وَّسَبْعِیْنَ عُمْرَۃً (جو شخص مکہ معظمہ کے راستہ مین مرجائے آتا ہوا یا جاتا ہو تو اللہ تعالےٰ ہر سال اُسکے لیے ستر حج اور ستر عمرہ کا ثواب لکھتا ہے) اور آپنے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ حَجَّ مِنْ مِصْرِہٖ مَاشِیًا (بیشک اللہ اور اللہ کے فرشتے ایسے شخص کے لیے استغفار کرتے ہین جو اپنے گھر سے پیادہ پا سفر طے کرکے حج کرے) اور آپ نے فرمایا ہے کعبہ کا طواف نماز ہے فرق اتنا ہے کہ اسمین بات کرنا حلال ہے لہٰذا ہر طواف کرنے والے کو حالت طواف مین لازم ہے کہ نیک ہی بات کرے۔ حضرت ابن عباس نے حضرت سعد بن جبیر رضی اللہ عنہم سے نصیحتاً فرمایا کہ حج کرنے کو پیادہ جاؤ اور پیادہ واپس آؤ کیونکہ مین نے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ سوار حج کرنے والے کو ہر قدم کے بدلے ستر نیکیان ملتی ہین اور پیادہ حج کرنے والے کو ہر قدم کے بدلے سات سو نیکیان ملتی ہین اور نیکی کا ثواب مسجد حرام کی نیکی کا ہوتا ہے اور مسجد حرام مین ایک نیکی کرنے کا ثواب اسقدر ہے جو ایک لاکھ نیکیون کا ہوتا ہے اور حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ہے کہ حج مقبول کی علامت یہ ہے کہ حاجی کا حال پہلے سے اچھا ہو جائے اور بھی آپنے فرمایا ہے کہ پاک و صاف حج کی مزدوری سوا بہشت کے کچھ نہین ہے اور فرمایا ہے مَنْ مَاتَ فِیْ طَرِیْقِ مَکَّۃَ مُقْبِلًا اَوْ مُدْبِرًا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ اَلْبَتَّۃَ وَیُشَفَّعُ فِیْ سَبْعِیْنَ مِنْ اَھْلِ بَیْتِہٖ (جو شخص مکہ معظمہ کے راستے مین آتے ہوے یا جاتے ہوے مرجائے اللہ ضرور اسکی مغفرت کریگا اور وہ اپنے گھر والون سے ستر آدمیون کی شفاعت کریگا) اور بھی فرمایا ہے اَلْحَجُّ جِھَادُ کُلِّ ضَعِیْفٍ (حج ہر ضعیف کا جہاد ہے) اور فرمایا ہے مَنِ اشْتَاقَ اِلٰی بَیْتِ اللّٰہِ وَفَاضَتْ عَیْنَاہُ نَادَی الْجَلِیْلُ جَلَّ جَلَالُہٗ یَا مَلٰئِکَتِیْ اُنْظُرُوْا اِلٰی عَبْدِیْ کَیْفَ فَاضَتْ عَیْنَاہُ

مِنَ اشْتِیَاقِ بَیْتِیْ اِشْهَدُوْا قَدْ غَفَرْتُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ وَسَتَرْتُ عَنْهُ عُیُوْبَهٗ (جسکو زیارت کعبہ کا شوق ہو اور اس اشتیاق مین آنکھین اُسکی روئین تو اللہ تعالےٰ پکار کر فرشتون سے کہتا ہے کہ میرے بندے کو دیکھو میرے گھر کے شوق مین کیسی اُسکی آنکھین رو رہی ہین تم گواہ رہو کہ مین نے اُسکے گناہ بخشدیے اور اُسکے عیوب کو چھپایا) اور فرمایا ہے کہ جب حاجی احرام باندھتے ہین اور تکبیر کہتے ہین تو اللہ تعالےٰ فرشتون سے کہتا ہے میرے بندونکو دیکھو کہ اُنھون نے میرے گھر کے شوق مین لمبا سفر کیا ہے اور اپنا گھر بار چھوڑا ہے اُنکی تکبیر و تہلیل سے زمین گونج رہی ہے تم گواہ رہو کہ مین اُنسے خوش ہون اور مین نے اُنکی توبہ قبول کی اور اُنکے گناہ بخشدیے اور بہشت اُنپر حلال اور دوزخ حرام کردی یہ میرے دوست اور مین انکا دوست ہون یہ میری ملک اور مین اُنکا مالک ہون اور اُنسے حساب کتاب نہ کرونگا اسکو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور بھی آپنے فرمایا ہے جو شخص حج کرنے کے ارادے سے اپنے گھر سے نکلتا ہے تو یون گناہون سے پاک ہو جاتا ہے جیسے آج ہی اپنی مان کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور اُسکے لیے جبتک گھر واپس نہ آجائے ہر قدم کے عوض مین ستر برس کی عبادت کا ثواب ہے اور چالیس روز تک اُسکی دعا قبول ہوگی اور چار سو آدمیون کی شفاعت اُسکے گھر والون مین سے مقبول ہوگی اور آپنے فرمایا ہے کہ میری اُمت مین سے تین شخصون کے لیے میری شفاعت لازمی ہے (۱) جو میری حیات مین میری طرف ہجرت کرے (۲) جو میری روپوشی کے بعد میری قبر کی زیارت کرے (۳) جسکے دو یا تین یا چار بیبیان ہون اور اُنمین عدل کرے اور آپنے فرمایا ہے جسنے میری روپوشی کے بعد میری زیارت کی گویا اُسنے حالت حیات مین زیارت کی اور آپنے فرمایا ہے مکہ مین مرنے والا ایسا ہے جیسے آسمان دنیا پر مرنے والا اور زمزم پینے والا سر درد سے صحت پائیگا اور حجر اسود کو چومنے والے کے وقار کی قیامت مین حجر اسود گواہی دیگا اور سات مرتبہ کعبہ کے طواف کرنے والے کو اللہ دس بردون کی آزادی کا جو اولاد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے

ہون ثواب دیگا اور صفا اور مروہ کے درمیان مین دوڑنیوالا پل صراط پر ثابت قدم رہے گا اور آپنے فرمایا ہے مَنْ حَجَّ وَلَمْ یَزُرْ قَبْرِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ وَمَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ (جسنے حج کیا اور میری قبر کی زیارت نہ کی تو اُسنے مجھپر ظلم کیا اور جسنے میری قبر کی زیارت کی اُسکے لیے میری شفاعت واجب ہے قیامت مین) اور فرمایا ہے مَنْ زَارَنِیْ فَلَہُ الْجَنَّۃُ (میری زیارت کرنیوالے کے لیے جنت ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس مرض موت مین حاضر ہوا تو اتفاقاً آپ تنہا تھے مین نے سلام کیا آپنے جواب دیا اور مین نے آپکو روتے ہوے دیکھکر سبب پوچھا آپنے فرمایا اُمت کے لیے روتا ہون کیونکہ میری حیات مین وہ گناہ کرتے تھے مین شفاعت کرتا تھا اسقدر فرمانے کے بعد آپ یکایک بشاش ہو گئے مین نے اسکا سبب پوچھا آپنے فرمایا حضرت جبریل علیہ السلام نے مجھے پیام پہونچایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ کی روپوشی کے بعد آپ کی اُمت مین سے جو شخص آپ کی قبر کی زیارت کریگا اُسے مین بخشدونگا اگرچہ وہ مجھ سے بخشش نہ بھی طلب کرے اور نزع کے وقت اُسپر آسانی کرونگا اگرچہ بدکار ہو قبر مین اُسپر عذاب نہ کرونگا اسکی حاجتین پوری کرونگا اور آپنے فرمایا ہے مَنْ اَیْسَرَ وَلَمْ یَحُجَّ وَمَاتَ عَلٰی ذٰلِکَ دَخَلَ النَّارَ دَخَلَ النَّارَ دَخَلَ النَّارَ (جو شخص باوجود قدرت کے حج نہ کرے اور مرجاے تو دوزخ مین داخل ہوگا تین مرتبہ) اور فرمایا ہے اَلْحَجُّ الْمَقْبُوْلُ کَفَّارَۃٌ لِذَنْبِ سَبْعِیْنَ سَنَۃً (حج مقبول ستر برس کے گناہونکا کفارہ ہے) اور فرمایا ہے اِذَا خَرَجَ الْحَاجُّ مِنْ مَّنْزِلِہٖ اِلَی بَیْتِ اللّٰہِ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ (جب حاجی اپنے گھر سے کعبہ کو چلتا ہے تو اللہ اُسکے پچھلے سب گناہ معاف کردیتا ہے) اور فرمایا ہے مَنْ خَرَجَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا فَلَہٗ بِکُلِّ خُطْوَۃٍ حَتّٰی یَرْجِعَ اَلْفُ اَلْفِ حَسَنَۃٍ وَّیُمْحٰی عَنْہُ اَلْفُ اَلْفِ سَیِّئَۃٍ وَّرُفِعَ لَہٗ اَلْفُ اَلْفِ دَرَجَۃٍ وَلَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ بِکُلِّ دِرْھَمٍ یُنْفِقُھَا اَلْفُ اَلْفِ دِرْھَمٍ وَّبِکُلِّ دِیْنَارٍ اَلْفُ اَلْفِ دِیْنَارٍ وَّبِکُلِّ حَسَنَۃٍ یَعْمَلُھَا اَلْفُ اَلْفِ حَسَنَۃٍ حَتّٰی یَرْجِعَ وَھُوَ فِیْ ضَمَانِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنْ تَوَفَّاہُ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ فِی الْجَنَّۃِ وَاِذَا رَجَعَ رَجَعَ مَغْفُوْرًا

لَہٗ وَدُعَاءُہٗ مُسْتَجَابٌ فَاغْتَنِمُوْا دَعْوَتَہٗ اِذَا قَدِمَ قَبْلَ اَنْ تُصِیْبَہُ الذُّنُوْبُ فَاِنَّہٗ یُشَفَّعُ فِیْ مِائَۃِ اَلْفِ رَجُلٍ مِنْ بَیْتِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ (جو شخص حج یا عمرہ کی نیت سے نکلے تو جبتک گھر واپس نہ آئے ہر قدم کے عوض مین اُسکے لیے دس لاکھ نیکیان لکھی جاتی ہین اور دس لاکھ برائیان دور کی جاتی ہین اور دس لاکھ درجے بلند ہوتے ہین اور ہر درم جو خرچ کریگا اُسکے بدلے مین دس لاکھ درم اور ہر دینار کے بدلے مین دس لاکھ دینار ہین اور ہر نیکی کے بدلے مین دس لاکھ نیکیان اور تا واپسی اللہ کی امان مین ہے پس اگر مر گیا تو جنتی ہے اور اگر گھر واپس آیا تو مغفور آیا اور اُسکی دعا مقبول ہے پس اُسکی دعا کو غنیمت جانو جب وہ واپس آوے قبل اسکے کہ اُس سے گناہ صادر ہو کیونکہ قیامت کے دن اُس کی شفاعت اپنے گھر والون مین سے ایک لاکھ آدمیون کی مقبول ہوگی) اسکے بعد حضرت مؤلف رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ مین نے اپنے پیر مرشد سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ مین نے شیخ المشائخ حضرت قطب الاولیا رکن الدین ابو الفتح قیض اللہ قدس سرہ سے سنا ہے کہ حج مین دو حرف ہین (۱) ح (۲) ج - ح سے حلم باری تعالیٰ اور ج سے جرم بندگان مراد ہے پس مطلب یہ ہوا کہ اللہ اپنے حلم سے حاجیون کے جرائم سے درگذر کریگا - اور میرے پیر نے فرمایا ہے کہ حج مقبول کی علامت یہ ہے کہ حاجی کا اشتیاق روز افزون رہے - اور حدیث مین ہے اَلْقِیَامُ بِمَکَّۃَ سَعَادَۃٌ وَالْخُرُوْجُ مِنْھَا شَقَاوَۃٌ (مکہ کا قیام سعادت اور وہانسے خروج شقاوت ہے) اور حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ہے مَنْ صَبَرَ عَلٰی حَرِّ مَکَّۃَ مِنْ نَّھَارٍ تَبَاعَدَ مِنْ نَّارِ جَھَنَّمَ مَسِیْرَۃَ مِائَۃِ عَامٍ (جو شخص مکہ کی گرمی پر ایکدن صبر کرے وہ دوزخ کی آگ سے سو برس کی راہ دور ہو جائے گا) اور فرمایا ہے مَنْ مَرِضَ یَوْمًا دَاخِلًا بِمَکَّۃَ کَتَبَ اللہُ لَہٗ مِنَ الْعَمَلِ الَّذِیْ کَانَ یَعْمَلُ فِیْ غَیْرِھَا عِبَادَۃَ سِتِّیْنَ سَنَۃً (جو شخص مکہ مین داخل ہو کر ایکدن بیمار ہو تو اللہ اُسکا وہ عمل جو غیر مکہ مین کرتا تھا ساٹھ برس کی عبادت کے برابر لکھے گا) اور حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ نے

مکہ مین ایک روزہ رکھنے کا ثواب ایک لاکھ روزہ کے برابر اور ایک درم صدقہ
کرنے کا ثواب ایک لاکھ درم کے برابر اور ایک نیکی کے ثواب کو لاکھ نیکی کے
برابر فرمایا ہو اور حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خانۂ کعبہ پر
ہر دن کو اور ہر رات کو ایک سو بیس رحمتین نازل ہوتی ہین سات طواف کرنیوالون
کے لیے اور چالیس گرد کھڑے ہونے والون کے لیے اور بیس کعبہ کے دیکھنے والونکی
لیے ہین اور فرمایا ہو کہ دو طواف ایسے ہین جنکا کرنے والا اسطرح گناہ سے پاک
ہوتا ہے جیسے مان کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے (۱) نماز فجر کے بعد سے
طلوع آفتاب تک (۲) بعد عصر سے غروب آفتاب تک اور فرمایا جو سر
منیٰ مین منڈے دوزخ مین نہ جلے گا اور فرمایا ہے تُرَابُ الْمَدِیْنَۃِ
اَمَانٌ مِنَ الْجُذَامِ (مدینہ کی مٹی جذام سے لیے امان ہو) جاننا چاہیے کہ اللہ
نے کعبہ کو بزرگی دی ہو اور بندون کا قبلہ ہے خود فرماتا ہے اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ
لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبَارَکًا (اول گھر جو لوگون کے لیے بنایا گیا وہ مکہ ہو برکت
والا) جب اللہ نے زمین کو پیدا کر کے فرشتون کا مسکن بنایا تو زمین مین
زمرد سبز کا ایک گھر بنایا اسی مقام پر جہان اب کعبہ ہو اسیقدر لمبا اور چوڑا
اور وہ زمرد بے جوڑ تھا اُس مکان کو فرشتون کا قبلہ کیا طوفان نوح علیہ السلام
مین اللہ نے اُسے اُٹھا کر فلک چہارم پر رکھا جسطرح زمین پر اسیطرح آسمان پر
قبلہ ہو اور نیچے کی ساتوین زمین تک اُسکے مقابل مین قبلہ ہو۔ چنانچہ حضرت یوسف
علیہ السلام کنوین مین اور حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ مین قبلہ ہی کی
طرف نماز ادا کرتے تھے اور اس آیت مین بکہ سے مکہ مراد ہے مکہ کی بزرگی اسوجہ
سے ہو کہ یہین کی مٹی سے اللہ تعالےٰ نے حضرت سرور عالم صلے اللہ
علیہ وسلم کو پیدا کیا اور حضرت آدم علیہ السلام کا جلوس خلافت یہین ہوا اور آپکا
تخت بھی کعبہ کی جگہ مین تھا اور تخت کی لمبائی چوڑائی بھی مکہ ہی کے برابر تھی یا
اسلیے مکہ برکت والا ہو کہ خانہائے دنیا سے بہتر گھر یعنے کعبہ اُسمین ہو یا اسلیے مکہ برکت

والا ہی کہ وہان مرنے والے پر عذاب قبر نہین ہوتا یا اسلیے مکہ برکت والا ہی کہ وہان
جانے والے کو جذام اور برص نہین ہوتا اسی طرح حدیث مین آیا ہی یا اسلیے مکہ
برکت والا ہی کہ پہلے رحمت وہین نازل ہوتی ہی پھر اطراف عالم مین پھیلتی ہے
یا اسلیے مکہ برکت والا ہی کہ پیدائش زمین کے وقت سے قیام تک ہزارہا انبیا اولیا
زہاد عباد اوتاد کا ٹھکانا ہی یا اسلیے مکہ برکت والا ہی کہ اسمین سب طرف نماز پڑھنا
درست ہی یا اسوجہ سے مکہ برکت والا ہی کہ وہان کی عبادت کا ثواب زیادہ ہی اس کے
آگے اللہ تعالے فرمایا ہی وَھُدًی لِّلْعَالَمِیْنَ (تمام عالم کے لیے ہدایت کرنیوالا ہی)
جو کوئی اسکی کرامت وخرق عادت کو دیکھتا ہی ادیان باطلہ کو چھوڑکر مسلمان ہوجاتا ہی
مروی ہی کہ ایک بار حضرت سرور عالم صلی اللہ وسلم نے فرمایا جو کوئی حالت جنابت
مین کعبہ پر ہاتھ رکھے گا اسکا ہاتھ سوکھ جائیگا ایک کافر نے امتحاناً حالت جنابت مین
آکر کعبہ کو چھوا فوراً ہاتھ سوکھ گیا صبح کو حاضر خدمت ہوکر صدق دل سے مسلمان
ہوا پھر اللہ تعالے فرماتا ہے فِیْہِ اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ (اسمین کھلی نشانیان ہین) یعنے
اسکے کرامات اور برکات ظاہر وباہر ہین (۱) اگر پرندہ اسپر سے گذرنے کا قصد کرے
تو جلجاتا ہے (۲) اگر درندہ شکار کا پیچھا کیے ہوا اور شکار حرم مین بھاگ آوے تو درندہ
نہین آسکتا اگر آنیکا قصد کرے ہلاک ہوتا ہی باز کا بھی یہی حال ہی اگر کبوتر کا پیچھا
کرے (۳) صحرائی جانور جب بیمار ہوتے ہین تو کعبہ کے سامنے آکر کھڑے ہوتے ہین اللہ
انکو صحت دیتا ہی (۴) کعبہ کو دیکھکر کسی جانور کو شکار کرنے کی طاقت نہین رہتی
(۵) جو اسے منہدم کرنے آوے خود ہلاک ہوتا ہی (۶) جنب اگر کعبہ کو چھوے تو
ہاتھ سوکھ جاتا ہی (۷) کوئی وقت طواف سے خالی نہین ہوتا حضرت بایزید بسطامی
رحمہ اللہ نے کہا کہ مین چالیس دن تک کعبہ مین معتکف رہا اور چاہتا تھا کہ کسیوقت
کعبہ کو طواف سے خالی پاؤن مگر نہ پایا (۸) سب مسلمان اسکو دوست رکھتے ہین
اگرچہ سب نے اُسے دیکھا نہین ہی (۹) اسے دیکھنے والا کیسا ہی سنگدل ہو رونے لگتا ہی
(۱۰) اسکی زیارت کرنے والے مین صلاحیت اثر کرتی ہی (۱۱) ایک شخص نے زیارت

بیت المقدس کے لیے دو تین ہزار دینار جمع کیے اور کعبہ مین اسلیے رکھ گیا کہ
احتیاط سے رہین تلف نہونے پائین چورنے یہ خبر پائی سرنگ کھودی اور سر
باہر نکالکر مال کی طرف ہاتھ بڑھایا حکم آلہی سے زمین اسقدر تنگ ہوئی کہ اس کا
سرکٹ کر مال کے پاس گر پڑا اور غیبی آواز آئی جو کوئی ہمارے گھر مین چوری کرنے آتا
ہے اُسکا یہی حال ہوتا ہے مجاورین کعبہ نے یہ آواز سنی اندر جاکر دیکھا تو
ایک سر کٹا ہوا ملا (۱۲) ایک شخص کعبہ کے اندر یاد الٰہی مین مصروف تھا رات
ہو گئی حسب عادت مجاورون نے دروازہ بند کرکے مقفل کر دیا آدھی رات کو اُسکے
پاخانہ کی حاجت ہوئی ہرچند پکارا کسی نے نہ سنا مجبوراً وہین اُسنے رفع حاجت
کی صبح کو نکلکر بھاگ گیا مجاور جب اندر آئے تو اُنھون نے دیکھا کہ ایک تو دہ مشک
تیز خوشبو کا رکھا ہے ہرچند مسلمانون سے دریافت کیا گیا کہ کون بھول گیا ہے کسی نے
جواب نہ دیا آخر کار وہ شخص آیا اور اپنا ماجرا بیان کیا (۱۳) ایام جاہلیت مین رخام
ایک عورت پر عقیل نامے مرد عاشق تھا ایکبار رات کو عقیل نے اپنی معشوقہ کو کعبہ
مین پکڑا اور مشغول بکار ہوا اعضاے تناسل اندام نہانی مین اُسی طرح رہگیا بہت
کوشش کی مگر جدا نہوا صبح کو سب کے سامنے دونون ذلیل وخوار ہوے اور
تین دن اسی حالت مین رہے پھر سودہ ہوکر چوتھے دن ذلیل مر گئے (۱۴) ایک مرد نے
حالت طواف مین کسی عورت کی طرف نظر بد کی فوراً اندھا ہو گیا (۱۵) ایک دن
حضرت رسولخدا علیہ التحیۃ والثنا کعبہ مین تشریف فرماتے تھے کہ سرداران مکہ حاضر
ہوے اور بہ نیت مکر آپ سے معاہدہ اطاعت کرنے لگے ایک گوشے سے آواز آئی
ہمارے گھر مین ہمارے دوست سے مکر کرتے ہو یہ آواز سنکر سب بھاگ کھڑے ہوے
(۱۶) ایک شخص چوری کی علت مین گرفتار ہوا چورنے چوری سے انکار کیا اور
کعبہ کی قسم کھانے کو ہاتھ اُٹھایا فوراً ہاتھ خشک ہو گیا (۱۷) جتنے لوگ آتے ہین سب
اُسمین سما جاتے ہین (۱۸) حدیث مین ہے کہ کعبہ کی طرف دیکھنے والی آنکھ کی بصارت زائد
ہو جاتی ہے (۱۹) مس کعبہ سے بیماری دور ہوتی ہے (۲۰) ایک بار ابو جہل اپنے

غلام پر خفا ہوا اور پیچھے دوڑا غلام نے کعبہ مین جا کر پناہ لی یہ بھی اندر چلا گیا فوراً اندھا ہو گیا پھر خاک کعبہ آنکھ مین ڈالی بینا ہو گیا (۲۱) نوشیروان بزرجمہر پر خفا ہوا اور اُسے مکہ مین قید کیا ایک رات کو بزرجمہر مجلس کی چھت پر چڑھا کہ نصف شب گذر چکی تھی رحمت الٰہی کے نازل ہونے کا وقت تھا بزرجمہر نے دیکھا کہ آسمان سے سقف کعبہ تک ایک نور تابان ہے اُسنے ہاتھ اٹھا کر دعا کی اے اللہ اپنے اِس گھر کی برکت سے مجھے قید سے رہائی دلا دے اللہ نے اُسکی دعا قبول کی صبح کو خود نوشیروان نے آکر اُسے رہا کر دیا بزرجمہر یہ کرامت دیکھکر ایمان لایا۔ کرامات کعبہ ولا تحصلے ہین نہ زبان کو بیان کی قوت نہ قلم کو تحریر کی طاقت ہے عاقلان را اشارہ کافی ست پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے مَقَامُ اِبْرَاهِيْمَ کعبہ کیا ہی مقام ہے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا بنایا ہوا چونکہ آخر عمارت اُسکی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بنائی ہے اسی لیے اُنکی طرف اللہ نے نسبت کی مشہور ہے کہ تعمیر کعبہ سات بار ہوئی ہے پہلی بار بیت المعمور بنا دوسری مرتبہ حضرت نوح علیہ السلام نے طوفان کے بعد بنایا تیسری مرتبہ بلدز کافر نے تبخانہ بنایا چند اینٹین اُسمین حرام جگہ سے لگا دی تھین اللہ نے زمین کو ہلا کر کعبہ کو خراب کر دیا چوتھی مرتبہ سمعون بن بلدز نے بنایا پانچوین مرتبہ حضرت داؤد علیہ السلام نے پھر بنایا تھا چھٹی مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی کچھ عمارت بنائی تھی ساتوین مرتبہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل اور حضرت بی بی سارہ اور حضرت بی بی ہاجرہ علیہم السلام نے بنایا جب عمارت تمام ہو چکی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ تم پکار دو اے بندگان خدا مین نے بیت اللہ بنا دیا آؤ اور زیارت کرو اُنھون نے پکارا اللہ نے اُنکی آواز کو بابون کی پیٹھون اور ماؤن کے پیٹون مین پہونچا دیا جسنے ایک بار لبیک کہا ایک حج پایا جسنے دو بار کہا دو حج پائے جو خاموش رہا وہ حج سے محروم ہوا پھر اللہ تعالےٰ نے فرمایا وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا یعنے اُسکی بزرگی یہ ہے کہ جو اُسمین داخل ہوا بیخوف ہوا بعض مفسرین نے اُسکی تفسیر مین لکھا ہے کہ اگر قاتل اور سارق وہان داخل ہو تو جبتک اُسمین رہے قتل اور قطع ید سے بیخوف ہے اُسپر قتل اور قطع ید کا حکم نہ

کیا جائیگا اور علماے حنفیہ رحمہم اللہ کے نزدیک ایسی صورت مین اُسکا کھانا پانی روکا جائے گا تاکہ باہر نکل آوے اور اُسکو سزا دیجائے اور بعض کے نزدیک جذام اور برص سے بےخوف ہو جاتا ہے اور بعض کا قول ہے کہ دوزخ سے نڈر ہو جاتا ہے جیسا کہ حدیث مین وارد ہے مَنْ دَخَلَ الْكَعْبَةَ اٰمِنَ مِنَ الْبَهَاءِ يَدِهٖ (کعبہ مین داخل ہونے والا دوزخ سے بےخوف ہوا) پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ (لوگو نپر اللہ کے لیے کعبہ کا حج کرنا ہے) اور حضرت رسولخدا علیہ التحیۃ والثنا نے فرمایا ہے تم سفر کا قصد نہ کرو مگر تین مقام کے لیے (۱) مسجد حرام (۲) میری مسجد (۳) مسجد اقصیٰ یہ سفر تمام سفرون سے بہتر ہین اور آپنے فرمایا ہے جو کوئی خانہ کعبہ کے سفر مین تھک جائے اور دلگیر ہو تو اللہ تعالےٰ فخر یہ ملائکہ سے کہتا ہے میرے بندے کو دیکھو کہ اُسنے گھر بار اولاد سب کو چھوڑکر میرے گھر کا ارادہ کیا ہے اور راہ مین تھک گیا مگر اُس سے رنجیدہ نہین ہے اور اشتیاق اُسی طرح باقی ہے تم گواہ رہو کہ مین اُس سے خوش ہون اُسکو جنت مین پہونچاؤنگا کعبہ کا قصد خالصۃً لوجہ اللہ کرنا چاہیئے کیونکہ حدیث مین مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ وارد ہے۔ اگر تجارت کی غرض سے جاوے اور حج کرے تو بھی فرضیت ساقط ہو جائے گی مگر اُس حج سے ثواب کم ملے گا ریا اور سمعہ کو حج مین دخل نہونا چاہیئے راہ مین فسق و فجور سے بچے اور خالص توبہ کرے احرام باندھنے کے بعد عورت سے دور رہے کیونکہ حدیث مین لَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ وارد ہے رفث جماع اور چھونے اور بوسہ لینے کو اور فسق آشکارا گناہ کو کہتے ہین پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا (جو شخص راہ کے خرچ کی طاقت رکھے) حج کی شرط یہ ہے کہ توشہ اور سواری ہو اور اہل و عیال کے لیے اسقدر چھوڑ جائے کہ اسکی واپسی تک کافی ہو اور راہ مین امن ہو جب یہ شرائط حج پائے جائین حج واجب ہو جاتا ہے اگر حج نہ کرے اور پھر شرائط جاتے رہین تو حج اُسپر باقی رہیگا ہمارے نزدیک اور امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک جسم کا صحیح و سالم ہونا شرط ہے وبس پھر اللہ تعالےٰ

فرماتا ہی وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ جو کفران نعمت کرے یعنے باوجود قدرت کے حج نہ کرے وہ اپنی ہی عقبیٰ بگاڑیگا اور اللہ تو تمام عالم سے بے پروا ہی لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ اللہ کا فرمان ہی یعنے اگر تم شکر کروگے تو مین زیادہ دونگا اور اگر کفر کروگے تو بیشک میرا عذاب سخت ہی یہان بھی کفر سے کفران نعمت مراد ہی مسلمانون کو چاہیے کہ جب اللہ انکو قدرت دے تو اُس کی نعمت کا شکر کرین حج ادا کرکے مستحق ثواب ہون احکام الٰہی کی پابندی کرکے جنت کے قابل بنین۔ اللہ ہر مسلمان کو اسکی توفیق عطا کرے آمین ثم آمین۔

المجلس التاسع فی العدل والشباب والعبادة والمشی الی المساجد

نوین مجلس انصاف اور جوانی اور عبادت اور مسجد کیطرف جانے

والحب فی اللہ والصیانة عن الزنا والتصدق بالسر وذکر اللہ تعالی خالیا

اور اللہ کے لیے محبت رکھنے اور زنا سے بچنے اور پوشیدہ خیرات کرنے اور خلوت مین ذکر الٰہی کرنے کے بیان مین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةُ نَفَرٍ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَاَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اِجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا يَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا يُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہی کہ سات آدمیون کو اللہ قیامت کے دن

اپنے سایہ مین رکھے گا (۱) بادشاہ عادل (۲) جس نیکبخت جوان نے اللہ کی عبادت
مین نشو ونما پائی ہو (۳) جسکا دل مسجدون مین معلق ہو یعنے ایک وقت کی نماز با جماعت
مسجد مین ادا کر آیا اب دوسرے وقت کے آنے کا منتظر ہے کہ پھر جا کر جماعت سے
نماز پڑھے (۴) جو آدمی آپسمین صرف اللہ ہی کے لیے محبت رکھین ملین بھی اللہ
کے لیے اور جدا بھی ہون اللہ کے لیے (۵) وہ مرد جسکو حسین اور صاحب نسب عورت
اپنے پاس حرام کاری کو بلائے اور وہ انکار کرے اور کہے مین اللہ سے ڈرتا ہون (۶)
داہنے ہاتھ سے اسطرح خیرات کرے کہ بائین ہاتھ کو بھی خبر نہو یعنے بالکل چھپا کر
خیرات کرے (۷) جو شخص تنہائی مین اللہ کو یاد کرے اور اسکے خوف سے روئے اس
حدیث کو مسلم اور بخاری نے روایت کیا ہے سَبْعَةٌ نَفَرٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ حدیث مین
ارشاد ہوا ہے جاننا چاہیے کہ قیامت کے دن آفتاب ایک میل پر ہوگا اور اسکا رخ
لوگون کی طرف ہوگا لوگ عرق مین غرق ہونگے اور میل مسافت ارضی سے ایک
کوس اور ثلث فرسنگ کا ہوتا ہے قیامت کے دن آفتاب اسقدر نزدیک ہوگا اور اسوقت
دنیا مین زمین سے آفتاب تک چار ہزار برس کی راہ کا فاصلہ ہے اور پشت اس جانب
ہے اور چوتھے آسمان پر ہے اور درمیان مین سجد حجاب مین محیط آسمان مین ایک دریا ہے
اور باوجود ان حجابون کے اسکی حرارت برداشت نہین ہوتی آفتاب کی گرمی کہان
سے ہے اسمین اختلاف ہے بعض کے نزدیک اللہ نے اسے گرم ہی پیدا کیا ہے اور بعض کا قول
ہے کہ شب کو آفتاب دوزخ مین ڈوبتا ہے اور اسکی تپش اسمین اثر کرتی ہے اور اسکا اثر عکس اور
دھوپ کے ذریعہ سے زمین پر پڑتا ہے اور بعض کا قول ہے کہ روزانہ طلوع آفتاب کے
وقت حضرت جبریل علیہ السلام دوزخ سے کچھ آگ لاکر اسکے جرم کو دہکاتے ہین اور
بعض کہتے ہین کہ اللہ نے گرمی اور سردی سے ایک فرشتہ پیدا کیا ہے اور کوہ قاف اسکا
مقام ہے آفتاب اسکی پشت پر ہو کر نکلتا ہے اسکی گرمی آفتاب مین اثر کرتی ہے اور تمام
دن باقی رہتی ہے قیامت کے دن اللہ کے حکم سے آفتاب زمین کے قریب آجائیگا اور
قعر زمین سے اسقدر دوزخ بلند کیجائیگی کہ اسکی لپک اور شعلے میدان قیامت مین پھیلینگے

اور جلتے توے کی طرح زمین گرم ہوجائیگی اور سر پر آفتاب کی حرارت ہوگی پس اُسدن
کی گرمی کا کون اندازہ کرسکتا ہی اگر اُسدن مرنا اختیار مین ہوتا تو کوئی شخص زندہ
نہ رہتا اُسدن آدمی کے جسم سے اتنا پسینہ بہے گا کہ ایک شخص کے پسینہ سے
ستر پیاسے اونٹ سیراب ہوسکین گے اور ایک حدیث مین ہے کہ اگر ایک آدمی
کے پسینہ مین تمام جہان کی کشتیان ڈالی جائین تو سب بہنے لگین اور ایک حدیث
مین ستر کشتیون کا بیان ہے اور ایک حدیث مین تمام کشتیان مذکور ہین یہ پسینہ
شاید مسلمان گنہگارون کا ہوگا حدیث مین ہی کہ ہر شخص بقدر اپنے گناہ کے پسینے
مین غرق ہوگا بعض پنڈلی تک بعض زانو تک بعض کمر تک بعض حلق تک اور
بعض بالکل غرق ہونگے اور وہ پسینہ ایسا گرم ہوگا کہ ایک گھڑی مین ستر مرتبہ
ہر شخص کی جلد کو جدا کریگا اور ہر مرتبہ اللہ جلد کو پیدا کرے گا خود اُسنے فرمایا
ہے کُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا دجب اُنکی
جلدین جلجائینگی تو ہم اور جلدین بدل دینگے، گو یہ آیت دوزخیون کے
حق مین ہے مگر مسلمانون کے لیے میدان قیامت دوزخ سے کم نہین ہی
حدیث مین ہی اگر اس پسینہ کا ایک قطرہ اُحد کے پہاڑ پر ڈالا جائے تو
فوراً جلکر خاک ہوجائے ہر شخص کا پسینہ بھی اُسکے گرد ہوگا دوسرے کے پسینے
مین نہ شامل ہوگا اور جو شخص بھاگے گا اُسکا پسینہ بھی اُسکے ساتھ ہوگا کسی طرح
اُس سے جدا نہوگا فِیْ ظِلِّهٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ یہ حدیث مذکور کا ٹکڑا ہی اور سایہ
مین اختلاف ہی بعض محدثین کے نزدیک اس حدیث مین سایہ سے لطف الٰہی
مراد ہی یعنے جسپر اللہ لطف کریگا اُسکو میدان حشر کی گرمی نقصان نہ کریگی جیسے
انبیا اور اولیا اُسی گرمی مین پھرینگے اور اپنے دوستون کی شفاعت کرینگے اور
اُنکو ذرا بھی گرمی محسوس نہوگی دنیا کی آگ ہر چرند پرند کو جلادیتی ہی لیکن سمندر
جو ایک کیڑا ہی اُسکو نہین جلاتی سمندر آگ کے اندر خوش رہتا ہے اور طرح
طرح کے رنگ بدلتا ہے نمرود نے آگ مین حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ڈالا

آگ نے اُنپر کچھ اثر نہ کیا اور چنگیز خان ہلاکو نے سیدی احمد کو آگ مین ڈالا اُنکا
بال بیکا نہوا حدیث مین ہو کہ میدان حشر مین اللہ کا ایک بندہ ہر طرف پھرے گا
مگر ذرا بھی گرمی اُسکو محسوس نہوگی دوسرے لوگ پوچھینگے اے اللہ اس نے
کون ایسا عمل کیا ہو کہ آج گرمی اسپر اثر نہین کرتی حکم ہوگا یہ وہ بندہ ہو جسنے ایک
عالم کی جوتیان اپنے سر پر رکھکر اُنکو دریا کے پار اُتارا تھا پھر دوسرے بندے کو اسی
حال مین دیکھکر بھی سوال کرینگے حکم ہوگا اُسنے حافظ قرآن کی جوتیان سر پر اُٹھائی تھین
تیسرے کو اسی عالم مین دیکھکر سبب دریافت کرینگے ارشاد ہوگا اُسنے آفتاب مین دوگانہ
نماز کا ادا کیا تھا اور بعض کے نزدیک سایہ سے عرش کا سایہ مراد ہو حدیث مین ہو لَیْسَ
فِی الْعَرَصَاتِ اِلَّا ظِلُّ الْعَرْشِ (میدان قیامت مین عرش کے سایہ کے سوا کوئی
سایہ نہوگا) حدیث مین ہو کہ عرش بہت بڑا ہو اسکے چھ لاکھ پایے ہین اور ہر پایے کے
نیچے میدان ہو اور ہر میدان مین چھ لاکھ شہر ہین اور ہر شہر مین سات دنیا ہین جو
ملائکہ سے پر ہین اور یہ تسبیح کرتے ہین اے اللہ شیخین رضی اللہ عنہما کے دشمنون کو نہ
بخشیو۔ زیر عرش ایک نور کا ممبر ہوگا اُسکی لمبائی پانچسو برس کی راہ ہو اُس ممبر پر
حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم ہونگے اور دوسرے پیغمبرون کے لیے ممبر ہونگے
کہ ہر ممبر کی درازی دوسو برس کی راہ ہوگی اور آپکے داہنی جانب حضرت آدم
کا ممبر اور بائین جانب حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ممبر ہوگا اولیا کے لیے
کرسیان ہونگی ہر کرسی بقدر چھ مہینے کی راہ کے بلند ہوگی اور مومنین کے لیے بھی
کرسیان ہونگی کہ ہر کرسی کی بلندی سات دن کی راہ ہوگی اس سے کم اور چھ ماہ سے
زائد انبیا کے سوا کسی کی بلندی نہوگی۔ جسے عرش کے سایہ مین جگہ ملی وہ دوزخ سے
نجات پائیگا۔ لوگون نے حضرت رسولخدا علیہ التحیۃ والثنا سے پوچھا کہ قیامت کے
دن عرش کے سایہ کے سوا کیا اور بھی کوئی سایہ ہوگا آپنے فرمایا اَلْمُؤْمِنُ تَحْتَ ظِلِّ
صَدَقَتِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ (مومن قیامت کے دن اپنے صدقے کے سایہ مین ہوگا جسنے
اللہ کی راہ مین روٹی کا ایک ٹکڑا بھی دیا ہو قیامت کے دن وہ ٹکڑا اُسپر سایہ کریگا

له حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما

اور آپنے فرمایا ہی جسنے مدت العمر مین ایک لاکھ مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھا اسپر دوزخ حرام ہوگئی اور قیامت مین اُسے نور کا ایک قبہ ملیگا جسمین چار دروازے ہونگے ایک پر سُبْحَانَ اللّٰہِ دوسرے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تیسرے پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ چوتھے پر اَللّٰہُ اَکْبَرُ لکھا ہوگا اور اسمین یاقوت کا تخت ہوگا اور اسے پڑھنے والا اسپر تکیہ لگائے بیٹھا ہوگا اور وہ قبہ ہوا پر اُڑتا پھرے گا یہ شخص اہل حشر کا اور اہل حشر اُسکا تماشہ دیکھینگے اور پوچھینگے اُسنے دنیا مین کیا کیا تھا جو آج اس آرام مین ہی حکم ہوگا اسنے ہماری تسبیح ایک لاکھ بار کی تھی اس حدیث کو حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے غرائب مین نقل کیا ہی صحیح قول یہ ہی کہ سایہ سے عرش ہی کا سایہ مراد ہی حدیث مین ہے کہ اس سایہ مین جگہ پانے والونکے سات گروہ ہونگے اِمَامٌ عَادِلٌ یہ حدیث سابق الذکر کا ٹکڑا ہی ایک عادل بادشاہ سب سے پہلے عادل بادشاہ کا ذکر کیا اسلیے کہ انتظام دنیا عدل سے ہی دوسری حدیث مین وارد ہی قِوَامُ الدُّنْیَا بِاَرْبَعَةِ اَشْیَآءَ اَوَّلُہَا بِعِلْمِ الْعُلَمَآءِ وَالثَّانِیْ بِعَدْلِ الْاُمَرَآءِ وَالثَّالِثُ بِسَخَاوَةِ الْاَغْنِیَآءِ وَالرَّابِعُ بِدُعَآءِ الْفُقَرَآءِ (چار چیزون سے دنیا قائم ہے ایک عالمون کا علم دوسرے امیرون کا عدل تیسرے سخیون کی سخاوت چوتھے فقیرون کی دعا حدیث مین ہی اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ بِہِ الْاُمَرَآءُ الْعَدْلُ (امرا سے پہلے عدل کا حساب ہوگا) اللہ تعالےٰ فرماتا ہی اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ (اللہ نے تمکو عدل اور احسان کرنے کا حکم دیا ہی) اسمین بھی عدل احسان پر مقدم ہی حدیث مین ہی اَلْمُقْسِطُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلٰی مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ یَغْبِطُہُمُ الْاَنْبِیَآءُ (عادل قیامت مین نوری ممبرون پر ہونگے جنکا انبیا کو بھی رشک ہوگا) اور بھی حدیث مین ہی عَدْلُ سَاعَةٍ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ سِتِّیْنَ سَنَةً قَامَ لَیَالِیْہَا وَصَامَ نَہَارَہَا (ایک لحظہ کا عدل ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے جسکی رات قیام مین اور دن روزہ مین گذرا ہو) اور بھی حدیث مین ہے کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ (تم مین سے ہر ایک اپنے ماتحت

کا نگہبان ہی اور ہر ایک اپنی رعیت سے سوال کیا جائیگا) بادشاہ چونکہ ملک کا افسر ہوتا ہی
اسلیے اُس سے تمام ملک کا سوال ہوگا اور ہر امیر سے اُسکے ماتحت کا سوال ہوگا
اللہ تعالےٰ فرماتا ہی یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْآ اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا (اے ایمان والو
اپنے کو اور اپنے گھر والون کو آگ سے بچاؤ) یعنے خود نیکی کرو اور اُنھین بھی
نیکی کی تعلیم کرو تاکہ دونون دوزخ سے محفوظ ہوجائین حدیث مین ہی اَلْمُلْکُ
یَدُوْمُ مَعَ الْکُفْرِ وَلَا یَدُوْمُ مَعَ الظُّلْمِ (سلطنت کفر کی حالت مین دیرپا
رہ سکتی ہی مگر ظلم سے دیرپا نہین رہتی) عدل مین تین حرف ہین۔ عین دال
لام عین آنکھ کو کہتے ہین پس بادشاہ کو رعیت کی جانب آنکھ دار کھنا چاہیئے اور
دال بتشدید لام راہ دکھانے والے کو کہتے ہین پس بادشاہ کو چاہیئے کہ رعیت کو
نیک راستہ بتائے اور لام زرہ کو کہتے ہین پس جسطرح زرہ دشمن سے بچاتی ہے اسیطرح
بادشاہ کو لازم ہی کہ رعیت کو دینی اور دنیاوی دشمنون سے بچائے تاکہ اَلرَّاعِیْ
لِعِبَادِ اللّٰہِ وَالْحَامِیْ لِبِلَادِ اللّٰہِ (اللہ کے بندون کا نگہبان اور اُسکے
ملکون کا مددگار رہی) اُسپر صادق آوے۔ بادشاہ عادل اللہ کا خلیفہ اور بادشاہ
ظالم شیطان کا نائب ہی ایسا ہی حدیث مین ہی کُوْ اِلِیْ اِذَا کَانَ عَادِلًا فَھُوَ
خَلِیْفَةُ الرَّحْمٰنِ وَاِنْ کَانَ ظَالِمًا فَھُوَ خَلِیْفَةُ الشَّیْطَانِ اللہ کے نزدیک
سب سے زیادہ دوست عادل ہی اور سب سے زیادہ دشمن ظالم ہے اور نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے اللہ کی قسم کھاکر فرمایا ہی کہ بادشاہ عادل کے عمل بقدر اُسکی رعیت
کے ہوتے ہین اُسے ایک نماز کے بدلے مین ستر ہزار نمازون کا ثواب ملتاہے
اور ظالم کو عادل کہنے والا کافر ہی اور عادل کو ظالم کہنے والا کافر نہین ہی حدیث
مین ہی اَنَا وُلِدْتُّ فِیْ زَمَانِ الْمَلِکِ الْعَادِلِ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فخریہ بیان کیا ہی کہ مین بادشاہ عادل کے زمانہ مین پیدا ہوا ہون اور فرمایا کہ عدل
اللہ کی ترازو ہی زمین مین جو کوئی عدل کے پلے مین بیٹھا جنتی ہوا اور جو ظلم کے
پلے مین بیٹھا دوزخی ہوا اور فرمایا کہ عادل بارش کے ہر قطرے سے بہتر اور ظالم

شیر درندہ سے بدتر ہو اور فرمایا بادشاہ عادل کی دعا رد نہین ہوتی اور فرمایا اللہ نے سپید مروارید کی ایک سرائے بنائی ہے اُسکے ستر ہزار دروازے ہین اُسمین انبیا اور صدیق اور عادل کے سوا کوئی نہ رہیگا اور فرمایا فُرِضَ عَلَيْكُمْ دُعَاءَانِ دُعَاءُ الْإِيمَانِ وَدُعَاءُ السُّلْطَانِ (ترجمہ دو دعائین فرض کی گئی ہین ایک ایمان کے لیے دوسرے بادشاہ عادل کے لئے) اللہ تعالے فرماتا ہو اَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ (اللہ اور رسول اور مسلمان حاکم کی اطاعت کرو) حدیث مین ہو مَنْ اَطَاعَ الْوَالِيَ فَقَدْ اَطَاعَنِي وَمَنْ اَطَاعَنِي فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (جسنے مسلمان حاکم کی اطاعت کی اُسنے میری اطاعت کی اور جسنے میری اطاعت کی اُسنے اللہ کی اطاعت کی) اور فرمایا مَنْ اَطَاعَ السُّلْطَانَ فَقَدْ اَطَاعَ الرَّحْمٰنَ (جسنے مسلمان بادشاہ کی اطاعت کی اُسنے اللہ کی اطاعت کی) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَنْ لَّا تَعْدِلُوا اِعْدِلُوا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى (نہ ابھارے تم کو دشمنی کسی قوم کی اس بات پر کہ عدل نہ کرو بلکہ تم عدل کرو کیونکہ وہ تقوی سے قریب ہو) جب مکہ پر مسلمانون نے فتح پائی تو کفار سے انتقام لینا چاہا اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی تھی - مروی ہو کہ ایکبار حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مقدمہ کا فیصلہ کیا لوگون نے آپ کے عدل کی تعریف کی آپنے فرمایا اے لوگو نوشیروان اگرچہ کافر تھا مگر خلق کے ساتھ اُسنے مجھسے اچھی زندگی بسر کی سنو اُسنے ایک محل بنوایا تھا اور ایک دن اُسکے بالاخانہ پر دربار کیا وزیر نے کہا اسکا یہ کونا سیدھا نہین ہو اُسنے کہا سچ کہتے ہو اسکے نیچے ایک بڑھیا کا مکان ہو اُسنے میرے ہاتھ مکان فروخت نہین کیا اور مین نے زبردستی لینا پسند نہین کیا - اللہ تعالے فرماتا ہو اَللّٰهُ الَّذِي اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيزَانَ (اللہ وہ ہے جسنے قرآن کو سچائی اور عدل کے ساتھ نازل کیا) یہان میزان سے عدل ہی مراد ہو اور فرماتا ہو اَقْسِطُوا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ (عدل کرو اللہ عدل کرنے والونکو دوست رکھتا ہو) نقل کیا ہو کہ جب حضرت سلیمان

علیہ السلام مع اپنے لشکر کے چیونٹیون کے جنگل کے قریب پہونچے تو چیونٹیون کے بادشاہ نے اپنی قوم سے پکار کر کہا یَا اَیُّہَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاکِنَکُمْ لَا یَحْطِمَنَّکُمْ سُلَیْمَانُ وَجُنُودُہٗ وَہُمْ لَا یَشْعُرُونَ (اے چیونٹیو اپنے بلون مین گھس جاؤ کہین بیخبری مین سلیمان اور اُنکا لشکر تمھین پیس نہ ڈالے کیونکہ وہ ناواقف ہین اگر خبر ہوگی تو عدل کرینگے اور تمھین بچائینگے) حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ کلام سُنکر کہا رَبِّ اَوْزِعْنِی اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِی اَنْعَمْتَ عَلَیَّ (اے اللہ مجھے الہام کر کہ مین اُن نعمتون کا شکر کرون جو تو نے مجھے دی ہین) وہ نعمت عدل ہے اسی پر شکر کرنے کی توفیق کے حضرت سلیمان علیہ السلام طالب ہوے۔ حدیث مین ہے کہ جب عادل عدل کی نیت سے صبح کو بیدار ہوتا ہے تو قبل اسکے کہ وہ سیدھا ہو کر بیٹھے اللہ اُسکو بخشدیتا ہے۔ حاکم کو لازم ہے کہ دس قاعدے ملحوظ خاطر رکھے (۱) جو اپنے لئے نہ پسند کرے اور کے لئے بھی نہ پسند کرے اگر پسند کرے گا تو خیانت کرے گا منقول ہے کہ ایک بار حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سایہ مین فروکش تھے حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور کہا آپ سایہ مین تشریف فرما ہین اور آپکے اصحاب دھوپ کی تکلیف مین ہین (۲) ہر حاجت والے کا انتظار حقیر نہ جانے اور اُسکے خطرے سے ڈرے اگرچہ نفل نماز مین ہو منقول ہے کہ جب حضرت سرور کائنات علیہ السلام والصلوۃ کی خدمت مین حاجتمند آتا اور آپ نفل نماز مین ہوتے تو قرارت کم کرکے جلد نماز کو تمام فرما کر اُسکی حاجت روائی کرتے تھے (۳) اپنے لیے کھانے پینے مین اچھی چیزین پسند نہ کرے منقول ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام باوجود اس حکومت کے جو کو سرکہ کے ساتھ تناول فرماتے تھے اور فقرا کے ساتھ کھاتے اور فرماتے تھے مین مسکین ہون مسکینون کے ساتھ کھاتا ہون حالانکہ اُنکے مطبخ مین چوبیس ہزار گائے چالیس ہزار بکریان تیس ہزار من آٹا بیس ہزار من چاول خرچ ہوتے تھے اور پرندا اسقدر ذبح ہوتے تھے کہ اُنکی آلائش کو روزانہ ہزار اونٹ لاد کر دریا مین بہاتے

جاتے تھے یہ سب محتاجون کے لیے تھا (۴) رعیت پر سختی نہ کرے نرمی سے کام نکالے
حدیث مین ہی رعیت پر نرمی کرنے والے کیساتھ قیامت مین اللہ نرمی کریگا (۵) شرع
کا پورا پابند رہے حدود وقصاص مین قرآن وحدیث پر عمل کرے (۶) خلاف شرع
کسیکی رضامندی نہ طلب کرے نزدیک اور دور والے کو برابر جانے امیر المومنین
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے اور مامون کو مارڈالا سلطان محمود نے اپنے
بھتیجے کو قصاص مین قتل کیا (۷) علماے دین کی صحبت اختیار کرے اور علمائے
دنیا سے بچے کیونکہ حدیث مین ہی صحبت ایسے شخص کی اختیار کرو جسکے اثر سے دنیا
کڑوی اور عقبیٰ میٹھی معلوم ہو (۸) قناعت اختیار کرے کیونکہ غیر قانع ظالم ہوتا ہی
(۹) اپنے ماتحتون کو ظلم کرنے سے منع کرے کیونکہ قیامت مین اِس سے اُنکی بھی
بازپرس ہوگی (۱۰) تکبر سے بچے ۔ اللہ عدل کو دوست رکھتا ہے اور عادل کو
اپنا خلیفہ کہتا ہی قرآن شریف مین ہی یَا دَاوُدُ اِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْاَرْضِ
فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِينَ
يَضِلُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ
(اے داؤد ہم نے زمین مین تمکو اپنا خلیفہ کیا ہی پس تم بندگان خدا مین حکم حق سے
کرنا خواہش نفسانی کو دخل نہ دینا ورنہ وہ تمکو اللہ کی راہ سے گمراہ کردیگی
بیشک جو لوگ اللہ کی راہ سے دور ہوے اُنکے لیے سخت عذاب ہے اسلیے کہ
اُنھون نے قیامت کو بھلادیا) اس آیت کی تفسیر یہ ہی کہ سب سے پہلے اللہ نے
حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اپنا خلیفہ کیا اِنِّي جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيفَةً اسپر
شاہد ہی پھر حضرت داؤد علیہ السلام کو خلعت خلافت عطا فرمایا اور خود اللہ تعالےٰ
اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ ہی اسلیے کہ جب آپ کا زمانہ رحلت
بالکل قریب ہوا تو آپنے رو کر درگاہ الٰہی مین عرض کیا الٰہی موسیٰ علیہ السلام نے اپنے
بھائی ہارون کو خلیفہ کیا تاکہ قوم گوسالہ پرست نہو جائے میرے کوئی بھائی نہیں مین
اپنی گنہگار قوم کے لیے کسکو خلیفہ کرون کہ وہ اُنکو شرک اور کفر سے بچاتا رہی ارشاد ہوا

انا خلیفتك من بعد لك انا ھادے امتك انا حافظ امتك انا ناصل متك انا مولی امتك (آپ کے بعد مین آپکا خلیفہ اور آپکی اُمت کا ہدایت کرنیوالا اور اُسکا نگہبان اور اُسکا مددگار اور اُسکا مولی ہون) اور حق اللہ کے نامون مین سے ایک نام ہے اور وہ حق کو دوست اور ناحق کو دشمن رکھتا ہے اے داؤد اول چیز جسکا قیامت مین حاکمون سے مین سوال کرونگا وہ عدل ہے میرے بندے تیرے پاس امانت ہین انمین خیانت نہ کرنا۔ نقل کیا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے عہد خلافت مین ایک ضعیفہ آٹا پیسکر اپنے گھرلیے جاتی تھی ہوا زور کی چلی اُسکا سب آٹا اُڑگیا وہ رونے لگی اُدھر سے حضرت سلیمان علیہ السلام جو اُسوقت صغیرسن تھے گذرے اُسکو روتا دیکھکر سبب پوچھا اُسنے ماجرا بیان کیا اُنھون نے کہا تو جاکر میرے باپ سے یہ واقعہ بیان کرد آئی اور حال بیان کیا آپنے اُس آٹے سے زیادہ اُسے دلوادیا ضعیفہ خوش خوش باہر آئی حضرت سلیمان علیہ السلام نے پوچھا وہی آٹا تجھے ملا ہے یا دوسرا اُسنے کہا دوسرا اُنھون نے کہا پلٹ جا اور کہہ وہی آٹا مین لونگی کیونکہ وہ بہر اکمایا ہوا تھا ضعیفہ نے جاکر یہی کہا حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا یہ بات تیری نہین ہے ضعیفہ نے بتادیا کہ آپ کے صاحبزادے کی تعلیم ہے اُنھون نے بیٹے کو بلاکر کہا اب وہ آٹا کیونکر مل سکتا ہے حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا اللہ سے دعا کیجیے اُنھون نے دعا کی اللہ نے ہوا کو بھیجا اُنھون نے ہوا سے پوچھا تونے اس بڑھیا کا آٹا کیون اُڑادیا اُسنے کہا مجھے میرے موکل نے حکم دیا تھا حضرت داؤد علیہ السلام نے بیٹے سے ہوا کا کلام سنایا اُنھون نے کہا ہوا کے موکل کوطلب کرکے پوچھیے پھر اُنھون نے دعا کی وہ فرشتہ حاضر ہوا اور کہا مجھے حضرت جبرئیل علیہ السلام کا حکم تھا حضرت داؤد علیہ السلام نے یہ بھی کلام بیٹے سے بیان کیا اُنھون نے کہا جبرئیل کو بلاکر دریافت کیجیے اُنھون نے دعا کی حضرت جبرئیل حاضر ہوے اور کہا مجھے اسرافیل کا حکم تھا یہ ماجرا سنکر حضرت داؤد نے بیٹے سے کہا اُنھون نے جواب دیا اسرافیل کو بلاکر پوچھیے اُنھون نے دعا کی حضرت اسرافیل حاضر

ہوکر گویا ہوے کہ مجھے عزرائیل کا حکم تھا حضرت داؤد نے یہ بھی بیٹے سے کہا انھون نے
کہا عزرائیل کو بلا کر پوچھیے انھون نے دعا کی عزرائیل آئے اور کہا مجھے اللہ کا یہی
حکم تھا حضرت داؤد علیہ السلام نے بیٹے سے یہ ماجرا بھی بیان کیا انھون نے کہا اللہ
حکیم ہے اسکا فعل حکمت سے خالی نہین آپ اس سے دریافت کیجیے حضرت داؤد علیہ السلام
سربسجدہ ہوکر درگاہ الٰہی مین استفسار کیا ارشاد ہوا کہ ایک کشتی ڈوب رہی تھی کشتی والون
نے نذر مانی کہ ہم اگر بچ جائین تو اللہ کی راہ مین اتنا مال دینگے ہم نے حکم دیا کہ اس
ضعیفہ کا آٹا لیجا کر کشتی کے سوراخ بند کر دیے جائین اہل کشتی نے نجات پائی جب
کشتی والے نذر کا مال آپ کے پاس لادین تو آپ اس ضعیفہ کو دیجیے گا ہم کم لیتے ہین
اور بہت دیتے ہین اتنے مین وہ مال بھی آگیا حضرت داؤد علیہ السلام نے اس ضعیفہ
کو سب مال دیکر مالدار کر دیا اللہ نے فرشتون کی طرف خطاب کیا کہ ہمارے بندے کیطرف
دیکھو کہ ہم نے اسکو خلیفہ کیا ہے اور وہ ایسا عادل ہے کہ ایک ضعیفہ کا حق ہم سے دلوا تا ہے
ہوا پرستی تمام گناہون سے بدتر ہے اسی لیے اللہ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو ہوا پرستی
سے منع کیا اور اللہ نے اسکو خدا کے بنانے کی طرف نسبت کرکے قرآن شریف مین
فرمایا ہے اَفَرَأَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوَاهُ کیا نہین دیکھا تو نے اسکو جسنے اپنی خواہش
کو خدا بنا لیا ہے یعنے خواہش جو حکم کرتی ہے وہی کرتا ہے حالانکہ اطاعت اللہ کی کرنا چاہیے
نہ کہ خواہش کی حدیث مین ہے مَنِ اتَّبَعَ الْهَوٰی هَلَكَ وَخَابَ جسنے خواہش کی اتباع
کی وہ ہلاک اور خراب ہوا دوسری حدیث مین ہے مَنْ خَالَفَ الْهَوٰی فَلَهُ الْجَنَّةُ
الْمَاْوٰی وَقَرَأَ وَنَهَی النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰی جسنے خواہش
کی مخالفت کی جنت اسکا ٹھکانا ہے پھر یہ آیت پڑھی وَنَهَی النَّفْسَ الخ یعنے جسنے نفس کو
خواہش سے روکا جنت اسکا ٹھکانا ہے ضلالت کے اصلی معنی گمراہی کے ہین لیکن آیت
مذکور مین یہ مراد ہے کہ تجھے عدل اور انصاف کے راستہ سے دور کر دیگی۔ اسی پر اکتفا نہین
کی ملکہ یہ بھی بتلا دیا کہ عدل نہ کرنے والون کے لیے سخت عذاب ہے اور اس سخت عذاب
کی وجہ یہ ہے کہ قیامت کو بھول گئے وَشَابٌّ نَشَأَ فِیْ عِبَادَةِ اللّٰهِ یہ حدیث مذکور کا

ٹکڑا ہے۔ عبادت الٰہی مین پرورش پانے سے مراد یہ ہے کہ اُنہین خوشی حاصل ہو جوانی بڑی نعمت ہے اور وہ اٹھارہ برس سے بتیس برس تک ہوتی ہے اسکا بھی حساب ہو گا کہ جوانی کہان صرف کی جوانی مین کیا کیا کام کیے حضرت سرورعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خَیْرُ شَبَابِکُمْ مَنْ تَشَبَّهَ بِکُهُوْلِکُمْ وَشَرُّ کُهُوْلِکُمْ مَنْ تَشَبَّهَ بِشَبَابِکُمْ (تم مین سے بہتر وہ جوان ہے جو بوڑھون کے مثل ہو اور بدتر وہ بوڑھا ہے جو جوانون کے مانند ہو) جوان مین یہ صفت ہونا چاہیئے کہ وہ اپنے کو بوڑھا سمجھے یعنے موت کے قریب جانے بہت سے بوڑھے ایسے ہین جنکے سامنے لاکھون جوان مرچکے ہین بندگی حضرت شیخ حمیدالدین حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہین ؎

اے جوان گرچہ امید پیریت ہست ہم بکوش	زانکہ گاہے پیری ماند جوانی بگذرد

اے جوان اگرچہ اس بات کی اُمید ہے کہ تو بوڑھا ہو گا تاہم عبادت مین کوشش کر کیونکہ بسا ایسا ہوتا ہے کہ بوڑھے زندہ رہتے ہین اور جوان مرجاتے ہین۔ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ہے کہ جوان کی ایک رکعت بوڑھے کی دس رکعتون سے افضل ہے اور جوان کی توبہ کو اللہ دوست رکھتا ہے حدیث مین ہے اَحَبُّ التَّوْبَةِ اِلَی اللّٰهِ تَوْبَةُ الشَّابِّ (جوان کی توبہ اللہ کے نزدیک زائد محبوب ہے) حدیث مین ہے کہ جب بوڑھا توبہ کرتا ہے تو اللہ اُسکو بخشدیتا ہے اور جب جوان توبہ کرتا ہے تو مشرق سے مغرب تک تمام قبرستان سے چالیس دن اللہ عذاب کو دور کردیتا ہے اور وہ سب اُسکے لیے دعا کرتے ہین اور حدیث مین ہے کہ جب جوان صالح مرتا ہے اور نکیرین قبر مین اس سے جھگڑتے ہین تو حکم ہوتا ہے دَعُوْهُ فَاِنَّهٗ شَابٌّ (اسکو چھوڑدو کہ یہ جوان ہے) اور دوسری حدیث مین ہے کہ اُسوقت نکیرین کو حکم ہوتا ہے اِرْحَمُوْا فَاِنَّهٗ شَابٌّ لَمْ یَکْمُلْ عُمْرُهٗ (اسپر رحم کرو یہ جوان ہے اُسنے اپنی عمر نہین دیکھی) حدیث مین ہے جوانی سے کچھ بڑھاپے کے لیے جمع کرو جو کچھ نیکی کرسکو جوانی مین کرلو تاکہ بڑھاپے مین پشیمانی نہو اور دوسری حدیث مین ہے مَنْ بَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً وَلَمْ یَغْلِبْ خَیْرُهٗ مِنْ شَرِّهٖ فَمَصِیْرُهٗ اِلَی النَّارِ

دجو شخص چالیس برس کا ہوگیا اور اُسکے نیک اعمال بداعمال پر زیادہ نہوے پس دوزخ اُسکا ٹھکانا ہی) یہ روایت اوزاعی حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی مَنْ بَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً وَ لَمْ یَغْلِبْ خَیْرُہٗ مِنْ شَرِّہٖ مَسَحَ الشَّیْطَانُ وَجْھَہٗ وَ یَقُوْلُ اَنَا فَدَیْتُ ھٰذَا الْوَجْہَ لَا یُفْلِحُ دجسکا سن چالیس برس کا ہوگیا اور اُسکی نیکیاں برائیوں سے زائد نہوئیں تو شیطان اُسکے منہ پر ہاتھ پھیر کر کہتا ہی میں اِس مُنہ پر قربان ہوں اسلیے کہ یہ فلاح پانے والا نہیں ہی) اور حدیث میں ہی اِنَّ اللّٰہَ یَبْغَضُ الشَّابَّ الْفَارِغَ (اللہ جوان بیکار سے عداوت رکھتا ہی) اور ایک روایت میں شاب کے مقام پر رجل وارد ہی حدیث ہی کہ اللہ تعالے فرماتا ہی لے جوان میں نے تجھے جوانی دی تاکہ تو کام اور توبہ کرے افسوس ہی کہ تو بیکار رہتاہے اور کفران نعمت کرتا ہی آگاہ ہوجا کہ میں تجھے دوزخ میں اُلٹا لٹکا وُنگا اور بھی حدیث میں ہے کہ روزانہ ایک فرشتہ آسمان سے ندا کرتاہے اے جوانو جوانی ضائع نہ کرو ورنہ پچھتاوٴگے حدیث میں ہی کہ جوانی مثل مہمان کے ہے پس مثل مہمان کے اُسکی حرمت کرو دقیانوس کے زمانے کے چند جوانوں کی تعریف میں اللہ تعالے فرماتاہے نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْكَ نَبَاَھُمْ بِالْحَقِّ اِنَّھُمْ فِتْیَۃٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّھِمْ وَزِدْنٰھُمْ ھُدًی دہم اُنکا سچا قصہ بیان کرتے ہیں کہ وہ چند جوان تھے اپنے رب پر ایمان لائے اور ہم نے اُنکو زیادہ ہدایت دی) حدیث میں ہی اَنَا حَبِیْبُ اللّٰہِ وَ الشَّابُّ التَّائِبُ حَبِیْبُ اللّٰہِ دمیں اللہ کا حبیب ہوں اور جوان تائب اللہ کا حبیب ہے) اور دوسری حدیث میں ہی اَنَا وَ الشَّابُّ التَّائِبُ کَھَاتَیْنِ فِی الْجَنَّۃِ - وَ اَشَارَ بِالسَّبَابَۃِ وَ الْوُسْطٰی دسکلمے اور بیچ کی اُنگلی کو ملا کر آپنے فرمایا میں اور جوان تائب اسطرح جنت میں ہونگے) اور حدیث میں ہی طُوْبٰی لِلشَّابِّ التَّائِبِ ثُمَّ طُوْبٰی دخوشی ہی جوان تائب کے لیے دنیا میں پھر خوشی ہی عقبیٰ میں) یعنے دنیا میں عزیز ہوگا قبر میں عذاب سے نجات پائیگا قیامت کے دن دوزخ سے بچے گا اور حدیث میں ہی اِنَّ لِلشَّابِّ التَّائِبِ عِنْدَ اللّٰہِ اَجْرًا عَظِیْمًا دجوان تائب

کے یے اللہ کے پاس بڑا اجر ہی، نقل کیا ہو کہ ایک دن ایک بوڑھا اور ایک
جوان نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے اور حضرت جبریل
علیہ السلام بھی آئے ہوے تھے حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم جوان سے میرا سلام کہیے آپ نے فرمایا بڈھے سے کیون نہ کہا
اُنھون نے جواب دیا کہ اسنے بڑھاپے میں توبہ کی ہے اور اُسنے جوانی مین مترجم
کھتاہے انیس الواعظین مین بیانیز واو درجوانی باز آمدہ است مرقوم ہو
جسکا اصلی ترجمہ یہی ہو کہ جوان نے جوانی مین توبہ کی ہے اور صاحب نافع المسلمین
نے اپنی رائے سے یون ترجمہ کیا ہے کہ اور اُسنے جوانی مین اُسکے بعد حضرت
جبریل علیہ السلام آئے انتہی باز آمدہ است سے وہ جبریل کے آنے کو سمجھے
حالانکہ یہ جوان کے ساتھ متعلق ہے انتہی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم مین اور تمام ملائکہ جوان صالح کے یے بخشش طلب کرتے ہین اور
حدیث مین ہے تَوْبَةُ شَابٍ وَاحِدٍ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ تَوْبَةِ اَلْفِ شَيْخٍ
(اللہ کے نزدیک جوان کی توبہ ہزار بوڑھون کی توبہ سے زیادہ عزیز ہے) ایکدن
آپ کا گذر ایک قبر پر ہوا جسپر عذاب کیا جاتا تھا آپنے رو کر فرمایا لِمَ ضَيَّعْتَ
شَبَابَكَ وَلَوْ صَرَفْتَهُ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ لَكَانَ خَيْرًا لَّكَ (تونے اپنی جوانی کیون ضایع
کی اگر تو جوانی کو اللہ کی یاد مین صرف کرتا تو تیرے یے بہتر ہوتا) پھر آپ کی دعا سے
اللہ نے اُسکو عذاب سے نجات دی حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم ہر بار حضرت
عبداللہ بن عمر کا ہاتھ پکڑتے اور فرماتے تھے اِصْرِفْ شَبَابَكَ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ (اپنی
جوانی اللہ کی عبادت مین صرف کر) اور آپنے فرمایا ہو لِلشَّابِّ التَّائِبِ بِكُلِّ يَوْمٍ
عِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ اَلْفِ شَهِيْدٍ (جوان تائب کے یے روزانہ اللہ کے پاس ہزار
شہید کا ثواب ہی) نقل کیا ہو کہ ایک بار چند جوان آپ کی خدمتمین حاضر اور نصیحت
کے طالب ہوے آپ نے فرمایا جوانی پر غرور نہ کرو کیونکہ وہ جانے والی
ہے اور اُسکو مہمان جانو اور مثل مہمان کے عزیز رکھو تاکہ عقبی مین ذلیل نہو اور

اُسے نیک کام مین صرف کرو تاکہ آخرت مین شرمسار نہو یہان کا کیا وہان ملے گا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَمَا تُقَدِّمُوا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ (جو بھلائی تم اپنے نفس کے لیے آگے بھیجوگے اُسے اللہ کے پاس پاؤگے بیشک اللہ تمہارے کرنے کو دیکھنے والا ہے) اُسکی تفسیر یہ ہے وَمَا تُقَدِّمُوا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ یہان لفظ خیر کو اللہ تعالےٰ نے ذکر کیا ہے اور دوسرے مقام پر ارشاد کیا ہے اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ (اگر آدمی کا فعل رائی کے دانے کے برابر ہو اور وہ کسی پتھر یا آسمان یا زمین کے نیچے ہو تو اللہ اُسکو حاضر کریگا) اور دوسرے مقام پر فرمایا ہے فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ (جو کوئی ذرہ برابر بھلائی کرے گا اُسکو دیکھے گا) یہان خیر کی تفصیل نہین کی۔ خیر مال کی ہوتی ہے اور نیکی ہوتی ہے پس اگر اسکی راہ مین انسان جو مال دے گا تو اُسے دیکھے گا اور اگر اور کوئی نیکی کرے گا جیسے نماز روزہ حج جہاد ذکر سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ تو اُسکو پائیگا اسکے بعد عند اللہ فرمایا یعنے دنیا مین جو کچھ کروگے جنت مین پاؤگے۔ خیر کا درخت اگر دنیا مین بوؤگے تو عقبیٰ مین اُسکا پھل پاؤگے۔ خیر قرآن مین آٹھ معنون مین آیا ہے (۱) مال کے معنے مین اِنْ تَرَكَ خَيْرَا نِ الْوَصِيَّةُ (اگر مال چھوڑے تو پہلے وصیت ادا کیجائے (۲) ایمان کے معنی مین يَعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا (اللہ تمہارے دلون کے ایمان کو جانتا ہے (۳) افضل کے معنے مین خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ (روزی دینے والون سے افضل ہے) (۴) عافیت کے معنے مین وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ (اگر اللہ تیری عافیت چاہے) (۵) ثواب اور مژدہ کے معنے مین وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ (ہم نے تمھاری قربانی کی اونٹنیون کو خدا کی نشانیون سے کیا ہے اسمین تمھارے لیے ثواب اور مژدہ ہے) (۶) کھانے کے معنی مین رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ (اے میرے رب جو تو نے میرے لیے کھانا اُتارا ہے

اُسکا محتاج ہون (۷) فتح اور غنیمت کے معنے مین وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا (اللہ نے کفار کو اُس غصہ کے ساتھ لوٹا دیا کہ اُنھین غنیمت اور فتح نہ ملی (۸) گھوڑونکے معنی مین اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ (مین نے گھوڑون کی محبت پسند کی اپنے رب کے ذکر سے پھر اللہ تعالے نے اتمام آیت کے لیے اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ فرمایا یعنے تم جو کچھ کرتے ہوا سد دیکھتا ہے فرشتے دل کے کام نہین جانتے اور اُسکا ثواب بھی نہین لکھتے ہین مترجم کہتا ھے صاحب نافع المسلمین نے یہا بیر لکھا ہے اور ثواب لکھ لیتے ہین انتھے حالانکہ اصل کتاب فارسی مین ثواب ننویسند ہے تعجب ہے کہ ایسی بدیہی غلطیان سمجھدارون سے وقوع مین آئین انتھے اور اللہ دیکھتا اور جانتا ہے اور اُسکا ثواب عطا فرماتا ہے اب پھر ہم شاب نشأ فی عبادة اللّٰه کی طرف رجوع کرکے عبادت کا بیان کرتے ہین کیونکہ جوانی کا بیان تفصیل کے ساتھ ہو چکا۔ عبادت اولیا کی پونجی اور اتقیا کی آرائش اور مردون کا پیشہ اور اہل ہمت کا حرفہ اور سعادت کی راہ اور جنت کی دلیل ہے علما کا قول ہے کہ بندگی اور منھ کے بل گرنے مین سعادت ہے ؎

ہر کہ این ہر دو ندارد عدمش بہ ز وجود	رتبۂ مرد بہ جود است و کرامت بسجود

اللہ تعالے فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (نہین پیدا کیا جن اور انس کو مگر اپنی عبادت کے لیے) اور حضرت کلیم سے یون کلام فرمایا اَلْاُلُوْهِيَّةُ مِنِّيْ وَالْعِبَادَةُ مِنْكَ (الوہیت میرے لیے اور عبودیت تیرے لیے ہے) حضرت خواجہ ابو سعید رحمہ اللہ سے لوگون نے حریت کی تعریف پوچھی آپنے فرمایا وہ عبودیت ہے جبتک بندہ نہ بنے آزاد نہین ہوتا بندہ اور بندگی مین فرق ہے بندہ وہ ہے جو اپنے کو بقید رجانے اور بعض کے نزدیک بندہ وہ ہے جو اپنے کو تصرف کرنے والا نہ جانے ایک بزرگ نے غلام خریدتے وقت غلام سے نام پوچھا اُسنے کہا جو آپ نام رکھین وہی میرا نام ہے پوچھا تیرا کیا کام

ہے کہا جو آپ حکم دین پوچھا تجھے کس چیز سے رغبت اور کس سے نفرت ہے اُسنے کہا
امر مولی سے رغبت اور نہی مولی سے نفرت ہے۔ حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم
سے حضرت جبریل علیہ السلام نے پوچھا آپ پیغمبر ہونا چاہتے ہین یا فرشتہ یا بندہ
آپنے فرمایا لَا اُرِیْدُ اَنْ اَکُوْنَ مَلَکًا نَبِیًّا بَلْ اُرِیْدُ اَنْ اَکُوْنَ عَبْدًا نَبِیًّا (مین فرشتہ
نبی ہونا نہین چاہتا بلکہ بندہ نبی ہونا چاہتا ہون) حضرت شبلی رحمہ اللہ سے بندہ
کی تعریف پوچھی اُنھون نے فرمایا جسکا بدن دنیا مین اور دل عقبی مین ہو حکما
کا قول ہے کہ بندہ مین چار حرف ہین ب ن د ہ بے سے بلا پر تحمل کرنا نون
سے نشاط کرنا بندگی مین دال سے دوام خدمت کرنا ہ سے ہیبت مین مستغرق
رہنا مراد ہے اگر بلا پر تحمل نہ کیا تو صابرون کے صبر سے محروم رہا اگر بندگی مین
نشاط نہو تو زیادتی عبادت نہوگی اگر دوام خدمت نہ کی تو کرامت اولیا
حاصل نہوگی اگر ہیبت مین مستغرق نہوا تو غفلت مین مبتلا ہوکر معصیت مین
پھنسے گا بندگی یہ ہے کہ قولاً فعلاً کسی وقت مولی کی یاد سے غافل نہو امر کا پابند
اور نہی سے باز رہے کسی ایک کو ترک کرنا بندگی نہین ہے دیکھو شیطان کی تمام عبادت
ایک حکم نہ ماننے سے خاک مین ملگئی منجملہ بندگی کے ایک نماز ہے حضرت سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمْ ثَلٰثٌ اَلطِّیْبُ وَالنِّسَآءُ وَقُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ
(تمھاری دنیا مین مجھے تین چیزین پسند ہین ایک خوشبو دوسری عورت تیسری میری
آنکھ کی ٹھنڈک نماز مین ہے) اور فرمایا اَلصَّلٰوۃُ خَیْرُ الْعُبُوْدِیَّۃِ (نماز بہترین
بندگی ہے) دوسرے روزہ ہے وہ نفس کشی اور جہاد اکبر ہے آپنے فرمایا ہے
رَجَعْنَا مِنَ الْجِہَادِ الْاَصْغَرِ اِلَی الْجِہَادِ الْاَکْبَرِ (ہم جہاد اصغر سے جہاد اکبر کیطرف
رجوع کرتے ہین) اور فرمایا اَلْجُوْعُ زِیْنَۃُ الْقَوْمِ (بھوک روزے کی آرائش ہے)
تیسرے جہاد ہے اللہ تعالے فرماتا ہے وَجَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ
(اللہ کی راہ مین اپنے مالون اور جانون سے جہاد کرو) اسی طرح تمام نیک کام
ہین۔ حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ کی مونچھین حجام کترر ہا تھا اور آپ زبان سے

اللہ کا ذکر کر رہے تھے حجام نے کہا ذرا رک جائیے ورنہ ہونٹھ کٹ جائے گا آپنے فرمایا تو اپنا کام کر مین اپنا کام کرتا ہون ہونٹھ کٹ جانا اس سے بہتر ہو کہ مین اسکے ذکر سے غافل ہو جاؤن جب حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم زیادتی عبادت کی وجہ سے ضعیف ہوگئے تو صحابہ نے کہا آپ اسقدر مشقت کیون فرماتے ہین اللہ نے تو آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کردیے ہین جیسے یہ آیت شاہد ہو لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ آپنے فرمایا اَفَلَا اَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا (کیا مین اللہ کا شکرگذار بندہ نہ ہون) نقل کیا ہو کہ زمانہ سابق مین ایک عابد نے ایک سو بیس برس اللہ کی عبادت کی اس زمانے کے پیغمبر کو حکم ہوا کہ تم اس عابد سے کہدو کہ بیکار تکلیف کرتا ہو ہم تیری عبادت قبول نہین کرتے جب عابد کو یہ پیام پہونچا اُسنے جواب دیا مین بندہ ہون میرا کام بندگی کرنا ہے اسکو پورا کرتا ہون وہ مالک ہو قبول کرنا یا نہ کرنا اسکا کام ہو مین اپنا کام کیون ترک کرون حکم ہوا کہ وہ بندہ بنا بس ہم نے اسکی تمام عبادت قبول کرلی۔ جب حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرماتے تو اکڑون بیٹھتے تھے ایک بار حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا آپ چوزانو آرام سے بیٹھکر کیون کھانا نہین کھاتے آپنے فرمایا اَنَا الْعَبْدُ اٰكُلُ كَمَا يَاْكُلُ الْعَبْدُ (مین بندہ ہون بندون کی طرح کھاتا ہون) ایک بار آپ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے یہان تشریف لائے وہ اپنے ہاتھ سے جھاڑو دے رہی تھین آپ کو دیکھکر کھڑی ہوگئین سلام کیا آپنے پوچھا تم کیا کرتی تھین انھون نے کہا جھاڑو دے رہی تھی آپ مجھے ایک خدمتگار دیدیجیے کیونکہ ایک لونڈی سے گھر کا کام پورا نہین ہوتا ہو آپنے فرمایا اگر ایک کے حساب سے چھٹکارا پاجاؤ تو دوسرے کو طلب کرو اے بیٹی ہم بندے ہین ہمکو بندون کی طرح زندگی بسر کرنا چاہیے منقول ہو کہ زمانہ سابق مین کسی عابد پر کوئی مصیبت پڑی وہ رو یا حکم ہوا اَلْعَبْدُ اَوِ الْمَعْبُوْدُ (تو عبد ہو یا معبود) مصیبت پر کیون روتا ہو۔

بندہ مصیبت ہی کے لیے ہوتا ہو۔ مروی ہو کہ جب اللہ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو پیدا کیا اُس وقت دوسرا فرشتہ پیدا نہین ہوا تھا یہ ستر ہزار برس تک کھڑے رہے پھر حکم ہوا مَنْ اَنْتَ (تو کون ہے) یہ ہیبت الٰہی سے چپ ہو گئے الہام ہوا اُنھون نے کہا اَنَا الْعَبْدُ مِنْ عِبَادِكَ (مین تیرے بندون مین سے ایک بندہ ہون) حکم ہوا فَاعْبُدْنِی (میری عبادت کر) اُنھون نے چاہا کہ سجدہ کرین حکم ہوا وضو کر اُنھون نے پوچھا کیونکر وضو کرون ارشاد ہوا زیر عرش بحر مسجور ہو اُسپر ایک فرشتہ ہے جا کر اُس سے سیکھو یہ وہان گئے عزرائیل کو دیکھا کہ اُنکے گرد ستر ہزار فرشتے کھڑے تھے اُنھون نے اُنسے وضو سیکھا پھر اپنے مقام پر آکر سات سو برس تک کا ایک سجدہ کیا جب سر اُٹھایا تو کہا اَنَا عَبْدُكَ الضَّعِيْفُ وَاَنْتَ مَعْبُوْدِیَ الْقَوِیُّ فَثَبِّتْنِیْ عَلٰی عِبَادَتِكَ یَا كَرِیْمُ یَا رَحِیْمُ (مین تیرا ضعیف بندہ ہون اور تو میرا قوی معبود ہو مجھے اپنی عبادت پر ثابت قدم رکھ اے کرم کرنیوالے اے رحم کرنے والے) جب حضرت آدم علیہ السلام دنیا مین تشریف لائے حکم ہوا یَا اٰدَمُ جَعَلْتُ الدُّنْیَا مُقَامَ الْعِبَادَةِ فَعَلَیْكَ بِعِبَادَتِیْ فِیْهَا فَاِنَّ مَنْ عَبَدَنِیْ فِیْهَا فَصَارَ مَلَكًا فِی الْاٰخِرَةِ (اے آدم مین نے دنیا کو عبادت کا مقام بنایا ہو تم یہان عبادت کرو پس بیشک جسنے یہان میری عبادت کی وہ آخرت مین فرشتہ ہوگا) حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ نے فرمایا ہو مَنْ كَانَ عَبْدًا فِی الدُّنْیَا كَانَ حُرًّا فِی الْاٰخِرَةِ (جو دنیا مین بندہ بنا عقبیٰ مین آزاد ہوگا) انبیا کا شرف بندگی کے خطاب سے ہے اللہ نے حضرت سلیمان اور حضرت ایوب علیہما السلام کے حق مین نعم العبد فرمایا ہو دنیا مین سب سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو کلام کیا وہ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ہے یعنے مین اللہ کا بندہ ہون۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ارشاد ہوا اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدْنِیْ (مین ہی خدا ہون سوا میرے کوئی معبود نہین پس تو میری عبادت کر) حضرت خضر علیہ السلام کی شان مین وارد ہو فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَا (حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام نے ہمارے بندون مین سے ایک بندہ

(حضر) کو پایا۔ اور حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والثنا کا اللہ تعالی نے یون بیان کیا
لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ (جب اللہ کا بندہ کھڑا ہوا) اس خطاب کی خوشی مین آپ نے
اللہ کی راہ مین چالیس اونٹ خیرات کیے۔ آپ کے طفیل مین اُمت مرحومہ کو بھی
اللہ نے بندے سے مخاطب کیا اور فرمایا وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ
دوسری جگہ فرمایا نَبِّئْ عِبَادِيْ اَنِّيْ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ تیسری جگہ فرمایا یَا عِبَادِیْ
فَاتَّقُوْنِ چوتھی جگہ فرمایا یَا عِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ اور بندگان خاص کی
یون تعریف فرماتا ہے وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ
الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا پہلی علامت
رحمن کے خاص بندون کی یہ ہے کہ وہ زمین پر آہستہ یعنے تواضع سے چلتے ہین دوسری
علامت یہ ہے کہ جب جہلا اُنکے مقابل ہوتے ہین تو التفات نہین کرتے اور
سلام کہتے ہوئے پھر آتے ہین تیسری علامت یہ ہے کہ اپنے رب کے سامنے سجود اور
قعود مین رات بسر کرتے ہین وعباد الرحمن بندے کی نسبت اس آیت مین اللہ
تعالےٰ نے رحمن کے جانب کی ہے اسلیے کہ اَلرَّحْمٰنُ الَّذِيْ يَرْحَمُ الْعِبَادَ يَوْمَ
الْحَشْرِ وَالْمِيْعَادِ رحمن وہ ہے جو بندون پر حشر کے دن رحم کرے اسمین اس جانب
اشارہ ہے کہ رحمن ہمیشہ بندون پر رحمت کرتا ہے پھر فرمایا يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا
یہ اُنکی صفت بیان کر دی اور اللہ تعالےٰ نے حضرت لقمان علیہ السلام کے
قصے مین بیان کیا کہ اُنھون نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی تھی وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ
مَرَحًا (زمین پر اکڑ کر نہ چل) حدیث مین ہے اکڑ کے چلنے والے پر اللہ اور
فرشتے لعنت کرتے ہین اور بھی حدیث مین ہے اکڑ کے چلنے والے کی طرف اللہ
غصہ سے نظر کرتا ہے۔ منقول ہے کہ ایک بار آپ نماز پڑھ رہے تھے جب
آپ سجدے مین گئے تو ابوجہل آپ کی گردن پر کھڑا ہو کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگا
پھر چلا گیا آپنے سر اُٹھایا اور پیشانی پر ہاتھ پھیرتے اور گردن ملتے تھے ارادہ کیا کہ
کچھ تو کہین اور ابوجہل کیلیے بددعا مانگین حضرت جبرئیل نے آکر پیام پہونچایا

کہ ہمارے دشمن نے ہماری وجہ سے جو کچھ کیا ہم دیکھتے تھے وہ اپنے بائین لوگون
کو دیکھتا تھا اسکی خبر نتھی کہ اللہ اسے دیکھ رہا ہو اور اپنے بندے کو بچاتا ہے
اسکے زور کرنے سے کیونکر آپ کی گردن جدا ہوتی اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی (کیا
نہ جانا ابوجہل نے کہ اللہ اپنے بندے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا ہو) اس
آیت کے نازل ہونے پر آپ خوش ہوے اور وجد مین آکر چند قدم مسجد مین خرامان
خرامان چلے پھر دوڑتے ہوے مکان مین تشریف لائے حضرت خدیجہ
رضی اللہ عنہا نے کہا اسوقت آپ اس چال سے چل رہے ہین جس سے
لوگون کو منع فرماتے ہین آپنے فرمایا یَاخَدِیْجَۃُ اُسْکُتِیْ اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ
یَرٰی اے خدیجہؓ عجیب ہوا اسوقت آیت اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی اتری ہو
یہ سنکر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے زمین پر لیٹ کر اپنے رخسارے آپ کے
قدم اطہر سے ملنا شروع کیے اور کہا آج آپ کے حق مین عنایت خداوندی
مبذول ہو شاید مجھے بھی اللہ اس خاک پاک کے طفیل مین بخشدے حکم الٰہی
نازل ہوا کہ خدیجہؓ سے بعد سلام کے کہدو کہ ہم نے اس خاک کے طفیل سے تجھے بخشدیا
اور آتش دوزخ سے آزاد کیا۔ دوسری علامت اپنے خاص بندون کی اللہ
نے یہ بتائی ہے اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا مروی ہے کہ کفار آپکے
حضوری مین حاضر ہوکر اپنی شقاوت قلبی کی وجہ سے اَلسَّامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ
کہتے آپ انکے جواب مین وَعَلَیْکُمْ فرماتے تھے۔ ایکدن حضرت عائشہ
صدیقہ نے کفار کا یہ کلام سنکر اَلسَّامُ وَاللَّعْنَۃُ عَلَیْکُمْ کہا آپنے فرمایا اے
عائشہ مین نہین چاہتا کہ تم فحش کلمہ زبان پر لاؤ انھون نے کہا آپنے سنا کہ
انھون نے کیا کہا تھا آپ نے فرمایا ہان سنا تھا اور وَعَلَیْکُمْ اسکا جواب
دیدیا تھا اسقدر کافی تھا۔ سام موت کو کہتے ہین مروی ہے کہ ایک دن
لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو برا کہہ رہے تھے اور وہ تحمل
کرتے تھے حضرت رسولخدا علیہ التحیۃ والثنا بھی تشریف فرما تھے۔ بحد

ضبط کے بعد ایک مرتبہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی جواب دیا آپ مکان تشریف لے آئے۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خدمت نبوی مین عرض کیا اسکی کیا وجہ ہی کہ جبتک وہ برا کہتے تھے آپ کھڑے رہے جب مین نے جواب دیا آپ تشریف لے آئے آپنے فرمایا جبتک تم خاموش تھے فرشتے تمھاری طرف سے جواب دیتے تھے جب تمنے جواب دیا فرشتے چلے گئے مین بھی اُنکی متابعت مین چلا آیا۔ سخت بات پر تحمل کرنے مین بڑا ثواب ہی حدیث مین ہی مَنْ تَحَمَّلَ كَلِمَةَ سُوْءٍ مِّنْ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عِبَادَةَ سَنَةٍ جو کوئی اپنے بھائی مسلمان سے بری بات سنکر تحمل کرے اللہ اسکے نام ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہو اللہ تعالے نے اسکے بعد اپنے خاص بندون کی تیسری علامت یون بیان کی ہی وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا پہلے دن کے اچھے کام بیان کردے اسکے بعد رات کے اعمال حسنہ یون ظاہر کیے۔ قیام شب خاصان خدا کا طریقہ ہے اللہ تعالے فرماتا ہے يَتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ (جو پڑھتے ہین آیتین اللہ کے کلام کی راتون کے وقت اور وہ سجدہ کرتے ہین ایمان لاتے ہین اللہ پر اور قیامت کے دن پر اور حکم کرتے ہین لوگون کو اچھی بات کا اور منع کرتے ہین بری باتون سے اور دوڑتے ہین نیک کامون کے کرنے کو اور وہی لوگ نیکبخت ہین) مترجم کہتا ہی بیانیہ انیس الواعظین مین يَتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ سے قولہ اُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ مرقوم ہی اور صاحب نافع المسلمین نے اپنی رائے کے مطابق یون آیت پوری فرمائی ہو يَتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ انتہی اور اسی کا ترجمہ بھی کیا ہی جس سے گمان بھی نہین ہوسکتا کہ کاتب کی غلطی ہو کیونکہ اگر وہ آیت مین يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ سہواً چھوڑ جاتا تو ترجمہ اسکا موجود ہوتا پس صاف

ظاہر ہی کہ خود مترجم صاحب نے یہ جدت فرماکر قرآن کی تخفیف کی ہو ترجمہ کا تو یہ حال اور نافع المسلمین نام رکھا ہی جو سراسر غیر موزون معلوم ہوتا ہو انتھی اور دوسرے مقام پر ارشاد ہوا ہو وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ (وہ سحر کے وقت استغفار کرتے ہین) اور حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جب بندہ شبکو نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہی تو اللہ تعالے فرشتون سے کہتاہے ہمارے بندے کو دیکھو کہ ہماری درگاہ مین کھڑا ہی ہم سے ثواب کی اُمید رکھتا ہی ہمارے عذاب سے ڈرتاہے تم گواہ رہو کہ مین اُسکو جسکا وہ طالب ہی دونگا اور جس سے ڈرتا ہی بچاؤنگا اور قیامت کے دن اُسے ذلیل نہ کرونگا- اور آپ نے فرمایا ہی اے ایمان والو جبتک تم رات کو نہ جاگو اور دنکو روزہ نہ رکھو جبتک ایمان کی حلاوت نہ پاوٴگے اور فرمایا ہی کہ تم رات کو نماز سے زندہ رکھنا اپنے اوپر لازم کرلو تہجد کی نماز دنیا مین اور قبر مین نور ہے اور تہجد کی نماز پلصراط سے جنت کیطرف بآسانی لیجانے والی ہی اور فرمایا رات کو زیادہ نماز پڑھنے والے کے درجے جنت مین بلند ہوتے ہین وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ یہ حدیث سابق کا ٹکڑا ہی یعنے تیسرا شخص جو عرش کے سایہ مین ہوگا وہ ہی جسکا قلب مسجد سے معلق ہو یعنے اس انتظار مین ہو کہ اذان سنتے ہی مسجد مین شریک جماعت ہونے کے لیے حاضر ہو- اللہ تعالی فرماتا ہی اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ (تعمیر مساجد مین وہی لوگ زائد مستعد رہتے ہین جو اللہ اور قیامت پر ایمان لائے ہین اور نماز سرگرمی سے ادا کرتے ہین) حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا ارشاد ہی حُبُّ الْمَسَاجِدِ مِنَ الْاِيْمَانِ (مسجدون کی محبت ایمان کی علامت ہے) صحابہ نے آپ سے عرض کیا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کسی وقت مسجد کو نہین چھوڑتے آپ نے فرمایا اُسکا ایمان کامل ہوگیا شب معراج مین اللہ تعالے نے آپ سے ارشاد کیا يَا اَحْمَدُ بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِيْ ظُلَمِ اللَّيْلِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِالْجَنَّةِ (آپ اُن لوگون کو جنت کی بشارت دیجیے جو رات کی اندھیرے مین مسجدون مین جاتے ہین) اور ایک روایت مین بِالْجَنَّةِ کے مقام پر بِنُوْرِ التَّامِّ

یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وارد ہی یعنی انکو قیامت مین نور تام ملنے کی بشارت دیجیے اور آپ نے فرمایا ہے مَنْ مَشٰی اِلَی الْمَسَاجِدِ فِی اللَّیْلِ کَتَبَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِکُلِّ خُطْوَۃٍ عَشَرَۃَ الَافٍ مِّنْ حَسَنَۃٍ وَّمُحِیَ عَنْہُ مِثْلُھَا سَیِّئَۃً وَّرَفَعَ لَہٗ مِثْلَھَا دَرَجَۃً (جو کوئی رات مین مسجد کیطرف چلتا ہے اللہ اسکے ہر قدم کے بدلے ہزار نیکیان لکھتا ہے اور اتنی ہی برائیان دور کرتا ہے اور اسی قدر مدارج بلند کرتا ہے) اور آپ نے فرمایا ہے مَنْ خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ اِلَی الْمَسْجِدِ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ خُطْوَۃٍ عِبَادَۃَ سَنَۃٍ فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ فَاِنْ صَلّٰی خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِہٖ کَیَوْمٍ وَّلَدَتْہُ اُمُّہٗ فَاِذَا دَخَلَ فِیْ بَیْتِہٖ یَنْفِیْ عَنْہُ الْفَقْرُ وَالسَّقَمُ (جو شخص اپنے گھر سے مسجد کی طرف نکلتا ہے اللہ اسکے نام ہر قدم کے عوض مین ایک برس کی عبادت کا ثواب لکھتا ہے اور جب مسجد مین داخل ہوتا ہے تو اللہ پر حق ہی کہ اسے جنت مین داخل کرے اور نماز پڑھ چکنے کے بعد اس طرح گناہون سے پاک ہوتا ہی جیسے آج ہی مان کے پیٹ سے پیدا ہوا ہی پھر جب گھر واپس آتا ہی تو اس گھر سے فقر اور تکلیف دور ہو جاتی ہی) اور فرمایا ہی مَنِ اسْتَیْقَظَ مِنْ نَّوْمِہٖ وَاَصْبَحَ وَقَلْبُہٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ فَکَاَنَّمَا اَحْیٰی لَیْلَۃَ الْقَدْرِ (جو شخص صبح کو خواب سے بیدار ہو اور اسکا دل مسجد مین لگا ہو تو وہ مثل اس کے ہی جو شب قدر مین جاگا ہو) اور ایک روایت مین من نومہ کے مقام پر مِنْ ھَمِّ الْمَسْجِدِ وارد ہی یعنے مسجد کے غم کی وجہ سے جاگ پڑے۔ اور آپنے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ارشاد فرمایا یَا اَخِیْ اَلْزِمِ الْمَسْجِدَ فَاِنَّہٗ مَنْ لَزِمَ الْمَسْجِدَ کَمْ یَرْجِعْ خَالِیًا (اے میرے بھائی مسجد کو لازم پکڑ لے اسلیے کہ جو کوئی مسجد کو لازم پکڑتا ہے خالی نہین پھرتا) اور فرمایا سب سے پہلے مسجد مین آنیوالا اور سب کے بعد جانے والا جنتی ہی اور فرمایا مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ خَرَجَ مِنْ زُمْرَۃِ الْمُنَافِقِیْنَ (جو شخص مومنین کے ساتھ مسجد مین داخل ہوتا ہے وہ منافقین کے گروہ سے نکل آتا ہی) اور آپ نے فرمایا جب مومن اذان سنتا ہی

توشیطان کہتا ہے شاید نہ اُٹھے جب اُٹھتا ہے تو کہتا ہے شاید گھرمین نماز پڑھ لے جب گھر سے باہر آتا ہے تو کہتا ہے شاید کسی اور کام مین لگ جائے جب مسجد مین آتا ہے تو کہتا ہے افسوس اے مومن تو نے میری پیٹھ توڑ دی اور مجھے اپنے سے نا اُمید کر دیا اور آپنے فرمایا تمام جگھون سے بہتر مسجد اور بدتر بازار ہے اور نمازیون مین سب سے بہتر وہ ہے جو مسجد مین سب سے پہلے داخل ہو اور سب کے بعد جاوے اور فرمایا اِذَا خَرَجَ الْمُؤْمِنُ مِنَ الْمَسْجِدِ نَادٰی مَلَکٌ مِنَ السَّمَآءِ یَا وَلِیَّ اللّٰهِ اِسْتَانِفِ الْعَمَلَ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ (جب مومن نماز سے فارغ ہو کر مسجد سے باہر آتا ہے تو ایک فرشتہ آسمان سے پکارتا ہے اے اللہ کے ولی نئے سرے سے عمل کر اسلیے کہ تیرے پہلے کے گناہ اللہ نے معاف کردیے) اور فرمایا کہ جو شخص اذان سنتا ہے اور وضو کرکے مسجد مین جاتا ہے تو اللہ تعالےٰ فرشتون کو حکم دیتا ہے کہ اسکے ہر قدم کے بدلے جنت مین اسکے لیے سو محل بناؤ ہر محل مین سو گھر ہر گھر مین سو کھڑکیان ہر کھڑکی مین ایک تخت ہر تخت پر ایک فرش ہر فرش پر حورعین سے ایک حور ہو اور ہر حور کے سامنے سو لونڈیان اور غلام کھڑے ہون اور ہر غلام کے ہاتھ مین بہشتی میوون سے ایک میوہ ہو اور فرمایا جسکو گرمی مین گرمی اور سردی مین سردی مسجد جانے سے نہ روکے اللہ اسکو آتش دوزخ سے آزاد کرتا ہے اور فرمایا گرمی کے زمانہ مین جو شخص مسجد مین جاتا ہے اور اسکے بدن سے پسینہ نکلتا ہے تو اللہ ہر قطرے کے بدلے مین ایک تیر کا جو اللہ کی راہ مین پھینکا جائے ثواب دیتا ہے اور اللہ کی راہ مین ایک تیر پھینکنا ایک مہینہ کی عبادت سے افضل ہے۔ نقل کیا ہے کہ ایک بار حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مسجد مین تشریف فرما تھے ایک شخص آیا جسکا بدن پسینہ مین تر تھا وہ پسینہ پونچھتا جاتا اور زمین پر گراتا جاتا تھا آپنے فرمایا اس پسینہ کی عزت کر اسلیے کہ یہ اللہ کی راہ مین نکلا ہے مین نے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو فرماتے سُنا ہے کُلُّ عَرَقٍ خَرَجَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ هُوَ کَدَمٍ

الشہید) ہر وہ پسینہ جو اللہ کی راہ مین نکلے شہید کے خون کے مثل ہے حضرت شیخ ابو علی دقاق رحمۃ اللہ فرماتے ہین جو پسینہ اللہ کی راہ مین نکلے اگر اسے کپڑے سے پوچھ لے اور اسکا کفن بنائے تو عذاب سے محفوظ رہے گا۔ اور حدیث مین ہے جو کوئی مسجد مین جاوے اور اسکے اسوقت پسینہ نکلے تو وہ اور مجاہد برابر ہے اور بھی وارد ہے جو شخص مسجد مین داخل ہوا اور سایہ مین جگہ نہ پانے کی وجہ سے دھوپ مین بیٹھے تو قیامت کے دن اللہ اسکو عرش کے سایہ مین جگہ دیگا اور اسکو گرمی سے مامون رکھے گا۔ اور اِنَّمَا یَعْمُرُ تا اَقَامَ الصَّلٰوۃَ آیت گذر چکی ہے اسکا تتمہ یہان بیان ہوتا ہے وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰی اُولٰٓئِکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ (اور وہ زکوٰۃ دیتے ہین اور اللہ کے سوا کسی سے نہین ڈرتے پس تحقیق ایسے ہی لوگ راہ پانے والے ہین) اس آیت کی ابتدا اللہ تعالےٰ نے اِنَّمَا یَعْمُرُ سے فرمائی ہو جاننا چاہیے کہ عمارت مسجد کی دو قسمین ہین (۱) عینی (۲) معنوی عینی مسجد کی تعمیر کرنا حدیث مین ہے کہ دنیا مین مسجد بنانیوالے کے لیے اللہ جنت مین ایک قصر بنائے گا تعمیر مسجد کے فضائل انشاء اللہ ایک خاص مجلس مین بیان ہونگے اور معنوی عمارت یہ ہے کہ جماعت مین حاضر ہوا ور اس مین بھی یہی معنی مراد ہین جس مسجد مین جماعت نہوتی ہو وہ خراب ہے جسمین امام اور موذن نہو تو گویا وہ بھی خراب ہے۔ ایک بزرگ کا ایک گاؤن مین گذر ہوا وہان ایک پرانی ٹوٹی پھوٹی مسجد تھی اسمین اترے نصف شب کو انھون نے آواز سنی کہ گویا مسجد خود کہہ رہی ہے اے اللہ اس گاؤن کو خراب کر جیسا انھون نے مجھے خراب کیا ہے صبح کو ان بزرگ نے گاؤن والون سے پورا قصہ بیان کیا اور خود اس گاؤن سے چلے گئے عرصہ کے بعد پھر ان بزرگ کا اس گاؤن مین گذر ہوا تو مسجد کی عمارت درست اور ساز و سامان بھی اچھا پایا انھون نے وہین قیام کیا شب کو پھر یہی آواز سنی الٰہی اس گاؤن

والونکو خراب کر جیسا اُنھون نے مجھے خراب کیا ہے ان بزرگ نے کہا
اب تو تیری عمارت درست ہے فرش بدھنی وغیرہ سب موجود ہے تو اپنے کو کیون
خراب کہتی ہے جواب ملا کہ عمارت اچھی ہے تو کس کام کی ہر شخص اپنے گھر مین
نماز پڑھتا ہے اور مجھ مین نہین آتا صبح کو ان بزرگ نے یہ واقعہ بھی گانوٗن والون
سے بیان کیا لوگ برابر نماز پڑھنے مسجد مین آنے لگے اسی رات کو ان بزرگ
نے آواز سنی الٰہی اس گانوٗن والون کو آباد رکھ جیسے اُنھون نے مجکو آباد کیا
اس کے بعد اللہ تعالےٰ نے مَسَاجِدَ اللّٰہِ فرمایا ہے مسجد ایسا بزرگ
گھر ہے جسکی اضافت اللہ نے اپنی جانب کی ہے مساجد اسلیے اسکو کہتے ہین
کہ یہ سجدہ کی جگہ ہے اور مساجد اللہ اسلیے کہ اللہ کی عبادت کا مقام ہے۔
چند چیزون کی نسبت اللہ نے اپنی جانب فرمائی ہے جیسے کلام اللہ محمد رسول اللہ
بیت اللہ ناقۃ اللہ عبد اللہ عرش اللہ (مومن کا دل) مساجد اللہ یعنے
قرآن کے مطابق کام کرو رسول کی اتباع کرو کعبہ کی زیارت کرو اوُنٹنی کو
چھوڑ دو مومن کی خدمت کرو مومن کے دل کی مرمت کرو مساجد مین سجدہ
کرو پھر اٰمَنَ بِاللّٰہِ فرمایا مسجد کی تعمیر وہی لوگ کرتے ہین جو اللہ پر ایمان لائے
ہین کیونکہ کفار اللہ ہی پر ایمان نہین لائے مساجد اللہ سے اُنھین کیا سروکار
اللہ تعالےٰ نے مسجد کے آباد کرنے پر ایمان کو معلق کیا جسکی اُسپر رغبت نہین اُسکا
ایمان بھی کامل نہین ہے حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا لَا صَلٰوۃَ
لِجَارِ الْمَسْجِدِ اِلَّا فِی الْمَسْجِدِ (مسجد کے پڑوسی کی نماز نہین ہوتی مگر مسجد مین)
یعنے پورا ثواب حاصل نہین ہوتا ہے اور فرمایا ہے اَلْمَسْجِدُ بَیْتُ کُلِّ تَقِیٍّ (مسجد
ہر متقی کا گھر ہے) تمنے سنا ہوگا کہ آپ بیماری کی حالت مین داہنا ہاتھ حضرت
علی کرم اللہ وجہہ کے کاندھے پر اور بایان ہاتھ حضرت عبد اللہ بن عباس
رضی اللہ عنہما کے کاندھے پر رکھکر مسجد مین تشریف لائے تھے۔ پھر اللہ تعالےٰ
نے وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فرمایا یہ ایمان والون کی دوسری صفت ہے یعنے جو اللہ

اور قیامت پر ایمان لایا ہو وہی تعمیر مسجد کریگا اور قیامت کو اللہ تعالےٰ نے یوم آخر کرکے بیان کیا ہے تاکہ یہ معلوم ہوجائے کہ اُسکے بعد نہ رات ہوگی نہ دن ہوگا مگر ایسا روز ہوگا کہ کَانَ مِقْدَارُہٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ وہ ایسا دن ہوگا جسکی لمبائی پچاس ہزار برس کے برابر ہوگی) لیکن یہ درازی بدکاروں کو معلوم ہوگی اور نیک کاروں کے لیے یہ درازی اللہ بقدر ایک وقت کی نماز کے کردیگا قیامت مین اہل ایمان سے پرسش ہوگی کہ تم مومن کہلاتے تھے پھر تعمیر مسجد کیون نہین کرتے تھے یعنے جماعت مین کیون شریک نہین ہوتے تھے۔ لوگون نے حضرت رسول خدا علیہ التحیۃ والثنا سے پوچھا اللہ کا بندہ کون ہے آپنے فرمایا مَنْ وَاظَبَ عَلَی الْعِبَادَۃِ فِیْ بَیْتِ اللّٰہِ (جو اللہ کے گھر مین اُسکی عبادت پر ہمیشگی کرے) پھر اللہ تعالےٰ نے وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ فرمایا جو مومن نمازی ہوگا وہی مسجد کو معمور رکھے گا اگر مومن بے نمازی ہو تو اُسے مسجد سے بھی کچھ سروکار نہوگا ایمان کے بعد اللہ نے نماز کا ذکر فرمایا ہے اسلیے کہ نماز ایمان کی علامت ہے چنانچہ حضرت رسول خدا علیہ التحیۃ والثنا نے فرمایا ہے مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ (جو شخص جان بوجھ کر نماز ترک کرے وہ مرتد ہے) اور مرتد کو قتل کرڈالنا واجب ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہین جو شخص نماز ترک کرے اور ترک کرنے کو گناہ نہ سمجھے وہ کافر ہوجاتا ہے پھر اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا ذکر کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جسطرح مومن سر کو سجدہ کرکے مشرف کرتا ہے اُسی طرح لازم ہے کہ ہاتھ کو زکوٰۃ دیکر شرف بخشے سجدہ بغیر سخاوت کے اچھا نہین نماز اور زکوٰۃ دونون ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم ہین جسطرح نماز ایمان کے لیے لازم ہے حدیث مین ہے لَاصَلٰوۃَ لِمَنْ لَازَکٰوۃَ لَہٗ وَلَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَاصَلٰوۃَ لَہٗ (زکوٰۃ نہ دینے والے کی نماز قبول نہین جسطرح نماز نہ پڑھنے والے کا ایمان مقبول نہین ہے) پھر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ یہ تمام اوصاف مومنون کے ہین جو اللہ سے ڈرتا ہے تمام چیزین اُس سے ڈرتی ہین۔ دیکھو حضرت موسیٰ علیہ السلام اژدہے اور شیر اور ساحر نگے جادو سے نہ ڈرے اور فرعون ایک بلی سے ڈر گیا پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فَعَسٰی اُولٰٓئِکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُھْتَدِیْنَ یہان عسیٰ کے معنے تحقیق کے ہین۔ اس آیت کی تفسیر تمام ہوئی اب پھر حدیث سابق کا بیان ہوتا ہے رَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ اِجْتَمَعَا عَلَیْہِ وَتَفَرَّقَا عَلَیْہِ جو تھے دو شخص جو عرش کے سایہ مین ہونگے وہ ہین جو آپسمین اللہ کے لیے دوستی رکھین اور اللہ ہی کے لیے جدا ہون اور دینی بھائی بنجائین دنیا کا کوئی تعلق اس دوستی یا جدائی مین نہ ہو اللہ تعالےٰ اپنے حبیب کے خاص خطاب مین فرماتا ہے وَجَبَتْ مَحَبَّتِیْ لِلْمُتَحَابِّیْنَ جو دو شخص میرے ہی لیے محبت رکھین اُنکے لیے میری دوستی ضرور ہوتی ہے اور حضرت خاتم النبیین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین نے فرمایا ہے تَوَادُّوْا وَتَقَارَبُوْا آپسمین محبت کرو اور ایک دوسرے سے قریب ہو) اور آپنے فرمایا ہے اَکْثِرُوْا مِنَ الْاِخْوَانِ فَاِنَّ اللّٰہَ حَیٌّ کَرِیْمٌ اَنْ یُّعَذِّبَ عَبْدَہٗ بَیْنَ اِخْوَانِہٖ (بھائی بندی زیادہ کرو اسلیے کہ اللہ شرمگین اور کریم ہے کہ اپنے بندے کو اُسکے بھائیون مین عذاب کرے) اور آپ نے فرمایا ہے مَا زَارَ رَجُلٌ رَجُلًا فِی اللّٰہِ وَشَوْقًا اِلَیْہِ رَغْبَۃً فِیْ لِقَائِہٖ اِلَّا نَادَاہُ مَلَکٌ خَلْفَہٗ طِبْتَ وَطَابَتْ لَکَ الْجَنَّۃُ (نہین زیارت کرتا کوئی مرد کسی مرد کی اللہ کے لیے مشتاق ہوکر اسکا اور رغبت کرنیوالا اُسکے دیدار کا مگر یہ کہ ندا کرتا ہے اُسکے پیچھے ایک فرشتہ بہت اچھا کیا تو نے کہ بغیر غرض دنیوی کے اُسکی زیارت کو نکلا تیرے لیے جنت سزاوار ہو گئی) اور آپنے فرمایا ہے اِنَّ رَجُلًا زَارَ اَخَاہُ فِی اللّٰہِ فَاَرْسَلَ اللّٰہُ مَلَکًا فَقَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ فَقَالَ اُرِیْدُ اَنْ اَزُوْرَ اَخِیْ فُلَانًا فَقَالَ لِحَاجَۃٍ لَکَ عِنْدَہٗ قَالَ لَا قَالَ بِقَرَابَۃٍ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ قَالَ لَا قَالَ فَبِنِعْمَۃٍ لَہٗ عِنْدَکَ قَالَ اُحِبُّہٗ فِی اللّٰہِ قَالَ فَاِنَّ اللّٰہَ اَرْسَلَنِیْ

لِاُخْبِرُكَ بِاَنَّهٗ يُحِبُّكَ اللّٰهُ بِحُبِّكَ اِيَّاهُ وَوَجَبَ لَكَ الْجَنَّةُ (ایک شخص نے اپنے دینی بھائی کی زیارت کی اللہ نے ایک فرشتہ بھیجا اس فرشتے نے اس سے پوچھا تم کہان جاتے ہو اسنے کہا اپنے فلان بھائی سے ملنے جاتا ہون فرشتے نے کہا کیا اس سے کچھ حاجت رکھتے ہو کہا نہین فرشتے نے کہا کیا وہ تمھارا رشتہ دار ہے کہا نہین فرشتے نے کہا کیا اسنے تمھارے ساتھ کچھ سلوک کیا ہے کہا مین اسے خدا کے لیے محبوب رکھتا ہون فرشتے نے کہا اللہ نے مجھے تمھارے پاس بھیجا ہے کہ مین تمھین اس بات کی خبر کردون کہ تمنے جو اس شخص کو اللہ کے لیے دوست رکھا اسکی وجہ سے اللہ نے تمکو بخشدیا اور جنت تمھارے واسطے واجب کر دی اور آپ نے فرمایا ہے اِنَّ اَحَبَّكُمْ اِلَى اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَأْلَفُوْنَ (تم مین خدا کے نزدیک وہ لوگ زیادہ محبوب ہین جو آپسمین محبت رکھتے ہین) اور آپنے فرمایا مَا اَحْدَثَ عَبْدٌ اَخًا فِي اللّٰهِ اِلَّا اَحْدَثَ لَهٗ دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ یعنی جب بندہ اللہ کے لیے کسی سے دوستی پیدا کرتا ہے تو اللہ جنت مین اسکے لیے ایک نیا درجہ بنا دیتا ہے اور فرمایا ہے اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللّٰهِ عَلٰى عَمُوْدٍ مِنَ الْيَاقُوْتَةِ الْحَمْرَاءِ فِي رَاْسِ الْعَمُوْدِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ غُرْفَةٍ يُشْرِقُوْنَ عَلٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ كَمَا تُضِيْءُ الشَّمْسُ لِاَهْلِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ اَنْطَلِقُوْا بِنَا نَنْظُرْ اِلَى الْمُتَحَابِّيْنَ فِي اللّٰهِ فَيُضِيْءُ حُسْنُهُمْ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ كَمَا تُضِيْءُ الشَّمْسُ عَلَيْهِمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٍ مَكْتُوْبٌ عَلٰى جِبَاهِهِمْ وَوُجُوْهِهِمْ اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللّٰهِ خدا کے لیے دوستی کرنے والے قیامت کے دن ایک ستون پر ہون گے کہ وہ ستون سرخ یاقوت کا ہوگا اور اس ستون پر ستر ہزار کھڑکیان ہون گی اہل جنت پر ایسی نکلین گی جیسے دنیا پر آفتاب چمکتا ہوا نکلتا ہے پس اہل جنت کہین گے آؤ جو دو شخص آپسمین اللہ کے لیے محبت کرتے تھے انکو دیکھین پس اہل جنت کو

وہ ایسے حسین روشن نظر آئینگے جیسے آفتاب روشن ہوتا ہی اور سبز دیبا کے کپڑے
پہنے ہونگے اور اُنکے پہلو اور مُنھ پر لکھا ہوگا یہ آپسمین اللہ کے لیے دوستی کرنیوالے
ہین، آپنے فرمایا ہی جب اللہ کسی بندے کی خیریت چاہتا ہی تو اُسے اچھا دوست
دیتا ہی تاکہ اگر وہ احیاناً اللہ کو بھول جائے تو اُسکا دوست یاد دلاوے اور
آپنے فرمایا ہی کہ کوئی دو مومن ایسے جمع نہین ہوتے کہ ایک کو دوسرے سے
دین کا فائدہ نہو اور فرمایا خدا کے لیے دوستی کرنے والے کا درجہ بلند ہوتا ہی اور
فرمایا جب دو آدمی خدا کے لیے دوست ہوتے ہین تو اُنمین خدا کا زائد دوست
وہ ہوتا ہی جو اپنے دوست کو خدا کے لیے زیادہ دوست رکھے حضرت ابوادریس
خولانی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے کہا مین تمھین خدا کے لیے
دوست رکھتا ہون اُنھون نے کہا تمھین بشارت ہو کہ مین نے رسول خدا
علیہ التحیۃ والثنا سے سُنا ہے کہ قیامت مین گرداگرد عرش کے کرسیان رکھی جائنگی
اور ایک گروہ کا مُنھ چودھوین رات کے چاند کی طرح روشن ہوگا اور یہی
گروہ بیخوف ہوگا اور سب خلق خوف زدہ ہوگی یہ گروہ جنھین کچھ خوف نہوگا
اولیا کا گروہ ہوگا یہ سنکر صحابہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ اس گروہ مین
کون لوگ ہونگے آپ نے فرمایا جو آپسمین خدا کے لیے دوستی کرتے ہونگے اور حضرت
سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ ایمان کی سب سے زائد مضبوط دستاویز اللہ کے
لیے دوستی اور دشمنی ہی اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ اگر تم
تمام اہل آسمان اور اہل زمین کی عبادت کو جمع کرو اور آپسمین اللہ کے لیے دوستی
اور اللہ کے لیے دشمنی نہو تو تمھین کچھ فائدہ نہ دیگی **مترجم کہتا ہی** یہان پر
طاعت کا لفظ نافع المسلمین مین نہین ہی جسکی وجہ سے مطلب خبط ہوتا ہی ممکن ہی
کہ کاتب کی غلطی ہو **انتہی** حضرت ابن سماک رحمہ اللہ نزع کے وقت فرماتے تھے
الٰہی جسوقت مین نے گناہ کیا اُسوقت تیرے نیک بندونکو دوست رکھتا تھا
میری اس محبت کو میرے گناہون کا کفارہ کردے اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ کا

قول ہے کہ دوست دینی جب آپسمین ایک دوسرے سے ہنستے ہین تو اُنکے گناہ اسطرح
جھڑجاتے ہین جیسے خزان کے موسم مین درختون سے پتے جھڑتے ہین۔ امیر المومنین
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد ہے کہ اپنے لیے برادران دینی بنا لو کیونکہ اہل دوزخ یون
فریاد کرینگے فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ہمارے لیے کوئی سفارش
کرنیوالا اور شفقت کرنے والا دوست نہین ہے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا
مقولہ ہے کہ اللہ کی قسم ہے اگر مین اپنی عمر مین ہر دن روزہ رکھون اور ہر رات کو عبادت
مین بسر کرون اور تمام مال خیرات کردون اور ایسی حالت مین مرون کہ میرے
دل مین اللہ کے دوستون کی دوستی اور اسکے دشمنون کی دشمنی نہو تو کوئی عمل میرے
کام نہ آوے گا حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ فرماتے ہین فاسق سے قطع تعلق کرنا
درگاہ الٰہی مین قربت حاصل کرنا ہے جاننا چاہیے کہ حب فی اللہ اسکو کہتے ہین جسمین
لوث اور دنیاوی غرض بالکل نہ پائی جائے اگر زاہد مالدار کو اسلیے دوست رکھے
کہ مالدار اسے خرچ سے فارغ کرے تاکہ یہ یاد الٰہی مین بسر کرے تو کوئی حرج نہین ہے زوجہ
کو اولاد صالح پیدا ہونے کے لیے دوست رکھنا بھی اچھا ہے جسطرح حب فی اللہ
اچھے لوگون سے اچھا ہے اسی طرح بغض فی اللہ برے لوگون سے اچھا ہے جیسے
اہل کفر اہل شرک اہل معصیت اہل بدعت سے بغض رکھنا بھی باعث ثواب ہے
حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عَلَيْكُمْ بِالْحُبِّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضِ فِي اللّٰهِ
(اے ایمان والو اپنے اوپر اللہ کے لیے دوستی اور اللہ کے لیے دشمنی کرنا واجب
جانو) اللہ تعالے فرماتا ہے لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَادُّوْنَ
مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ (تم کسی قوم کو جو اللہ اور قیامت پر ایمان لائی ہے ایسا
نہ پاؤ گے کہ اُن لوگون سے محبت رکھین جو اللہ اور رسول سے اختلاف کرتے ہین)
اور حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان
لایا ہو اور اللہ کے دشمنون سے دوستی رکھتا ہو اُسپر اعتماد کرنا اور اسکو حاکم کرنا
اور مسلمانون پر مسلط کرنا تمام مسلمانون کی حق تلفی ہے بد عتی جو لوگون کو بھی بدعت کی

رغبت دلاتا ہو اُس سے اظہار دشمنی کرنا ضروری ہو اور اہل معصیت جیسے ظالم اور
جھوٹی گواہی دینے والا اور ہجو کرنے والا شاعر اور غیبت کرنیوالے سے دوستی کرنا
مکروہ ہو اور شراب خوار اور بدکار اگر منع کرنے سے اپنی عادت چھوڑ دے تو خیر ورنہ
اُنسے بھی الگ رہنا بہتر ہو مگر لعنت نہ کرنا چاہیے ایک شرابی پر حضرت سرور عالم
صلے اللہ علیہ وسلم نے حد قائم کی دوسرے شخص نے اُس شرابی پر لعنت کی آپنے
اُسے منع کیا اللہ تعالے فرماتا ہے لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ
الْمُؤْمِنِينَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ
تُقَاةً وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ (نہ دوستی کرین مومن کافرون
سے سوا مومن کے اور جو اسکے خلاف کرین پس اللہ کو اُنکی پروا نہین کسی کام
مین کچھ حق نہین ہو جبتک تقوی نہ حاصل کرین اور اللہ تمکو اپنے آپ سے ڈراتا ہو
اور فرماتا ہو کہ مجھسے ڈرو اور جان لو کہ اللہ ہی کی طرف تمھیں لوٹنا ہے)
اس آیت کے نزول کے بعد مسلمانون نے بظاہر کفار سے قطع تعلق کیا لیکن
دلون مین محبت باقی رہی پس یہ آیت نازل ہوئی قُلْ إِنْ تُخْفُوا مَا فِي صُدُورِكُمْ
أَوْ تُبْدُوهُ يَعْلَمْهُ اللَّهُ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
(کہدیجیے مسلمانون سے کہ تم اپنے سینون کی بات پوشیدہ رکھو یا ظاہر کرو اللہ سب کو جانتا ہو اور
جانتا ہو جو کچھ آسمانون اور زمین مین ہو اور اللہ ہر شے پر قادر ہو) چونکہ محبت سینون
مین تھی اسی لیے اللہ تعالے نے صُدُوْرِكُمْ فرمایا حدیث مین ہے صُدُوْرُ
الْأَحْرَارِ قُبُوْرُ الْأَسْرَارِ (آزاد لوگون کے دل اسرار کی قبرین ہین) یہان
صُدُوْر سے دل مراد ہو اور وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کے معنی یہ ہین کہ اللہ
تمھارے رزق پہونچانے مین اور حفاظت اور عذاب کرنے پر قادر ہے پس
اگر کفار کو کسی طمع سے دوست رکھتے ہو پس مین رزق پر قادر ہون اگر مین رزق روک
دون تو کوئی پہونچا نہین سکتا اور اگر مین رزق پہونچاؤن تو کوئی روک نہین سکتا
اور اگر اسلیے دوست رکھتے ہو کہ وہ تمھاری حفاظت کرین تو مین تمھاری

اچھی حفاظت کرنے والا ہون اُنسے فَاللّٰہُ خَیۡرٌ حَافِظاً سے یہی مراد ہے اور فرماتا ہے اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا (اللہ ایمان والون کا دوست ہے) اور فرماتا ہے نِعۡمَ النَّصِیۡرُ (اچھا ہے اللہ مددگار) اور اگر بغیر کسی نفع کے اُنکو دوست رکھتے ہو تو مین عذاب کرنے پر قادر ہون خود فرماتا ہے اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ لَوَاقِعٌ مَّالَہٗ مِنۡ دَافِعٍ (بیشک تمھارے رب کا عذاب آنیوالا ہے اور کوئی اُسے دفع نہین کرسکتا) رَجُلٌ دَعَتۡہُ اِمۡرَأَۃٌ ذَاتَ حَسَبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیۡ اَخَافُ اللّٰہَ یہ حدیث سابق کا ٹکڑا ہے یعنے پانچوان مرد جو عرش کے سایہ مین ہوگا وہ ہے جس سے صاحب نسب حسین عورت وصل کی طالب ہو اور وہ جواب دے کہ مین اللہ سے ڈرتا ہون۔ زنا سے بچنا دخول جنت کا باعث ہے۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو اپنے نفس کو زنا سے بچائے اُسے دوزخ سے کچھ سروکار نہین اور فرمایا جو شخص عورت پر قادر ہونیکی حالتین زنا نہ کرے تو مین اُسکے لیے جنت کا ضامن ہون اور فرمایا تین آدمی دوزخ مین اگر ڈالے بھی جائینگے تو دوزخ اُنھین نہ جلائیگی (۱) جو قرآن پڑھنے پر زیادہ راغب ہو (۲) جو مہمان کو دوست رکھے (۳) جو اپنے آپ کو زنا سے بچائے اور فرمایا ہے اگر فاحشہ عورت مرد کو زنا کی طرف بلائے اور مرد کہے مین نے توبہ کرلی ہے تو اللہ اُسکو اور اُسکے مان باپ کو بخشدیگا اور اُسکا حشر پارساؤن کے ساتھ ہوگا شہوت انسان کو اسلیے دیگئی ہے کہ انقطاع نسل نہونے پائے اور یہ بہشت کی لذت کا ایک نمونہ ہے اور شہوت بڑی آفت ہے اور آپنے فرمایا ہے جسکو شہوت دی اُسپر فساد کا دروازہ کھلا اور دوزخ سے اُسکی رہائی ناممکن ہے۔ حضرت موسی علیہ السلام سے شیطان نے کہا کہ تم کسی عورت کے ساتھ خلوت مین نہین بیٹھتے کہ تم دونون مین مین تیسرا ہو کر فساد نہ برپا کردن ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی صاحبزادی حفصہ رضی اللہ عنہا کے مکان مین جناب سرورکائنات علیہ السلام والصلوٰۃ کو تلاش کرتے ہوے آئے حضرت حفصہ

رضی اللہ عنہا تھا نہین آپ وہانسے بھاگے دروازہ آپکے سر مین لگا خون بہنے لگا اسی حالتمین حاضر خدمت نبوی ہوے حضرت سرورعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنی بیٹی کے گھر سے بے تحاشا کیون بھاگے جو چوٹ کھائی اُنھون نے جوابدیا کہ آپ کی زبان سے مین نے سُنا ہے کہ جس گھر مین ایک مرد اور ایک عورت ہو وہان تیسرا شیطان ہوتا ہے اسلیے مین بے تحاشا بھاگا۔ اور آپنے فرمایا ہے ہفتہ مین دوبار بندون کے اعمال اللہ کے سامنے پیش ہوتے ہین اللہ زنا کرنے والے پر سب سے زیادہ غصہ کرتا ہے اور فرماتا ہے مَا مِنْ ذَنْبٍ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ نُطْفَةٍ يَضَعُهَا الرَّجُلُ فِيْ رَحِمٍ لَّا يَحِلُّ لَهٗ۔ اللہ کے نزدیک اس سے بڑھکر کوئی گناہ نہین ہے کہ آدمی ایسے رحم مین نطفہ رکھے جو اُسکو حلال نہو اور آپنے فرمایا ہے اللہ کرے تم لوگ زنا نہ کرو کیونکہ اس سے چھ خصلتین پیدا ہوتی ہین تین دنیا مین تین عقبیٰ مین دنیا مین منھ کا نور جاتا رہتا ہے رزق تنگ ہوتا ہے عمر سے برکت اُٹھ جاتی ہے عقبیٰ مین اللہ کے غصہ مین پھنستا ہے حساب سخت ہوتا ہے۔ مدت دراز تک دوزخ مین رہتا ہے اور فرمایا ہے کہ گر زانی بے توبہ کیے مرجائے تو اُسکی قبر مین آگ کے سو دروازہ کھولے جاتے ہین تا کہ قیامت تک سانپ اور بچھو اسکو کاٹین اور آگ اُسکو جلاوے اور قیامت کے دن اہل قیامت اسکی بدبو سے فریاد کرینگے پس حکم ہوگا اسکو دوزخ مین لیجاؤ اور آپنے فرمایا ہے جو شخص آزاد یا لونڈی سے زنا کرتا ہے اللہ اُسکی قبر مین آگ کے تین لاکھ دروازے کھولدیتا ہے اور ہر دروازے سے سانپ اور بچھو اور آگ کے شعلے آتے ہین اور قیامت تک وہ اُسی عذاب مین رہتا ہے اور فرمایا ہے کہ تین آدمیون سے اللہ کلام نہ کریگا نہ نظر رحمت اُنکی طرف ہوگی (۱) بوڑھا زانی (۲) بادشاہ دروغگو (۳) فقیر متکبر اور فرمایا ہے اے جوانان قریش زنا نہ کرو اور اپنی شرمگاہون کی حفاظت کرو جسنے شرمگاہ کی حفاظت کی اُسپر جنت حلال اور دوزخ حرام ہے اور فرمایا زنا سے اسّی برس کے اعمال ضائع ہوتے ہین۔ اور فرمایا دوزخ مین ایک کنواں خاص زانیون کے لیے ہے اسکا عذاب ایسا سخت ہے کہ اگر اسکا سر کھولدیا جائے تو تپش سے

اہل دوزخ جل جائین۔ لوگون نے آپ سے پوچھا ہر چیز کو دوزخ سے عذاب
ہوگا دوزخ پر کس چیز سے عذاب ہوگا آپنے فرمایا دوزخ مین ایک کنواں ہا ویہ
عذاب سے پُر ہے اگر اُسمین سے ایک ذرہ دوزخ مین ڈالا جاوے تو تمام دوزخ
جل جائے لوگون نے پوچھا اسمین کون لوگ ہونگے آپ نے فرمایا زانی سود خوار
والدین کو ستانے والے۔ اور فرمایا ہے کہ زانی اور زانیہ کا حشر یون ہوگا
کہ مرد کی شرمگاہ عورت کی پیشانی مین اور عورت کی شرمگاہ مرد کی پیشانی مین ہوگی
اور پیپ اُسمین سے جاری ہوگی اہل حشر بدبو سے فریاد اور اُنپر لعنت کرینگے
اور فرمایا ہے کہ جو شخص زنا پر قادر ہوا اور خدا کے ڈر سے نہ کرے تو اُسکے لیے
جنت ہے۔ نقل کیا ہے کہ بغداد مین ایک بزرگ مین اور اُنکی بی بی مین کچھ تکرار
ہوئی بی بی نے کہا اے دوزخی چپ رہ اُن بزرگ نے کہا اگر مین دوزخی ہون
تو تجھپر طلاق ہے صبح کو علما سے اُن بزرگ نے پوچھا مین دوزخی ہون یا جنتی علما
جواب سے عاجز آئے جب حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے پوچھا گیا
تو اُنھون نے کہا کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ باوجود زنا پر قادر ہونے کے تو اللہ کے
ڈر سے باز رہا ہو اُن بزرگ نے کہا ہان ایک بار ایسا ہوا ہے واقعہ اسکا یہ ہے
کہ مین اپنے ہمسایہ کی عورت پر فریفتہ تھا ایک بار شب کو وہ بناؤ سنگار کرکے خلوت
مین میرے پاس آئی خوف خدا کی وجہ سے مین زنا سے باز رہا اور اُس سے
جدا ہوگیا اور توبہ کی امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے فرمایا تو جنتی ہے تیری بی بی پر طلاق
نہین پڑی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ
الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى (جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے
ڈرے اور اپنے نفس و خواہش سے روکے تو جنت اسکا گھر ہے مترجم کہتا ہے
تفسیر حسینی مین بزرگ کے مقام پر ہارون رشید اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی
جگہ امام شافعی رحمہ اللہ کا نام درج ہے اور ایسا ہی تذکرۃ الاولیا مین
بھی مذکور ہے انتہی حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ نہایت صاحب جمال تھے

ایک عورت نے اُنسے زنا کی خواہش کی وہ اللہ کا خوف کرکے بھاگے شب کو حضرت یوسف علیہ السلام کو خواب مین دیکھا اُنسے کہا آپ نے بڑا کام کیا کہ زلیخا سے اپنے آپکو بچایا حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا اے سلیمان آج تو نے بھی ایسا ہی کام کیا ہے۔ حضرت ابو بکر بن عبداللہ مزنی فرماتے ہین کہ ایک قصاب اپنے ہمسایہ کی لڑکی پر فریفتہ تھا ایکدن جاکر اپنی محبوبہ سے لپٹ گیا اُس نے کہا مین خود تجھپر عاشق ہون مگر اللہ سے ڈرتی ہون قصاب نے کہا جب تو خدا سے ڈرتی ہے تو مین کیون خدا سے نہ ڈرون اور اُسی وقت درگاہ الٰہی مین توبہ کی۔ ایکبار یہی قصاب سفر مین تھا تھک گیا اور آفتاب کی حرارت تیزی پر تھی اتفاقاً نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا فرستادہ ایک شخص جو آپ کے کسی کام کو جارہا تھا اُدھر سے گذرا وہ بھی تھکا ہوا تھا وہین رُک گیا آپس مین سلام علیک ہوئی اُسنے قصاب سے کہا آؤ دعا کرین کہ اللہ ابر سایہ افگن بھیجدے قصاب نے کہا مین دعا کرنیکے لائق نہین ہون تم دعا کرو اور مین آمین کہون غرض دوسرے شخص نے دعا کی اور قصاب نے امین کہی اللہ نے ابر کو دونوپر سایہ کرنیکے لیے بھیجدیا جب ایک دوسرے سے جدا ہونے لگے تو ابر قصاب کے ساتھ ہوا دوسرے شخص نے دوڑکر قصاب سے کہا یہ ابر تیرے لیے آیا تھا تو اپنا حال بیان کر اُسنے اپنا واقعہ بیان کیا اُسنے کہا اسلیے اللہ نے تجھے یہ رتبہ دیا۔ ایک جوان عورت بازار مین چھوہارے خریدنے ایک جوان کی دوکان پر آئی جوان نے اُس سے کہا گھر مین آ تو تجھے عمدہ چھوہارے دیدون جب عورت اُسکے ساتھ مکان کے اندر گئی تو وہ جوان اُس سے لپٹ گیا اور اُسکے لب پر لب رکھا عورت نے کہا اے جوان اللہ سے ڈر اور مجھ سے علٰحدہ ہو جوان نے اُسے چھوڑدیا وہ روتی ہوئی خدمت نبوی مین حاضر ہوئی اور کہا میرے لب پر ایک مرد کا لب لگاہے جو سخت ترین راہ اُسکا میرے لیے حکم فرمایئے آپ نے فرمایا توبہ کرلے اللہ تجھے بخشدیگا حضرت

عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تو نے اپنے آپ کو کیون رسوا کیا اُسنے کہا مدینہ کی رسوائی قیامت
کی رسوائی سے آسان ہے اور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت
مین ایک بندہ ہزار حورین پائے گا جو خوبصورتی اُس جوان مین ہوگی کسی مین نہوگی
بہشت والے پوچھینگے اے اللہ یہ کون ہے ارشاد ہوگا یہ وہ ہے جسے عورت نے
زنا کیطرف بلایا تھا اور یہ میرے خوف کی وجہ سے نہین گیا تھا۔ حدیث مین ہے
کہ بغداد مین ایک دوکفروش مغیرہ نامی نہایت خوبصورت تھا کسی شخص نے اُسے
اپنے گھر مین بلایا یہ گیا وہان ایک حسین عورت اس سے آکر لپٹ گئی اس سے کہا
اللہ سے ڈر اُسنے کہا توبہ کر لونگی اور کسیطرح اسکو نہ چھوڑا مغیرہ نے کہا اچھا پانی لا
پہلے مین نہا لون پھر تجھ سے مواصلت کرون پانی آیا مغیرہ کے پاس کچھ جواہر چاندی
تھی وہ اس عورت کو دیکر گوشہ مین گئے وہان ایک سنڈاس تھی دل مین خیال
کیا اسمین کودپڑنا اس سے اچھا ہے کہ دوزخ کے کنوین مین گرایا جاؤن یہ اُس مین
کود پڑے جب عورت نے دھماکا سُنا وہان آئی اور اپنی لونڈیونکو اُنکے نکالنے کا
حکم دیا جب وہ نکلے تو غلیظ مین لتھڑے ہوے تھے فوراً اُس عورت نے انھین گھر
سے باہر نکالدیا مغیرہ بازار مین آکر نہائے اور اللہ کا شکر کیا اللہ نے اُنکے بدن
مین مشک کی خوشبو پیدا کردی اُسدن سے لوگ اُنکو مغیرہ مشکی کہنے لگے کعب احبار
رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ زمانہ سابق مین ایک خوبصورت مرد پہ ایک عورت
عاشق و فریفتہ تھی ایک دن کسی کام کے بہانے سے گھر مین بلا کر اُس سے لپٹ
گئی مرد نے کہا مجھے خود اسکی تمنا تھی مگر میرا بدن صاف نہین ہے مجھے نہالینے دو
عورت نے پانی لادیا اور کہا کوٹھے پر جا کر نہا لو وہ کوٹھے پر گیا اور بالاخانے
سے کودا زمین پر پہونچنے سے پہلے اللہ نے فرشتے کو حکم دیا کہ میرے
بندے کو روکو فرشتے نے بآسانی اُسکو زمین پر کھڑا کردیا اور ندا سنی اے بندے
تو نے ہمارا خوف کیا ہم نے دنیا مین تیری حفاظت کی اور عقبیٰ مین دوزخ سے
آزاد کردیا حدیث مین ہے کہ قحط کے زمانے مین ایک عورت کسی باغ مین انگور

لینے گئی باغبان نے کہا اگر تو میری مراد پوری کردے تو مین تجھے غلہ اور کپڑا اور انگور دونوں عورت نے کہا اچھا باغبان نے کہا جا باغ کے سب دروازے بند کر آ عورت گئی اور دروازے بند کر آئی باغبان نے پوچھا سب دروازے بند کر دیے اُسنے کہا ہان مگر ایک دروازہ بند نہ کر سکی اُسنے پوچھا وہ کون دروازہ ہے عورت نے کہا وہ اللہ کا دروازہ ہے اگر تم ایک لاکھ دروازے بھی بند کر دو تو بھی وہ دیکھے گا باغبان نے چیخ ماری اور توبہ کی پھر اس عورت کو مال غلہ کپڑا دیکر رخصت کیا ندا ے غیبی ہوئی ہم نے دونوں کو بخشدیا اور دونوں سے راضی ہوے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَامًا یُّضٰعَفْ لَہُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَیَخْلُدْ فِیْہٖ مُھَانًا میرے بندے وہ ہین جو خدا کے سوا کسیکو نہین پکارتے اور بغیر حق کے جس نفس کو اللہ نے حرام کیا ہے قتل نہین کرتے اور زنا سے باز رہتے ہین اور جو اُسکو کرے گا وہ گناہون سے ملے گا اور قیامت مین اُسپر دونا عذاب ہوگا اور ہمیشہ اُسمین خوار رہیگا، اس آیت کی تفسیر یہ ہے وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ ظاہر ہے کہ مومن دو خدا کا قائل نہین البتہ کفار اسکے قائل ہین مومن دنیا مین بھی ایک خدا کو مانتے ہین اور قبر مین بھی ایک بتائینگے اور قیامت مین بھی اُسی ایک کو پکارینگے حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ سے قبر مین سوال ہوا تیرا رب کون ہے جواب دیا میری کیفیت اللہ سے پوچھو فرشتون نے پوچھا تیرا اللہ کون ہے اُنھون نے پوچھا تمھارا مقام کہان ہے فرشتون کہا دو ہزار برس کی راہ اُنھون نے کہا تم دو ہزار برس کی راہ طے کر کے آئے ہو اور اُسے نہین بھولے ہین تو دو ہی گز زمین طے کر کے آیا ہون اُسکو کیونکر بھول سکتا ہون تم چلے جاؤ ایسا نہو کہ میرے دل کی آتش اشتیاق تمھین خاک کر دے حکم ہوا اے فرشتو چلے آؤ یہ ہمارا دیوانہ ہے۔ دوزخ مین ایک بندے سے مالک سوال کریگا تیرا خدا کون ہے وہ کہے گا الٰہی الہ واحد مالک پوچھے گا اُسکا نام کیا ہے بندہ کہے گا

ھو الرحمن الرحیم مالک کو حکم ہوگا اُسکو دوزخ سے رہا کردے یہ میرا بندہ ہے اور مین
الہ اور رحیم ہون اسکے بعد اللہ تعالے نے وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا
بِالْحَقِّ فرمایا ہے ۔ کسیکو ناحق مار ڈالنا حرام ہے اللہ تعالے فرماتا ہے وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا
مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهٗ جَھَنَّمُ خَالِدًا فِیْھَا جو شخص جان بوجھکر ناحق کسی مومن کو قتل
کرڈالے تو وہ ہمیشہ جہنم مین رہے گا، حدیث مین ہے مَنْ قَتَلَ حُرًّا اَوْ عَبْدًا اَیَّدَ اللّٰہُ
عَذَابَهٗ جو شخص کسی حر یا عبد کو مار ڈالے تو اللہ اُسکو ہمیشہ عذاب مین رکھے گا،
خلود اور ابد سے عذاب مین زیادہ قیام مراد ہے مگر حق والون کا مار ڈالنا جائز ہے جیسے
حرب والے اور مرتد اور نکاح ہو جانے کے بعد زنا کرنے والے یا قصاص مین مار ڈالنا
پھر اللہ تعالے نے وَلَا یَزْنُوْنَ فرمایا حدیث مین ہے کہ زنا کرنے والے رحمٰن کے بندے
نہین مین یعنے اُسکے خاص بندے نہین ہین اے زنا کرنے والو شرماؤ کہ تم سے رحمٰن
بیزار ہوتا ہے، یعنی زانی مین کمال ایمان نہین ہوتا۔ ایک شخص نے حاضر خدمت ہوکر
کہا مجھے پہلے زنا کرنا پسند تھا اور اب ناگوار ہے آپنے فرمایا اَلْاٰنَ اِسْتَکْمَلَ اِیْمَانُکَ
اب تیرا ایمان کامل ہوا) اور آپنے فرمایا ہے دو جگہ زمین روتی ہے (۱) جب ناحق
کیا ہوا خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرتا ہے تو زمین کہتی ہے اے اللہ مجھے حکم دے کہ اس
ناحق خون کرنے والے کو نگل جاؤن حکم ہوتا ہے صبر کر تجھی مین آیگا (۲) جب زنا
کے بعد زانی غسل کرتا ہے اور اول قطرہ زمین پر گرتا ہے تو زمین کہتی ہے اے اللہ
مجھے حکم دے کہ اس زنا کرنے والے کو نگل جاؤن حکم ہوتا ہے صبر کر تجھی مین آیگا۔
پھر اللہ تعالے نے وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَامًا فرمایا قیامت مین اللہ
کے بندونکے دو گروہ ہونگے ایک سے اللہ تعالے کہیگا تمنے اچھی زندگی کی اچھی
حالت مین مرے اچھی حالتمین آئے جنت تمہارے ہی لیے ہے دوسرے گروہ
سے ارشاد ہوگا تمنے بری زندگی کی بری حالت مین مرے بری حالت مین
آئے مجھ سی تمنے شرم نہ کی تمہارے لیے دوزخ ہے پھر فرمایا یُضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ایک عذاب اسوجہ سے کہ اسنے اپنی جان پر ظلم کیا دوسرا اسوجہ سے

کہ اُسکے باعث سے دوسرا بھی دوزخ مین گیا یا ایک نافرمانی الٰہی کے سبب سے دوسرا مسلمان کے گھر مین خیانت کی وجہ سے پھر فرمایا وَیَخْلُدْ فِیْہٖ مُهَانًا خلود کے معنی درازی کے ہین کفار کے سوا کوئی ہمیشہ نہ رہے گا۔ حدیث مین ہو کہ روزانہ دوزخ مین پکارینگے اے دوزخ والو جان لو کہ یہ فلان بن فلان ہو اسنے دنیا مین زنا کیا تھا یہ سُنکر اہل دوزخ زانی پر لعنت کرینگے رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰی لَا یَعْلَمَ شِمَالُہٗ مَا یُنْفِقُ یَمِیْنُہٗ یہ حدیث مذکور کا ٹکڑا ہے بعض محدثین کے نزدیک اس سے مراد یہ ہو کہ ایسے شخص کو دے جسے با علان لینے سے شرم آوے اور بعض کہتے ہین اس سے مراد یہ ہو کہ صدقہ دینے والا چھپا کر دے چاہے سوال کرنے والے کو دے یا صاحب ضرورت سوال سے شرم کرنے والے کو دے صدقہ پوشیدہ دینا افضل ہو ظاہر دینے سے حدیث مین ہو مَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ بِالْخِفَاءِ کَانَتْ لَہٗ اَمَانًا مِنَ النَّارِ (پوشیدہ دینے والے کا صدقہ اُسکے لیے دوزخ سے امان ہوگا) اور اس آیت کی تفسیر مین بعضون کا قول ہے فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِنْ قُرَّۃِ اَعْیُنٍ جَزَآءً بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ای بما یخفون الصدقۃ جب صدقہ پوشیدہ دیگا تو اُسکا بدلہ بھی پوشیدہ ملیگا اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِیَ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ (اگر تم ظاہر کرکے صدقہ دو تو اچھا ہو اور اگر پوشیدہ فقرا کو دو تو یہ تمہارے لیے بہتر بات ہی) صدقہ گناہونکا کفارہ ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہو یُکَفِّرُ عَنْکُمْ مِنْ سَیِّئَاتِکُمْ (کفارہ تم سے تمہاری برائیان دور کردیگا) اور حضرت رسول خدا علیہ التحیۃ والثنا نے فرمایا ہے پوشیدہ صدقہ دینا اسطرح گناہونکو جلاتا ہو جیسے آگ گھانس کو جلاتی ہے اور آپنے فرمایا ہو صَدَقَۃُ السِّرِّ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ (پوشیدہ صدقہ دینا اللہ کے غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہی) اور فرمایا ایک درم پوشیدہ صدقہ دینا ایسا ہو جیسے ہزار درم ظاہر کرکے دے اور فرمایا صَدَقَۃُ السِّرِّ کَنْزٌ مِّنْ کُنُوْزِ الْجَنَّۃِ (پوشیدہ صدقہ جنت کے خزانون مین سے ایک خزانہ ہو) ایک شخص نے حاضر خدمت ہوکر پوچھا

میرے پاس ایکدرم ہے اللہ کی راہ مین کیونکر دون آپنے فرمایا اگر مجھ سے بھی خبر کرتا
اور دیدیتا تو تیرے لیے ہزار درم سے بہتر ہوتا اور آپنے فرمایا ہے جو کوئی اللہ کی راہ مین
پوشیدہ ایکدرم صرف کرتا ہے تو گویا اُسنے سات لاکھ درم صرف کیے اور فرمایا ہے کہ
قیامت مین ایک بندہ کو دوزخ مین فرشتے لیجلینگے اُسوقت ایکدرم جو اُسنے پوشیدہ اللہ
کی راہ مین دیا تھا آکر اسکو جنت مین لیجایگا اور فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص نے
ہزار درم ظاہر کرکے اور ایکدرم چھپا کے اللہ کی راہ مین صدقہ دیے اُسکو ایکدرم نے جو
پوشیدہ دیا تھا فائدہ دیا اور اُن ہزار درم نے جو ظاہر کرکے دیے تھے کچھ فائدہ نہ دیا
شاید اُنمین ریا ہوگی اور اللہ تعالے نے فرمایا ہے وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ
وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ
جو لوگ اپنے مال کو رات دن اللہ کی راہ مین پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہین اُنکا اجر
اُنکے لیے اُنکے رب کے پاس ہے اور اُنکو کچھ خوف اور غم نہوگا۔ صدقہ دو نوطرح دینا
اچھا ہے کبھی ظاہر دینے مین اور کبھی پوشیدہ دینے مین زائد ثواب ہے ظاہر دینے سے اگر
بخیل کو غیرت اور دوسرونکو ترغیب دلانا منظور ہے تو پوشیدہ دینے سے ظاہر دینا اچھا ہے حدیث
مین ہے کہ مجلس مین سوال کرنے والے کو جو شخص پہلے دیگا اُسکو اتنا ثواب ملیگا جتنا
اُسکے بعد سب دینے والونکا ثواب ہوگا یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی
شان مین نازل ہوئی تھی جب اُنھون نے اپنے چار ہزار درم رات مین اور ایکہزار درم
دن مین پوشیدہ دئے پھر ہزار درم رات مین اور ہزار درم دن مین ظاہر کرکے دیے
پس اللہ تعالے نے اُن چارون حالتون کو بیان کرکے اُنکو غم واندوہ سے بےخوف
کردیا۔ اکابر کا دستور تھا کہ چاندی کپڑے مین باندھکر فقیر کے گھر مین پھینکدیتے یا
اُسکے سرہانے رکھدیتے یا گوشہ مین ڈالدیتے یا اندھے کے ہاتھ مین دیتے اور اُس سے
کلام نکرتے تھے۔ صدقہ مسجد مین بھی دینا درست ہے فتاوی نوازل مین ہے کہ مسجد مین
صدقہ دینا روا ہے ایکبار حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ مسجد مین نماز پڑھ
رہے تھے دو فقیر آئے اور سوال کیا آپ رکوع مین تھے اپنا ہاتھ لمبا کرکے انگوٹھی

دکھا دی سائل نے انگوٹھی لے لی اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی یُؤْتُونَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رَاکِعُوْنَ (وہ حالت رکوع مین صدقہ دیتے ہین) لیکن اگر کوئی شخص اول صف مین یا بیچ کی صف مین ہو اور سائل آخر صف سے سوال کرے تو ایسے سائل کو صدقہ دینا مکروہ ہی اور وہ حدیث جو مروی ہی کہ حضرت رسولخدا علیہ التحیۃ والثنا مسجد مین تشریف رکھتے تھے سائل سوال کرتے تھے آپ خود بھی دیتے تھے اور صحابہ سے بھی دلواتے تھے اسی قبیل سے ہی صحیح ابوداؤد مین مذکور ہی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ حضرت سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین قبلہ کیطرف پشت اور صحابہ کیطرف مُنھ کیے عمامہ اُتارے سر پر صوف کی ٹوپی پہنے تشریف فرما تھے ایک سائل نے آکر کہا مین اپنی لڑکی کا نکاح کرنا چاہتا ہون مگر کھانے کا سامان نہین ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کھڑے ہوے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کیا دینگے آپ نے فرمایا چاول دونگا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا مین گوشت دونگا حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا مین گھی دونگا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا مین مہمانی کرونگا۔ وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰہَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ یہ حدیث سابق کا ٹکڑا ہی یعنے ساتوان شخص جو قیامت کے دن عرش کے سایہ مین ہوگا وہ ہے جو خلوت مین اللہ کا ذکر کرے اور روئے ذکر الٰہی بہترین عبادت ہی برابر ہی کہ دل سے کرے یا زبان سے آہستہ کرے یا بیٹھکر یا کھڑے ہوکر یا لیٹ کر ہرحال مین بہتر ہی علما کا قول ہی وہ دل ویران ہی جسمین اللہ کی یاد نہو وہ زبان گونگی ہی جسپر اُسکا ذکر جاری نہو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت سرورکائنات علیہ التحیۃ والصلوٰت میرے ہمراہ پہاڑ پر چڑھے وہان دوگانہ نفل ادا کرکے قبلہ کی جانب منہ کیے ہوے آپ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ذکر مین مشغول ہوے اور آنکھ سے اتنے آنسو بہتے تھے کہ ریش مبارک سے گذر کر آنسو سینہ اور زانو کو بھگوتے ہوے زمین پر ٹپکتے تھے مین بھی رونے لگا جب آپ خاموش ہوے میری طرف دیکھکر فرمایا اے انس مین تمھاری آنکھین تر دیکھتا ہون مین نے

کہا آپکو روتے دیکھکر مجھے بھی رونا آیا آپنے فرمایا طُوبیٰ لِمَنْ تَحَرَّكَ لِسَانُهٗ بِذِكْرِ اللّٰهِ
وَ فَاضَتْ عَيْنَاهُ (خوشخبری ہے اُسکے لیے جسکی زبان اللہ کے ذکر مین ہوا ور آنکھون
سے آنسو بہین) جاننا چاہیے کہ رونے کے کئی سبب ہوتے ہین یا تو آدمی کو ذکر کی
حالت مین شوق کی وجہ سے رونا آتا ہو حدیث مین ہو کہ رونا شوق سے ہوتا ہو یا
خوف سے ایک بار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حالت ذکر مین روتے
دیکھکر لوگون نے سبب پوچھا آپنے فرمایا مین اس خوف سے روتا ہون کہ معلوم
نہین میرا ذکر اُسکی درگاہ مین قبول ہونے کے لائق ہے یا نہین یا اپنی غفلت
پر روتا ہے کہ زبان سے تو ذکر کرتا ہے لیکن دل اللہ سے غافل ہے حدیث
مین ہے وَيْلٌ لِمَنْ ذَكَرَ اللّٰهَ بِلِسَانِهٖ وَقَلْبُهٗ غَافِلٌ عَمَّا قَالَ (اُسکے لیے ویل ہو
جو زبان سے ذکر کرے اور دل اُسکے ذکر سے غافل ہو) یا ذکر کے وقت اس
غیرت مین روتا ہو کہ ایسا پاک نام مجھ ایسے ناپاک شخص کی زبان پر جاری ہو شمعون
رحمہ اللہ سے لوگون نے پوچھا آپ اللہ کا ذکر کیون نہین کرتے اُنھون نے
جواب دیا اس غیرت سے کہ پاک کا نام مجھ ایسے ناپاک کی زبان پر جاری
ہو۔ حضرت شیخ ابوالحسن نوری رحمہ اللہ فرماتے تھے اے اللہ مین تیری
یاد سے دم بھر خالی نہین رہ سکتا اور تیری یاد سے یہ خوف کرتا ہون کہ تو
باقی ہو مین فانی ہون تیرے نام کے زبان پر جاری ہونے کا حق مجھ سے
ادا نہین ہوسکتا اور حضرت سرورعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَذِكْرُ اللّٰهِ
عَلَمُ الْاِيْمَانِ (اللہ کا ذکر ایمان کا نشان ہو) اور آپنے فرمایا ہے کہ اللہ کے
ذکر سے دلون کو زندہ رکھو اللہ تعالے فرماتا ہے فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ
وَلَا تَكْفُرُوْنِ (تم میرا ذکر کرو مین تمھارا ذکر کرونگا اور تم شکر کرو ناشکری
نہ کرو ذکر فعلی ذکر کو اور ذکر قولی شکر کو کہتے ہین اور اللہ تعالے نے فرمایا
ہے اَنَا جَلِيْسُ مَنْ ذَكَرَنِيْ ذِكْرًا كَثِيْرًا (جو میرا ذکر بہت کرے
مین اُسکا ہمنشین ہون) مترجم کہتا ہے یہ عبارت قرآن کی نہین ہو شاید

حدیث قدسی ہوگی انتہٰے اور حدیث قدسی مین ہو اَنَا جَلِیسُ مَنْ شَکَرَنِی شُکْرًا کَثِیرًا (جو میرا بہت شکر کرے مین اُسکا ہمنشین ہون) اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہو مَا یَفْعَلُ اللّٰہُ بِعَذَابِکُمْ اِنْ شَکَرْتُمْ (اللہ کا تم شکر کروگے تو اللہ تم پر عذاب نہ کرے گا) ذکر پر بہت سے وعدے ہین اور پر بھی اُس کا بیان گذر چکا ہے عرفا ہمیشہ اُسکی یاد مین سرگرم رہتے ہین چشم زدن کے برابر بھی نہین بھولتے اور اُسی کے ذکر سے اُنکی زندگی اور خوشی ہے اُسکو یاد کرنے والے اپنے دل کو شاد کرتے ہین۔ ایک بزرگ نے حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ علیہ کو خواب مین دیکھکر کہا مجھے اچھی بھلائی سکھلایئے آپنے فرمایا اَلْخَیرُ کلہ فے ذکر مولاک والشر کلہ فی حب دنیاک نفعنا اللہ وایاکم تمام بھلائیان اللہ کے ذکر مین اور تمام برائیان محب دنیا مین ہین اللہ ہمین اور تمھین نفع دے آمین۔

المجلس العاشر فی ذکر عذاب القبر وشارب الخمر وبایع البشر وشاہد الزور

دسوین مجلس عذاب قبر اور شراب خوار اور آدمی بیچنے والے اور جھوٹی گواہی دینے والے

وآکل الربوا والنائحہ والمحتکر وتارک الجماعۃ وفیہ قصۃ ایوب علیہ السلام

اور سود خوار اور نوحہ کرنے والے اور غلہ جمع کرنیوالے اور تارک جماعت کے بیان مین اور اسمین حضرت ایوب علیہ السلام کا قصہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عَنْ عَلِیِّ نِ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ حَضْرَۃِ الرِّسَالَۃِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ سَبْعَۃٌ نَفَرٌ یُحَوَّلُ وُجُوْھُھُمْ عَنِ الْقِبْلَۃِ فِی الْقَبْرِ فَاذْھَبُوْا اَنْبِشُوْا قُبُوْرَھُمْ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا ھٰکَذَا اَمَا قُلْتُ لَکُمْ فَھُوَ بَاطِلٌ قِیْلَ مَنْ ھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ شَارِبُ الْخَمْرِ وَبَائِعُ الْبَشَرِ وَشَاھِدُ الزُّوْرِ وَاٰکِلُ الرِّبٰوا وَالنَّائِحَۃُ وَالْمُحْتَکِرُ وَتَارِکُ الْجَمَاعَۃِ امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سات آدمیون کا منھ قبر مین قبلہ کیطرف سے پھیر دیا جاتا ہے پس جاؤ اور قبر کو کھود کر دیکھو اگر ایسا نہ پاؤ تو میرے اس قول کو جھوٹ جان لینا آپ سے پوچھا گیا وہ کون لوگ ہین آپ نے فرمایا (۱) شراب پینے والا (۲) آدمی کو بیچنے والا (۳) جھوٹی گواہی دینے والا (۴) سود کھانیوالا (۵) نوحہ کرنے والی (۶) غلہ جمع کرنیوالا کہ جب گران ہو تو بیچون (۷) جماعت ترک کرنے والا اس حدیث کے راوی کی شان مین آپنے فرمایا ہے یا علیُّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ اے علی تم میرے ساتھ ایسے ہو جیسے حضرت ہارون حضرت موسیٰ علیہما السلام کے ساتھ تھے فرق اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہین ہے حدیث مین سَبْعَۃٌ نَفَرٌ یُحَوَّلُ وُجُوْھُھُمْ وارد ہے۔ عذاب قبر کفار کے لیے اور بعض فاسق گنہگار کے لیے بھی حق ہے اللہ تعالے نے فرمایا ہے سَنُعَذِّبُھُمْ مَّرَّتَیْنِ ہم انکو دوبار عذاب دینگے ایکبار

قبر مین دوسرے بار دوزخ مین حدیث مین وارد ہے اَلْقَبْرُ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ اَوْ حُفْرَۃٌ مِّنْ حُفَرِ النِّیْرَانِ قبر جنت کے باغیچون مین سے ایک باغیچہ ہے یا دوزخ کے گڑھون مین سے ایک گڑھا ہے، قبر کے عذاب کی کئی قسمین ہین ایک ضغطۃ القبر وہ یہ ہے کہ زمین چارون طرف سے سمٹ آئے اور مردے کو اس طرح دبائے کہ اُسکی ہڈیان پسلیان چور ہو جائین یہ بدتر عذاب ہے۔ مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی والدہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی چچی تھین اور اُنھون نے آپکو پرورش کیا تھا دائیون کا دودھ دودھ کر پلایا، کا جب انتقال ہوا تو حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیراہن مبارک کا اُنھین کفن دیا اور قبر مین اُنکے برابر لیٹ کر اپنے دونون ہاتھ قبر کے دونون لب پر رکھے پھر باہر تشریف لائے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا آپنے اِنکے ساتھ وہ کیا جو کسی کے ساتھ نہین کیا آپنے فرمایا اِنھون نے مجھے پرورش کیا میرے کہنے سے ایمان لائین اور اُنکے بہت اونٹ فروخت کرکے مین نے اللہ کی راہ مین دیے انکے حقوق مجھ پر بہت ہین اِنکے ایمان لانے سے ابو طالب مجھسے خفا ہو گئے مین نے اپنا پیراہن کا کفن اسلیے دیا کہ انپر عذاب قبر نہوا ور انکی قبر مین اسلیے لیٹا کہ وہ ضغطۂ قبر سے محفوظ رہین جب مین قبر مین گیا تو زمین چاہتی تھی کہ ملجائے مین نے لمبینے ہاتھون سے روک دیا پھر اللہ سے دعا کی اللہ نے اُنھین بخشدیا پس مین باہر نکل آیا صحابہ نے پوچھا کیا ضغطۂ قبر سب کے لیے ہوگا آپنے فرمایا ہان حاضرین زار زار رونے لگے حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوے اور پیام دیا کہ جو شخص کسی رات مین چار رکعت نماز اسطرح ادا کریگا کہ پہلی رکعت مین سورۂ فاتحہ کے بعد پچاس بار سورۂ اخلاص اور دوسری مین ساٹھ بار اور تیسری مین چالیس بار اور چوتھی مین بیس بار پڑھے اللہ اُسکو عذاب قبر اور ضغطہ سے محفوظ رکھیگا اور رحمت کے دروازے اُسکی قبر مین کھولدیگا حدیث مین ہے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے جنازے کے ساتھ فرشتون کی اتنی کثرت تھی کہ آفتاب چھپ گیا تھا لوگون

نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سبب دریافت کیا آپنے فرمایا فرشتون کی کثرت
سے آفتاب چھپ گیا ہے دفن کے بعد آپ اُنکی قبر کے پاس بیٹھے اسوقت آپکا
چہرہ زرد تھا اور آنسو جاری تھے تھوڑی دیر کے بعد آپ کی یہ حالت دور ہوئی
اور کھڑے ہوکر فرمایا لَوْنَجیٰ اَحَدٌ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَنَجیٰ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ رض (اگر کوئی شخص
عذاب قبر سے نجات پاتا تو سعد بن معاذ ضرور نجات پاتے) لوگون نے حال پوچھا آپنے
فرمایا دفن کے بعد انپر دوزخ کے ستر دروازے کھولے گئے اور قبر حملہ آور ہوئی حبب مین
نبی کی وجہ سے زرد ہوگیا تو اللہ نے زمین سے کہا ہم اپنے حبیب کا زرد چہرہ نہین دیکھ سکتے
اور اُنکو بخشدیا پھر قبر مین جنت کے دروازے کھولدیے گئے صحابہ نے پوچھا انپر کسوجہ
سے عذاب ہوا آپنے فرمایا بِسُوْءِ خُلُقِہٖ مِنْ اَھْلِہٖ (اپنی زوجہ کے ساتھ بدخلقی کرنیکی
وجہ سے) پس معلوم ہوا کہ بدخلقی بہت بُری چیز ہے ؎

رضا اچھا نہین ملنا کسی سے ترش رو ہوکر　　کرو تم خلق ایسا دوستی دشمن سے ہو پیدا

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایک قبر کی
طرف سے گذرے تو لبیک کہکر دوڑے اور قبر کے قریب پہونچکر سجدہ کیا اور رونے لگے
ایک پہر اسیطرح گذرا پھر آپنے سجدے سے سر اُٹھایا اور خوش ہوکر قبر سے لپٹ گئے
پھر مسجد شریف کیطرف واپس آئے مین نے سبب پوچھا آپنے فرمایا اُسپر عذاب
ہوتا تھا مجھ سے اُسنے فریاد کی کہ میرے ہر طرف آگ ہے مین نے اللہ سے اُسپر عذاب
ہونیکا سبب پوچھا ارشاد ہوا یہ دنیا مین فحش بکتا تھا پھر مین نے اُسکے لیے دعا کی
اللہ نے اُسے بخشدیا صحابہ نے کہا دعا کیجیے کہ اللہ آپ کی اُمت پر عذاب قبر
آسان کردے فوراً حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حاضر ہوکر کہا کہ آپ کی امت مین جو
کوئی شب جمعہ مین دو رکعت نماز اس طور پر ادا کرے کہ ہر رکعت مین فاتحہ کے
بعد ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور تین مرتبہ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ پڑھے گا اللہ اُسکو
عذاب قبر سے محفوظ رکھے گا۔ کفایہ شعبی مین بھی یہ نماز اسی طرح لکھی ہے۔ ایک
عذاب قبر مین کیڑون کا ہوگا جو آدمی کے تمام جسم مین لپٹ جائینگے حضرت رسولخدا

علیہ التحیۃ والثنا نے فرمایا ہے اَلْقَبْرُ بَیْتُ الدِّیْدَانِ (قبر کیڑون کی کوٹھری ہے)
اور فرمایا کہ قبر کا کیڑا اگر جبل ابوقبیس پر ڈنک مارے تو پہاڑ جلکر خاک ہو جاے صحابہ
نے پوچھا اُس سے کون بچ سکتا ہے آپنے فرمایا جو کوئی روزانہ ایک سو ساٹھ بار سورہ
اخلاص پڑھے گا اللہ اُسکو کیڑون اور قبر کے عذاب سے محفوظ رکھے گا۔ ایک عذاب
قبر مین صورت مسخ کر دینے کا ہوگا یعنے سر گدھے کا ایسا یا صورت گدھے اور سور
کی ایسی ہو جایگی حدیث مین ہے کہ امام سے پہلے رکوع اور سجود کرنے والے کی
صورت قبر مین مثل سور کے کر دی جایگی اور مشارق الانوار مین بھی مثل اسکے
مروی ہے۔ ایک عذاب قبر کا یہ ہے کہ مُردیکا منھ قبلہ کیطرف سے پھیر دیا جایگا
ایک بار حضرت خدیجہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ذریعہ سے حضرت
سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھوایا کہ میرے مرنے کے بعد آپ مجکو اپنے
عمامہ یا چادر مین کفن دینگے آپ یہ سنکر رونے لگے اور اُسکے پاس آکر فرمایا لَوْ اَرَدْتِ
جِلْدِیْ لَاَعْطَیْتُکِ (اگر تم میری کھال مانگو تو بھی مین دیدونگا) لیکن اس سے
تم کیا فائدہ سمجھی ہو اُنھون نے کہا تاکہ اُسکی برکت سے عذاب قبر مجھپر نہو آپنے
فرمایا مین نے دی اور کوئی وصیت کرو اُنھون نے کہا مجھے قبر مین رکھنے کے
بعد آپ میرے حال کی تفتیش فرمائین ایسا نہو کہ قبلہ کیطرف سے میرا منھ پھیر دیا
جائے آپ رونے لگے اور اُنکے انتقال کے بعد آپ قبر مین اترے تو دیکھا وہ
سیدھی لیٹی ہین آپ زرد ہو گئے اور اُنکا منھ قبلہ کیطرف پھیر دیا پھر وہ سیدھی ہو گئین
آپ متردد ہوے حکم ہوا اے میرے حبیب مین نہین چاہتا کہ تمھاری بی بی کا چہرہ
گرد سے آلودہ ہو اُنکو یونہین رہنے دو تاکہ وہ آرام سے سیدھی سویا کرین آپ خوش ہو گئے
اور اللہ کی حمد و ثنا کی۔ حدیث مین ہے کہ نیک بندے کے عمل کو اللہ قبر مین اچھی
صورت بنا کر اُسکا مونس کر دیتا ہے اور اُسکے گلے مین مروارید کا ہار ہوتا ہے مردہ خوش
ہو کر اُسپر ہاتھ مارتا ہے تو دھاگا ٹوٹ کر موتی بکھر جاتے ہین مردہ شرمندہ ہوتا ہے وہ صورت
کہتی ہے شرمندہ نہو آؤ ہم تم دونون ملکر سب موتی چن لین دونون اس کام مین خوشی

خوشی مشغول ہوجاتے ہین ہنوز وہ اسی کام مین ہونگے کہ صور پھنکیگا اُنکے نزدیک ایک گھڑی گذری ہوگی حالانکہ برسون گذر جاینگے خدا خود فرماتا ہی لَمْ يَلْبَثُوٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا (نہ ٹھہرے وہ مگر صبح تک یا چاشت کے وقت تک) اور بدکار کے اعمال بری صورت مین اسکے جلیس ہوتے ہین مردہ کہتا ہی تو مجھ سے کب دفع ہوگی وہ صورت کہتی ہے مین تجھ سے جدا نہونگی مین تیرے اعمال ہون اس مرد کو ایک ایک گھڑی ایک ایک سال کے برابر ہوجاتی ہی جن اہل ایمان کا خاتمہ بخیر ہوگا وہ ایسے قبر مین خوش ہونگے کہ صور قیامت سے بھی نہ اُٹھینگے حور و غلمان مضطربانہ عرض کرینگے اے پروردگار ہمارے مالک کہان ہین حکم ہوگا وہ قبرون مین عیش کر رہے ہین جاؤ اُنکو لاؤ اور جنت مین لیجاؤ وہ ابتک ہماری محبت کے نشہ مین سرشار ہین فَاذْهَبُوْا وَانْبِشُوْا قُبُوْرَهُمْ حدیث سابق مین آپنے اسلیے فرمایا کہ ابتدا ے اسلام مین منافق آپکے قول کو سچ نہین جانتے تھے یا اسلیے فرمایا ہی کہ لوگ ڈرین اور ایسے افعال سے توبہ کرین شَارِبُ الْخَمْرِ سب سے پہلے حدیث مین شراب پینے والیکو ذکر کیا اسلیے کہ یہ گناہون کی جڑ ہی حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی شَارِبُ الْخَمْرِ كَعَابِدِ الْوَثَنِ (شرابی مثل بت پرست کے ہی) اور فرمایا اَلْخَمْرُ اَكْبَرُ الْكَبَائِرِ وَاُمُّ الْخَبَائِثِ وَالْفَوَاحِشِ (شراب پینا کبیرہ گناہون مین بڑا گناہ ہی اور سب برائیون اور بیحیائیون کی جڑ ہی) اور فرمایا تمام برائیان ایک گھر مین جمع ہین اُسکا قفل زنا اور کنجی شراب ہے اور تمام اچھائیان ایک گھر مین جمع ہین اُسکا قفل نماز اور کنجی وضو ہی اور فرمایا مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَقِيَ اللّٰهَ اَسْوَدَ وَجْهُهٗ سَاقِطًا لِسَانُهٗ عَلٰى صَدْرِهٖ يَسِيْلُ عَنْهَا قَيْحٌ وَدَمٌ (شراب خوار کالا مُنہ ہوکر اللہ سے ملے گا اُسکی زبان سینے مین پڑی ہوگی اور پیپ اور خون اُس سے بہتا ہوگا) اور فرمایا مَا اَحَدٌ يَشْرَبُ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا اِلَّا حَبَسَهُ اللّٰهُ فِي النَّارِ تِسْعَةَ اٰلَافِ سَنَةٍ (دنیا مین شراب پینے والے کو اللہ نو ہزار برس دوزخ مین قید کریگا) اور فرمایا شرابخوار جب قبر سے سر نکالے گا تو اللہ فرشتون کو اُسکے پکڑنے کا حکم دیگا پس ستر ہزار فرشتے اُسے پکڑکر اُلٹا مُنہ کے بل دوزخ مین ڈالدینگے اور فرمایا شرابخوار کو شراب طہور نہ ملیگی گر جہ تائب ہو کر مرے اور فرمایا سچا مومن اُس دسترخوان پر نہین بیٹھتا جسپر

شراب ہو ورنہ اُسے اسلام فائدہ نہ دیگا اور فرمایا مَا مِنْ عَبْدٍ يَشْرِبُ الْخَمْرَ اِلَّا سَقَٰهُ اللّٰهُ تَعَالیٰ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْحَمِيْمِ مِثْلَ مَا يَشْرِبُ مِنَ الْخَمْرِ شراب پینے والے کو بقدر شراب پینے کے قیامت مین اللہ گرم پانی پلائیگا، جو شراب خوار کو سلام کرتا ہی یا اُس سے مصافحہ کرتا ہی یا بغلگیر ہوتا ہی اللہ اُسکی چالیس برس کی عبادت کھو دیتا ہی اور فرمایا اِلَّا مَنْ مَاتَ سَكْرَانَ عَايَنَ مَلَكَ الْمَوْتِ وَهُوَ سَكْرَانُ وَ اَدْخِلَ قَبْرَهٗ وَهُوَ سَكْرَانُ وَعَايَنَ مُنْكَرًا وَنَكِيْرًا وَهُوَ سَكْرَانُ وَيُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ سَكْرَانُ فَيَتَوَقَّفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَهُوَ سَكْرَانُ وَانْصَرَفَ مِنَ الْمَوْقِفِ اِلیٰ جَهَنَّمَ وَهُوَ سَكْرَانُ وَمَقْعَدُهٗ فِيْ وَسْطِ جَهَنَّمَ فِيْ سَكَرَاتٍ خبردار آگاہ ہو جاؤ کہ جو شخص نشے مین مرے گا وہ ملک الموت کو نشہ مین دیکھے گا اور قبر مین حالت نشہ مین داخل ہوگا اور نکیرین سے حالت نشہ مین ملاقی ہوگا اور قیامت کے دن نشہ مین اُٹھے گا اور اللہ کے سامنے نشہ کی حالت مین کھڑا ہوگا اور حالت نشہ ہی مین میدان حشر سے جہنم مین جائیگا اور وسط جہنم مین سختیون کے ساتھ اُسکی جگہ ہوگی، اور فرمایا مَنْ اَطْعَمَ شَارِبَ الْخَمْرِ لُقْمَةً سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ حَيَّاتٍ وَعَقَارِبَ وَاَطْعَمَهٗ مِنْ صَدِيْدِ جَهَنَّمَ يَغْلِيْ دِمَاغُهٗ وَمَنْ قَضٰى حَاجَتَهٗ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ وَمَنْ اَقْرَضَهٗ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى قَتْلِ مُؤْمِنٍ وَمَنْ جَالَسَهٗ حَشَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَعْمٰى لَا حُجَّةَ لَهٗ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَلَا تُزَوِّجُوْهُ وَلَوْ مَرِضَ فَلَا تَعُوْدُوْهُ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ نَبِيًّا اِنَّهٗ مَا شَرِبَ الْخَمْرَ اِلَّا مَلْعُوْنٌ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ جو شخص شرابخوار کو ایک لقمہ کھلائیگا اللہ اُسپر سانپ اور بچھو مسلط کریگا اور جہنم کے پیپ اُسکو کھلائیگا جسکی وجہ سے دماغ جوش کھاتا رہیگا اور جسنے شراب خوار کی کوئی حاجت پوری کی اُسنے اسلام کے منہدم کرنے مین مدد کی اور جسنے اُسکو قرض دیا اُسنے مسلمانونکے قتل پر اعانت کی اور جو اسکا ہمجلیس ہو اللہ اُسکو قیامت مین اندھا اُٹھائیگا اور شراب خوار کا نکاح نہ کرو اور حالت بیماری مین عیادت نہ کرو اللہ کی قسم ہی کہ شراب نہین پیتا مگر وہ شخص جو توریت انجیل زبور قرآن شریف مین

ملعون ہی) اور فرمایا شرابی کی چالیس شبانہ روز کی نماز اللہ قبول نہین کرتا اور فرمایا شراب قلیل ہو یا کثیر حرام ہی اور فرمایا شرابی کو اللہ سانپ اور بچھو کا زہر پلائیگا جب زہر کا پیالہ وہ منھ مین لگائیگا تو منہ کی کھال پیالے مین گر پڑے گی اور فرمایا شراب بیچنے والا بنانے والا مدد دینے والا لینے والا لیجانیوالا سب گناہ مین برابر ہین اور انکی نماز انکار روزہ حج صدقہ انکی زکوٰۃ مقبول نہین ہوتی مگر جب توبہ کرلین اور فرمایا انگور کا پانی حرام ہو صحابہ نے پوچھا کیا جسکو پکا کر آدھا کر لیتے ہین فرمایا وہ گناہ کبیرہ ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہین مین نے آپ سے پوچھا شیرہ پینا کیسا ہی آپنے فرمایا اگر سخت نہو اسکے نچوڑنیکے بعد فوراً پی لینا درست ہو۔ حضرت امام بصری رحمہ اللہ کا قول ہو کہ مومن جب شراب کا پہلا پیالہ پیتا ہو تو اُسکا دل سیاہ ہوتا ہو جب دوسرا پیتا ہو تو کراماً کاتبین اُس سے بیزار ہوتے ہین اور تیسرے سے عزرائیل اور چوتھے سے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم پانچوین سے جبرئیل چھٹے سے میکائیل ساتوین سے اسرافیل آٹھوین سے روح نوین سے ملائک آسمان دسوین سے ملائک زمین گیارہوین سے حاملان عرش بارہوین سے بہشت تیرہوین سے ایمان چودھوین سے تمام پیغمبر علیہم السلام پندرھوین سے نیک بخت سولھوین سے عرفات سترھوین سے پریان اٹھارھوین سے ابدال انیسوین سے غوث اور بیسوین پیالے سے خود اللہ تعالیٰ بیزار ہوتا ہی اور فرمایا ہی جب مومن پیالہ شراب کا ہاتھ مین لیتا ہو تو ایمان چلا کر کہتا ہو اگر تو اسے پیے گا تو مین تجھسے بیزار ہو جاؤنگا اور فرمایا ایمان اور شراب ایک مقام پر جمع نہین ہوتے اور فرمایا اَيُّمَا امْرَاَةٍ رَضِيَتْ بِزَوْجٍ شَارِبِ الْخَمْرِ اِلَّا قَامَتْ مِنْ قَبْرِهَا مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهَا اَنْتِ الْاٰيِسَةُ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ (جو عورت اپنے شرابی خاوند سے راضی ہو وہ قبر سے جب اُٹھے گی تو اُسکی آنکھونکے بیچ لکھا ہوگا تو رحمت الٰہی سے مایوس ہی) فرمایا مَنْ تَزَوَّجَ اِبْنَتَهٗ شَارِبَ الْخَمْرِ فَكَاَنَّمَا سَاقَهَا اِلَى الزِّنَاءِ (جسنے شرابی کے ساتھ اپنی لڑکی بیاہی تو گویا اُسنے زنا کیلئے کوشش کیا) اور فرمایا ثَلٰثَةٌ لَيْسَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ اَلْخَمَّارُ وَالْمُحْتَكِرُ وَاٰكِلُ الرِّبٰو (تین شخص کے لیے جنت مین

حصہ نہین ہے (۱) شرابی (۲) غلہ جمع کرنے والا (۳) سودخوار) اور فرمایا۔ مَنْ شَرِبَ
فِیْ عُمُرِہٖ قَدَحًا مِنَ الْخَمْرِ وَجَبَ عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّدْخِلَہُ النَّارَ (جسنے اپنی عمر مین
ایکبار بھی شراب پی ہو تو اللہ پر واجب ہے کہ اُسے دوزخ مین ڈالے) اور فرمایا مَنْ مَاتَ
سَکْرَانًا فَمَاتَ عُرُوْسًا لِلشَّیْطَانِ (نشے کی حالت مین مرنے والا شیطان کی دولھن ہو کر
مرتا ہے) اور فرمایا مَا یَخْرُجُ الْخَمَّارُ مِنْ قَبْرِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَکْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْہِ یَا کَافِرُ
تَبَوَّأْ مَقْعَدَکَ مِنَ النَّارِ (شرابی جب قبر سے قیامت مین آئیگا تو اُسکی دونون
آنکھون کے بیچ مین لکھا ہوگا اے کافر اپنا ٹھکانا دوزخ مین بنالے) خلاصہ یہ ہے کہ
شراب اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ حدیث مین وارد ہے شراب چاہے
انگور سے بنی ہو یا چھوہارے سے یا گیہون سے یا جو سے ہر طرح حرام ہے اور درحقیقت
شراب وہ ہے جو عقل کو ڈھانپ لے مسلم بخاری ابن ماجہ ترمذی موطا امام مالک وغیرہ
مین اسکے احادیث بکثرت موجود ہین حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ اِنَّ عَلَی اللّٰہِ عَہْدًا لِمَنْ شَرِبَ الْمُسْکِرَ اَنْ یَّسْقِیَہٗ مِنْ طِیْنَۃِ الْخَبَالِ
قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا طِیْنَۃُ الْخَبَالِ قَالَ بَوْلُ اَہْلِ النَّارِ وَعُصَارَۃُ اَہْلِ النَّارِ (ہر
نشے والی چیز حرام ہے اور اللہ پر عہد ہے کہ نشہ پینے والیکو طینۃ الخبال پلاوے صحابہ نے پوچھا
طینۃ الخبال کسے کہتے ہین آپنے فرمایا دوزخیون کے پسینا یا زخمون کے نچوڑن کو) شرح آثار مین ہے
شراب اُسے کہتے ہین جو عقل کو ڈھانپ لے اور مطلق بولنے سے انگور کا پانی مراد لیا جاتا ہے
جو اسقدر پکایا جائے کہ سخت ہو جائے اور لسدار ہو کر چکنے لگے اور دوسرے اشربہ مین
اختلاف علما معروف و مشہور ہے اور فتوی امام محمد رحمہ اللہ کے قول پر ہے یعنے اسکا
قلیل اور کثیر سب حرام ہے اور بیچنا بھی مثل پینے کے ہے حدیث مین ہے مَا اَسْکَرَ کَثِیْرُہٗ فَقَلِیْلُہٗ
حَرَامٌ (نشہ لانے والی چیز کا تھوڑا بہت سب حرام ہے) اور یہی وارد ہے لَیَشْرَبَنَّ نَاسٌ
مِنْ اُمَّتِی الْخَمْرَ یُسَمُّوْنَہَا بِغَیْرِ اِسْمِہَا (میری اُمت کے لوگ نام بدلکر شراب پینگے) اور یہی
ہے اِنَّہٗ لَیْسَ بِدَوَاءٍ وَّلٰکِنَّہٗ دَاءٌ (شراب دوا نہین ہے بلکہ بیماری ہے) فتاوے نوازل
مین فقیہ ابو اللیث رحمہ اللہ کا قول نقل کیا ہے شربتون کا پینا پانچ طرح پر ہے (۱) جو سب کے نزدیک حلال ہو

(۲) جو سب کے نزدیک حرام ہو (۳) جو ہمارے علما کے نزدیک حرام اور بعض لوگون کے نزدیک حلال ہو (۴) جو ہمارے علما کے نزدیک حلال اور بعض لوگونکے نزدیک حرام ہو (۵) جسمین ہمارے علما کا اختلاف ہو پس اول وہ شراب ہی جسیر دن گذرے ہون اور میٹھی ہو نشہ نہ لاوے اور قسم دوم وہ شراب خاص ہی یا نشہ لانے والی شے ہی اور قسم سوم انگور کا شربت ہی جو اسقدر پکایا جائے کہ آدھا رہجائے اور سخت ہو جائے اور قسم چہارم وہ شربت ہی جو دھوپ مین رکھکر دو حصہ خشک کیا جائے اور ایک حصہ باقی رکھا جائے اور پکایا نہ جائے مگر ایسا ہو کہ اصل رہجائے اور فضلہ جاتا رہے اور قسم پنجم املی اور کشمکش کا شربت ہے جو تھوڑا پکایا جائے پس یہ جب سخت ہو جائے تو جبتک منشی نہو امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کے نزدیک اس شرط سے جائز ہے کہ عادۃً ہمیشہ نہ پیے اور لہو مقصود نہو اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک اُسکا قلیل یا کثیر سب حرام ہی اور گیہو اور جوار اور سیب اور شہد کا شربت جو سخت ہو پکا ہوا ہو یا نہو امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کے نزدیک جائز اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک ناجائز ہی اور فتوی امام محمد رحمہ اللہ کے قول پر ہے اور فتادی مسعودی مین ہی جو شراب شہد اور شکر یا تخمون سے بنائی جائے تو جبتک نشہ نہ لاوے جائز ہے اور اگر اسکا ایک پیالہ نشہ پیدا کرے تو امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کے نزدیک حرام ہی اور امام محمدؒ کے نزدیک ہر نشے والی چیز قلیل اور کثیر حرام ہے اور اسی پر فتوی ہی اور اگر خوشی اور نشاط کے لیے پیے تو بالاتفاق اگرچہ قلیل ہو حرام ہی اور بھنگ کو دوا کی غرض سے کھانا امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کے نزدیک درست اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک حرام ہی اور لا شفاء فی الحرام (حرام مین شفا نہین ہے) حدیث مین موجود ہی اور محیط مین امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے ذکر کیا ہی کہ بھنگ سے نشہ حاصل کرنا حرام ہی اور بھنگ والے کی طلاق پڑے گی اور اگر اس سے اسکو نشہ ہو تو اسپر حد لگائی جائے گی حدیث مین ہی جو کوئی بھنگ پیے گویا اسنے اپنی مان سے ستر بار زنا کیا غرض بھنگ بھی حرام ہی اس سے بھی ہر مسلمان کو بچنا چاہیئے۔ حضرت شیخ رضی الدین رحمہ اللہ نے فرمایا ہی کہ اسکو مباح کہنے والا جاہل ہی اور حضرت سرور عالم صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا اَنَا بَرِیٌٔ مِنَ الَّذِیْنَ یَاکُلُ البَنْجَ اَوْ یَشْرَبُ البَنْجَ (میں اُس شخص سے بیزار ہون جو بھنگ کھاتا پیتا ہے) اللہ تعالی فرماتا ہے یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ قُلْ فِیْهِمَا اِثْمٌ کَبِیْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَا اَکْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا (جو لوگ تمسے شراب اور جوے کا حال پوچھتے ہین اُنسے کہدو انمین بڑا گناہ ہے اور لوگونکے لیے فائدہ بھی ہے مگر گناہ نفع سے زیادہ ہے) یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ اللہ تعالے اپنے بندونپر مہربان ہے اسلیے اُنپر یکا یک شراب کو حرام نہین کیا تاکہ عادی ہونے کی وجہ سے یکایک چھوڑ دینا شاق نہو کیونکہ صحابہ اسکے پینے کے عادی اور اسکے نفع سے آگاہ تھے حتی کہ ایک دوسرے سے کہتا تھا اگر تم قوت اور رنگ کی صفائی اور موٹا ہونا اور شجاعت اور سخاوت اور تیزی ذہن چاہتے ہو تو شراب پیو سب سے پہلے تحریم خمر مین یہ آیت نازل ہوئی ہے وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِیْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَکَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا (تم کھجور اور انگور کے میوون سے نشہ اور خاصی روزی بناتے ہو) یہانپر اللہ نے نشہ کی صفت حسن نہ فرمائی بلکہ رزق کی صفت کو حسن کہا صحابہ جلیل القدر نشے سے پرہیز کرتے تھے اور کہتے تھے اگر اسمین بھلائی ہوتی تو اللہ رزق حسن سے نشہ کو جدا نہ کرتا اور شکر کچے چھوہارے کے پانی کو جب وہ کھٹا ہو جائے کہتے ہین اور وہ بھی شراب ہو جاتی ہے حدیث مین ہے اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ وَاَشَارَ اِلَی الْکَرْمِ وَالنَّخْلِ (کھجور اور انگور کے درختونکی طرف اشارہ کرکے آپنے فرمایا کہ شراب ان درختون سے بنتی ہے) جو صحابہ شراب پیتے تھے اُنھون نے اپنے شراب اور جوے کا حال پوچھا تو یہ آیت نازل ہوئی قُلْ فِیْهِمَا اِثْمٌ کَبِیْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ اُنھون نے بھی اس سے پرہیز کیا منقول ہے کہ کوئی صحابی شراب پینے کے بعد نماز مین حاضر ہوے اور سورہ کافرون مین غلطی کی اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُکَارٰی (جب تم نشہ مین ہو تو نماز کے قریب جاؤ) پس نماز کے وقت شراب حرام ہوئی اللہ تعالے نے نشہ والون کے سوا یہود اور نصاری اور مجوس اور حائضہ اور جنب کسی کو اپنے ذکر سے منع نہین کیا پس یہ گویا اللہ کا عذاب ہے حضرت سعد بن معاذ انصاری رحمہ اللہ نے چند صحابہ کی دعوت کی اور اونٹ کے سر کے کباب بنائے اور

شراب پیکر نشے میں سب نے اپنے اپنے نسب کی تعریف کے اشعار پڑھنا شروع کیے ایک صحابی نے اسی حالت میں اونٹ کی ہڈی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی ناک پر ماری جس سے انکی ناک ٹوٹ گئی جب یہ خبر مجلس نبوی میں پہونچی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دعا کی اے اللہ شراب کا صاف بیان کردے پس یہ آیت نازل ہوئی یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَھُوْنَ اے ایمان والو شراب اور جوا اور بت اور پانسے گندے کام شیطان کے ہیں پس انسے بچو شاید تم فلاح پاؤ شیطان تم میں عداوت اور بغض شراب اور جوے کسے ڈالنا چاہتا ہے اور تمکو اللہ کے ذکر اور نماز سے روکنا چاہتا ہے پس اب تو تم باز آؤ گے، عربی میں شراب کے کئی نام ہیں سب سے بدتر نام خمر ہے جو قرآن میں مذکور ہے۔ خمر اسے کہتے ہیں جو عقل کو گندہ کردے اور ڈھکدے چونکہ شراب عقل کو ضایع کرتی ہے اور انسان کو عقل کی زیادہ حاجت ہے اسی لیے اللہ نے شراب کو خمر کے نام سے بیان کیا حدیث میں ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ ایام جاہلیت میں بھی حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ میں چار خصلتیں اچھی تھیں آپ انکے دریافت کرلیں آپنے پوچھا انھوں نے کہا اگر آپ نہ پوچھتے تو میں نہ کہتا میں نے کبھی شراب نہیں پی کبھی بت پرستی نہیں کی زنا نہیں کیا جھوٹ نہیں بولا پھر آیت سابق میں کہ فِیْھِمَا اِثْمٌ کَبِیْرٌ فرمایا اور یہ نہ فرمایا ان عین الخمر حرام فانہا حرمت بعلۃ یعنی عین خمر حرام ہے اسلیے کہ علت کی وجہ سے حرام ہوئی ہے اور بڑا گناہ ہونا علت ہے کیونکہ عقل زائل کرتی ہے اور مال تلف کرتی ہے پھر فرمایا ومنافع للناس شراب میں منافع یہ ہیں حرارت عزیزی کو مشتعل کرتی ہے معدے کو قوت دیتی ہے کھانا ہضم کرتی ہے قوت باہ زیادہ کرتی ہے نامرد کو بہادر اور بخیل کو سخی کرتی ہے اور رنگ صاف کرتی ہے لیکن ان تمام منافع سے اسکا گناہ زیادہ ہے اور بعض مفسرین کہتے ہیں کہ حرام ہونے کے بعد اسمیں نفع ہی نہیں رہا حضرت ابن

عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہین کہ جب اللہ کسی شے کو حرام کرتا ہی تو اُس سے اُسکے
منافع دور کر دیتا ہی اور بعض کے نزدیک منافع دو طرح کے ہوتے ہین (۱) دینی (۲) دنیاوی
بس حرام ہونے کے بعد دینی نفع نہین رہتا اور دنیاوی بھی حرام حاصل ہوگا اور حرام
نفع کو بھی نفع کہتے ہین اور جو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی ان اللہ تعالے
لم یجعل شفاءکم فیما حرم علیکم (اللہ نے اُس چیز مین تمھارے لیے شفا نہین رکھی
ہی جسکو تمپر حرام کیا ہی) اسکا مطلب یہ ہی کہ حرام شے سے شفا طلب نہ کرو۔ دبایع البشر
حدیث سابق کا ٹکڑا ہی یعنے دوسرا وہ شخص جسکا منہ قبلہ کیطرف سے پھیرا جائیگا آدمی کو
بیچنے والا ہی شرع مین غلام کا بیچنا جائز ہے لیکن متقی لوگ اس سے پرہیز رکھتے ہین اسوجہ سے
کہ ایک شخص نے حاضر خدمت نبوی ہوکر کہا مین خرید و فروخت کرنے جانا چاہتا ہون
آپنے فرمایا جاؤ مگر آدمی کا سودا نہ کرنا اُسنے اسکا مطلب پوچھا آپنے فرمایا آدمی کو ایک جگہ
سے خرید کر دوسری جگہ نہ بیچنا التاجر مرزوق والجالب ملعون (سوداگر رزق دیا گیا
ہے اور جالب ملعون ہی جلب ایک شہر سے دوسرے شہر مین غلہ لیجانے کو کہتے ہین اور
بعض نے کہا ملعون وہ ہی جو مان سے بیٹے کو جدا کرے چنانچہ حدیث مین ہی جو شخص
مان سے بیٹے کو دنیا مین جدا کرے گا اللہ قیامت مین اُس سے اُسکے بیٹون اور
دوستون کو جدا کریگا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ بنی مضر
کے ایک شخص کو حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے ایک بار اُسنے
لونڈی بیچی اور اُسکے چھوٹے بچے کو اپنے پاس رکھا لوگون نے یہ ماجرا آپکی خدمت مین
بیان کیا جب وہ شخص حاضر خدمت ہوا تو آپنے اُس سے اعراض کیا اُسنے خفگی کا
سبب دریافت کیا آپنے فرمایا جو شخص لونڈی اور اسکے بچے مین جدائی ڈالے مین
اُس سے ناخوش ہون وہ شخص گیا اور اُس لونڈی کو دونی قیمت دیکے آیا۔
بعض کے نزدیک بشر سے آزاد مراد ہی کیونکہ حدیث مین وارد ہی کہ آزاد کو بیچنے والا اپنے
کو دوزخ مین پہونچاتا ہی اور بعض کہتے ہین کہ بشر بکسر با اور بسکون سین مراد ہی اور بشر آپکا
آزاد کیا ہوا غلام تھا کسی شخص نے پکڑ کے اُسکو بیچ ڈالا تھا پس اُسکے بیچ ڈالنے والیکے

حق مین آپنے یہ فرمایا تھا وَشَاهِدِ الزُّوْرِ (تیسرا وہ شخص جسکا منھ قبر مین قبلہ کیطرف سے پھیر دیا جائیگا جھوٹی گواہی دینے والا ہو) حدیث مین ہو جو شخص جلد دوزخ مین جانا چاہے وہ جھوٹی گواہی دے اُسکا دل سیاہ ہو جاتا ہو اور مُنھ کا نور جاتا رہتا ہو اور قبر تنگ ہوتی ہے اور آپنے فرمایا ہو مَنْ شَهِدَ بِالزُّوْرِ مُسِخَ فِي قَبْرِهٖ خِنْزِيْراً (جھوٹی گواہی دینے والا قبر مین بصورت خنزیر مسخ کیا جائیگا) ایک شخص نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ مین نے ایک شخص کو قبر مین بصورت خنزیر دیکھا ہے آپنے فرمایا یہ عذاب جھوٹی گواہی دینے والے کے لیے خاص ہے دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ واقعی وہ شخص ایسا ہی تھا اور حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَامِنْ مُؤْمِنٍ تَشْهَدُ بِالزُّوْرِ اِلَّا يُعَذِّبُهُ اللّٰهُ عَذَابًا شَدِيْدًا (جھوٹی گواہی دینے والے مومن پر اللہ سخت عذاب کرتا ہو) گواہی کی کئی قسمین ہین (۱) کسی پر زنا کی جھوٹی گواہی دینا جسکی وجہ سے وہ حد مارا جائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو جو شخص جھوٹی گواہی کی وجہ سے حد مارا جائے اُسکے نیک کام اُسکے حق مین گواہ ہو جاتے ہین (۲) کسی پر ایسی گواہی دینا جسکی وجہ سے وہ سنگسار کیا جائے تو یہ گواہ اور مار ڈالنے والا گناہ مین برابر ہین ایسا ہی حدیث مین بھی ہو (۳) کسی پر چوری کی گواہی دے جسکی وجہ سے اُسکا ہاتھ کاٹا جائے حدیث مین ہو کہ قیامت مین ایک شخص کے دونون ہاتھ کاٹکر گردن مین لٹکائینگے اور اسیطرح اسکا حشر ہوگا اور ندا ہوگی یہ جھوٹی گواہی دینے والا ہو (۴) ایسی گواہی دینا جسکی وجہ سے کسی کا مالی نقصان ہو حدیث مین ہو جسکی گواہی سے کسی کا ایکدرم جائے گا اُسپر ایک ہزار برس تک دوزخ کا عذاب ہوگا (۵) ثبوت نسب کی گواہی دینا اسکو حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بدترین شہادت فرمایا ہو وَاٰكِلُ الرِّبٰو جو تھا وہ شخص جسکا مُنھ قبر مین قبلہ کی طرف سے پھیر دیا جائیگا سود کھانے والا ہو اللہ تعالے فرماتا ہو اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا (اللہ نے بیع کو حلال اور سود کو حرام کیا ہی اور دوسرے مقام پر فرمایا ہو لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوا (سود نہ کھاؤ) اور حضرت سرور عالم

سود کھایا اُسکے لیے دوزخ اور اُسکی نطی ہی نطی جہنم کے ایک طبقہ کا نام ہی جسمین سخت عذا
ہی وَالنَّائِحَۃُ پانچوین جسکا منہ قبلے کی طرف سے پھیر دیا جائیگا وہ نوحہ کرنیوالی عورت
ہے عورتون کے تمام گناہون سے بڑا گناہ نوحہ کرنا ہی حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہی اَلنَّوحَۃُ مِنْ عَمَلِ الجَاھِلِیَّۃِ (نوحہ کرنا جاہلون کا کام ہی) اور فرمایا ہی مَامِنْ
اِمْرَأَۃٍ اَصَابَتْھَا مُصِیْبَۃٌ فِیْ زَوْجِھَا اَوْ وَلَدِھَا فَنَاحَتْ اِلَّا وَفُتِحَتْ فِیْ قَبْرِھَا
اَبْوَابُ النِّیْرَانِ یَخْرُجُ الحَیَّاتُ وَالعَقَارِبُ وَالدِّیْدَانُ (نہین ہی کوئی عورت ایسی
جسکو مصیبت پہونچے اُسکے خاوند یا لڑکے کی پس وہ نوحہ کرے مگر یہ کہ اُسکی قبر مین دوزخ
کے دروازے کھولے جائینگے جس سے سانپ اور بچھو اور کیڑے نکلینگے) اور فرمایا مصیبت
کے وقت رونیوالے یا بال نوچنے والے کا نام منافقون کے دفتر مین لکھا جاتا ہی اور ہمیشہ اُسپر
اسکی لعنت ہوتی ہی اور فرمایا کسی کے مرنیکے بعد جب اُسکے گھروالے روتے بیٹھتے ہین تو
عزرائیل کہتے ہین یہ لوگ کیون نوحہ کرتے ہین اگر تقدیر الٰہی سے ناراض ہین تو کافر ہین اور
اگر مجھ سے ناراض ہین تو مین اُسی کے حکم سے آیا ہون اور مجھو اللہ کی قسم ہی کہ جب تک
تم مین ایک بھی باقی رہیگا آنا ترک نہ کرونگا اور فرمایا نوحہ دنیا اور عقبی کا عذاب ہی اور
فرمایا جو کوئی مصیبت پر نوحہ کرتا ہی اُسکے نامۂ اعمال مین سو برس کے گناہ اور جو صبر کرتا ہی
اُسکے نامۂ اعمال مین سو برس کی عبادت لکھتے ہین اور اگر بے توبہ کیے مرجائیگا تو شیطان
کے ساتھ دوزخ مین رہے گا اور فرمایا نوحہ کرنے والی عورت جنت کی بو نہ سونگھے گی اور
تمام فرشتے اُسپر لعنت کرتے ہین اُسکی برائیان زائد اور نیکیان کم ہوتی ہین اور دوزخ
مین سب سے زائد اُسپر عذاب ہوگا اور اُسکا منہ کتّے کا ہوگا اور اللہ اُسپر رحمت کی
نظر نہ کریگا اور فرمایا جو کوئی مصیبت پر نوحہ کرے چلائے کپڑے پھاڑے تو قیامت مین
اُسکی پیشانی پر لکھا ہوگا تو خدا کی رحمت سے دور ہی اور فرعون ہامان قارون کیساتھ
دوزخ مین جائیگا۔ اور فرمایا جو کوئی مصیبت کے وقت نوحہ کرتا ہی یا دکان توڑ ڈالتا ہی
یا گھوڑے کی دم کاٹ ڈالتا ہی یا سر منڈاتا ہی تو اُسکی قبر مین دوزخ کے ستر دروازے
کھولے جائینگے اور اللہ اُس سے خوش نہین ہوتا اور اُسکی عبادت قبول نہین کرتا جبتک

توبہ نہ کرے اور فرمایا ہو جو کوئی مصیبت کے وقت چلاتا ہو یا بال نوچتا ہو تو اُسکے
جسم کے رونگٹون کے بقدر دوزخ مین اُسکے لیے گھر بنائے جاتے ہین اور گویا اُسنے
ایک مومن کو قتل کیا اور فرمایا مصیبت کے وقت چلانے اور منھ کالا کرنیوالا ملعون
ہو اور فرمایا جو کوئی مصیبت مین گھر کا دروازہ کالا کرتا ہو اللہ اُسکی قبر کو قیامت تک
کیلیے تنگ اور تاریک کر دیتا ہو اور حساب مین سختی کرتا ہو اور پلصراط پر اُسکو لغزش ہوگی
جہنم اُسکا گھر ہے اور جبتک اُسکا دروازہ سیاہ رہتا ہو اُسکے نامۂ اعمال مین بُرائیان لکھی
جاتی ہین چھوٹی بُرائی کوہ اُحد کے برابر ہوتی ہو اور مصیبت پر صبر کرنے والے سے اللہ
خوش ہوتا ہو اُسکے گناہ بخشتا ہو ملائکہ دعاے رحمت کرتے ہین دوزخ اُسپر حرام اور جنت
لازم ہوتی ہو اور اُسکو حضرت ایوب علیہ السلام کے صبر کا ثواب ملتا ہو اللہ نے حضرت
ایوب علیہ السلام کی شان مین نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ (اچھا بندہ ہو جو ہماری طرف
رجوع لایا) فرمایا ہو صبر کی وجہ سے تکلیف دور ہوئی صحت ہوگئی اللہ تعالے فرماتا ہے
وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا
مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ
(اور جسوقت ایوب نے اپنے رب کو پکارا کہ اب مجکو بڑا ضرر پہونچ گیا تو سب رحم کرنیوالون
سے رحیم ہے پس ہم نے اُسکی دعا قبول کی اور مرض کو دور کر دیا اور دیے ہمنے اُنکو اُس کے
گھر والے اور اُتنے کے برابر ساتھ اُنکے یہ دینا ہماری رحمت سے تھا اور عبادت کرنیوالون
کے لیے نصیحت تھی) اِنکا قصہ یہ ہو کہ اللہ نے انکو شاہون کے مثل ثروت دی تھی
انکے والد کا نام موسیٰ تھا بعض کے نزدیک انکے باپ بھی پیغمبر تھے اور کہتے ہین کہ
حضرت ایوب علیہ السلام کے پاس تین ہزار گھوڑے اور چالیس ہزار اونٹ اور
پچاس ہزار گائے بیل اور ایک لاکھ ساٹھ ہزار بکریان اور تین ہزار لونڈی غلام
تھے ان کی چھ بیبیان اور بارہ لڑکے اور چھ لڑکیان تھین شیطان کو حسد ہوا اُسنے کہا
اے اللہ اگر یہ ایسے مطمئن نہوتے تو تیری عبادت نہ کرتے اگر مجھے تو اُنپر مسلط کرے تو
وہ تیری عبادت چھوڑ دینگے اللہ نے اُسکو اُنپر مسلط کر دیا شیطان نے آگ ہو کر

اُنکی سب کھیتی خاک کردی حضرت ایوب علیہ السلام نے سنکر اللہ کا شکر کیا اور فرمایا اللہ کی امانت تھی اُسنے لے لی مین اسپر راضی ہون پھر شیطان نے انکی بکریان جلا ڈالین اُنھون نے پھر شکر اور صبر فرمایا پھر شیطان نے اُنکے تمام جانور جلا دئے لیکن یہ اُسی طرح صبر اور شکر اور یاد الٰہی کرتے رہے پھر شیطان نے اُنکے تمام اہل وعیال پر مکان کی چھت گرادی سب مر گئے اُنھون نے اُسپر بھی صبر اور شکر کیا اور اُسی استقلال کے ساتھ اللہ کی یاد مین مصروف رہے شیطان نے کہا اے اللہ انکو بیماری نہین اسلیے یہ صابر ہین اللہ نے شیطان کو انکے جسم پر مسلط کر دیا شیطان آیا آپ عبادت مین تھے ناک کے راستے سے بدن مین سرایت کرکے جسم اُنکا جلا دیا تمام بدن مین آبلے پڑگئے اور دس ہزار چار سو کیڑے آبلون مین پڑ گئے یہ اُسوقت بھی صابر رہے اور جو کیڑا گر پڑتا اُسے اُٹھا کر جسم پر رکھ لیتے اور فرماتے اللہ نے اسکا رزق میرا جسم مقرر کیا ہے اگر یہ جدا ہوگا تو مر جائیگا جب تمام جسم آپ کا کیڑے کھا گئے اور زبان کو کھانا شروع کیا تب اللہ سے دعا کی وہ بھی اپنی تکلیف کی وجہ سے نہ تھی بلکہ اسوجہ سے تھی کہ وہان سے ذکر الٰہی کرنا دشوار ہوتا تھا اللہ نے اُنکی دعا قبول کرکے صحت دی شیطان عاجز اور نادم ہوا مترجم کہتا ہے یہان طول کی وجہ سے حضرت ایوب علیہ السلام کا مختصر واقعہ لکھدیا ہے اگر تفصیل سے دیکھنا ہو تو درۃ الناصحین کا مین نے اردو ترجمہ کیا ہے جسکا نام مرآۃ الواعظین ہے اسکو دیکھو **انتہی** وَالْمُحْتَكِرُ یہ حدیث کا ٹکڑا ہے یعنے چھٹا شخص جسکا منہ قبر مین قبلہ کیطرف سے پھیر دیا جاویگا غلہ جمع کرنے والا ہے تاکہ گرانی کے وقت فروخت کرے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْاِحْتِكَارُ مِنَ الْكَبَائِرِ غلہ جمع کرنا کبیرہ گناہون مین سے بڑا گناہ ہے اور فرمایا مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فَلْيَتَبَوَّأْ اِلَى النَّارِ جو شخص چالیس روز غلہ جمع رکھے وہ دوزخ کیطرف اپنا سامان تیار کرے اور فرمایا ہے کہ اَلْمُحْتَكِرُ عَاصٍ وَالْمُحْتَكِرُ فَاسِقٌ غلہ جمع کرنے والا عاصی اور غلہ جمع کرنے والا فاسق ہے اور فرمایا ہے مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فَقَدْ بَرِئَ مِنَ اللّٰهِ بَرِئَ مِنْهُ جو چالیس دن غلہ جمع

کرنیوالا اللہ سے بری اور اللہ اُس سے بری ہوا) اور فرمایا ہی لَا یَحْتَکِرُ اِلَّا الْخَاطِیُٔ (غلہ گنہگار ہی جمع کرتا ہے) اور فرمایا ہی اَلْمُحْتَکِرُ مَلْعُوْنٌ (غلہ جمع کرنیوالا ملعون ہے) اور فرمایا ہی مَنِ احْتَکَرَ فَلَهُ النَّارُ (غلہ جمع کرنے والے کیلیے دوزخ ہی) اور فرمایا ہے۔ اَلْمُحْتَکِرُ کَافِرٌ (غلہ جمع کرنے والا کافر ہی) شاید اس کفر سے کفران نعمت مراد ہی غلہ جمع کرنے والا مسلمانون پر دو ظلم کرتا ہی (۱) فصل مین غلہ جمع کرتا ہے (۲) اپنے فائدے کے لیے دوسرے کا نقصان چاہتا ہی وَتَارِكُ الْجَمَاعَةِ یہ حدیث سابق کا ٹکڑا ہے یعنے ساتوان شخص جسکا مُنھ قبر مین قبلہ کی طرف سے پھیرا جائے گا وہ ہی جو جماعت کو بغیر عذر کے ترک کرے حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ہی تَارِكُ الْجَمَاعَةِ مَلْعُوْنٌ فِیْ كُلِّ كِتَابٍ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی اَنْبِيَائِهٖ (جماعت کا ترک کرنے والا تمام کتب منزلہ مین ملعون ہی) اور فرمایا ہی تارک جماعت پر دوزخ مین دردناک عذاب ہوگا اُسکا مُنھ سیاہ کیا جائے گا اور فرمایا سات دن تنہا نماز پڑھنے والے کو اہل آسمان یون صدا دیتے ہین اے اللہ کے دشمن مدت دراز تک تیری جگہ دوزخ مین ہوگی اور فرمایا تین مہینہ تک مسجد مین حاضر نہ ہونے والا فاسق اور مردود الشہادۃ ہے اللہ تعالے فرماتا ہی وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ (رکوع کرو رکوع کرنے والون کے ساتھ) یعنے جماعت سے نماز ادا کرو جسنے امام کے ساتھ رکوع پایا گویا اُسنے وہ پوری رکعت پائی۔ اللہ ہم کو اور تمام مسلمانون کو نیک اعمال کی توفیق دے اور خاتمہ بخیر کرے آمین یارب العالمین۔

المجلس الحادی عشر فی فضیلۃ الجمعۃ والغسل والصلوٰۃ وما یلیق بہا

گیارھوین مجلس جمعہ اور غسل اور نوافل کی فضیلت کے بیان مین اور اس کے متعلقات

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

عَنۡ مَعَاذِ بۡنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اَلۡجُمُعَۃُ حَجُّ الۡمَسَاکِیۡنِ وَھُوَ عِیۡدٌ لِاَھۡلِ الدُّنۡیَا فِی الدُّنۡیَا وَعِیۡدٌ لِاَھۡلِ السَّمَآءِ فِی السَّمَآءِ وَعِیۡدٌ لِاَھۡلِ الۡجَنَّۃِ فِی الۡجَنَّۃِ (حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو جمعہ مسکینون کا حج ہے اور اہل دنیا کے لیے دنیا مین اور اہل آسمان کے لیے آسمان مین اور اہل جنت کے لیے جنت مین عید ہو) اس حدیث کے راوی ایسے جلیل القدر صحابی ہین کہ جب حضرت رسو لخدا علیہ التحیۃ والثنا نے انکو یمن کا والی مقرر کیا تو اپنا جبہ انکو پہنایا اور اپنا عمامہ انکے سر پر رکھا اور آپ نے انھین اونٹ پر سوار کیا اور آپ پیادہ پا دروازہ مدینہ تک مع صحابہ کے انھین پہونچانے تشریف لے گئے وہ ادب کی وجہ سے چاہتے تھے کہ اُترکر آپکے ہمراہ پیادہ چلین آپ فرماتے تھے تم اُونٹ ہی پر بیٹھے رہو کیونکہ مین حکم الٰہی سے تمھاری تعظیم کرتا ہون رخصتی کے وقت آپنے اُنسے پوچھا مین نے تمھین والی یمن کیا ہو تم وہان کیونکر حکم کروگے انھون نے عرض کیا مین کتاب اللہ سے حکم کرونگا اگر اُسمین نہ پاؤنگا تو سنت نبی سے حکم کرونگا اگر اُسمین بھی نہ پاؤنگا تو اپنے اجتہاد سے حکم کرونگا آپنے اُنکی تعریف اور اللہ کا شکر کیا۔ پھر اُنکی پیشانی پر بوسہ دیکر رخصت کیا اَلۡجُمُعَۃُ جاننا چاہیے کہ جمعہ تمام دنون سے اچھا دن ہے جیسیر یہ احادیث شاہد ہین سَیِّدُ الۡاَیَّامِ یَوۡمُ الۡجُمُعَۃِ اور اَفۡضَلُ الۡاَیَّامِ یَوۡمُ الۡجُمُعَۃِ اور اَشۡرَفُ الۡاَیَّامِ یَوۡمُ الۡجُمُعَۃِ اور اَکۡبَرُ الۡاَیَّامِ یَوۡمُ الۡجُمُعَۃِ اور آپنے فرمایا ہو اَلۡجُمُعَۃُ کَنۡزُ الۡحَسَنَاتِ (جمعہ نیکیونکا خزانہ ہو) اور فرمایا ہو اَلۡجُمُعَۃُ مَعۡدَنُ الۡخَیۡرَاتِ (جمعہ بھلائیونکی کان ہے)

اور آپنے فرمایا ہی اگر اللہ کو میری اُمت پر عذاب کرنا منظور ہوتا تو اُنکو جمعہ نہ دیتا اور
فرمایا ہی تمام انبیا کو اللہ نے ایکدن دیا تھا جسمین وہ زائد عبادت کرتے تھے میری
اُمت کو جمعہ دیا ہی جو سب سے بہتر ہے اور فرمایا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مناجات
کی اے اللہ تو نے مجھے یکشنبہ مبارک دن دیا ہے اُمت محمدی کے لیے کون دن ہی
حکم ہوا ہم اُنھین جمعہ دینگے جسکی ایک نیکی تمھارے یکشنبہ کی لاکھ نیکیون کے برابر ہوگی
حدیث مین ہی ایکبار حضرت جبرئیلؑ آئے اُنکے ہاتھ مین ایک شفاف شیشہ تھا جسپر ایک
سیاہ نقطہ تھا آپ کی خدمت مین پیش کیا آپ نے پوچھا کیا ہی عرض کیا یہ جمعہ کا دن ہی اللہ
نے آپ کی اُمت کو عطا کیا جو کوئی اس دن ایک نیکی کریگا ہزار نیکی کا ثواب پائیگا آپنے
پوچھا یہ سیاہ نقطہ کیسا ہی اُنھون نے عرض کیا اسدن مین یہ ایک مبارک ساعت
ہے اُس ساعت مین اللہ دعا قبول کریگا اُمم سابقہ مین کسی کو یہ مبارک دن نہین ملا ہی
اگر حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی اُمت کو یہ دن ملتا تو وہ گوسالہ پرست اور یہود نہوتی
اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُمت کو یدن ملتا تو وہ خر پرست اور ترسا نہوتے اللہ کے
نزدیک یہ دن تمام دنون سے بہتر ہے اور اہل جنت اُسکو یوم المزید کہتے ہین اور حضرت
سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی اِنَّ لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ وَیَوْمَ الْجُمُعَۃِ اَرْبَعَۃٌ وَّعِشْرُوْنَ
سَاعَۃً وَلِلّٰہِ فِیْ کُلِّ سَاعَۃٍ سِتُّ مِائَۃِ اَلْفِ عَتِیْقٍ مِنَ النَّارِ جمعہ کے رات دن کی
چوبیس گھڑیان ہین اور ہر گھڑی مین اللہ چھ لاکھ گنا ہگار بندونکو دوزخ سے آزاد کرتا ہی،
کذا فی المصابیح اور فرمایا ہی وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا وَھِیَ مُسَبِّحَۃٌ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ مِنْ
حِیْنَ یُصْبِحُ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَۃِ اِلَّا الْجِنُّ وَالْاِنْسُ وَفِیْھَا سَاعَۃٌ
لَا یُصَادِفُھَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ یَسْأَلُ اللّٰہَ شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاہُ اللّٰہُ اِیَّاہُ ہر شے زمین پر ہونیوالی
جمعہ کے دن صبح سے شام تک قیامت کے ڈر سے اللہ کی تسبیح کرتی ہی مگر جن و انس نہین
کرتے ہین اور جمعہ مین ایک گھڑی ہی کہ اُسوقت اللہ کا بندہ جو کچھ اللہ سے مانگتا ہی
پاتا ہے اور فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَیْسَ یُبَارِکُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ
اِلَّا غَفَرَ لَہٗ اللہ جمعہ مین کسی مسلمان کو برکت عطا نہ کریگا مگر یہ کہ اُسکو بخشدے،

مترجم کہتا ہے اس مقام پر صاحب نافع المسلمین سے نقل حدیث مین یہ غلطی ہوئی ہے کہ الجمعۃ کے مقام پر القیمۃ نقل کیا اور قیامت ہی کا ترجمہ کر دیا جسکی وجہ سے حدیث کے معنے بدل گئے اور خاص اس مقام پر بے محل ہوگئے **انتھی** اور فرمایا ہے مَنْ فَرِحَ بِدُخُوْلِ الْجُمُعَۃِ خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْ ذَالِکَ الْفَرَحِ مَلَکًا اَلْفَ اَلْفِ رَأْسٍ فِیْ کُلِّ رَأْسٍ اَلْفُ اَلْفِ وَجْہٍ فِیْ کُلِّ وَجْہٍ اَلْفُ اَلْفِ فَمٍ فِیْ کُلِّ فَمٍ اَلْفُ اَلْفِ لِسَانٍ یُسَبِّحُ اللّٰہَ بِکُلِّ لِسَانٍ تَسْبِیْحَۃً بِاَلْفِ اَلْفِ لُغَۃٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ وَثَوَابُ ذَالِکَ لِلْمَلَکِ لَہٗ وَاَعْطَاہُ اللّٰہُ فَرَحًا یَوْمَ الْحُزْنِ لَا ھَمَّ بَعْدَھَا جو کوئی جمعہ کے آنے سے خوش ہوتا ہے اللہ اُسکی خوشی سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جسکے دس لاکھ سر ہوتے ہین ہر سر مین دس لاکھ چہرے ہوتے ہین ہر چہرے مین دس لاکھ دہن ہوتے ہین ہر دہن مین دس لاکھ زبانین ہوتی ہین ہر زبان سے دس لاکھ لغت مین قیامت تک وہ فرشتہ اللہ کی تسبیح کرتا ہے اور اُس فرشتے کی تمام عبادت کا ثواب اُس خوشی کرنے والے کو ملتا ہے اور اللہ اُسکو خوشی دیگا ملال کے دن مین جسکے بعد غم نہوگا اَلْجُمُعَۃُ حَجُّ الْمَسَاکِیْنِ تک آیا ہے حدیث سابق کا یہ تشبیہًا فرمایا ہے جیسے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شان مین اَسَدُ اللّٰہِ وارد ہے جاننا چاہیے کہ جمعہ کو حج سے کئی مشابہتین ہین (۱) حج دن مین ہوتا ہے اور نماز جمعہ بھی دن مین ہوتی ہے (۲) حج کے لیے غسل سنت ہے جمعہ کی نماز کیلیے بھی سنت ہے (۳) حج مین خطبہ ہوتا ہے اسمین بھی ہے (۴) حج مین نماز پڑھی جاتی ہے جمعہ مین بھی نماز پڑھی جاتی ہے (۵) حج مین سعی ہے اسمین بھی سعی ہے فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ اسپر شاہ ہے کہا جا سکتا ہے کہ اداے جمعہ مین امیر فقیر برابر ہین حج المساکین فرمانے کی کیا وجہ ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ نزول جمعہ اُسوقت ہوا ہے جب اغنیا پر حج واجب ہوا اور افسوس کرکے فقرا نے کہا ہمکو حج کی قدرت نہین ہے کیونکر ہم یہ ثواب حاصل کرین حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَبْشِرُوْا یَا مَعْشَرَ الْفُقَرَآءِ قَدْ فَرَضَ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ صَلٰوۃَ الْجُمُعَۃِ فَمَنْ اَدَّاھَا مِنْکُمْ فَکَاَنَّمَا الْحَجُّ اے فقرا کے گروہ تمھین بشارت ہو کہ اللہ نے تمپر جمعہ کی نماز فرض کی ہے پس جسنے تم مین سے نماز جمعہ کو ادا کیا گویا اُسنے حج ادا کیا، اور ممکن ہے

کہ نماز جمعہ کا ثواب فقرا کو اغنیا سے زیادہ ملتا ہو اور بعض کے نزدیک حج مساکین سے صدقہ
دینا مراد ہی جیسا کہ آپ خود اور آپکے اصحاب فقرا کو دیا کرتے تھے اور بعض کے نزدیک
جسطرح اغنیا پر حج لازم ہی ویسا ہی فقرا پر نماز جمعہ واجب ہی گو یہ نماز اغنیا پر بھی واجب
ہے مگر مخصوص فقرا ہی کے لیے ہے اور حضرت سرورعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
متواتر تین جمعہ ترک کرنیوالا اسلام سے ہاتھ دھوتا ہی اور اسکا دل زنگاری ہو جاتا ہی
اور آپنے فرمایا کہ جمعہ کے سوا ہر روز قریب زوال کے دوزخ دھونکی جاتی ہی اور فرمایا ہی کہ
جمعہ کو مرنے والا شہید اور عذاب قبر سے محفوظ ہے۔ ہر مسلمان کو جمعہ مین مفصلہ ذیل بین
باتون کا لحاظ کرنا چاہیئے (۱) پنجشنبہ سے استقبال جمعہ اور سامان جمعہ مین مستعد ہوکر
جمعہ کے دن کپڑے بدلکر نماز پڑھنے جائے اور پنجشنبہ کو بعد عصر خلوت مین تسبیح و تحمید
و استغفار مین مشغول ہو اور شب جمعہ مین اپنی بی بی سے صحبت کرے تاکہ وہ غسل کی
متقاضی ہو اور دونون ثواب پائین حدیث مین ہی کہ شب جمعہ مین اپنی بی بی سے
ایکبار جماع کرنے والے کو ایک بردہ آزاد کرنیکا اور دو بار جماع کرنے والے کو دو
بردے آزاد کرنے کا اور دو حج ادا کرنے کا اور تین بار جماع کرنے والے کو تین بردے
آزاد کرنیکا اور تین حج کا اور جہاد کا ثواب ملتا ہی (۲) جمعہ کے دن صبح کو غسل کرے
حدیث مین غسل جمعہ کی بیحد تاکید ہی اور امام مالک کے نزدیک یہ غسل فرض ہی غیر
جنب کو اپنے بدن پر غسل کے بعد بہ نیت جمعہ پانی بہانا چاہیئے اور اگر جنب ایسا کرے
تو بھی روا ہی اسکو بھی غسل جمعہ کی فضیلت ملیگی حدیث مین ہے نماز جمعہ کے غسل
کرنیوالے کو اللہ بخشدیگا اور حدیث مین ہے مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ اَتَى اِلَى الْجُمُعَةِ فَصَلّٰى مَا
قُدِّرَ لَهٗ ثُمَّ اَنْصَتَ حَتّٰى يَفْرُغَ الْاِمَامُ مِنَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَعَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ
وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى وَفَضْلُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ جو شخص جمعہ کے دن نہا کر مسجد مین جائے اور سنتین
پڑھکر چپکا بیٹھا رہے یہانتک کہ امام خطبہ سے فارغ ہو اور اُسکے ساتھ نماز ادا کرے تو
وہ دوسرے جمعہ تک بخشا جائے گا بلکہ تین دن آگے تک) اور آپنے فرمایا ہے جمعہ
کو غسل کرنے والا پیغمبرون کا ثواب پائیگا اور فرمایا ہی جمعہ کو غیر جنب اگر خاص نماز جمعہ

کے یے غسل کریگا اور نماز پڑھے گا تو اُسکے ہر رویئں کے عوض اللہ اُسکے نامۂ اعمال مین ایک نیکی دنیا مین اور قیامت مین لکھے گا اور ہر قطرے کے عوض مین جو اُسکے جسم سے گر یگا ایک درجہ بہشت مین پائیگا جو دُر و یاقوت و زبرجد سے بنا ہوگا اور دو درجونکے درمیان مین سو برس کا فاصلہ ہوگا اور ہر درجے مین شہر اور قصر اتنے ہونگے جنھین اللہ کے سوا کوئی نہین جانتا اور ہر شہر اور ہر قصر ایک بے جوڑ جوہر سے بنا ہوگا اور ہر قصر مین کثرت سے مکان اور حجرے اور صفین اور کھڑکیان اور گھر اور فرش اور تخت اور کپڑے ہونگے جو حورون سے پُر ہونگے اور طرح طرح کی نعمتین ہونگی اور جب یہ شخص قیامت مین قبر سے اُٹھے گا تو اُسکے ہر بال سے ایک نور پیدا ہوگا اور ستر ہزار فرشتے اسکا استقبال کرینگے اور بہشت مین لیجا کر اُسکے شہر اُسے دکھا کر کہینگے غسل جمعہ کے عوض مین ہی اور نماز جمعہ کا عوض اس سے زائد ہے پھر اُسے جہانتک مرضی الٓہی ہوگی فرشتے آگے لیجا مینگے نماز جمعہ انسانی شکل مین اس سے ملیگی اُسکا چہرہ روشن اور سر پر ایسا تاج ہوگا جسمین ستر ہزار گوشے ہونگے ہر گوشے مین ایک جواہر ہوگا جسکی روشنی مشرق سے مغرب تک ہوگی وہ انسان اُس سے کہے گا مین جمعہ کی نماز ہون جسے تو نے ادا کیا تھا پھر وہ نماز اس نمازی کو اپنے ساتھ اوپر لیجائے گی اور روزانہ ایک درجہ اُسکا بلند ہوگا (۳) مسواک کرے عطر لگائے سر مین تیل ڈالے اور اول وقت مسجد مین داخل ہو حدیث مین ہے جمعہ کی عظمت کرنے والے کا اللہ مرتبہ بلند کرتا ہے اور جمعہ کو خوشبو لگانے والے کو ایک بردہ آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے (۴) صبح اُٹھکر مسجد مین جاوے کیونکہ یہ افضل ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ایکدن جامع مسجد مین اندھیرے مُنھ داخل ہوے تو دیکھا کہ تین شخص اور موجود ہین اپنے آپ پر ملامت کی اور کہا افسوس کہ تو چوتھے درجے میں ہا حدیث مین ہے مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ اِلَی الْمَسْجِدِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ اِلَی الْمَسْجِدِ فِی السَّاعَةِ الثَّانِیَةِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ کَبْشًا وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ

بَیْضَۃً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ حَضَرَ الْمَلٰٓئِکَۃُ یَسْمَعُوْنَ الذِّکْرَ جسنے جمعہ یا جنابت
کا غسل کیا پھر نماز جمعہ پڑھنے کے لیے مسجد مین داخل ہوا تو گویا اُسنے اللہ کی راہ مین
ایک اونٹ دیا جو دوسری ساعت مین داخل ہوا تو گویا اُسنے اللہ کی راہ مین ایک
گاے دی اور جو تیسری ساعت مین داخل ہوا تو گویا اُسنے اللہ کی راہ مین ایک سینڈھا
دیا اور جو چوتھی ساعت مین داخل ہوا تو گویا اُسنے اللہ کی راہ مین ایک مرغی دی
اور جو پانچوین ساعت مین داخل ہوا تو گویا اُسنے اللہ کی راہ مین ایک انڈا دیا پھر
جب امام خطبہ شروع کرتا ہے تو ملائکہ خطبہ سُننے لگتے ہین اور لکھنا ترک کر دیتے ہین پس
معلوم ہوا کہ جو پانچوین ساعت کے بعد داخل ہوگا اُسکو فقط نماز پڑھنے کا ثواب ملیگا۔
مترجم کہتا ہے صاحب نافع المسلمین نے لکھا ہے جو پانچوین ساعت مین داخل ہوگا
اسکو سواے بزرگی نماز کے اور کچھ حاصل نہوگا حالانکہ یہ غلط ہے کیونکہ اوپر ذکر ہو چکا ہے
کہ پانچوین ساعت مین داخل ہونے والے کو ایک انڈا اللہ کی راہ مین دینے کا ثواب
ملیگا پس صحیح ترجمہ یہی ہو کہ جو پانچوین ساعت کے بعد داخل ہوگا نہ کہ پانچوین ساعت
مین انتھی حدیث مین ہو جو شخص اذان سے پہلے مسجد مین داخل ہوا اُسکو پیغمبر
مرسل کا اور جو اذان کے بعد آوے اُسکو نبی کا اور جو ستونون کے قریب آوے اُسکو
شہید کا اور جو خطیب کے کھڑے ہونے پر آوے اُسکو مومن کا ثواب ملیگا اور جو خطبہ پڑھتے
وقت آوے اُسکو فقط نماز جمعہ کا ثواب ملیگا (ف) لوگون کے سر و نپر پھاندتا ہوا نہ آوے
ورنہ قیامت مین اُسکا پُل بنےگا تاکہ لوگ اُسپر سے گذرین حضرت رسولخدا علیہ التحیۃ
والثنا نے ایسے شخص کو دیکھکر نماز کے بعد اُس سے کہا تو نے جمعہ کیون ادا نہ کیا اُسنے
کہا مین نے تو آپکے ساتھ جمعہ ادا کیا ہو آپنے فرمایا تو لوگون کو پھاندتا ہوا آیا تھا اور
ایسا شخص ادا ے جمعہ کا ثواب نہین پاتا ہو اور آپنے فرمایا مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ
وَتَطَھَّرَ بِمَآءٍ مَّا اسْتَطَاعَ مِنْ طُھْرٍ ثُمَّ ادَّھَنَ اَوْ مَسَّ طِیْبًا ثُمَّ رَاحَ فَلَمْ یُفَرِّقْ
بَیْنَ اثْنَیْنِ فَصَلّٰی مَا کُتِبَ لَہٗ ثُمَّ اِذَا خَرَجَ فَانْصَتَ غُفِرَ لَہٗ مَا بَیْنَہٗ وَمَا بَیْنَ الْجُمُعَۃِ
الْاُخْرٰی (جو جمعہ کے دن تمام بدن ملکر نہایا اور اچھے کپڑے پہنکر خوشبو لگائی اور

مسجد کو چلا اور آدمیون کو نہ پھاندا اور فرض نماز ادا کی پھر چپکا باہر نکل آیا تو جمعہ آئندہ
تک اللہ اسے بخشدیتا ہو (۶) نماز کے آگے سے نہ گذرے اور نماز پڑھنے والے کو لازم ہی
کہ کسی ستون یا دیوار کے مقابل نماز پڑھے حدیث مین ہی خاک ہوکر اڑ جانا اس سے بہتر ہی
کہ نمازی کے آگے سے گذرے اور بھی حدیث مین ہی اگر گذرنے والے کو نمازی کے
آگے سے گذرنے کا گناہ معلوم ہو جائے تو چالیس دن یا چالیس مہینہ یا چالیس سال
یا چالیس ساعت باختلاف روایات کھڑا رہنا پسند کرے مگر نمازی کے آگے سے گذرنا
پسند نہ کرے مترجم کہتا ہے اصل کتاب مین ہی اگر گذرندہ بداند جسکا ترجمہ صاحب
نافع المسلمین نے یون کیا ہے اگر کوئی زندہ اس بات کو جان لے انتہی ظاہر ہی کہ
ترجمہ بالکل اصل مطلب اور حدیث کے خلاف ہی انتہی (۷) صف اول کو تلاش
کرنا افضل ہے کسی نے حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے پوچھا بہتر کون عمل ہی جسکی
وجہ سے جنت مین داخل ہونا آسان ہو جائے آپنے فرمایا پہلی صف مین نماز پڑھنا
لیکن اگر صف اول مین ایسے لوگ ہون جو خالص ریشمی کپڑے پہنے ہون تو انکے
قریب کھڑا ہونا مکروہ ہی (۸) جب خطیب خطبہ شروع کرنے کو ممبر کیطرف چلے اسوقت
سے تا اختتام کلام نہ کرے بلکہ موذن کی اذان کا بھی جواب نہ دے برابر ہی کہ خطبہ کی
آواز اس تک آتی ہو یا نہ آتی ہو اگر اس درمیان مین کوئی باتین کرتا ہو تو اسے اشارے
سے منع کرے زبان سے منع نہ کرے لیکن امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک اسوقت بھی
دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھ لینا چاہیئے (۹) نماز کے بعد سات سات مرتبہ سورہ فاتحہ
اور سورہ کافرون اور سورہ اخلاص اور معوذتین پڑھے اسکا پڑھنے والا آیندہ جمعہ
تک امن مین رہتا ہی اور رنج وغم اور مکر شیطان سے بچنے کے لیے اور فراخی رزق کیلیے
کلام کرنے سے پہلے اکثر مرتبہ یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ یَا غَنِیُّ یَا حَمِیْدُ یَا مُبْدِئُ یَا رَحِیْمُ
یَا وَدُوْدُ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِكَ یَا مُعِیْدُ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِیَتِكَ وَ
بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ (۱۰) نماز عصر پڑھکر جمعہ کے دن مسجد سے باہر آوے اور
مغرب پڑھکر آنا زیادہ بہتر ہے کہ حج اور عمرہ دونون کا ثواب ملیگا (۱۱) نماز جمعہ

کے بعد مجلس علم اور وعظ مین بیٹھے (۱۲) تمام دن یاد الٰہی مین کاٹے تاکہ ساعت قبولیت دعا ہاتھ آوے (۱۳) درود کی کثرت کرے جمعہ کے دن ستر بار درود پڑھنے والیکے اسّی برس کے گناہ اللہ معاف کرتا ہی جو کوئی درود ذیل کو سات جمعہ تک ہر جمعہ مین سات بار پڑھے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اُسکے لیے لازمی ہوگی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضَاءً وَّلِحَقِّہٖ اَدَاءً فَاَعْطِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الْعَالِیَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَمُسْتَحِقُّہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَزَیْتَ نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِہٖ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالشُّھَدَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور اگر صرف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ پڑھے تو بھی کافی ہے (۱۴) تلاوت قرآن زیادہ کرے اور جمعہ کی نماز کے بعد سورہ کہف پڑھے احادیث کثیرہ سے اسکی بزرگی ثابت ہی عابدان سلف جمعہ کے دن سورہ اخلاص اور درود اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ بکثرت پڑھا کرتے تھے پس اُسکی بھی کثرت کرنا بہتر ہو (۱۵) صدقہ دے اگرچہ روٹی کا ایک ٹکڑا ہی کیون نہو حدیث مین ہی مَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ یَّوْمَ الْجُمُعَۃِ وَلَوْ بِکِسْرَۃِ خُبْزٍ نُوْدِیَ مِنَ السَّمَاءِ یَا وَلِیَّ اللّٰہِ اِسْتَانِفِ الْعَمَلَ فَقَدْ غُفِرَتْ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ جسنے جمعہ کے دن صدقہ دیا اگرچہ وہ ایک ٹکڑا روٹی ہی کا ہو اُسکے لیے آسمان سے ندا ہوتی ہے اے اللہ کے دوست تو از سر نو عمل کر مین نے تیرے پچھلے گناہ بخشدیے اور مستحب ہے کہ جمعہ کے دن دو جنس سے صدقہ دے کہ یہ ثواب عظیم کا باعث ہے (۱۶) اپنے والدین کی زیارت کرے اگر مر گئے ہون اُنکے قبور کی زیارت کرے اللہ اُسکو اپنی رحمت مین غرق کرے گا اور حج وعمرہ کا ثواب دیگا (۱۷) اور دنون کی بہ نسبت اپنے اہل وعیال پر خرچ اور طعام مین فراخ دستی کرے حدیث مین ہی کہ ایسا کرینوالے کی قبر کو اللہ فراخ کردے گا (۱۸) نوافل اور صلوۃ التسبیح پڑھے (۱۹) اُسدن کو اللہ کے کام کے لیے خاص کردے (۲۰) عصر کے بعد سے مغرب تک ایک جگہ بیٹھکر یا اللہ

یا رحمٰن پڑھے اللہ اُسکی حاجت پوری کریگا۔ فضائل جمعہ بیشمار ہین حضرت رسولخدا علیہ التحیۃ والثنا نے فرمایا ہو مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ کُفِّرَتْ عَنْہُ ذُنُوْبُہٗ وَخَطَایَاہُ فَاِذَا اَخَذَ فِی الْمَشْیِ کَتَبَ اللہُ بِکُلِّ خُطْوَۃٍ عِبَادَۃَ عِشْرِیْنَ سَنَۃً (جو شخص جمعہ کے واسطے نہایا تو وہ نہانا اُسکے تمام گناہون اور خطاؤن کا کفارہ ہوگیا اور جب واسطے نماز کے لیے مسجد کو چلا تو ہر قدم کے عوض مین بیس سال کی عبادت کا ثواب اُسکے لیے لکھا جاتا ہو) اور فرمایا ہے خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ فِیْہِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ خَلَقَ اللہُ اٰدَمَ فِیْہِ اُدْخِلَ الْجَنَّۃَ وَفِیْہِ ھُبِطَ اِلَی الْاَرْضِ وَفِیْہِ تَقُوْمُ السَّاعَۃُ (تمام دنون مین جمعہ اچھا دن ہے اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوے ہین اور اُسی دن جنت مین داخل ہوے ہین اور اُسی دن زمین پر اُتارے گئے ہین اور اُسی دن قیامت قائم ہوگی) ایک شخص نے آپ سے کہا مین موت سے ڈرتا ہون آپنے پوچھا تو جماعت اور جمعہ کا پابند ہے اُسنے کہا ہان آپنے فرمایا تو کچھ خوف نہ کر۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَیِّدُ الْاَیَّامِ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ وَھُوَ اَعْظَمُ الْاَیَّامِ کُلِّھَا وَالْعَمَلُ فِیْہِ اَعْظَمُ الْاَعْمَالِ وَالْاِثْمُ فِیْہِ اَعْظَمُ الْاٰثَامِ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے جناب سرورکائنات علیہ السلام والصلوٰۃ نے فرمایا ہے جمعہ تمام دنون کا سردار ہو اسکا عمل سب عملون سے بڑا اور اسکا گناہ سب گناہون سے زائد ہے) وَھُوَ عِیْدٌ لِاَھْلِ الدُّنْیَا فِی الدُّنْیَا یہ حدیث سابق کا ٹکڑا ہے جمعہ کے دن عبادت کا زائد ثواب ملتا ہو خطائین بخشی جاتی ہین دلھنین سنگار کرتی ہین بچون کو چھٹی ملتی ہے پس جمعہ سب کے لیے خوشی کا دن ہوا جمعہ کو یَوْمُ السُّرُوْرِ بھی کہتے ہین مثل عید کے جمعہ کے دن غسل کرتے ہین کپڑے بدلتے ہین عطر لگاتے ہین اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہو پس یہ دن سرور کا دن ہوا حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم عید کے دن اللہ سے عیدی مانگتے تھے یعنے گنہگاران اُمت کے لیے دعاے مغفرت فرماتے تھے اور اللہ ساٹھ ہزار گنہگارونکو بخشتا تھا ایک بار آپ کو دیکھکر حضرت فاطمہ اور حضرات حسنین رضی اللہ عنہم نے بھی دعا مانگی ہر ایک کی

دعا سے اللہ نے ستر ستر ہزار گنہگارونکو بخشدیا یہ خبر سنکر اہل مدینہ نے اس جمعہ کو
مثل عید کے خوشی کی وَعِیْدٌ لِاَھْلِ السَّمَاءِ فِی السَّمَاءِ یہ حدیث سابق کا ٹکڑا ہی
آسمان مین فرشتے روحین کروبین اور بعض ایسے لطیف ہین جو دکھائی نہین دیتے جمعہ کے دن
فلک چہارم پر بیت المعمور مین خود حضرت جبریل علیہ السلام اذان دیتے ہین اور حضرت
میکائیل علیہ السلام خطبہ پڑھتے ہین اور حضرت اسرافیل علیہ السلام تمام فرشتون کی امامت
کرتے ہین اور سب انکی نماز کا ثواب امت محمدی کو بخشتے ہین اللہ امت محمدی کو بخشدیتا
ہے شب جمعہ کو روحین اپنی قبر و نپر آکر اپنے جسم کو خاک اور ریزہ ریزہ دیکھکر حسرت کرتی
ہین پھر اپنے مکانون کے دروازونپر آکر نصیحت کرتی ہین اور طالب ثواب ہوتی ہین
اگر انہین ثواب ملتا ہی تو دعا کرتی ہوئی ورنہ بددعا کرتی ہوئی پلٹتی ہین جنکا گھر نہین ہوتا
وہ مسجدون مین آکر طالب ثواب ہوتی ہین وَعِیْدٌ لِاَھْلِ الْجَنَّۃِ فِی الْجَنَّۃِ حدیث سابق
کا ٹکڑا ہے جمعہ کے دن اہل جنت کو نور اور ترقی حاصل ہوتی ہی حدیث مین ہی کہ جمعہ کے
دن اہل بہشت کو حکم ہوتا ہی کہ سنگار اور آرائش کر کے نماز یونکو دیکھین وہ حکم بجا لاتے
ہین اور سونے والونکو نماز کے لیے جگاتے ہین قیامت کے بعد مومن جمعہ کے دن دیدار الٰہی
کی نعمت پائینگے وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّھَا نَاظِرَۃٌ اسپر دلیل قطعی ہی اللہ تعالےٰ
فرماتا ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ
وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو جب
اذان ہو نماز کی جمعہ کے دن پس اللہ کے ذکر کے لیے دوڑو اور کار و بار تجارت چھوڑ دو یہ تمہارے
لیے اچھا ہی اگر تم جانو، مترجم کہتا ہی اذان مین اختلاف ہی بعض کے نزدیک پہلی
اذان اور بعض کے نزدیک دوسری اذان مراد ہی فتویٰ اسی پر ہی کہ پہلی اذان مراد ہی
مین نے اسکی تفصیل انوار الہدایہ ترجمہ اردو شرح وقایہ مین لکھی ہی جسکو دیکھنا ہو دیکھے
انتہیٰ جمعہ کو جمعہ اسلیے کہتے ہین کہ لوگ جمع ہو کر نماز ادا کرتے ہین یا اسوجہ سے کہتے ہین کہ
اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کے جسم مین روح ڈالی گئی ہی یا اسلیے کہ اسی دن حضرت
حوا علیہا السلام کیساتھ انکا نکاح ہوا ہی یا اسوجہ سے کہ اسی دن یہ دونون عرفات پر جمع ہوے تھے یا

اس وجہ سے کہ اسی دن عرش اور کرسی آسمان وزمین آفتاب ماہتاب کو اللہ نے پیدا کیا یا اس سبب سے کہ اسی دن قیامت ہوگی اور سب لوگ وہان جمع ہونگے واللہ اعلم سابق مین جمعہ کو عروبہ کہتے تھے ایکدن حضرت کعب ابن لوی رضی اللہ عنہ نے حاضر خدمت نبوی ہوکر عرض کیا کہ شنبہ یہود کے عید کا دن اور یکشنبہ نصاری کے عید کا دن ہے آپ دعا فرمائین کہ اللہ آپ کی امت کے لیے عروبہ کو عید کا دن کردے آپنے حضرت سعد بن زیاد کو حکم دیا کہ مسلمانون کو جمع کرو جب لوگ جمع ہوگئے آپنے سب کے ساتھ دو رکعت نماز ادا کی اور عروبہ کا نام جمعہ رکھا اسلام کا اول جمعہ یہی ہے اور ہجرت کے بعد اول جمعہ وہ روز تھا کہ آپنے قبۂ علی بن عمرو بن عوف مین نزول فرمایا اور شنبہ سے پنجشنبہ تک قیام فرماکر مسجد کی بنا ڈالی پھر مدینہ منورہ مین داخل ہوکر وادی بنی سالم بن عوف مین جمعہ کی نماز ادا کی اور خطبہ پڑھا اسی دن سے مدینہ مین جمعہ مقرر ہوا جمعہ کے اتنے نام ہین يَوْمُ الْكَرَامَةِ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَوْمُ اللَّدَامَةِ يَوْمُ السَّعَادَةِ يَوْمُ الْبَرَكَةِ يَوْمُ الرَّحْمَةِ يَوْمُ النِّكَاحِ يَوْمُ الْخِلْقَةِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْأَيَّامِ أَفْضَلُ الْأَيَّامِ أَشْرَفُ الْأَيَّامِ أَكْبَرُ الْأَيَّامِ أَكْرَمُ الْأَيَّامِ أَجَلُّ الْأَيَّامِ حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ أَدْرَكَ الْجُمُعَةَ أَدْرَكَ الْحَجَّ (جسنے جمعہ پایا اُسنے حج پایا) اور فرمایا ہے مَنْ سَمِعَ أَذَانَ الْجُمُعَةِ فَسَعٰى إِلَيْهَا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ (جمعہ کی اذان سنکر سعی کرنیوالا گناہون سے ایسا پاک ہوجاتا ہے جیسے آج ہی پیدا ہوا ہے) اور آپنے فرمایا ہے جس سے جمعہ فوت ہوا اس سے تمام خیرات فوت ہوئی اور فرمایا ہے جسنے بلا عذر ایک جمعہ ناغہ کیا وہ سات ہزار برس دوزخ مین رہیگا اور آپنے خطبہ مین فرمایا ہے اے مسلمانو اللہ نے میری حیات مین تمپر جمعہ فرض کیا ہے پس میری حیات مین یا میری وفات کے بعد بغیر عذر کے جمعہ ترک نہ کرنا اگرچہ کوئی بادشاہ عادل ہو یا ظالم اللہ نہ اسمین برکت کرے نہ اسکی جماعت پر اور نہ اسکے لیے حج ہے نہ روزہ مگر جسنے توبہ کرلی اور فرمایا ہے مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ فَقَدْ تَرَكَ (جسنے جمعہ ترک کیا اسنے جنت ترک کی) منقول ہے کہ

حضرت نوح اور حضرت زکریا علیہما السلام دروگری کرتے تھے حضرت یوسف علیہ السلام
کلاہ سیتے تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام گوسپند چراتے تھے اور ہمارے حضرت رسولخدا
علیہ التحیۃ والثنا نے بھی حضرت حلیمہ کے لڑکون کی معیت مین بکریان چرائی ہین۔
حضرت سلیمان علیہ السلام کے پیشہ اختیار کرنیکا سبب یہ ہوا کہ اُنکی عادت تھی کہ شب
کو وضع بدلکر جاتے اور لوگون سے پوچھتے کہ سلیمان کا کیا حال ہے لوگ تعریف کرتے غرض
اس سے یہ تھی کہ اگر کوئی بُری عادت معلوم ہو اُسے ترک کرون ایکدن فقیرانہ صورت
مین اُنکو حضرت جبرئیل علیہ السلام ملے جب اُنھون نے اُنسے سلیمان کا حال پُوچھا تو
اُنھون نے جواب دیا اُنمین سب باتین اچھی ہین لیکن یہ بُری بات ہے کہ بیت المال سے کھانا
کھاتے ہین صبحکو آپنے زنبیل بنانا سیکھا اور اسی کو پیشہ اختیار کرلیا اور حضرت سرورِ عالم
صلے اللہ علیہ وسلم نے سن شعور مین زراعت کی سوداگری بھی کی ہے ٹوپیان کھی سی مین
پھٹے پرانے کپڑون مین پیوند لگایا ہے ایک دن عکاشہ حاضر خدمت ہوے اُنکے ہاتھ مین
کپڑا تھا آپنے پوچھا یہ کپڑا کیسا ہے اُنھون نے عرض کیا ٹوپی سلوانے کیلیے لایا تھا
مگر موسیٰ خیاط نہین ملے آپنے کپڑا اُنسے لیکر ٹوپی سی دی وہ ٹوپی تبرکا اُنھون نے
سر پر رکھی اور برکت کے لیے اپنے کفن مین رکھوالی صحابہ بھی اکثر پیشہ ور تھے حضرت
نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عَلَیْکُمْ بِالْحِرْفَةِ فَاِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حِرْفَةٌ (تم پیشہ اختیار
کرو کیونکہ ہر نبی پیشہ ور تھا) اور فرمایا ہے اَلْحِرْفَةُ سُنَّةُ الْاَنْبِیَاءِ فَمَنْ تَرَكَ الْحِرْفَةَ فَقَدْ
تَرَكَ السُّنَّةَ (پیشہ انبیا کی سنت ہے جسنے پیشہ ترک کیا سنت کو ترک کیا) اور فرمایا ہے
اَلْحِرْفَةُ عَمَلُ الْاَنْبِیَاءِ (پیشہ کرنا انبیا کا عمل ہے) ایک درزی سے آپنے فرمایا اگر تو خیانت
نہ کرے تو تیرا پیشہ اچھا ہے اور ہر ٹانکے کے بدلے غازی کا ثواب پائیگا اور اگر کام کے
وقت اللہ کو بھی یاد کرے تو ہر ٹانکے کے بدلے ایک سال کے ثواب کا تجھکو استحقاق ہوگا
اور کپڑا بننے والے سے آپنے فرمایا تیرا پیشہ اچھا ہے اگر تو خیانت نہ کرے تجھے ہر تار کے
بدلے جنت مین ایک درجہ ملے گا اگر کام کرتے وقت اللہ کو بھی یاد کریگا تو حضرت شیث
علیہ السلام کے ثواب کا مستحق ہوگا اور آپنے بزاز سے فرمایا اگر تو جھوٹ نہ بولے اور ہر کپنے

کو نیا کھکر نہ بیچے تو تجھے حضرت صالح علیہ السلام کا ثواب ملیگا اور آپنے زمین کھودنے والے سے فرمایا اگر تو اللہ کا حق ادا کرتا ہے تو تجھے ہر بیلچے کے بدلے ایک بردہ آزاد کرنیکا ثواب ملیگا اور آپنے سوداگر سے فرمایا اگر تو زکوٰۃ دے اور نماز فوت نہ کرے تو تیرا کام اچھا ہے تو جسدن سفر مین ہوگا حج اور عمرہ کا ثواب پائیگا۔ وَمَنْ فَخْرِيْ اِثْنَانِ الْفَقْرُ وَالْجِهَادُ یہ حدیث سابق کا ٹکڑا ہے چونکہ آپ مرتبے مین سب انبیا سے زائد ہین اسی لیے پیشہ مین بھی اُنسے افزون ہین۔ فقر کو جہاد پر مقدم کیا ہے وجہ اُسکی یہ ہے کہ فقر نفس کے ساتھ جہاد کرنیکو اور جہاد کافرون سے لڑنے کو کہتے ہین اور جہاد نفس جہاد کفار سے مقدم ہے فقر دنیا مین مشکل اور آخرت مین شاد کرنیوالا ہے فقیر وہی ہے جسکے پاس کچھ نہو اور اُسکو حاجت بھی نہو اللہ تعالے فرماتا ہے وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاۤءُ (اللہ ہی غنی ہے اور تم سب فقیر ہو) اور دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ اِنْ يَّشَاۤءْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَاۤءُ (غنی وہ ہے کہ اگر چاہے تو سبکو ہلاک کرکے دوسری پیدا کرے) جاننا چاہیے کہ مال دنیا پر قدرت رکھنے والا اگر اُسے ترک کرے تو اُسکو زاہد کہتے ہین اور جسکے پاس سرے سے مال ہی نہو اُسے فقیر کہتے ہین فقیری تین قسمین ہین (۱) جو صاحب مال نہو مگر اُسکا طالب ہو اُسے فقیر حریص کہتے ہین (۲) جو نہ طالب ہو نہ کسیکا دیا ہوا لے اُسے زاہد کہتے ہین (۳) جو طالب نہو لیکن اگر کوئی دے تو لے اُسے فقیر قانع کہتے ہین اللہ تعالے فقرا کی تعریف مین لِلْفُقَرَاۤءِ الْمُهَاجِرِيْنَ فرماتا ہے فقر دنیا مین مشقت اور آخرت مین مسرت ہے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَكْثِرُوْا مَعْرِفَةَ الْفُقَرَاۤءِ وَاتَّخِذُوْا عِنْدَهُمُ الْاَيَادِيَ فَاِنَّ لَهُمْ دَوْلَةً (فقرا سے دوستی زیادہ کرو اور اُنکے پاس بیٹھو کیونکہ وہ صاحب دولت ہین) صحابہ نے عرض کیا وہ کیونکر صاحب دولت ہوسکتے ہین آپنے فرمایا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قِيْلَ لَهُمْ اُنْظُرُوْا مَنْ اَطْعَمَكُمْ كِسْرَةً وَّاَسْقَاكُمْ شَرْبَةً وَّكَسَاكُمْ ثَوْبًا فَاتَّخِذُوْا يَدَهٗ ثُمَّ اَفِيْضُوْا بِهٖ اِلَى الْجَنَّةِ (قیامت کے دن فقرا سے کہا جائیگا جسنے تمکو دنیا مین کھانا کپڑا یا پانی مال دیا ہے اُسکو تلاش کرکے

جنت مین لیجاو) پھر آپ نے فرمایا الا اخبرکم عن ملوک الجنۃ قالوا بلی یا
رسول اللہ قال ھم الفقراء الذین لا یزوجون المنعمات ولا یفتح لھم ابواب
المسددۃ یموت احدھم وحاجتہ احدھم یتلجلج فی صدرہ لو اقسم علی اللہ
لابرہ (کیا مین تمھین جنت کے بادشاہون کی خبر نہ دون صحابہ نے عرض کیا ضرور
دیجیے آپنے فرمایا وہ فقیر ہین جنکو امیر اپنی لڑکیان نہین دیتے اور اُنکے لیے دروازے
نہین کھولتے اگرچہ وہ مرھی جائین یعنے امرا اُن کی ذرا بھی پروا نہین کرتے اور
بعض فقرا ایسے ہین جنکی صورت سوال ہی اُنکی حاجت اُنکے دلمین کھولتی ہی
امرا اُنکو دیکھکر مُنھ پھیر لیتے ہین۔ اور اللہ کے نزدیک اُنکا یہ مرتبہ ہی کہ جس بات پر
وہ قسم کھالین اللہ اُنھین کی قسم کے مطابق کردیتا ہی) اور آپنے فرمایا ہی اللہ عیالدار
درویش کو دوست رکھتا ہی چونکہ فقرا اللہ کو پسند ہی اسلیے اپنے خاص بندونکو عطا
کرتا ہی اور آپنے حضرت بلال رض سے فرمایا کوشش کر کہ تو دنیا سے فقیر ہو کر جائے
نہ مالداری کی حالت مین اور فرمایا ہی میری اُمت کے درویش امرا سے پانچسو برس
پہلے جنت مین داخل ہونگے اور ایک روایت مین چالیس سال بھی آئے ہین حضرت
عیسی علیہ السلام کا ایک سوتے شخص پر گذر ہوا اُسکا ہاتھ ہلا کر کہا اُٹھ اللہ کی یاد کر
اُسنے کہا آپ مجھ سے خیر نہون کیونکہ مین نے دنیا کو اہل دنیا کے لیے چھوڑ دیا ہی آپنے
کہا تو تو آرام کر اور حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی الفقر شین فی الدنیا
وزین فی العقبے (فقر دنیا مین عیب اور عقبی مین زینت ہی) اور فرمایا ہے للفقراء عند اللہ
اجر کبیر (فقرا کے لیے اللہ کے پاس بڑا اجر ہے) اور فرمایا ہے للفقراء الصابرین
عند اللہ اجر بغیر حساب (صابر فقرا کے لیے اللہ کے پاس بےحساب اجر ہے
اور فرمایا ہے فقرا قیامت کے دن اللہ کے جلیس ہونگے اور فرمایا ہے کہ میری
اُمت کے فقرا سب سے پہلے جنت مین جائینگے اور فرمایا ہی کہ میری اُمت کے فقرا
سے براق پر سوار ہو کر جنت مین جائینگے اور ہر فقیر کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہٹو بچو کہتے
ہونگے اور اغنیا اُنکے مراتب دیکھکر کہینگے کاش ہم بھی دنیا مین فقیر ہوتے اور

فرمایا ہے فقر غنا سے بہتر ہے اور فرمایا کہ حضرت سلیمان اور حضرت یوسف علیہما السلام وارث ملک ہونے کی وجہ سے انبیا سے چالیس برس بعد جنت مین داخل ہونگے اور فرمایا ہے فَضْلُ الفُقَرَآءِ عَلَی الاَغْنِیَاءِ کَفَضْلِی عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِ اللّٰہِ (فقر کو اغنیا پر ایسی بزرگی حاصل ہے جیسے مجھے تمام خلق پر) اور فرمایا ہے اے عائشہ اگر تم قیامت مین میری ہمنشینی چاہتی ہو تو تمکو دنیا مین روٹی کا ٹکڑا بقدر سد رمق کے کافی ہے مثل سوار کے توشہ کے اور اغنیا کی صحبت مین نہ بیٹھو اور جبتک کپڑے مین پیوند نہ لگا لو نہ بدلو اور فرمایا ہے سَادَاتُ المُؤْمِنِیْنَ فِی الجَنَّۃِ مَنْ اِذَا تَغَدّٰی لَمْ یَجِدْ عَشَاءً وَاِذَا سْتَقْرَضَ لَمْ یَجِدْ قَرْضًا وَلَیْسَ لَہٗ فَضْلُ کِسْوَۃٍ اِلَّا مَا یُوَارِیْہِ وَلَمْ یَقْدِرْ عَلٰی اَنْ یَّکْسِبَ مَا یُغْنِیْہِ یُمْسِیْ مَعَ ذٰلِکَ وَیُصْبِحُ رَاضِیًا عَنْ رَّبِّہٖ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّہَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا (فقرا مومنین جنت مین ہونگے جنکی صفت یہ ہے کہ اگر صبح کو ملا تو رات کو فاقہ قرض مانگے نہ ملے ستر پوشی سے زائد کپڑا نہو کسب معاش پر قادر نہ ہو اسی حالت مین صبح سے شام اور شام سے صبح کرتے ہین اور اللہ سے راضی ہین شکایت نہین کرتے ایسے لوگ انکے ہمنشین ہین جنپر اللہ نے انعام کیا ہے جو نبیون صدیقون شہیدون صالحون سے ہین اور ایسے لوگ اچھے رفیق ہین) اور فرمایا ہے مَنْ اَھَانَ فَقِیْرًا مِنْ قِبَلِ فَقْرِہٖ وَاَکْرَمَ غَنِیًّا مِنْ قِبَلِ غِنَائِہٖ فَھُوَ مَلْعُوْنٌ لَا یُصِیْبُہٗ مِنْ شَفَاعَتِیْ (جسنے فقیر کی فقر کے سبب سے اہانت اور مالدار کی مال کی وجہ سے بزرگی کی وہ ملعون ہے اسکو میری شفاعت نصیب نہوگی) اور فرمایا ہے ثَلٰثَۃٌ یَدْخُلُوْنَ الجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ رَجُلٌ غَسَلَ ثَوْبَہٗ فَلَمْ یَجِدْ خَلَقًا وَرَجُلٌ لَمْ یَنْصِبْ عَلٰی مُسْتَوْقَدٍ قِدْرَہٗ وَرَجُلٌ دَعَا بِمَاءٍ وَلَمْ یُقَلْ اَیُّ مَا تُرِیْدُ (تین شخص جنت مین بےحساب داخل ہونگے (۱) جسنے کپڑا دھو کر پہنا اور دوسرا کپڑا اسکے پاس نہین ہے (۲) جسکا چولھا کبھی گرم نہوتا ہو کہ پکا کر کھائے (۳) جو پانی مانگے اور کوئی اسکو جواب نہ دے کہ کیا چاہتا ہے) خود حضور کے پاس کبھی صرف پیراہن ہوتا

ازار نہوتی اور کبھی صرف ازار ہوتی پیراہن نہوتا ایک بار آپکے پاس صرف پیراہن تھا سائل نے سوال کیا آپنے اُسے دیدیا اور حجرے مین برہنہ بیٹھ رہے جب نماز کا وقت آیا لوگ آپکے منتظر رہے جب تاخیر ہوئی تو دریافت سے حال معلوم ہوا فوراً حضرت ابوبکر صدیق رض نے پیراہن اور ازار اپنے گھر سے لاکر حاضر کیا آپ اُسے پہنکر باہر تشریف لائے اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا (آپ اسقدر ہاتھ دراز نہ کرین کہ خود تنگدل ہوجائین) مشہور ہو کہ آپکی وفات کے بعد شاہ روم نے حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین ستر ہزار دینار نذر بھیجے آپنے سب مساکین کو تقسیم کرا دیے اور خود اپنی چادر مین پیوند لگا رہی تھین خادمہ نے کہا کیا ہوتا اگر آپ اسمین سے ایک چادر بنا لیتین آپنے فرمایا یہ پیوند لگی ہوئی چادر ابھی سات دن تک کام دے سکتی ہو اسکے بعد اللہ اور دیدے گا منقول ہو کہ جب آپ غزا سے واپس آتے تو کچھ دیر مسجد مین قیام فرماتے تھے اسکی اتباع مسلمانونکو لازم ہو جب آپ سفر سے واپس آتے تو پہلے مسجد مین قیام کرتے پھر اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے یہان جاتے پھر اپنے مکان تشریف لاتے ایکبار اسی عادت کے مطابق آپ سفر سے واپس آکر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے یہان گئے وہان سو ہزار دینار کا مال شاہ حبش نے بمنت تمام نذرانہ بھیجا تھا اُسے موجود دیکھکر آپ کبیدہ ہوکر لوٹ آئے جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اُسکو مساکین پر تقسیم کرا دیا تو آپ خوش خوش اُنکے یہان تشریف لے گئے اور فرمایا اے فاطمہ رض ہمارا فخر فقر ہے نہ زر و سیم۔ ایکدن چند اصحاب نے حاضر خدمت ہوکر عرض کیا کہ خرما کھاتے کھاتے ہم اُکتا گئے ہین اب تو روٹی ملنے کی تمنا ہے آپنے کہا بیٹھو اور خود تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا خرما اللہ کی بڑی نعمت ہے تم اُسکی شکایت کرتے ہو آگاہ ہوجاؤ کہ خود میرے یہان دو مہینے سے کچھ نہین پکا ہی دنیا مین اگر عیش کروگے تو وَمَا لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ عقبیٰ مین تم کو کچھ نہ ملے گا ایک بار حضرت فاطمہ رض آپکے لیے روٹی لائین آپنے فرمایا اِنَّ اَوَّلُ طَعَامٍ

دَخَلَ فِیْ فَمِ اَبِیْکَ بَعْدَ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ ھٰذَا (تین دن کے بعد جو طعام تیرے باپ کے
پیٹ مین جاتا ہے یہ ہے) آپنے فرمایا ہے اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحَبَّنِیْ فَارْزُقْهُ الْعَفَافَ وَالْکَفَافَ
وَمَنْ اَبْغَضَنِیْ فَاَکْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ (اے اللہ جو مجکو دوست رکھے اسکو بقدر عفاف
اور کفاف کے رزق دے اور جو مجھ سے دشمنی رکھے اُسے بکثرت مال اور اولاد دے)
اور فرمایا ہے اَللّٰھُمَّ تَوَفَّنِیْ فَقِیْرًا وَلَا تَوَفَّنِیْ غَنِیًّا وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَةِ الْمَسَاکِیْنِ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ (اے اللہ فقیری کی حالت مین مجکو دنیا سے ملانا امیری کی حالتمین نہ
وفات دینا اور مساکین کے گروہ کے ساتھ میرا حشر کرنا) اور فرمایا ہے مَنْ اَنْفَقَ
دِرْھَمًا عَلَی الْفُقَرَاءِ حَرَّمَ اللّٰهُ جَسَدَهٗ عَلَی النَّارِ (جسنے ایکدرم بھی فقیر کو دیا اللہ
اُسکے جسم پر آتش دوزخ کو حرام کرتا ہے) اور فرمایا ہے درویشون کی دوستی جنت کی کنجی ہے
اور فرمایا ہے مَا مِنْ مُسْلِمٍ فَقِیْرٍ یَدْخُلُ سُوْقًا مِنَ الْاَسْوَاقِ فَرَاٰی شَیْئًا یَشْتَھِیْ
لَیْسَ عِنْدَهٗ مَا یَشْتَرِیْ بِهٖ فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ اِلَّا کَانَتْ لَهٗ خَیْرًا مِّنْ مِائَةِ اَلْفِ دِرْھَمٍ
یَتَصَدَّقُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ (جب مسلمان فقیر بازارون مین سے کسی بازار مین گذرتا ہے
اور کسی چیز کے خریدنے کو اُسکا دل چاہتا ہے مگر دام نہونے کی وجہ سے صبر
اور پرہیز کرتا ہے تو ہزار درم صدقہ کرنے سے زائد ثواب پاتا ہے) اور فرمایا ہے مَا
مِنْ فَقِیْرٍ رَضِیَ بِفَقْرِہٖ اِلَّا کَانَتْ لَهٗ بِکُلِّ یَوْمٍ اَجْرُ شَھِیْدٍ وَکَانَ اٰمِنًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنَ الْعَذَابِ
الشَّدِیْدِ (نہین ہے کوئی فقیر جو اپنے فقر پر راضی ہوگیا کہ ہر دن کے عوض مین ایک
شہید کا ثواب پاتا ہے اور قیامت مین سخت عذاب سے محفوظ ہوجاتا ہے) اللہ تعالے
فرماتا ہے وَاِذَا جَآءَکَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
جب آپکے پاس وہ لوگ آوین جو ہماری آیتون پر ایمان لائے ہین تو اُن سے کہدیجیے
تمپر سلامتی ہے) اسکا شان نزول یہ ہے کہ امرا غربا سب آپکی خدمتمین حاضر ہوتے
تھے اور نشست سب کی ایک جگہ ہوتی تھی اُمرا نے اسکو ناپسند کرکے عرض کیا کہ
ہم اشراف قریش ہین آپ ہماری حاضری کے لیے کوئی خاص دن مقرر کرین
اُسدن سوا ہملوگونکے کوئی نہ آنے آپ چونکہ ایمان لانے کے لیے حریص تھے اصحاب سے اُس

امر مین مشورہ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق آپنے فرمایا کہدو کہ ایکدن
یہ آیا کرین اور دوسرے دن وہ۔ جب سب لوگ چلے گئے تو یہ آیت اُتری وَلَا
تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِیِّ (آپ اُن لوگو نکو اپنے سے
دور نہ کرین جو دن رات اللہ سے مناجات کرتے ہین) اُسکے نازل ہونے سے وہ بات
جاتی رہی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنی رائے دہی پر خجالت ہوئی پھر اُمرا نے
پیام بھیجا کہ اگر ہمارے آنے کے لیے دن خاص نہین ہوسکتا تو ایکدن آپ ہمارے
یہان تشریف لایا کرین اور ایک دن اپنے در دولت مین لوگون سے ملین تاکہ امیر
غریب برابر فیض صحبت حاصل کرین آپنے قبول فرمایا دوسرے دن اُنکے یہان چلنے
کا ارادہ کیا فقرا کو جب یہ خبر معلوم ہوئی تو شکستہ دل ہوے حضرت جبرئیل آئے اور حکم
الٰہی سنایا وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ (روکو اور جبر کرو اپنے
نفس پر فقرا کی معیت اور مصاحبت پر جو اپنے رب کو یاد کرتے ہین) جب امرائے قریش
کو یہ خبر معلوم ہوئی تو پیام بھیجا کہ اگر اللہ کا حکم نہین ہے تو ہم خود حاضر ہوتے ہین اور
اُن غربا کے پاس بیٹھین گے مگر اتنی عرض ہے کہ کلام کرتے وقت آپ ہماری جانب
خطاب فرمایا کرین آپ خاموش رہے یہ آیت نازل ہوئی لَا تَعْدُ عَیْنَاكَ (آپ
فقرا کی جانب سے آنکھ نہ پھیرے) اس واقعہ کے بعد سے آپ کی یہ حالت تھی کہ جب
کسی درویش کو دیکھتے فرماتے یاتی مَن اَوْصَانِی رَبِّی (میرے پاس آو اللہ نے تمھارے
لیے مجکو وصیت کی ہے) اور دنیا دارون سے اعراض کرکے فقر کو ہمیشہ اختیار فرمایا۔ آیت
سابقہ مین آیا تنا سے وہ آیتین مراد ہین جو وحدانیت باری تعالے پر دال ہین اور
آپ کو سلام علیکم کا حکم دیا گیا تاکہ فقرا علیك السلام جواب مین کہین اور فقرا کو بہشت
تو اب ملین دلکی ادا کے فرض یعنے جواب سلام کے عوض مین اور دنکی اتباع سنت
کے۔ آپ کی عادت مین یہ امر داخل تھا کہ پہلے خود سلام کرتے تھے پھر اللہ تعالےٰ
نے فرمایا کَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ (اُنسے کہدو کہ اللہ نے تمھارے لیے اپنی
ذات پر رحمت واجب کرلی ہے) فقرا کو اس سے بڑھکر کون خوشی ہوسکتی ہے کہ رحمت الٰہی انکے

شامل حال ہی جب آیت وَ رَبُّكَ الْغَفُوْرُ (اے محمد تیرا رب غفور ہی) نازل ہوئی
تھی خوشی مین آپ اسکو پڑھتے تھے اور جھومتے تھے ستر بار آپنے یہ آیت پڑھی اور
جھومے اتباع نبوی مین فقرا کو بھی اسپر سرور کرنا چاہیئے اور انکا سرور یہ ہی کہ
فقر مین اتباع سنت کا پورا خیال کرین - حدیث مین ہی کہ مان باپ کی رحمت
سے سو حصہ زائد اللہ اپنے بندون پر رحمت کرتا ہی اور اسکی تقسیم یون ہی کہ ایک حصہ
دنیا مین اور ننانوے حصہ عقبیٰ مین رحمت الٰہی شامل حال ہوگی اور آخرت کے ننانوے
حصون کی تقسیم یون ہی کہ نو حصہ تمام عالم کے لیئے حتی کہ کفار اور شیطان بھی اس رحمت
کو دیکھکر بخشش کی امید کرینگے اور نوے حصے خاص فقرا کے لیئے ہونگے فقرا انھین
لوگون کا کام ہے جو اللہ کے خاص بندے ہین حدیث مین ہے کَادَ الْفَقْرُ
اَنْ يَّكُوْنَ كُفْرًا (فقر کفر بھی ہو جاتا ہی) فقیر کو امور ذیل سے پرہیز کرنا چاہیئے ورنہ
فقر حاصل نہوگا (۱) مردے کے پاس کھانا کھانا (۲) کھڑے ہوکر ازار پہننا (۳) بیٹھکر
دستار باندھنا (۴) زیر ناف کے بال قینچی سے کترنا (۵) لوٹے کی ٹونٹی سے پانی پینا
(۶) نعلین کی تلی کیطرف دیکھنا (۷) نماز مین کاہلی کرنا (۸) لوگونکو تنگ کرنا (۹)
جھوٹ کی عادت رکھنا (۱۰) والدین کو نام لیکر پکارنا (۱۱) کچی پیاز یا کچا لہسن کھانا
(۱۲) پیر کے آگے چلنا (۱۳) استاد کی بیحرمتی کرنا (۱۴) گھر کی چوکھٹ پر بیٹھنا (۱۵)
زنا کرنا (۱۶) تراشہ قلم پر بیٹھنا (۱۷) بغیر ہاتھ دھوئے کھانا (۱۸) ادائے فجر کے بعد
بہت جلد مسجد سے بھاگنا (۱۹) پتیلی مین کھانا (۲۰) کھڑے ہوکر کنگھا کرنا (۲۱) سویرے
بازار مین گھومنا (۲۲) برہنہ پیشاب کرنا (۲۳) لیٹ کر کھانا کھانا (۲۴) برہنہ پھرنا
(۲۵) محتاجون سے روٹی خریدنا (۲۶) والدین کی بددعا لینا (۲۷) گھر کا جالا
نہ چھڑانا (۲۸) برتن کھلے رکھکر سونا (۲۹) پہنے پہنے کپڑا سلوانا (۳۰) دامن سے
منھ پوچھنا (۳۱) ہر چیز سے خلال کرنا (۳۲) گلیون مین کھانا **مترجم کہتا ہی**
ہمارے زمانے مین مکاری دغابازی غیبت زیادہ کرنیوالے اپنے کو جہلا مین فقیر اور
عالم مشہور کرکے دنیا کماتے ہین کسی بازار مین مسجد پیشہ مقرر کرکے آپنے متبعین کی ذریعہ سے

خود لیتے ہین کہین دلالون کے ذریعہ سے کام نکالتے ہین بظاہر مقدس صورت
بنا کر صندلی عمامہ مزین عبا اور مخملی زیرپائی پہنتے ہین بزرگان دین اور اکابر
علماکے جھوٹے عیوب اپنے معتقدون کے سامنے اپنی وقعت زیادہ کرنے کے
لیے بیان کرتے ہین اللہ تمام مسلمانون کو ایسے افعال و حرکات سے بچائے اور
ان جھوٹے فقیرون کی صحبت سے محفوظ رکھکر اپنے خاص بندون کی اتباع نصیب کرے

المجلس الثالث عشر فی فضیلۃ المحرم المکرم و صومہ

تیرھوین مجلس محرم الحرام اور اُسکے روزے کی فضیلت مین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عَنۡ عُثۡمَانَ بۡنِ عَفَّانٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ
اَکۡرِمُوۡا شَہۡرَ اللّٰہِ الۡمُحَرَّمَ فَمَنۡ اَکۡرَمَ الۡمُحَرَّمَ اَکۡرَمَہُ اللّٰہُ بِالۡجَنَّۃِ وَنَجَّاہُ مِنَ النَّارِ
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
بزرگی کرو خدا کے مہینہ محرم کی جسنے محرم کی بزرگی کی اللہ جنت مین اُسے بزرگ بنایا
کریگا اور دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھیگا، اِس حدیث کے راوی جامع القرآن باحیا
ہین حدیث مین ہے کہ اُنسے فرشتے حیا کرتے ہین یہ ایسے باحیا ہین کہ چالیس برس تک
اُنھون نے اپنی شرمگاہ کو نہین دیکھا اور فرمایا مجھے شرم آتی ہے کہ اللہ مجھے دیکھے اور مین
اُسکو دیکھون اَکۡرِمُوۡا شَہۡرَ اللّٰہِ الۡمُحَرَّمَ یہ حدیث کا پہلا ٹکڑا ہے اکرام کثرت عبادت کی
جانب اشارہ ہے اور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنۡ صَامَ اٰخِرَ یَوۡمٍ
مِنۡ ذِی الۡحِجَّۃِ وَاَوَّلَ یَوۡمٍ مِنَ الۡمُحَرَّمِ فَکَاَنَّمَا صَامَ الدَّہۡرَ کُلَّہٗ وَغُفِرَ لَہٗ ذُنُوۡبُ سِتِّیۡنَ
سَنَۃً (جسنے ذیحجہ کے آخر دن اور محرم کے پہلے دن روزہ رکھا تو گویا اُسنے سال بھر روزہ

رکھا اور اسکے ساٹھ برس کے گناہ بخشے گئے، اور فرمایا ہے مَنْ صَامَ اَوَّلَ يَوْمٍ مِّنَ الْمُحَرَّمِ
وَالْعَاشِرَ مِنْهُ وَالْاٰخِرَ مِنْهُ بَنَى اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ فِي الْجَنَّةِ ثَلٰثِيْنَ مَدِيْنَةً فِيْ
كُلِّ مَدِيْنَةٍ ثَلٰثُوْنَ قَصْرًا فِيْ كُلِّ قَصْرٍ ثَلٰثُوْنَ صُفَّةً فِيْ كُلِّ صُفَّةٍ مِثْلُ الدُّنْيَا فِيْهَا
مِنَ الْاَشْجَارِ وَالْاَنْهَارِ وَالسَّرِيْرِ وَالْمَوَائِدِ وَالْحُوْرِ وَالْغِلْمَانِ وَالْوِلْدَانِ جسنے
پہلی دسوین آخری دن محرم کے روزہ رکھا اللہ تعالے اسکیلیے جنت مین تیس گھر بناتا ہے ہر گھر
مین تیس محل ہوتے ہین ہر محل مین تیس صفے ہوتے ہین ہر صفے مین درخت اور
نہرین اور تخت اور تکیہ گاہ اور حورین اور غلمان اور لڑکے ہوتے ہین، اور فرمایا ہے
مَنْ صَامَ عَشَرَةَ اَيَّامٍ مِنْ اَوَّلِ الْمُحَرَّمِ فَكَاَنَّمَا عَبَدَ اللّٰهَ عَشَرَةَ اٰلَافِ سَنَةٍ
قَامَ لَيْلَهَا وَصَامَ نَهَارَهَا جسنے اول محرم مین دس روزے رکھے گویا اسنے دس ہزار
برس اسطرح عبادت کی کہ رات کو قیام کیا اور دن کو روزہ رکھا، اور فرمایا ہے جو شخص
دوزخ کی آگ اپنے اوپر حرام ہونا چاہے وہ محرم کے روزے رکھے اور فرمایا ہے اللہ
نے اس مہینہ کو سب مہینون مین برگزیدہ بنایا ہے اور فرمایا ہے محرم کا ایک روزہ
ایک سال کی عبادت سے زائد ہے اور فرمایا ہے محرم کے مہینے مین شب جمعہ کو عبادت
کرنیوالا ایسا ہے گویا اسنے شب قدر پائی اور ہر رات کے بدلے انسانون اور پریون
کی عبادت کا ثواب پاتا ہے اور فرمایا ہے کہ محرم کی پہلی رات مین آٹھ رکعت نماز چار سلام
سے اسطرحپر کہ ہر رکعت مین بعد فاتحہ دس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھنے والے کو اللہ
بخشدیتا ہے اور فرمایا جو شخص یہ نماز ہر مہینہ کی پہلی رات کو پڑھے وہ اور اسکا مال
اور اولاد بلاؤن سے محفوظ رہے گا اور ہر رکعت کے بدلے ایک سال کی عبادت
کا ثواب پائیگا اور فرمایا ہے جو شخص محرم کی پہلی رات کو چار رکعت اسطرحپر کہ ہر رکعت
مین بعد فاتحہ تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے ہر رکعت کے بدلے چالیس ہزار برس
کی عبادت کا ثواب پائیگا اور فرمایا جو شخص محرم کی پہلی رات مین دو رکعت اسطرحپر
کہ ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے سورہ انعام پڑھے تمام گناہون سے یون پاک ہوگا
جیسے ابھی پیدا ہوا ہے اور ہر حرف کے بدلے جنت مین ایک حور پائیگا اور فرمایا ہے

جو شخص محرم کی پہلی تاریخ دن کو دو رکعت نماز پڑھے اور سلام کے بعد تین بار یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَبَدُ الْقَدِيْمُ وَهٰذِهٖ سَنَةٌ جَدِيْدَةٌ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ فِيْهَا الْعِصْمَةَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَاَوْلِيَاءِ الشَّيْطَانِ وَالْاَمَانَ مِنَ السُّلْطَانِ وَمِنْ شَرِّ مِنَ الْبَلَايَا وَالْاٰفَاتِ وَاَسْاَلُكَ الْعَوْنَ وَالْعَدْلَ عَلٰى هٰذِهِ النَّفْسِ الْاَمَّارَةِ بِالسُّوْءِ وَالْاِشْتِغَالِ بِمَا يُقَرِّبُنِيْ اِلَيْكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اللہ تعالی اُسکی محافظت کے لیے ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے جو سال بھر تک شیاطین کو اُس سے دور رکھتا ہے اور طاعت الٰہی مین مدد دیتا ہے اور فرمایا ہے کہ جو شخص پہلی محرم کو بارہ رکعتین اسطرحپر کہ ہر رکعت مین بعد فاتحہ سات مرتبہ سورہ اخلاص پڑھتا ہے دس ہزار برس کی عبادت کا ثواب پاتا ہے اور ہر سورہ اخلاص کے عوض مین اسکے لیے جنت مین ایک قصر بنایا جاتا ہے کہ اُسمین بہت سے قصر ہوتے ہین اور ہر دو قصر کے درمیان مین دس برس کی مسافت ہوتی ہے اور یہ سب بجد نعمتون سے پُر ہوتے ہین۔ اور فرمایا ہے جو شخص محرم کے ہر جمعہ مین چار رکعت اسطرحپر کہ ہر رکعت مین فاتحہ کے بعد اکتیس بار سورہ اخلاص پڑھے تو گویا اُسنے تمام آسمانی کتابون کو پڑھا اور اُنکی ہر آیت کے بدلے مین ایک بردہ آزاد کیا۔ اللہ تعالے فرماتا ہے اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ سال کے مہینے اللہ کی کتاب مین گنتی کی رو سے بارہ ہین اُسدن سے جب اللہ نے آسمانون اور زمین کو پیدا کیا اُنمین چار مہینے حرمت والے ہین یہ حکم مضبوط ہے پس ان چار مہینون مین اپنی ذاتون پر ظلم نہ کرو ان چار معظم مہینون کی تفصیل اس حدیث سے ثابت ہے ثلثة متصلة ذی القعدة وذی الحجة والمحرم وواحد فرد وهو رجب تین مہینے متصل ہین ذی القعدہ ذی الحجہ محرم الحرام اور ایک تنہا ہے اور وہ رجب کا مہینہ ہے، کفار تیرہ مہینے کہتے ہین اسی لیے بتا دیا گیا کہ یہ حکم یعنے سال کے بارہ مہینے ہین مضبوط ہے کفار کے قول کے مطابق تیرہ مہینے نہین ہوسکتے ہر مسلمان کو لازم ہے کہ سال کے ہر مہینہ مین گناہ سے باز رہے اور یہ تو فرض ہے کہ ان چار مہینون مین گناہ

نہ کرے یہ بھی ہوسکتا ہو کہ ان چار مہینون مین گناہ کرنیکی سزا زائد ہوا اسی سے معلوم ہوتا ہو کہ ان مہینون مین نیک کام کرنیکا بھی ثواب زائد ملیگا حضرت سرورعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو جو کوئی ان مہینون مین سے کسی دن روزہ رکھے گا گویا اسنے علاوہ ان ماہ کے ایک مہینہ کے روزے رکھے اور جو کوئی ان مہینون مین پنجشنبہ جمعہ شنبہ کو متصل تین روزے رکھے اسکو سات سو برس کی عبادت کا ثواب ملیگا اور بقدر سات برس کی راہ کے دوزخ اس سے دور کیجائیگی ـ **سوال** وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَارِدُھَا سے ثابت ہو کہ سب دوزخ پر سے گذرینگے پس کیونکر ممکن ہو کہ دوزخ بقدر سات سو برس کی راہ کے دور ہو جاے **جواب** جب یہ شخص پلصراط پر سے جو دوزخ پر ہو گذریگا تو حکم الٰہی ہو گا کہ دوزخ اس سے سات سو برس کی راہ کے بقدر نیچے ہو جا ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاٰخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا و ترحمنا لنکونن من الخاسرین ـ

المجلس الرابع عشر فی فضیلۃ یوم عاشورا و فیہ شہادۃ امیرالمومنین حسن و حسین

چودھوین مجلس یوم عاشورا کی فضیلت اور شہادت حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کے بیان مین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ ثَوَابَ عِبَادَۃِ سِتِّیْنَ سَنَۃً قَامَ لَیَالِیْھَا وَصَامَ نَھَارَھَا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہو کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو عاشورا کے دن روزہ رکھنے والے کو ایسے ساٹھ برس کی عبادت کا ثواب ملتا ہو جسمین رات کو عبادت کی ہو اور دن کو روزہ رکھا ہو) اس حدیث کے راوی کی شان مین آپنے فرمایا ہو اَفْقَہُ النَّاسِ اَخِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ سب سے زائد فقیہ میرے بھائی عبداللہ بن عباس ہین، اسی عاشورا کے دن حضرت آدم علیہ السلام روزہ فرض ہوا اور اگلی تمام متوفین

اُسدن روزہ فرض تھا اور سب کے لیے یہ دن عید اور خوشی کا مانا گیا اُسدن کو عاشورار
اسلیے کہتے ہین کہ دو ہزار پیغمبرون کی ولادت اسی دن ہوئی ہی اور بعض کے نزدیک
اسی دن دو ہزار پیغمبرون نے مرتبہ پیغمبری پایا ہی اور بعض کے نزدیک اسی دن دو ہزار
پیغمبرون کی دعا قبول ہوئی اور بعض کے نزدیک اسی دن اللہ نے عرش و کرسی
لوح و قلم بہشت آدم حوا ارواح زمین و آسمان دس چیزونکو پیدا کیا ہی اور بعض
کہتے ہین کہ عاشورار لفظ سریانی ہی چونکہ یہ دن جامع برکات ہی اُسی لیے اہل عرب
نے اسکو عاشورار کے نام سے مشہور کیا حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی
لَوْ اَنْفَقَ مُؤْمِنٌ بِمِلَاءِ الْاَرْضِ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ فَضِيلَةَ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَمَنْ صَامَ
فِيْهِ فُتِحَتْ لَهٗ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ اگر مومن زمین بھر
سونا خرچ کرے تو بھی عاشورار کی فضیلت نہ پا سکے گا اُسدن اُنکے لیے جنت کے آٹھون
دروازے کھولدیے جاتے ہین جس دروازے سے چاہین جنت مین داخل ہون
اور فرمایا جو کوئی عاشورار کے دن روزہ رکھے وہ اپنے قضا شدہ روزے اور فوت
شدہ صدقات کو پائیگا اور نیک کام کرنے والا شب قدر کا ثواب پائیگا اور جو اپنے
اعضا کو بُرے کام سے بچائے اللہ اُسکے جوارح کو دوزخ سے بچائیگا اور اسدن اللہ کے
خوف سے رونے والا گناہون سے پاک ہوگا اور عابدون کی عبادت کا ثواب پائیگا
اُسدن جو اپنے بھائی مسلمان سے مصافحہ کرے فرشتے اُس سے مصافحہ کرینگے اور جو اپنے
بھائی مسلمان کی اچھی باتون سے قدر کرے اللہ اُسکی قبر مین جنت کی کھڑکی کھولیگا منقول
ہے کہ ایک بار مدینۂ منورہ مین پہر دن چڑھے گواہی گذری کہ آج دسوین محرم ہی آپنے ندا
کردی کہ آج یوم عاشورار ہی اب سے شام تک کھانا پینا اسدن کی تعظیم سے ترک کرین
حضرت کثیر بن سلیم رضی اللہ عنہ حضرت انس بن مالک کی عیادت کو عاشورار کے
دن گئے انکو روتے دیکھکر سبب پوچھا انھون نے کہا اس صدمہ مین روتا ہون کہ
علالت کی وجہ سے آج روزہ نہ رکھ سکا آجکے دن کی تعریف مین حضرت سرور انبیا
علیہ التحیۃ والثنا نے فرمایا ہی مَنْ صَامَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ اَبَدًا جسنے عاشورار

کے دن روزہ رکھا اسکو دوزخ کی آگ مس نہ کریگی، مجھے اپنی بدقسمتی پر رونا آرہا ہے
حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عاشورا کے دن قرآن کی دس آیتیں پڑھنے
والا تمام سال کی تلاوت کا ثواب پاتا ہے اور آجکی ایک نیکی ہزار نیکی کے برابر ہے آجکے
روزہ دار کو ہر ساعت کے عوض میں سات سو برس کی عبادت کا ثواب ملتا ہے اور
گناہوں سے بالکل پاک ہوجاتا ہے اللہ اسکو زحمتوں سے بچاتا ہے آجکے دن جو کوئی
چار رکعت نماز اسطرح پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے پچاس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے
تو اللہ اسکے پچھلے اور اگلے پچاس پچاس برس کے گناہ معاف کردیتا ہے اور ملاء اعلیٰ
میں اسکے لیے نور کے ہزار ممبر بناتا ہے جو کوئی آجکے دن چار رکعت اسطرح پر کہ
ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد پندرہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے اور اسکا ثواب حضرت
حسنین رضی اللہ عنہما کی ارواح طاہرہ کو بخشے تو قیامت میں یہ دونوں اس شخص کی
شفاعت کرینگے حضرت شبلی رحمہ اللہ نے یہ نماز پڑھی تھی ان دونوں حضرات نے
خواب میں آکر انسے کہا تمنے ہمیں اس نماز کا ثواب بخشا ہے ہم بشارت دیتے ہیں کہ
قیامت میں ہم شفاعت کرکے تمھیں جنت میں لیجاینگے اور کچھ تمھیں پر موقوف نہیں
بلکہ ہر ایسا کرنے والے کی شفاعت کرینگے۔ عاشورا کے دن اس دعا پڑھنے والے کو اللہ
نظر رحمت سے دیکھے گا اور اسپر عذاب نہ کریگا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
الْعَلِیُّ الْاَعْلٰی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَہُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰی
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ دَعَاکَ فَاَجَبْتَہٗ وَاٰمَنَ بِکَ فَھَدَیْتَہٗ وَرَغِبَ اِلَیْکَ فَاَعْطَیْتَہٗ
وَتَوَکَّلَ عَلَیْکَ فَکَفَیْتَہٗ وَاقْتَرَبَ مِنْکَ فَاَدْنَیْتَہٗ اَللّٰھُمَّ اَمْدِدْ بِعَیْشِیْ مَدًّا
وَاجْعَلْ لِیْ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ وُدًّا اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْاَلُکَ الْاِیْمَانَ بِکَ وَنَسْاَلُکَ
الْفَضْلَ مِنَ الرِّزْقِ وَنَسْاَلُکَ الْعَافِیَۃَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ
حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ زَارَ عَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا فِیْ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ
فَکَاَنَّمَا زَارَ نَبِیًّا وَکَتَبَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِکُلِّ نَظْرَۃٍ اِلَیْہِ ثَوَابَ عِبَادَۃِ اَلْفِ سَنَۃٍ جسنے
عاشورا کے دن عالم یا متعلم کی زیارت کی تو گویا اسنے نبی کی زیارت کی ہر نظر کے بدلے اللہ

اُسکو ہزار برس کی عبادت کا ثواب دیتا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ اُس عالم یا متعلم کے جسم کا جو بال یہ دیکھے گا اُتنے حج اور عمرے کا ثواب پائیگا اور ہر قدم پر ایک بردہ آزاد کرنیکا ثواب پائیگا۔ اور فرمایا ہے کہ عاشورا کے دن عبادت کرنیوالے کو ہر قدم کے بدلے ایک شہید کا ثواب ملتا ہے اور جب مریض کے پاس سے اُٹھتا ہے تو گناہون سے بالکل پاک صاف ہوکر اُٹھتا ہے عاشورا کو اثمد یعنی سنگ بصری آنکھون مین لگانا بالاتفاق روا ہے مگر سرمہ لگانا بعض کے نزدیک مکروہ ہے حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ہے مَنِ اکْتَحَلَ بِالْاِثْمِدِ فِیْ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ لَمْ تَرْمَدْ عَیْنَاہُ اَبَدًا (جسنے عاشورا کے دن آنکھ مین اثمد لگایا اُسکی آنکھین کبھی نہ دکھین گی)، اور فرمایا ہے مَنْ مَسَحَ یَدَہٗ عَلٰی رَاسِ یَتِیْمٍ فِیْ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ رُفِعَتْ لَہٗ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ دَرَجَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ (جسنے عاشورا کے دن یتیم پر شفقت کی یا اُسے کچھ دیا تو اُسکے سر کے ہر بال کے عوض مین شفقت کرنیوالے یا دینے والے کو جنت مین ایک درجہ ملیگا) اور فرمایا ہے مَنْ اَصْلَحَ بَیْنَ فِیْ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَصْلَحَ اللّٰہُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ خُصَمَآءِہِمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَاَوْجَبَ لَہُ الْجَنَّۃَ (جو شخص عاشورا کے دن دو دشمنون مین صلح کراوے تو اللہ اُسکے اور اُسکے دشمن کے درمیان مین قیامت کے دن صلح کرائیگا اور جنت اُسکے لیے واجب کردیگا)، عاشورا کے دن ان دس باتون کا ادا کرنا سنت ہے (۱) غسل کرنا (۲) سرمہ لگانا (۳) نماز پڑھنا (۴) روزہ رکھنا (۵) اہل و عیال پر طعام کی زیادتی کرنا (۶) عیادت کرنا (۷) دشمنون سے ملاپ کرنا (۸) یتیم پر شفقت اور سلوک کرنا (۹) عالم متعلم کی زیارت کرنا (۱۰) دعا مانگنا۔ انکے علاوہ بعض احادیث مین چند چیزین وارد ہین (۱) خوف خدا سے رونا (۲) نماز جنازہ تلاش کرکے پڑھنا (۳) زیارت قبور مسلمانان اور زیارت قبور والدین کرنا (۴) سورہ اخلاص سئو مرتبہ پڑھنا (۵) حضرات حسنین وشہداء کربلا رضی اللہ عنہم کا فاتحہ دلانا اور ست نجا یعنے سات قسم کا اناج ایک ہی مین پکانا بھی روا ہے جیسے حلیم یا کھچڑے کا ہمارے ملک مین دستور چلا آتا ہے اور بعض کے نزدیک اسکی اصل یہ ہے کہ یوم عاشورا کو حضرت شہر بانو رضی اللہ عنہا نے دیگی مین سات کنکریان ڈالکر جو لطف یہ رکھا تھا جس سے ست نجا قائم ہوگیا بعض کا قول ہے کہ اُسدن اُمرا طرح طرح کی کھانے پکا کر تقسیم کرتی تھی اور فقرا اپنی

دریوزہ کو اکثر ست نجا ہوتا تھا یکاتے تھے چونکہ حضرت رسولخدا علیہ التحیۃ والثنا کو فقرا کی طرف زائد رغبت تھی اسلئے خوشنودی واتباع کی وجہ سے یہ سنت قائم ہوگئی (۶) کم سے کم دس آیتین قرآن کی پڑھنا (۷) دس مسلمانون سے مصافحہ کرنا

مختصر واقعۂ شہادت حضرات حسنین رضی اللہ عنہما

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَاءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (جو لوگ اللہ کی راہ مین شہید ہون انکو مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہین لیکن تم کو شعور نہین ہے) اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ سابق مین شہدا اور غیر شہدا سکو برابر خیال کرتے تھے عمر رضی اللہ عنہ نے دعا کی کہ اے اللہ جو لوگ تیری راہ مین جان دیتے ہین انکے لیے کوئی شرف خاص کردے اسوقت یہ آیت نازل ہوئی حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے طُوْبٰی لِمَنْ مَّاتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَطُوْبٰی لِمَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ (انکے لیے بشارت ہے جو اللہ کی راہ مین مرتے ہین اور انکے لیے بشارت ہے جو اللہ کی راہ مین قتل کیے جاتے ہین) بندگی شیخ حمید الدین قدس سرہ العزیز فرماتے ہین ؎ ہرچہ از بہر دوست کشتہ نشد * گرچہ بسمل کنیش مردار است اللہ ہی کی راہ مین سوختہ اور کشتہ ہوجانا شہادت ہے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ایک شخص مارا گیا لوگون نے آپ سے کہا فلان شخص شہید ہوگیا آپنے روکر فرمایا وَھُوَ عِنْدَ اللّٰہِ اَخْسَرُ وَاَقْبَحُ مِنَ الْمَیِّتِ (وہ اللہ کے نزدیک ٹوٹا پانے والا اور مرنے سے بھی بدتر ہے) اسلیے کہ اسکا دل اسکے تن کے ساتھ موافق نہ تھا پھر دوسرے شخص کے مرنے کی آپکو خبر دیگئی آپنے فرمایا اٹھو اس کے جنازے کی نماز پڑھو کیونکہ وہ شہید ہے اس کا جگر اللہ کی دوستی مین سوختہ اور تن اسکے اشتیاق مین نزار تھا۔ آپ ایک قریب المرگ کی عیادت کو گئے اسے روتے دیکھکر سبب پوچھا اسنے کہا اس صدمہ مین روتا ہون کہ مجھے مرتبۂ شہادت نہ حاصل ہوا آپنے فرمایا اَجْرُہٗ عِنْدَ اللّٰہِ فَضْلُ

وَاَعْظَمُ مِنْ اَلْفِ شَہِیْدٍ اللہ کے نزدیک تیر اجر ہزار شہیدوں سے افضل و اعظم ہے، شہادت کا مرتبہ انھیں لوگوں کو ملتا ہے جو اللہ کے دوست ہیں اَلشُّھَدَاءُ ھُمْ اَوْلِیَاءُ اللہِ اَلشُّھَدَاءُ ھُمْ رُفَقَاءُ الْاَنْبِیَاءِ (شہدا اللہ اور نبیوں کے دوست ہیں) حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ سلم نے فرمایا ہے یُوْزَنُ دَمُ الشُّھَدَاءِ فِی الْمِیْزَانِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَقَطْرَۃٌ دَمِہٖ اَثْقَلُ مِنْ جَبَلِ الْاُحُدِ (قیامت کے دن شہیدوں کا خون تولا جائیگا اور انکے خون کا ہر قطرہ احد کے پہاڑ سے بھاری ہوگا) مترجم کہتا ہے شہادت کا مرتبہ معلوم ہو چکا اب جاننا چاہیے کہ حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیا اور محبوب کبریا ہیں آپ کی ذات میں اللہ نے جمیع کمالات کو جمع کر دیا مگر کمال شہادت جو بظاہر مخلوق کے ہاتھ سے مرنا ہوتا ہے آپ پر جاری نہیں کیا اسلیے کہ اگر یہ مرتبہ بھی بالذات آپ پر جاری ہوتا تو آپکے بعد کفار سخافت فکر میں عوام کو الجھاتے اور چونکہ آپکے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا تو ضرور تھا کہ یہ مرتبہ بھی آپکے لیے ثابت کر دیا جائے پس اللہ تعالے نے آپ کی طرف سے آپکے چہ مظاہر ذاتی کو خلعت شہادت عطا فرمایا کہ انپر جاری ہونا گویا آپ پر جاری ہوتا ہے اسلیے کہ یہ مظاہر آئینہ شکل محمدی ہیں پس معلوم ہوا کہ کمال شہادت بھی آپ کی ذات میں مندرج ہے مگر اسکا اجر حضرات مظاہر پر ہویدا ہے جیسا کہ ملوک و سلاطین اپنا مخصوص لباس اسیکو پہنا دیتے ہیں جسکی عظمت دوسروں پر ظاہر کرنا منظور ہوتا ہے پھر واضح ہو کہ شہادت کی دو قسمیں ہیں ایک سریہ دوسری جہریہ اور ان دونوں کی تین تین قسمیں ہیں اور اللہ نے چہ مظاہر ذاتی کو ایک ایک شہادت سے مختص کرکے آپ کی ذات پر اسکے تمام اقسام کو کامل کر دیا شرع میں شہادت اسے کہتے ہیں کہ سبب موت میں ملائک قابض ارواح کے علاوہ اور کسی مخلوقات کو بھی دخل ہو مثلاً گزندگان سمیہ کا کاٹنا یا درندگان چرندہ یا پرندہ کا پھاڑنا یا افعال سحریہ یا قتل جدا یا سنگ اندازی سبب موت واقع ہو شہادت جہریہ وہ ہے جسکا کھلنا آسان ہو اور شہرت پائے شہادت سریہ وہ ہے جسکا کھلنا دشوار اور پردہ میں واقع ہو جہریہ کی تین قسمیں یہ ہیں (۱) جلیہ جو کچھ نہ کھنے والوں کے مشاہدہ میں واقع ہو اور گھر میں افراد قلیلہ سے وقوع میں آئے

(۲) اجلی جو وطن مین محاصرہ کثیر الاعداء سے واقع ہو اور آب و دانہ بند کیا جائے
اور اسمین کچھ دن بھی گذرین (۳) مجلیہ حالت مسافرت مین معرکہ کثیر مین انواع ظلم
مخالفین سے آب و دانہ بند کیا جائے اور شہید ہونے کے بعد بھی اُسکے محرمات پر
تعدی ظالمانہ جاری ہو اور سریہ کی تین قسمین یہ ہین (۱) خفیہ سبب مین پوشیدگی اور
کچھ بوئے ظہور رہے ہو (۲) اخفا اشخاص معروف بحبت سے واقع ہو تو شہادت خفیہ سے
زیادہ اسکا کھلنا دشوار ہو (۳) مخفیہ جو اپنے عہد حکومت مین ادنی کے ہاتھ سے مدارات
کے پردے مین بتاثیرات بعیدہ واقع ہو جسکا کھلنا بغیر اعلان الٰہی اور فراسات عقول
صحیحہ کے معلوم نہو سکے حضرات ابو بکر صدیق رض کو مرتبہ شہادت مخفیہ عطا ہو آپکی شہادت کا
کبار صحابہ اور اجلہ تابعین رضی اللہ عنہم اجمعین کو یقین ہوا مگر اس امر مین اختلاف رہا
کہ کون زہر باعث شہادت ہوا بعض اسکے قائل ہین کہ غار مین جو سانپ نے آپکو کاٹا
تھا وہ سبب موت ہوا ایسا ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے ثابت ہے اور
بعض قائل ہین کہ چھ مہینہ آپ کی وفات سے پہلے جو یہودیہ نے آپکو زہر دیا تھا وہ
سبب وفات شریف ہوا واللہ اعلم آپ کی وفات چھبیس[۲۲] جمادی الثانی سنہ۱۳ھ مین دوشنبہ
کے دن صبح کے وقت ہوئی اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ حضرت عمر رضی اللہ عنہ
ابو لولو ایک یہودی کے غلام کے ہاتھ سے ستائیسوین ذیحجہ روز شنبہ کو نماز فجر مین زخمی
ہوے اور انتیس ذیحجہ یوم دوشنبہ کو وفات فرمائی اور شہادت خفیہ سے فائز ہوے
اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو گروہ مفسدین نے شہید کیا
آپکو مرتبہ شہادت اجلی حاصل ہوا آپکی شہادت اٹھاروین[۱۸] ذی الحجہ کو جمعہ کے دن طلوع فجر کے
وقت ہوئی اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو ابن ملجم نے
تلوار سے شہید کیا آپکو مرتبہ شہادت جلیہ حاصل ہوا آپکی شہادت اکیسوین[۲۱] رمضان کو
دوشنبہ کے دن اور بعض کے نزدیک جمعہ کے دن ہوئی اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ حضرت
امام حسن رضی اللہ عنہ کی عادت تھی کہ سال مین ایک مرتبہ سفر شام کیا کرتے تھے چار مرتبہ راہ
مین مفسدین اور منافقین نے دغا سے آپکو گزند سم کا پہونچایا مگر آپنے اُنسے درگذر کیا اور

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھی انتقام لینے سے باز رکھا اور دو بار آپکی بی بی جعدہ نے جو کوفہ کی عورت تھی آپکو زہر دیا لیکن آپکو اس سے صحت ہو گئی اسکی وجہ یہ تھی کہ مروان متولی مدینہ نے یزید کی طرف سے جعدہ کو خفیہ پیام دیا تھا کہ اگر تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے نکاح سے نکل آوے تو مین تیرے ساتھ عقد کر لون چونکہ طلاق ملنا دشوار تھا اسلیے اُسنے زہر دینے کا مصمم ارادہ کر لیا آپ عدل شرعی کے لحاظ سے ایک ایک دن ایک ایک بی بی کے یہان رہتے اور کھاتے پیتے تھے ایکدن جعدہ نے آپکو دن کے کھانے مین زہر ملا کر دیا آپنے کھا لیا جب اُسکا اثر محسوس ہوا تو آپنے مزار حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاک پاک تمام جسم مین ملی اور کچھ خاک شفا تناول بھی فرمائی اللہ نے زہر کا اثر دفع کر دیا جب سے آپنے جعدہ کے یہان تنہا کھانا کھانے سے پرہیز کیا دوسری مرتبہ اُسنے پانی مین زہر دیا اُسکا بھی آپنے اسیطرح تدارک کیا اور کچھ مداوا بھی کیا وہ بھی دفع ہوا۔ جعدہ نے عاجز ہو کر مروان کے پاس کہلا بھیجا کہ جو زہر مجھے معلوم تھے وہ آپکو اثر نہین کرتے مروان نے زہر ہلاہل تیار کرا کے اسکے پاس بھیجدیا جعدہ نے ایک طباق مین عجوہ کے تازے خرمے خوب اُس زہر مین آلود کر دیے اور طباق مین اپنے کھانے کے لیے نشان رکھا اور آپکے سامنے لائی خود بھی ساتھ کھانے بیٹھی آپ نے ناواقفیت مین دو زہر آلود خرمے تناول فرمالیے اُسیوقت اُسکا اثر ہو گیا خون کی قے ہوئی اور اسہال کبدی شروع ہو گیا چالیس دن تک آپ اسمین علیل رہے لیکن اس کیفیت کو باوجود سب کے دریافت کرنے کے آپنے پوشیدہ رکھا اطبا کو مداوات مین معلوم ہو گیا کہ یہ اسہال سم کے استعمال سے ہے جب مرض کی بہت شدت ہوئی تو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے باصرار تمام آپسے دریافت کیا کہ آپکے ذہن مین کسنے آپکو زہر دیا ہے آپنے پوچھا کیا تم اُس سے عوض لوگے اُنھون نے کہا ہان آپنے فرمایا جسپر مجھے گمان ہے اگر واقعی وہی ہے تو اللہ اُس سے بدلہ لینے کو کافی ہے اور اگر وہ نہین ہے تو مین نہین چاہتا کہ بے قصور میری وجہ سے کوئی انتقام مین پھنسے جب اُنھون نے پھر اصرار کیا تو آپنے فرمایا کہ تم بھائی کی محبت مین اُس وعدے کو بھول گئے

جو حضرت رسول خدا علیہ التحیۃ والثنا سے کیا تھا کہ جب اللہ ہمکو نعمت عشق دیگا تو ہم اپنے ظالمون کے ظلم پر صبر کرینگے اور اُنکی خیر خواہی سے باز نہ آئینگے یہ وعدہ سنکر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے پھر اٹھائیسوین صفر گذرنے کے بعد ۵۰ھ مین آخر شب کو مع طلوع فجر اسفار تک آپکا تمام جسم سبز ہو گیا صبح کی روشنی مین آپنے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ میرے چہرے کا رنگ کیسا ہے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے آبدیدہ ہو کر کہا کہ اخبار جبریل کے موافق اسوقت آپکے چہرے کا رنگ سبز ہو گیا ہے آپنے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی وِصَالِ الْحَبِیْبِ اور صبح کے وقت ۲۹ صفر کو دوشنبہ کے دن آپنے وفات پائی اور شہید ہوے شہادت اخفی کا مرتبہ پایا اور بقیع مین دفن ہوے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پھر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے جعدہ کو زہر دینے کے یقین ہونیکے بعد گرفتار کروایا اور قید سخت مین رکھا اور صبح کو اونٹ کے پاؤن مین بندھوا کر اور شام کو گدھے کی دم مین بندھوا کر ملک شام کی گلیون مین تشہیر کرتے تھے یہانتک کہ چھ مہینے مین یا تین برس کے شدائد مین باختلاف روایت وہ مر گئی۔ اس واقعہ کے بعد حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ مین مستقل سکونت اختیار فرمائی بغیر ضیافت او رحج کے باہر تشریف نہین لاتے تھے اسلیے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ آپکو ضیافت کرکے بلاتے تھے جب آپ تشریف لیجاتے تو آپکی خدمت لائقہ بجالاتے اور رخصت ہوتے وقت کچھ درم اور دینار آپکے ساتھ کر دیتے اسکے علاوہ جب آپکو خرچ کی ضرورت ہوتی آپ انھین لکھتے وہ پیشکش کرتے یہانتک کہ چوتھی تاریخ رجب کو ۶۰ھ مین حضرت معاویہ نے وفات فرمائی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ آوارگان شام نے یزید کو سلطنت پر بٹھایا اُسنے فسق و فجور جاری کیا پھر یزید نے ممالک متعلقہ سلطنت مین عمال اور متولیون کو خطوط بھیجے چنانچہ ولید بن عقبہ رض کو فرمان آیا اسمین لکھا تھا کہ حضرت امام حسین اور حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر اور حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن زبیر اور دیگر اجلہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے میری بیعت لو حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ نے ان سب حضرات کو

بلا کردہ فرمان دکھایا ان سب نے کہا کہ تم خود صحابی ہو کیا تمھارے نزدیک ایسا شخص
جو فاسق و فاجر ہو بادشاہ اسلام ہو سکتا ہی حضرت ولید رضی اللہ عنہ نے کہا
نہیں مین نے مصلحۃً آپ لوگونکو اس سے آگاہ کر دیا ہی پھر ابتدائے شعبان مین دوسرا
فرمان آیا کہ اگر وہ لوگ آسانی سے بیعت نہ کرین تو اُنھین قید کر کے جبراً انسے
بیعت لو ورنہ سب کو قتل کرو ولید کو یہ تحریر ناگوار ہوئی بیساختہ کہہ اُٹھے کہ مین خود
اُسے بادشاہ اسلام نہین سمجھتا ہون اگر یہ لوگ اُسکے دفع پر مستعد ہونگے تو مین خود اُنکا
شریک ہو کر اُسی کو قتل کرونگا مروان وہان موجود تھا اُسنے خفیہ یہ کیفیت یزید کو
لکھدی شب کو ولید نے اُن حضرات کو بلا کر یہ فرمان بھی دکھایا شورہ ہو کر یہ قرار پایا کہ
مدینہ کی سکونت ترک کر کے سب متفرق ہو جائین پس حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر نے
گوشہ نشینی اختیار کی فقط نماز کے لیے مسجد جاتے تھے اور کسی سے کلام نہین کرتے تھے
حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما نے مکہ کا سفر کیا اس اثنا مین
یزید نے ولید کو معزول کر کے مروان کو حاکم مدینہ کیا حضرت عبداللہ بن زبیر نے مکہ مین طریقہ
سلطنت جاری کیا اور اچھی طرح تسلط ہو گیا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے
رہ نوردی اختیار کر لی اور یہ التزام کیا کہ مدینہ سے مکہ مین آتے اور ادائے عمرہ کر کے
زیارت روضۂ مبارک کو جاتے زیارت سے فارغ ہو کر صرف ایکدن ٹھہرتے پھر مکہ کو روانہ
ہوتے اسی اثنا مین اہل کوفہ نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو اس مضمون کے
خطوط بکثرت بھیجے کہ ہم یزید کی حکومت کے موافق نہین ہین اور چاہتے ہین کہ آپ
یہان تشریف لائین ہم آپ کو امام کر کے اس سے لڑین آپنے اُدھر کا قصد فرمایا حضرت
عبداللہ بن زبیر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے آپکو اس ارادے سے
منع کیا اور کہا اہل کوفہ کے افعال و اقوال کا اعتبار نہین آپنے فرمایا کہ اگر وہ اپنے
قول مین سچے ہون اور مین نہ جاؤن تو جب قیامت مین اللہ مجھ سے سوال کریگا
کہ ہمارے بندون نے اجرائے شریعت کے لیے تمھین بلایا اور تمنے اپنی بدگمانی سے
اسکو قبول نہ کیا تو مین کیا جواب دونگا آخر رائے یہ قرار پائی کہ پہلے آپکی طرف سے کوئی

جا کر اُن لوگوں کی کیفیت سے آپ کو مطلع کرے پھر آپ اُدھر کا ارادہ کریں آپنے حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کو اپنا نائب مقرر کیا وہ اپنے دو چھوٹے بچوں کو اپنے ہمراہ لیکر شوال مین کوفہ کو روانہ ہوے جب وہان پہونچے تو چالیس ہزار مردون نے انکے ہاتھ پر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی بیعت کی اور انکا بہت اعزاز کیا حضرت مسلم علیہ السلام نے یہی حال حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا آپنے مع متعلقین مصمم ارادہ کر دیا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے پھر منع کیا آپنے نہ مانا آخر وہ بھی آپکے ہمراہ چلنے پر آمادہ ہوے آپنے فرمایا کہ مین نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ میری ایک بکری کعبہ کے اندر ذبح کیجائیگی پس تم نہین چاہتے کہ وہ بکری تم ہو تم ٹھہرو اور مجھے وہان جانے دو ہنوز آپ مکے سے روانہ نہین ہوے تھے کہ یزید نے حضرت مسلم علیہ السلام کے کوفہ مین آنے کی اور لوگون کے بیعت کرنیکی خبر پائی سرجون کے شورہ کے بعد ابن زیاد کو جو والی بصرہ تھا فرمان ولایت کوفہ لکھ بھیجا اور حکم لکھا کہ تو فوراً جا کر نعمان والی سابق کو خانہ نشین کر کے حکومت کر اور حضرت مسلم کو قتل کر کے اُنکا سر میرے پاس بھیجدے ابن زیاد کوفہ مین پہونچا اور جمعہ کے دن اہل کوفہ کو اتباع حضرت مسلم رضی اللہ عنہ سے منع کر کے اتباع یزید کی تحریص کی اور متبعین یزید کے لیے عطیات کثیرہ کے وعدے کیے سب اہل کوفہ حضرت مسلم رضی اللہ عنہ سے پھر گئے آخر کار ذی الحجہ کی آٹھوین تاریخ حضرت مسلم رضی اللہ عنہ شہید ہوے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور ابن زیاد نے آپکا سر نیزے پر رکھوا کر یزید کو بھجوا دیا پھر آپکے دونون صاحبزادونکو گرفتار کر کے مشکور دار وغہ مجلس کے سپرد کیا وہ دوستداران خاندان نبوی تھا اُسنے اُن دونونکو مجلس سے نکالدیا ابن زیاد نے اُس سے سخت کلامی کی اور کہا تو مجھ سے اور حاکم سے نہین ڈرتا اُسنے کہا جو خدا سے ڈرتا ہے وہ کسی سے نہین ڈرتا ابن زیاد نے پانچسو کوڑون سے مشکور کو شہید کیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پھر حضرت مسلم رضی اللہ عنہ کے دونون صاحبزادے شہید ہوے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ جس تاریخ حضرت مسلم رضی اللہ عنہ کوفے مین شہید ہوے

اُسی تاریخ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ مکہ سے روانہ ہوے تھے دسوین منزل بمقام
سفاح مین فرزدق ثانی شاعر سے ملاقات ہوئی آپنے اُنسے کوفہ کا حال پوچھا اُنھون نے
کہا اہل کوفہ کا دل آپکے ساتھ اور تلوار حاکم کی طرف ہے جاننا چاہیئے کہ جب
فرزدق کوفہ سے روانہ ہوے تھے تو حضرت مسلم رضی اللہ عنہ سے لوگ پھرے نہین
تھے اسی لیے اُنھون نے یہ بیان کیا چودھوین منزل مین بشیر بن غالب سے
ملاقات ہوئی آپنے اُنسے کوفہ کا حال پوچھا اُنھون نے کہا اَلْكُوْفِی لَا يُوْفِی آپنے
فرمایا صَدَّقْتَ يَا بَشِيْرُ پندرھوین منزل مین حضرت جو قیس بجلی صحابی کے بیٹے
تھے آپ کے ساتھ ہوے سولھوین منزل مین آپنے خبر شہادت حضرت مسلم رضی اللہ
عنہ کی سنی بظاہر آپنے واپسی کا ارادہ ظاہر کیا مگر حضرت مسلم کے جو بیٹے آپکے ساتھ
تھے اُنھون نے کہا ہم جا کر اپنے باپ کا بدلہ لینگے آپنے فرمایا لَا خَيْرَ بَعْدَ كُمْ ستائیسوین
منزل پر جب آپ پہونچے تو جملہ بہتر آدمی آپ کے ساتھ رہگئے کچھ اس سے قبل رخصت ہو چکے
تھے کچھ یہان سے رخصت ہوے غرۂ محرم کو منزل سرات مین آپنے توقف نہین کیا اور
روانہ ہوے دوپہر کو حر بن ریاحی سے ملاقات ہوئی تیسری محرم کو آپ کربلا مین داخل
ہوے قیام کے وقت ایک گرد اٹھی اور زمین کا رنگ زرد ہو گیا آپنے زمین کا نام پوچھا
لوگون نے کہا اسے ماریہ کہتے ہین آپنے فرمایا کچھ اور نام ہو گا ایک شخص نے کہا اسی کربلا
بھی کہتے ہین آپنے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہ مقام کرب وبلا یہی ہے فرات کے قریب آپنے خیمہ
قائم کیا اور خیمہ کے گرد خندق کھدوا کر لکڑیان بھروا دین اور ایک راہ خیمہ مین جانے کیلیے
رکھ لی شام کو ابن زیاد کا خط آپکے پاس آیا اُسمین لکھا تھا کہ یا تو آپ یزید کی بیعت کرین یا جنگ
پر مستعد ہو جائین آپنے پڑھکر خط زمین پر پھینکدیا اور قاصد سے کہدیا کہ میرے پاس اسکا
جواب نہین ہے پانچوین تاریخ ابن سعد ہزار سوار لیکر کربلا کو پہونچا اور آپکے خیمہ کے مقابل
خیمہ کیا۔ ساتوین تاریخ ابن زیاد کا حکم پہونچا کہ آپ پر فرات کا پانی بند کرو اسی تاریخ
سے آپ پر پانی بند ہوا اور ابن سعد کے پاس ابن زیاد نے کمک پر کمک بھیجنا شروع کی
قریب شام کے آپنے میدان مین گڑھے کھدوائے اور جو پانی نکلا اُس سے لشکر اور جانورونکو

سیراب کیا آٹھوین تاریخ صبح کو اسی طرح گڑھے کھدوائے اور جو پانی نکلا اُس سے لشکر
اور جانورونکو سیراب کیا ایک کٹورا پانی بچا آپ نے خود نہ پیا اور اپنے پاس رکھ لیا کہ شاید
کوئی پیاسا مہمان آجائے حضرت حبیب بن مظاہر رضی اللہ عنہ چھٹی تاریخ حالت
پیری مین آپ کی تشریف آوری کی خبر سُنکر اپنے پوتون کی مدد سے
گھوڑے پر سوار ہو کر مکان سے چلے اور قسم کھائی تھی کہ جب تک آپ کی زیارت
سے مشرف نہونگا دانہ پانی مجھپر حرام ہے آٹھوین تاریخ صبح کو حاضر خدمت ہوے آپنے
اُنسے کہا تم پیاسے معلوم ہوتے ہو یہ پانی پی لو اُنھون نے عرض کیا مین دیکھتا ہون
کہ آپ بھی پیاسے ہین وائے ہے اُس مسلمان پر کہ ولد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کو پیاسا چھوڑ کر اپنے حلق کو پانی سے تر کرے مین پانی نہ پیونگا آپ پی لین غرض وہ
پانی یونہین رکھا رہا نہ آپنے پیا نہ حبیب نے۔ آٹھوین تاریخ شام تک ابن سعد کے
پاس بائیس ہزار سوار کی جمعیت ہوگئی نوین تاریخ شام کو ابن زیاد کا حکم ابن سعد کو
پہونچا کہ تو ابتک تساہل کر رہا ہے حکم پہونچتے ہی جنگ شروع کر دے ابن سعد نے
اُسیوقت آپکو پیغام جنگ دیا آپنے فرمایا رات کو ہماری شریعت مین لڑنا منع ہے
رات بھر مجھے مہلت دو کہ اوراد یوم عاشورا شب کو ادا کرون حضرت عباس
ابن علی رضی اللہ عنہما یہ پیغام لیکر گئے شمر نے جواب دیا تمھین ہرگز مہلت نہ دیجاتی
اُسی گروہ مین سے کسی نے کہا کیا بیحیائی ہے کہ جب کفار امان مانگتے ہین تو اُنھین
امان دیجاتی ہے اور نواسہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ سختی روا رکھی جاتی
ابن سعد نے رات کی مہلت دی۔ لشکر مخالف نے آپکے گرد خیمہ کو گھیر لیا آپ نے
لکڑیون مین آگ دلوادی مالک بن عروہ نے پکار کر طعن سے کہا کہ آپنے پہونچنے
سے پہلے ہی دنیا میں اپنے گرد آگ جلائی آپنے فرمایا کذبت یا عدو اللہ
اور غیظ مین آکر درگاہ الٰہی مین عرض کی کہ اے اللہ تو جانتا ہے کہ مین اور میرے ساتھی
متعلقین یادگار رسول ہین فوراً مالک بن عروہ کا گھوڑا بھڑکا اور جھکڑ دیکر میدان مین
اسکو اپنی پشت سے گرا دیا ایک پانون رکاب مین اُلجھا رہا پھر وہ گھوڑا اُسے گھسیٹتا

ہوا خندق کے پاس لایا اور جھٹکا دیکر اُس آگ کے راستہ سے اُسے جہنم مین پہونچا دیا دسوین محرم کو فجر کے وقت آپکے یہان اذان ہوئی اور لشکر مخالف سے المبارز کی صدا بلند ہوئی اسوقت بھی آپنے رفع حجت کے لیے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو بھیجا مگر انکو اثر نہوا آپنے فرمایا مین نے باوجود تمھارے ظلم کے خیر خواہی کا حق ادا کر دیا ذٰلِکَ تَقۡدِیۡرُ الۡعَزِیۡزِ الۡعَلِیۡمِ سب سے پہلے لشکر مخالفین سے حر میدان مین آیا اللہ نے اسکو ایمان کامل نصیب کیا حاضر خدمت ہوکر کہنے لگا کہ سب سے پہلے مین نے آپکو روکا تھا اب چاہتا ہون کہ سب سے پہلے آپ پر مین جان فدا کرون اور اجازت لیکر میدان مین آیا اور لڑکر شہید ہوا پھر حر کا بھائی اور بیٹا اور غلام آپکی طرف سے لڑکر شہید ہوے پھر آپنے رفع حجت کی مگر اُن لوگون نے نہ مانا۔ اسوقت سب سے پہلے آپکے لشکر سے حضرت زہیر بن حسان رضی اللہ عنہ میدان مین آئے اور شہید ہوئے پھر حضرت بریر رضی اللہ عنہ شہید ہوے پھر وہب بن عبداللہ کلبی شہید ہوے یہ ماریہ کے رہنے والے تھے اُسی شب کو اُنکا نکاح ہوا تھا اپنی بی بی کے پاس عیش مین تھے اُنکی مان نے اُنسے کہا حیف ہے کہ ولد رسول صلی اللہ علیہ وسلم معرکۂ عظیم مین پھنسے ہین اور تو آرام سے لیٹا ہے جا اور اپنی جان اُنپر فدا کر یا اُنھین وہانسے نکال لا ورنہ مین تجھ سے راضی نہونگی اور حقوق مادری کا مواخذہ آخرت پر رکھونگی وہب جوش مین آگر تلوار لیکر گھس پڑے جب تمام جسم اُنکا زخمون سے چور ہوگیا تو حاضر خدمت ہوکر عرض کیا یا ابن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ مجھسے راضی ہوے آپنے فرمایا مین راضی ہون اور امیدوار ہون کہ میرے جد تم سے راضی ہونگے پھر وہب مان کے پاس گئے اور پوچھا اب آپ مجھ سے راضی ہوئین اُنھون نے کہا تو ابھی تو زندہ ہے اور ولد رسول صلے اللہ علیہ وسلم معرکہ مین پھنسے ہین مین کیونکر تجھ سے راضی ہوسکتی ہون جا اور اپنی جان اُنپر فدا کردے تب مین راضی ہونگی یہ پھر میدان مین آکر لڑے اور شہید ہوے شاید رافضیون نے یہین سے یہ امر گڑھا ہے کہ حضرت قاسم کی شادی ہوئی اور مہندی نکلتے ہین حالانکہ یہ امر محض بے اصل ہے جب مان نے انکے مرنے کی خبر

سنی تو خود پلنگ کی پٹی پایہ سمیت لیکر میدان میں گھس پڑیں اور لڑنے کے بعد شہید ہوئیں پھر عمرو بن خالد پھر انکے بیٹے خالد بن عمرو پھر سعد بن حنظلہ پھر حماد بن انس پھر شریح بن عبد اللہ پھر مسلم بن عوسجہ پھر ہلال بن مسلم بن عوسجہ پھر یحیی بن مسلم پھر عبد الرحمن بن عروہ پھر مالک بن انس پھر عمرو پھر قیس بن منبہ پھر ہاشم بن عتبہ پھر حبیب بن مظاہر پھر جریر مولای ابوذر غفاری پھر انس بن معقل پھر عائیس اور شاکر بن عائیس پھر شوذب پھر حجاج بن مسروق موذن لشکر امام پھر سیف ابن حارث پھر مالک بن عبید پھر شہاب غلام حضرت امام پھر حنظلہ بن سعد پھر برید ابن شعثاء پھر سعد عبد اللہ بن جعفر حنیفی حضرت علیؓ کے پوتے پھر جنادہ بن حارث انصاری پھر مرہ ابی ذر غفاری پھر عثمان بن سلیمان پھر عبید بن بریدہ پھر عبد اللہ بن بردہ پھر حبیب بن جعفر پھر عزیز بن جابر بن سمرہ پھر سالم علقمہ پھر سعید بن سعید پھر سعدان بن حرب انصاری پھر عظیم ابن ایوب انصاری پھر عبد الرب بن ایوب انصاری پھر سلیم بن ابی ایوب انصاری پھر عامر بن سلیم حفید ابو ایوب انصاری پھر سعید بن تمیم بن تمیم انصاری پھر قیس خوارزمی پھر سلمان بن جعفی پھر داؤد انصاری پھر نعمان یمنی پھر صہیب یمنی نعمان کے بھائی پھر عبد اللہ اور عون ونعیم نعمان یمنی کے تینوں بیٹے پھر زہرہ غلام نعمان پھر ماریہ کے دو شخص پھر عبد اللہ بن مقداد پھر عبد اللہ ابن ابی دجانہ رضی اللہ عنہم اجمعین میدان میں آکر اور لڑکر شہید ہوئے اسکے بعد آپکے اقارب کی نوبت آئی سب سے پہلے حضرت عبد اللہ بن مسلم پھر جعفر ابن عقیل پھر عبد الرحمن ابن عقیل پھر محمد بن عبد اللہ بن جعفر طیار پھر عون ابن عبد اللہ ان کے بھائی پھر عبد اللہ بن حضرت امام حسنؓ پھر محمد بن اسد اور اسد ابن دجانہ پھر امام حسنؓ پھر عثمان بن امام حسنؓ پھر عون بن امام حسنؓ پھر ابو بکر محمد بن امام حسنؓ پھر ابو بکر بن حضرت علیؓ پھر عثمان بن علی پھر عون بن علی پھر جعفر بن علی پھر عبد اللہ بن علی پھر سلیمان یمنی اور عبد العظیم یمنی پھر عباس بن علی رضی اللہ عنہم اجمعین میدان میں آکر اور لڑکر شہید ہوئے اب صرف حضرت امام حسین اور آپکے صاحبزادے علی اکبر رضی اللہ

عنہم باقی رہے اسوقت حضرت علی اکبر رضی اللہ عنہ بدقت تمام اجازت لیکر میدان مین آئے اور بکثرت بیجیا وُنکو جہنم پہونچایا پھر حضرت امام حسین علیہ السلام نے اُدْرِکْنِیْ یَا اَبَتَاہُ (بابا جان میری خبر لیجیے) کی ایک طرف سے آواز سنی آپ اُدھر تشریف لے گئے تو حضرت علی اکبر رضی اللہ عنہ کو نہ پایا دوسری طرف سے بھی آواز سنی اُدھر گئے حضرت علی اکبرؓ زمین پر لیٹے ہوے لڑ رہے تھے آپ انھین اُٹھا لائے اور خیمہ کے دروازے پر بیٹھکر اُنکا سر آپنے زانو پر رکھا اور چہرہ کی گرد پونچھنے لگے حضرت علی اکبر رضی اللہ عنہ نے آنکھ کھولی اور فرمایا حورین شربت کے دو پیالے لیے کھڑی ہین مین اُنسے دونون مانگتا ہون وہ کہتی ہین ایک تمھارے لیے اور ایک تمھارے والد کے لیے ہو آپنے فرمایا کذلک الامر ایک موذی نے ایسا تیر مارا کہ حضرت علی اکبرؓ آپکے زانو پر شہید ہوے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پھر آپ حضرت علی اصغرؓ کو جو پیاس سے بیتاب تھے گود مین لیکر لشکر مخالفین مین گئے اور فرمایا کہ اگر قصوروار اور مجرم ہون تو مین ہون اس صغیر بچہ کو تو پانی دیدو ایک موذی نے کہا ہم جلد انھین سیراب کیے دیتے ہین دوسرے نے تیر مارا وہ بھی آپ کی گود مین شہید ہوے پھر آپ خود میدان کارزار مین تشریف لائے مقاتلہ عظیم ہوا اس سے پانون تک آپ زخمی ہو گئے گھوڑے پر سے اُترے اور مارتے ہوے فرات تک پہونچ گئے اور چلو مین پانی لے لیا موذیون نے غل مچایا کہ خیمہ لوٹے لیتے ہین آپنے چلو سے پانی پھینکدیا اور جانب خیمہ متوجہ ہوے دیکھا تو یہ غل فقط آپ کے پانی نہ پینے کے لیے تھا پھر قتال کرتے ہوے آپ فرات تک پہونچے اور چلو مین پانی لیا موذیون نے طنزاً کہنا شروع کیا کہ ابتک آپ کو (معاذ اللہ) اپنی آسایش مرغوب ہے خیمہ کے صغیر بچے پیاس سے بیچین ہین اور آپ پانی پیے لیتے ہین آپ نے پانی پھینکدیا اور فرمایا الحمد للہ اب ہمارا پانی حوض کوثر پر ہے پھر لڑے اُسکے بعد زمین پر آئے شمر نے سر مبارک جدا کرنیکا ارادہ کیا آپنے فرمایا یہ تیرا کام نہین ہے اُسکا ہاتھ کانپا اور خنجر ہاتھ سے گر پڑا اُسکے دوسرے

بھائی خولی نے آگے بھی ارادہ کیا آپنے اُس سے بھی کہا کہ یہ تیرا کام نہین ہے اسکا
ہاتھ بھی کانپا اور خنجر گر پڑا پھر اُسکا تیسرا بھائی شبل نامی آیا اُسکے دانت کُتے کیطرح
نکلے تھے سینہ پر برص کا سفید داغ تھا اور سینہ اور پیٹ پر کوئی بال نہ تھا وہ آپکے
سینہ پر چڑھا آپنے آنکھ کھولکر فرمایا اپنا سینہ کھولدے جب اُسنے سینہ کھولا تو آپنے علامتین
مطابق پائین فرمایا یہ تیرا ہی کام ہی شب کو مین نے دیکھا تھا کہ ابلق کتا میرا سر جدا
کرتا ہی پھر آپنے فرمایا اے لوگو ابھی مین زندہ ہون اور یہ ظاہر ہے کہ مین اب بچ
نہین سکتا کوئی ایسا زخمی نہین بچا ہی لیکن اگر تم لوگ اب بھی اپنے حرکات سے
توبہ کرو تو مین قیامت کے دن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے تمھاری توبہ کی
گواہی دونگا اُن مردودون نے کچھ خیال نہ کیا آپنے فرمایا این رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کہان ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسوقت میرے حق صبر ادا
کرنے کو ملاحظہ فرمائین۔ پھر آپنے فرمایا الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
ھل نظرت کیف وعدی وادیت صبری انت تشھد یا رسول اللہ یا رسول اللہ
آپ پر صلوۃ اور سلام ہو آپنے دیکھا کہ مین نے اپنا وعدہ کیسا پورا کیا اور کیسا صبر
ادا کیا آپ اسکے گواہ رہین، پھر آپنے آنکھ بند کرلی اور شبل ملعون نے آپکے
سر مبارک کو جسم اطہر سے جدا کیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور آپکو درجہ شہادت
جلیہ حاصل ہوا واقعۂ شہادتین چونکہ اصل کتاب مین غیر معتبر اور بے ربط تھا اسلیے
مین نے اسکا ترجمہ ترک کردیا اور چشمۂ ہدایت و چشمۂ سعادت و امید شفاعت مین
تصانیف افضل المحققین سند المدققین مرشدی شدی حضرت مولانا شاہ حافظ
محمد عبدالرزاق قدس اللہ سرہ العزیز سے مختصر لکھا ہی جسکو اس سے زائد بسط سے
دیکھنا ہو وہ اُن رسائل کو دیکھے الٰہی ہم تیرے حبیب اور اُنکے اصحاب اور حضرت
شہدائے کربلا کو وسیلہ کرکے دعا کرتے ہین کہ ہمارا خاتمہ بخیر کر عذاب قبر عذاب
دوزخ شدائد محشر سے نجات دے آمین۔ انتھی

المجلس الخامس عشر فی الصفر

پندرھوین مجلس ماہ صفر کے بیان مین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ بَشَّرَنِیْ بِخُرُوْجِ الصَّفَرِ فَقَدْ بَشَّرْتُہٗ بِدُخُوْلِ الْجَنَّۃِ (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جو شخص مجھے صفر کے ختم ہونے کی بشارت دے مین اُسے بہشت مین داخل ہونے کی بشارت دیتا ہون) جاننا چاہیے کہ اصل مین یہ سفر سین سے ہی چونکہ اسی زمانہ مین حضرت آدم علیہ السلام نے دنیا سے سفر کیا اور بعض کے نزدیک آپنے بہشت سے دنیا کی طرف سفر کیا اسیلیے اسکو سفر کہنے لگے مروی ہے کہ بندو نیز ایک حصہ بلائین تمام سال مین اور نو حصے اس مہینے مین نازل ہوتی ہین جب زحمتون کی وجہ سے فرزندان آدم کے منہ زرد ہونے لگے تو سفر کے سین کو (ص) سے بدل دیا اور صفر کہنے لگے حدیث مین ہی کہ جب صفر کا مہینہ پاؤ تو اللہ سے پناہ اور عافیت مانگو صدقہ کرو اور جو پہلی شب کو یا پہلی تاریخ چار رکعت اسطرح کہ ہر رکعت مین بعد فاتحہ پچاس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو اللہ اس مہینہ کی بلاؤن سے محفوظ رکھکر اُسی قدر رحمتین اس نماز پڑھنے والے پر نازل کرتا ہی اور حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جو کوئی پہلی صفر کو چار رکعتین اسطرح کہ پہلی رکعت مین فاتحہ کے بعد گیارہ بار قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری مین گیارہ مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور تیسری مین گیارہ بار قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور چوتھی مین گیارہ بار قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اور بعد سلام کے ستر بار سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمُ اور ستر بار درود اور ستر بار اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ پڑھے اللہ اُسکو سال کی تمام بلاؤن سے محفوظ رکھتا ہی اور جو کوئی اس

مہینہ کے شروع اور وسط اور آخر مین یہ دعا پڑھے تمام بلاؤن سے محفوظ رہیگا
اَللّٰھُمَّ یَا شَدِیْدَ الْقُوٰی یَا شَدِیْدَ الْمِحَالِ یَا عَزِیْزُ ذَلَّتْ بِعِزَّتِکَ جَمِیْعُ
خَلْقِکَ اَغْنِنِیْ عَنْ جَمِیْعِ خَلْقِکَ یَا مُحْسِنُ یَا مُفْضِلُ یَا مُنْعِمُ یَا مُکْرِمُ یَا لَااِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اور فرمایا ہو جو کوئی صفر کے آخر مین آٹھ رکعتین
اسطرحپر کہ ہر رکعت مین فاتحہ کے بعد پندرہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے اُس کے
لیئے بہشت کے آٹھون دروازے کھولے جاتے ہین پلصراط پر آسانی سے گذریے
کا اور آخری چہارشنبہ کو صبح کے وقت غسل کرکے چاشت کے وقت دو رکعت نماز
اسطرح پر کہ پہلی رکعت مین بعد فاتحہ قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ
وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ
عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّھَارِ وَتُوْلِجُ النَّھَارَ فِی الَّیْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ
الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ اور دوسری رکعت
مین بعد فاتحہ قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی
وَلَا تَجْھَرْ بِصَلَاتِکَ وَلَا تُخَافِتْ بِھَا وَابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِکَ سَبِیْلًا وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ
یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ
تَکْبِیْرًا پڑھے پھر چار رکعت اور پڑھے آمین جو دل چاہے پڑھے بیحد ثواب
پائیگا **مترجم کہتا ہے** صاحب نافع المسلمین نے لکھا ہو اور صفر کے آخری چہارشنبہ
کو جمعہ کے بعد غسل کرے حالانکہ یہ غلط ہو بلکہ صبح کے بعد غسل کرے صحیح ہو انتہٰی اور
فرمایا ہے جو کوئی آخری چہارشنبہ کو چاشت کے وقت چار رکعت اسطرحپر کہ ہر رکعت
مین فاتحہ کے بعد سترہ بار سورہ کوثر اور پچاس بار سورہ اخلاص پڑھے اور سلام کے بعد
یہ دعا یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ ھٰذِہِ الْاَزْمَانِ وَاَسْتَعِیْنُ مِنْ شُرُوْرِ الزَّمَانِ
اَعُوْذُ بِجَلَالِہٖ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِکْرَامِ پڑھے اللہ اُسکو نظر رحمت سے دیکھتا ہے من بستر لی الخ حدیث سابق مین
محدثین کا اختلاف ہو بعض کے نزدیک یہ حدیث موضوع ہو اور بعض نے لکھا ہو

حاشیہ: [illegible]

کہ ایکدن آپ آئینہ دیکھ رہے تھے دس بال سر مین اور سات داڑھی مین سفید دکھائی دیے اور بعض کے نزدیک دس داڑھی مین اور سات سر مین سفید نظر پڑے اسوقت آپنے فرمایا پیری ظاہر ہوئی موت کا پیغام آگیا اور اسوقت آپ نے یہ حدیث فرمائی ؎

دولت اگر دولت جمشید نیست	موے سفید آیت نومید نیست

اور آپنے فرمایا ہے اَلشَّیخُ شَابٌّ فِی حُبِّ الاِثنَتَینِ (دو چیزون کی محبت مین بڈھا جوان ہو رہا ہے (۱) حرص (۲) اُمید) اور آپنے فرمایا ہے لَو لَا الاَمَلُ لَخَرِبَتِ الدُّنیَا (اگر اُمید نہوتی تو دنیا خراب ہو جاتی) منقول ہے کہ ایک بار حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک بڈھے کو کھیتی کرتے دیکھکر دعا کی اے اللہ اسکے دل سے اُمید دور کردے آپ کی دعا قبول ہوئی فوراً اُسنے کھیتی چھوڑ دی اور یاد الٰہی کرنے لگا پھر تھوڑی دیر کے بعد کھیتی مین مشغول ہوا آپ نے اُس سے سبب پوچھا اُسنے کہا پہلے مجھے خیال آیا کہ اب مین مرنے کے قریب ہون اسکی یاد کرون پھر خیال آیا کہ نہین معلوم کبتک اور جیون پھر مین اپنا کام کرنے لگا بعض کہتے ہین کہ صفر کے مہینے مین حضرت جبریلؑ نے آپکو خبر دی کہ اس مہینہ کے گذرنے کے بعد آپکو وصال الٰہی حاصل ہوگا اُسوقت آپنے یہ حدیث فرمائی بعض کا قول ہے کہ ایکبار صفر کے مہینہ مین اہل مدینہ آفتون مین پھنسے آپنے جبریلؑ سے پوچھا کہ یہ آفتین کب دور ہونگی اُنھون نے کہا اس مہینہ کے ختم ہو جانے پر اُسوقت آپنے یہ حدیث فرمائی بعض کا قول ہے کہ ایکبار حضرت ابوبکر صدیقؓ کو سفر مین زائد زمانہ گذر گیا پھر اُنکا خط آیا کہ صفر ختم ہونیکے بعد مین حاضر خدمت ہونگا اُسوقت آپنے یہ حدیث فرمائی بعض کہتے ہین کہ ایک بار اس مہینہ مین حضرات حسنین رضی اللہ عنہما سخت علیل ہوئے آپنے جبریلؑ سے پوچھا انھین کب صحت ہوگی اُنھون نے کہا صفر گذرنے کے بعد اُسوقت آپنے یہ حدیث فرمائی لیکن پہلا قول زائد مشہور ہے واللہ اعلم بالصواب سوال صفر کا چاند نہ دیکھنا کب سے رائج ہے جواب مشہور ہے

کہ حضرت آدم علیہ السلام دنیا مین اسی مہینہ مین آئے تھے جب یہ مہینہ آئیوالا ہوتا تو آپ بسبب رونے اس کے پریشانی کی وجہ سے اُنکی اولاد نے چاند دیکھنا موقوف کر دیا مگر صحیح یہ ہے کہ حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سلخ محرم سے علیل ہوے تھے صحابہ آپکے گرد جمع تھے چاند دیکھنے کی نوبت نہین آئی اسلیے اور لوگون نے بھی دیکھنا موقوف کر دیا تھا مگر صفر کا چاند دیکھنے والا گنہگار نہوگا **سوال** آخری چہار شنبہ کو خوشی کیون کیجاتی ہے **جواب** مروی ہے کہ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی اور فرعون مع لشکر غرق ہوا حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کوہ جودی پر ٹھہری لیکن صحیح یہ ہے کہ حضرت رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم علیل تھے آخری چہار شنبہ کو ستائیس یا اٹھائیس تاریخ تھی قریب صبح آپنے آنکھ کھول کر فرمایا مَنْ عِنْدِی (میرے پاس کون ہے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جوابدیا بِأَبِی أَنْتَ وَأُمِّی أَنَا عَائِشَۃُ (میرے ماں باپ آپ پر تصدق ہون مین ہون عائشہ) آپ نے فرمایا میرا دردسر جاتا رہا اور جسم ہلکا ہو گیا اب مین اچھا ہون حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خوش ہوئین اور پانی منگا کر آپ کا سر دھویا تمام جسم پر پانی ڈالا آپنے پوچھا کچھ کھانے کو ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا چاول پکے ہوے موجود ہین آپنے فرمایا لاؤ اور فاطمہؓ کو خبر کردو وہ مع حضرات حسنین رضی اللہ عنہم حاضر خدمت ہوئین آپنے اُنکو گلے لگایا اور حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کی پیشانی پر بوسہ دیا اور کھانے مین اُنھین شریک کیا دو ایک لقمہ آپنے بھی کھائے اسی اثنا مین تمام ازواج و اصحاب رضی اللہ عنہم جمع ہوگئے آپنے فرمایا أَصْحَابِی وَإِخْوَانِی کَیْفَ حَالُکُمْ بِفِرَاقِی مِنْ بَعْدِی (اے میرے صحابہ اے میرے بھائیو تمھارا میرے بعد فراق مین کیا حال ہوگا) سب کے سب رونے لگے آپنے سب کو دلاسا دیا پھر مسجد مین تشریف لاکر امامت کی سب صحابہ خوش ہوے اس خوشی مین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سات ہزار دینار اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پانچ ہزار دینار اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دس ہزار دینار اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تین ہزار دینار صدقہ

دیے اور حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے سو گھوڑے اور سو اونٹ خیرات کیے۔ اُس دن آپ زیارت قبور کو اور اقارب اور بیواؤن سے ملنے کو گئے شب پنجشنبہ کو اپنے ازواج سے مباشرت کی پھر جمعہ کو آپ علیل ہوے اور اسی علالت مین اس عالم سے روپوشی فرمائی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اسی لیے آخری چہارشنبہ کو خوشی کی جاتی ہے اللہ تعالے فرماتا ہے وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَھْوٌ وَالدَّارُ الْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (اور نہین ہے حیات دنیاوی مگر کھیل اور کود اور ہر آئنہ گھر آخرت کا بہتر ہے متقیون کے لیے کیا تم عقل نہین رکھتے ہو۔

المجلس السادس عشر فی عرس النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سو لھوین مجلس وفات نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے بیان مین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُّوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ (حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسولخدا علیہ التحیۃ والثنا نے فرمایا ہے موت ایک پل ہے دوست کو دوست سے ملا دیتا ہے) اس حدیث کے راوی ایسے باعظمت ہین کہ ایکبار انکے پیٹ مین درد ہوا تو جبرئیل نے بارگاہ نبوی مین حاضر ہوکر آپ کو واقف کیا اور کہا مین اُنکی مزاج پرسی کو جانا چاہتا ہون آپ کھڑے ہو گئے اور انسانی صورت مین جبرئیل آپ کے ساتھ اُنکے مکان پر گئے وہ استقبال کرکے دونون کو مکان مین لے گئے آپنے اُنسے پوچھا کیا تمھارے پیٹ مین درد ہے اُنھون نے کہا ہان آپنے فرمایا قم۔ فصل فان الصلوۃ شفاء (کھڑے ہوا ور نماز پڑھو یقینی

نماز شفا ہے) اَلْمَوْتُ حکما کا قول ہو ھُوَ جَفَافُ الدَّمِ (خون کے خشک ہونے کو موت کہتے ہین اور بعض کہتے ہین ھُوَ دِیْحٌ حَادٌّ (موت ایک گرم ہوا ہے) جو آدمی کے جسم مین آکر رطوبت کو خشک کرتی ہے جسر موت ایسا پل ہے کہ جب اسکے ایک کنارے پر پاؤن رکھا دوسرے کنارے پر پہونچ جاتا ہے اسیطرح جسنے موت کے پل پر پاؤن رکھا دنیا چھوڑکر عقبی مین پہونچ گیا یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ اہل ایمان کو موت کا پل جنت مین اور کفار کو دوزخ مین پہونچاتا ہے مروی ہو کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس ملک الموت قبض روح کے لیے آئے تو آپنے پوچھا مجھے کہان لیے جاتے ہو انھون نے جواب دیا اَدْعُوْكَ مِنْ دَارِ الْغُرُوْرِ اِلٰى دَارِ السُّرُوْرِ وَ مِنْ دَارِ الْمِحْنَةِ اِلٰى دَارِ النِّعْمَةِ (مین آپ کو دار غرور سے دار سرور کی طرف اور دار محنت سے دار نعمت کیطرف بلاتا ہون) انھون نے کہا پہلے مجھے دکھا دو پھر چلونگا انھون نے کہا یہ نہین ہو سکتا انھون نے کہا پھر مین نہ جاؤنگا انھون نے کہا مین زبردستی لیجاؤنگا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو غصہ آیا اور ایک طمانچہ ایسا مارا کہ ملک الموت کی آنکھ نکل پڑی انھون نے درگاہ الٰہی مین جا کر فریاد کی اللہ نے انھین شفا دیکر کہا پھر جاؤ اور کہو اَدْعُوْكَ اِلٰى مَوْلَاكَ وَ اِلٰى مَنْ هُوَ اِلٰهُكَ ملک الموت نے پھر حاضر ہوکر یہی کلمے کہے آپ خوش ہو کر فرمانے لگے عَجِّلْ عَجِّلْ فَاِنِّیْ اُرِیْدُ لِقَاءَهٗ (جلدی کر جلدی کر مین اسکے دیدار کا مشتاق ہون) جاننا چاہیے کہ مومن کی روح جبتک اِرْجِعِیْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً کی صدا نہین سن لیتی جسم سے باہر نہین آتی - جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبض روح کے لیے ملک الموت آئے تو آپ نے رو کر فرمایا اللہ نے مجھے اپنا خلیل کیا اور اغیار کو میرے لینے کے لیے بھیجا ہے فَتَجَلّٰى رَبُّهٗ (اللہ نے اپنا جلوہ دکھادیا) آپ خوش ہو گئے اور روح جسم سے پرواز کرگئی حضرت عزرائیل بھی ملے گئے سرباز ندا آتی تھی قَدْ وَصَلَ الْحَبِیْبُ اِلَى الْحَبِیْبِ نقل کیا ہے کہ ملک الموت مومن کے پاس آکر کہتے ہین بہشت کی طرف آ اور کافر سے کہتے ہین دوزخ کی طرف آ اور دوستان خدا سے کہتے ہین خدا

کیطرف آجانا چاہیے کہ موت کی آرزو کرنا مستحب ہے مگر طلب کرنا نہ چاہیے کیونکہ زیادتی حیات باعث زیادتی طاعت ہی حدیث مین ہی طوبیٰ لِمَنْ طَالَ عُمْرُہٗ فِیْ طَاعَۃِ اللّٰہِ (اُسکے لیے خوشخبری ہے جسکی عمر اللہ کی عبادت مین دراز ہولی) اللہ تعالےٰ فرماتا ہے قُلْ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ ھَادُوْا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّکُمْ اَوْلِیَاءُ لِلّٰہِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ کُنْتُمْ صَادِقِیْنَ (کہدیجیے آپ یہود سے اگر تم اپنے کو اللہ کا دوست جانتے ہو تمام لوگونکے علاوہ تو موت کی آرزو کرو اگر تم اپنے دعوے مین سچے ہو) پھر خود ارشاد فرمایا وَلَنْ یَّتَمَنَّوْہُ اَبَدًا (وہ تو کبھی موت کی آرزو نہ کرینگے) حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ وَمَنْ کَرِہَ لِقَاءَ اللّٰہِ کَرِہَ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ (جو اللہ سے ملنے کو دوست رکھتا ہی اللہ اُس سے ملنے کو دوست رکھتا ہی اور جو اللہ سے ملنے کو مکروہ جانتا ہی اللہ اُس سے ملنے کو مکروہ جانتا ہی) سلطان عبدالعزیز نے حضرت سمنون مجنون رحمہ اللہ سے پوچھا ہم لوگ موت کو کیون دوست نہین رکھتے اُنھون نے جواب دیا تم لوگ دنیا کو آباد اور عقبیٰ کو خراب رکھتے ہو پس آبادی سے ویرانے مین جانا کیونکر پسند ہوگا عبدالعزیز نعرہ مار کر بیہوش ہوگئے واضح ہو کہ جب حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی علالت زیادہ ہو گئی تو آپ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہان رہنے کی سب بیبیون نے اجازت دی کئی دن تک حالت مرض مین مسجد مین آکر آپنے امامت کی جب ضعف زائد ہوگیا تو اپنی زندگی ہی مین آپنے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امامت کا حکم دیا حضرت صدیقؓ نہایت رقیق القلب تھے جب آپکے مقام پر امامت کرنے کھڑے ہوئے تو بیقرار ہوکر روئے آپنے جب یہ واقعہ سنا تو بدقت تمام حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہم کے کاندھونپر ہاتھ ٹیک کر مسجد مین تشریف لائے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امام کرکے خود اُنکی اقتدا کی نماز کے بعد منبر پر آکر آپنے اللہ کی حمد وثنا کی پھر بطور نصیحت فرمایا کہ قرآن کو مضبوط پکڑو میرے اہلبیت سے حسن سلوک کرو نماز اور جماعت کے پابند رہو زیردستون پر شفقت کرو اولاد کو

امانت جانو عورتون پر نرمی کرو ظاہر و باطن مین اللہ سے ڈرتے رہو جو چیز اپنے لیے
پسند کرو وہی اپنے مسلمان بھائیون کے لیے پسند کرو پھر آپ ہر ایک سے رخصت
ہو کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہان چلے آئے آپ کو تپ شدید ہوئی درد سر
بڑھ گیا اور حالت بیہوشی طاری ہوئی بعض کے نزدیک بارھوین ربیع الاول اور بعض
کے نزدیک دوسری ربیع الاول تھی کہ ضعف کے سبب سے آپکا سر حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا کے زانو پر تھا کہ حضرت جبرئیل نے حاضر ہو کر عرض کیا اللہ تعالی سلام اور مزاج
پرسی کے بعد دریافت کرتا ہو کہ آپ دنیا مین رہنا پسند کرتے مین یا یہان آنا آپنے
فرمایا اخترت الرفیق الاعلیٰ مین نے رفیق اعلیٰ کو اختیار کیا پھر حضرت جبرئیل نے
کہا اگر حکم ہو تو آپکو یاقوت کے تابوت مین رکھکر عرش کے کنارے رکھین آپنے جوابدیا
کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ خدا کی یہ شان
نہین ہے کہ عذاب کرے اور تو اے محمد انمین ہو مین امت عاصی کو بچانے کے لیے
زمین ہی مین رہنا پسند کرتا ہون پھر آپ رونے لگے حضرت جبرئیل نے سبب پوچھا
آپنے فرمایا امت کے لیے روتا ہون کہین ایسا نہو کہ میرے بعد انپر عذاب آئین مثل
امم سابقہ کے وہ مسخ ہو جائین پیام الٰہی حضرت جبرئیل نے پہونچایا کہ آپکی امت پر
نہ عذاب نازل ہوگا نہ صورتین مسخ کی جائینگی مگر انپر وبا اور قحط نازل ہوگا پھر آپ
رونے لگے پھر ارشاد ہوا آپ غم نہ کرین وبا مین مرنے والے کو ہم درجۂ شہادت
دینگے قحط مین ایکدن بھوکا رہنے والے کو ایک حج اور عمرہ کا ثواب دینگے
حضرت جبرئیل رخصت ہوے پھر آپنے آنکھ بند کرلی پھر حضرت عزرائیل قبض
روح اقدس کے لیے حاضر ہوے آپ نے انسے کہا تمکو میری امت پر جسقدر سختی
کرنا ہو آج مجھپر کرلو تاکہ میری گنہگار امت کو تکلیف نہو حکم الٰہی ہوا آپ انکے لیے
متردد نہون وہ آپ کی امت اور میرے بندے ہین مین انپر رحمت کرونگا حضرت
عزرائیل اپنے کام مشغول ہوے آپ باربار فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا
سَكَرَاتِ الْمَوْتِ دوشنبہ کے دن چاشت کے وقت بارھوین ربیع الاول کو

آپنے حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہان وفات فرمائی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ دنیا تاریک ہوگئی۔ آپ کی زبان مبارک پر جو آخری کلمہ جاری ہوا یہ تھا اَلصَّلٰوۃَ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ (نماز کو نگاہ رکھو اور لونڈی غلام پر شفقت کرو) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے مین دفن ہوے آپ کی عمر شریف مین اختلاف ہی مگر مشہور قول یہ ہی کہ تریسٹھ برس کا سن ہوا۔ اللہ تعالے فرماتا ہی وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِکُمْ وَمَنْ یَّنْقَلِبْ عَلٰی عَقِبَیْہِ فَلَنْ یَّضُرَّ اللّٰہَ شَیْئًا وَسَیَجْزِی اللّٰہُ الشّٰکِرِیْنَ (نہین ہین محمد مگر رسول اُس سے پہلے بھی رسول گذر چکے ہین پس اگر وہ مرجائین یا مارے جائین تو کیا تم ایڑیون کے بل لوٹ جاؤگے جو کوئی اسلام چھوڑکر کفر اختیار کرے تو ہرگز اللہ کا کچھ نقصان نہ کریگا اور قریب ہی کہ اللہ شکر کرنے والونکو جزا دیگا) صحابہ کو تمنا تھی کہ آپ کو حیات ابدی عطا ہوتی اور یقین تھا کہ آپ نفخ صور تک زندہ رہینگے اللہ تعالے نے اسکے دفعیہ کے لیے فرمایا اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ (اے محمد تم مرنیوالے ہو اور یہ بھی مرنیوالے ہین) اسکے بعد صحابہ کو خیال ہوا کہ آپ کی وفات کے بعد اسلام کیونکر قائم رہیگا اسوقت یہ آیت وَمَا مُحَمَّدٌ الخ نازل ہوئی اور آگاہ کردیا کہ اگر تم محمد کے بندے ہو تو وہ مرنے والا ہی اور اگر میرے بندے ہو تو مین حی اور قیوم ہون اور اگر تم اسلام کو ترک کردوگے تو بھی میرا کوئی نقصان نہین ہی اس آیت مین شکر کرنے والون سے ایمان پر ثابت قدم رہنے والے مراد ہین نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ کو کفار نے پکڑکر کہا تو بت کو سجدہ کر ورنہ ہم مار ڈالینگے انھون نے کہا مار ڈالو مگر مین سجدہ بت کو نہ کرونگا انھون نے کہا اچھا اپنے خدا کو برا کہہ انھون نے فرمایا یہ بھی نہ کرونگا کفار نے انکے مارنے کو تلوار اٹھائی ہاتھ خشک ہوگیا وہ بزرگ بیقرار ہوکر رونے لگے جب رونے کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا اسلیئے روتا ہون کہ میرا شہید ہونا قبول نہوا کفار انکا استقلال دیکھکر حیران ہوگئے اور اسلام لے آئے

اُنھون نے اُنکے خشک ہاتھ پر اپنا ہاتھ پھیر دیا اللہ نے اُنکے ہاتھ کی برکت سے خشک ہاتھ کو اچھا کر دیا گو محدثین اور فقہا کا اس امر مین اختلاف ہو کہ آپ کی روح اطہر کو ثواب رسانی جائز ہے یا نہین لیکن صحیح یہ ہے کہ جائز ہے کیونکہ رحمت الٰہی سے کسیکو کبھی سیری نہین ہوتی آپنے درود شریف پڑھنے کی زیادہ تاکید فرمائی ہے۔ **مترجم کہتا ہے** درود شریف کے فضائل مین نے مرآۃ الواعظین ترجمہ اردو درۃ الناصحین مین بہت بسط سے لکھے ہین جسکو دیکھنا ہو دیکھے ۔

المجلس السابع عشر فی فضیلۃ رجب شہر اللہ الاصم الاشہر ولیلۃ الرغائب

سترھوین مجلس ماہ رجب المرجب اور لیلۃ الرغائب کے فضائل کے بیان مین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عَنۡ اَبِیۡ سَعِیۡدِ نِ الۡخُدۡرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ الرَّجَبُ شَہۡرُ اللّٰہِ مَنۡ اَکۡرَمَ شَہۡرَ اللّٰہِ اَکۡرَمَہُ اللّٰہُ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ نے فرمایا ہے رجب اللہ کا مہینہ ہے جسنے اسکی بزرگی کی اللہ دین و دنیا مین اُسکی بزرگی کریگا، اس حدیث کے راوی کے حق مین آپنے فرمایا کہ مین تم کو دوست رکھتا ہون اس سے زائد کیا فضیلت ہوسکتی ہے اَلۡاَصَبُّ جاننا چاہیے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے ابتک رجب کا مہینہ باعظمت رہا ہے لوگ اسمین بُرے کام کرنے سے بچتے تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے مین ایک شخص کسی عورت پر سال بھر سے عاشق تھا اتفاقاً رجب کے چاند رات کو وہ عورت تخلیہ مین اُسے ملی اُسنے اُس سے زنا کرنا چاہا پھر عورت سے پوچھا لوگ کس مہینہ کا چاند دیکھ رہے ہین اُسنے کہا رجب کا یہ شخص رجب کی عظمت کے خیال سے زنا کرنے سے باز رہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا ہمارے فلان نیک بندے کی زیارت کو جاؤ آپ تشریف لے گئے اور

اُس سے اپنے آنے کا اور حکم الٰہی کا قصہ بیان کیا وہ شخص فوراً اسلام لے آیا دیکھو
رجب کی عظمت کرنے سے کافر کو دنیا ہی مین دولت اسلام ملی عقبیٰ کے مراتب
اللہ کے سوا کون جان سکتا ہے شَہْرُ اللّٰہِ یہ تعظیمی اضافت ہے جیسے اوپر اسکی تفصیل
گذر چکی ہے مطلب اس سے یہ ہے کہ بندے اس مبارک مہینہ مین برائیون سے بچین نیک
کام زائد کرین اور ممکن ہے کہ اضافت تعظیمی اسوجہ سے ہو کہ یہ مہینہ اپنے ساتھیون سے جدا
ہے وہ ساتھی یہ ہین ذیقعدہ ذی الحجہ محرم الحرام اللہ نے اسکو اپنے نام سے پکارا ہے اَلرَّجَبُ
شَھْرٌ عَظِیْمٌ مَنْ عَظَّمَہٗ عَظَّمْتُہٗ وَمَنْ اَھَانَہٗ اَھَنْتُہٗ (رجب بڑا مہینہ ہے جسنے اسکی
تعظیم کی مین اسکی تعظیم کرونگا اور جسنے اسکی توہین کی مین اسکی توہین کرونگا) حضرت سرور عالم
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلرَّجَبُ شَھْرُ اللّٰہِ الْاَصَمُّ (رجب اللہ کا مہینہ بہرا ہے) اسکی وجہ
یہ ہے کہ اس مہینہ مین کفار ہتھیار رکھدیتے تھے اور لڑائی کی آواز نہین سنائی دیتی تھی اور
بعض کا قول ہے کہ ہر مہینہ مین فرشتے اگر کراماً کاتبین سے بندون کے نیک و بداعمال
سُن جایا کرتے ہین مگر رجب مین بدعمل سننے کی انکو قدرت نہین ہوتی مترجم
کہتا ہے بعض کتب مین مین نے دیکھا ہے کہ قیامت مین جب تمام مہینے بندون
کے نیک و بداعمال بتائینگے تو رجب فقط نیکیان بتا کر خاموش ہو رہے گا اُس سے پوچھا
جائیگا کیا تجھ مین بندون نے گناہ نہین کیے وہ کہے گا الٰہی تو خود جانتا ہے مگر مجھے شرم
آتی ہے کہ تیرے بندون کی برائیان بیان کرون انتہی مَنْ اَکْرَمَ شَھْرَ اللّٰہِ دل
سے عظمت کرنا اور زبان سے تعریف کرنا اور جوارح کو بُرے افعال سے بچانا صدقہ زائد
دینا نماز روزہ کی زیادتی کرنا اسکا اکرام کرنا اس مہینہ مین جو کوئی ایک روزہ رکھیگا
اُسے ایک مہینہ کے روزون کا ثواب ملیگا اور دو ہزار نیکیان اُسکے نام لکھی جائینگی
اور دو ہزار برائیان مٹائی جائینگی۔ حدیث مین ہے جسنے رجب مین ایک روزہ رکھا
وہ اللہ کی بڑی خوشنودی کا مستوجب ہوا اور دو روزے رکھنے والے کا ثواب قدرت
بیان سے باہر ہے اور تین روزے رکھنے والے اور دوزخ کے بیچ مین اللہ ایک خندق
بناویگا جسکا طول ستر ہزار برس کا ہوگا اور چار روزے رکھنے والے کو اللہ تمام جنون

جذام برص فتنۂ دجال عذاب قبر سے بچائیگا اور پانچ روزے رکھنے والا قیامت مین
جب اٹھے گا تو مثل آفتاب کے اسکا چہرہ روشن ہوگا اور چھ روزے رکھنے والے
کی نیکی کا پلہ بھاری ہوگا اور سات روزے رکھنے والے پر دوزخ کا دروازہ بند کردیا جائیگا
اور آٹھ روزے رکھنے والے کے لیے جنت کے آٹھون دروازے کھولے جائینگے اور
اُسے اختیار دیا جائیگا کہ جس دروازے سے وہ چاہے جنت مین جائے اور نو روزے
رکھنے والا قبر سے کلمہ پڑھتا ہوا اٹھے گا اور سیدھا جنت مین بغیر روک ٹوک کے
جاویگا اور جس نے دس روزے رکھے اللہ اُسکو دو سبز بازو دیگا جسمین یاقوت اور
موتی جڑے ہونگے اُنکے ذریعہ سے وہ پلصراط پر بجلی کیطرح گذریگا اور گیارہ روزے
رکھنے والا قیامت مین سب سے افضل ہوگا اور جسنے بارہ روزے رکھے وہ گیارہ روزے
رکھنے والے سے بھی افضل ہوگا اور تیرہ روزے رکھنے والا عرش کے سایہ مین
ہوگا اور چودہ روزے رکھنے والے کو اللہ وہ کرامت دیگا جس سے کوئی اُسکے فوق
نہوگا اور پندرہ روزے رکھنے والے کو مقام آمنین پر جگہ ملیگی اور اُسکو امن کی خوشخبری
دیجائیگی اور حدیث مین ہے کہ تمام رجب کے روزے رکھنے والا اگر اُس سال
مرے تو شہید مریگا حدیث مین ہے اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ نَھْرًا یُقَالُ لَہٗ رَجَبٌ مَاءُھَا اَشَدُّ بَیَاضًا
فَمَنْ صَامَ یَوْمًا مِنْ رَجَبَ سَقَاہُ اللّٰہُ مِنْ ذٰلِکَ النَّھْرِ جنت مین ایک نہر ہے
جسکا نام رجب ہے اسکا پانی نہایت سفید ہے جسنے رجب مین ایک روزہ بھی رکھا ہے وہ
اُسکا پانی پیئے گا، رجب کی پہلی رات کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یہ مہینہ میرا ہے اور بندے
بھی میرے ہین اور رحمت بھی میری ہے مین پکارنے والے کی پکار سنونگا مانگنے والے کو
دونگا مغفرت چاہنے والے کو بخشونگا میری رحمت وسیع ہے اور مین ارحم الراحمین
ہون جو کوئی پہلی شب رجب کو بیس رکعتین دس سلام سے اسطرح پڑھے کہ ہر رکعت مین بعد
فاتحہ سورۂ کافرون ایکبار اور سورۂ اخلاص ایک بار پڑھے تو اللہ اُسے اور اُسکے
مال و اسباب کو سال کی تمام آفتون سے بچاتا ہے اور وہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہے گا
پلصراط پر بجلی کیطرح گذرے گا اور جو کوئی پہلی تاریخ روزہ رکھے اور افطار اور نماز

مغرب کے بعد دو رکعت پڑھے پہلی رکعت مین سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی اور سورہ اخلاص
اور فلق ایک ایک مرتبہ اور دوسری رکعت مین سورۂ فاتحہ کے بعد اذا زلزلت الارض
اور سورۂ ناس ایک ایک مرتبہ پڑھے ساٹھ برس کی عبادت کا ثواب پاتا ہے اور سال
آئندہ تک اسّی ہزار فرشتے اُسکے لیے بخشش مانگین گے اور حدیث مین ہے مَنْ
اَدْرَكَ الرَّجَبَ فَاغْتَسَلَ فِیْ اَوَّلِهٖ اَوْسَطِهٖ وَاٰخِرِهٖ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ
اُمُّهٗ (جسنے رجب کے اول وسط آخر مین غسل کیا تو گناہون سے یون پاک ہوتا ہے جیسے
آج ہی پیدا ہوا ہے) اور جسنے ہر غسل کے بعد دو رکعتین پڑھین اور ہر رکعت مین سورۂ
فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون ایک بار اور سورۂ اخلاص تین بار پڑھی تو اللہ ہر رکعت
کے بدلے مین اُسکے لیے جنت مین ایک قصر بنائیگا اور ہر قصر مین ایک چیز ایسی نادر
ہو گی جو نہ آنکھون سے دیکھی ہو اور نہ کانون سے سنی اور نہ دل مین گذری ہو گی اور
حدیث مین ہے کہ جو شخص رجب کی ہر رات مین چار رکعتین اسطرح پڑھے کہ ہر رکعت مین
سورۂ فاتحہ کے بعد سات سات مرتبہ قل ہو اللہ پڑھے تو رجب تمام ہونے پر ایک فرشتہ
اُسکو ندا کرتا ہے اے اللہ کے دوست تجھے اللہ نے بخشدیا اور تجھے ہر رکعت کے
بدلے مین حج اور عمرہ کا ثواب دیا ہے مترجم کہتا ہے یہان صاحب نافع المسلمین نے
لکھا ہے جو کوئی پہلی شب اور پہلی تاریخ کو چار رکعت پڑھے حالانکہ ہر رات مین لکھنا
چاہیئے تھا اسلیے کہ اصل کتاب مین ہے ہر کہ بگذارد ہر شب ماہ رجب چہار رکعت نماز جسکا
ترجمہ کسی طرح یہ نہین ہو سکتا جو صاحب نافع المسلمین نے لکھا ہے انتہیٰ اور حدیث
مین ہے جو شخص رجب کی پہلی رات کو دو رکعتین پڑھے رکعت اول مین سورۂ فاتحہ
کے بعد ایکبار الم نشرح اور تین بار سورۂ اخلاص اور رکعت ثانی مین سورۂ فاتحہ کے بعد
ایکبار الم نشرح اور ایکبار قل اعوذ برب الفلق اور ایکبار قل اعوذ برب الناس اور سلام کے بعد تیس بار
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ
پڑھکر دعا مانگے تو قبول ہو گی اور حدیث مین ہے جو کوئی رجب کے ہر جمعہ کو عصر سے پہلے
اسطرح چار رکعت پڑھے کہ ہر رکعت مین فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی سات بار اور سورۂ اخلاص

پانچ بار پڑھے اور سلام کے بعد چھتیس مرتبہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ الْکَبِیْرِ الْمُتَعَالِ اور اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ سَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَعَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ سو مرتبہ پڑھے تو اسکی مراد پوری ہوگی اور سو حج اور سو عمرہ اور سو بردہ آزاد کرنے کا ثواب پائیگا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایکبار مین حاضر خدمت نبوی ہوا اتفاقاً اور کوئی نہ تھا آپنے مجھسے پوچھا تمھین یہان کون لایا مین نے عرض کیا آپ کا خدا آپنے تبسم فرما کر کہا کہ لوگون کو تو اس بات سے آگاہ کر دے کہ جو کوئی رجب کی کسی رات مین دس رکعتین ادا کرے اور ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے ایک بار سورۂ کافرون اور تین بار سورۂ اخلاص پڑھے اللہ اسکے پچھلے گناہ معاف کریگا اور ہر رکعت کے عوض مین ساٹھ ہزار برس کی عبادت کا ثواب دیگا اور ہر سورہ کے عوض مین ایک قصر مروارید کا جنت مین دیگا اور تمام نمازی اور روزہ دار اور حاجیون کا اسکو ثواب ملے گا اور فراغت نماز سے پہلے اللہ اسے بخشدیگا اور زیر عرش ایک فرشتہ ندا کریگا اے اللہ کے ولی اللہ نے تجھے دوزخ کی آگ سے آزاد کردیا ایسا ہی مصابیح مین ہے ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اس مہینہ مین طٰہٰ اور الم تنزیل اور یٰسٓ پڑھا کرے اور حدیث مین ہے مَنْ قَرَأَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ مَرَّۃً فِیْ شَھْرِ رَجَبَ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ذُنُوْبَ خَمْسِیْنَ سَنَۃً (جسنے رجب کے مہینے مین ایکبار قل ہو اللہ احد پڑھی اللہ اسکے پچاس برس کے گناہ بخشیگا)

اس مہینہ مین آیۃ الکرسی پڑھنے کا بیحد ثواب ہے جو کوئی ما بین عصر و مغرب اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ تَوْبَۃَ عَبْدٍ ظَالِمٍ لَا یَمْلِکُ لِنَفْسِہٖ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا تین مرتبہ پڑھے گا اللہ اسکے اعمال لکھنے والونکو الہام کرے گا کہ مین نے اسے بخشدیا اور اسکی برائیون کا کاغذ چاک کرڈالا جائیگا غرض اس مہینہ مین نیک کام کا ثواب بیحد ملتا ہے اس مہینہ مین ایسا گناہ کرنا جو کسی مہینہ مین نہ کیا ہو گویا اسکی حقارت کرنا ہے اور حدیث مین ہے مَنْ تَابَ فِی الرَّجَبِ کُتِبَ لَہٗ ثَوَابُ اٰدَمَ وَدَاوٗدَ عَلَیْھِمَا السَّلَامُ وَوَجَبَ لَہٗ رِضْوَانُ اللّٰہِ الْاَکْبَرُ جسنے رجب مین توبہ کی اسکے

لیے حضرت آدم اور حضرت داود علیہ السلام کا ثواب لکھا جاتا ہو اور اللہ کی خوشنودی اُسکے لیے واجب ہو جاتی ہے۔

لیلۃ الرغائب

رجب کی اول شب جمعہ کو رغائب کہتے ہین اور رغائب کے معنی عطاے بسیار کے ہین حدیث مین ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام لیلۃ الرغائب مین ستر ہزار فرشتون کے ساتھ حاضر خدمت نبوی ہوے اور عرض کیا کہ یہ رات گنہگاران اُمت کے لیے مغفرت کی ہو مگر سات آدمی کی بخشش نہین ہوتی (۱) سودخوار (۲) متکبر (۳) عاق والدین (۴) زن نافرمان (۵) نوحہ گر (۶) لوطی (۷) بے نماز۔ اس رات کو عبادت کرنے والے پر کبھی عذاب قبر نہوگا۔ حدیث مین ہو کہ جو کوئی رجب کے اول پنجشنبہ کو روزہ رکھے اور شام کے بعد بارہ رکعتین چھ سلام سے پڑھے ہر رکعت مین سورہ فاتحہ کے بعد سورہ قدر تین مرتبہ اور سورہ اخلاص بارہ مرتبہ اور سلام کے بعد اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ ستر مرتبہ پڑھے پھر سجدے مین جاکر سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ ستر مرتبہ کہے پھر اُٹھکر رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیُّ الْاَعْظَمُ ستر بار پڑھے پھر مثل سابق کے سجدہ کرے اور اللہ سے دعا کرے اُمید ہو کہ اللہ اُسکی دعا قبول کریگا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہو وَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِکَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ وَلَا یُظْلَمُوْنَ نَقِیْرًا (مسلمان مردون یا عورتون مین سے جو کوئی اچھے کام کرے وہ جنت مین داخل ہونگے اور رائی کے دانہ کے برابر بھی اُنپر ظلم نہوگا) اور فرمایا ہو وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی وَاَنَّ سَعْیَہٗ سَوْفَ یُرٰی (نہین ہو انسان کے لیے مگر جو اُسنے کوشش کی اور قریب ہے کہ وہ اپنی کوشش کو دیکھیگا) اور فرمایا ہو اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتْ لَھُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ (جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کیے اُنکے لیے جنت الفردوس ہے) اور فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْعَامِلِیْنَ اللہ کسی

عمل کرنے والے کا اجر ضائع نہین کرتا۔ مترجم کہتا ہے فضائل رجب و لیلۃ الرغائب مین مصنف کتاب نے اکثر احادیث موضوعہ لکھدیے ہین وکل ما ورد ای جمیع ما ورد من السنة فیه فضیلة لصلوۃ الرغائب ھی بدعة منکرۃ کما صرح به النووی وغیرہ وقال علی بن ابراھیم العطار فی رسائله ان ما روی من صیام فضل رجب فکله موضوع او ضعیف لا اصل له قال وکان عبد اللہ الانصاری لا یصوم رجب وینھی عنه ویقول لم یصح عن النبی صلی اللہ علیه وسلم فی ذلك شیء۔ جو احادیث فضائل صلوۃ الرغائب مین وارد ہوئی ہین بدعت ہین جیسا کہ نووی نے اسکی تصریح کی ہے اور علی بن ابراہیم عطار نے اپنے رسائل مین لکھا ہو جو حدیثین فضائل صوم رجب مین وارد ہین موضوع اور ضعیف ہین شرعًا انکی کوئی اصل نہین ہو اور حضرت عبد اللہ انصاری رجب مین روزہ نہین رکھتے تھے بلکہ ممانعت کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث اس باب مین صحت کو نہین پہونچی بڑی وجہ یہ ہو کہ اس مہینہ کے فضائل کی اکثر حدیثین ایسی ہین جس مین قلیل عبادت پر حج اور عمرہ وغیرہ کا ثواب ظاہر کیا گیا ہے جاننا چاہیئے کہ ایسی احادیث کو چاہے ثواب مین ہون چاہے عذاب مین موضوع سمجھنا چاہیئے کتب ہذا مذہب ائمہ اربعہ مین اُسکی تفصیل موجود ہے دیکھنے والا دیکھ سکتا ہو واللہ اعلم بالصواب انتھی

المجلس الثامن عشر فی فضیلة الاستفتاح وقصة عیسیٰ بن مریم علیھما السلام

اٹھارھوین مجلس ہندرھوین رجب کی فضیلت اور عیسیٰ علیہ السلام کے قصے کے بیان مین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عن خالد بن ولید رضی اللہ عنه انه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من صام یوم الاستفتاح فتح اللہ علیه ثمانیة ابواب الجنة یدخل من ایھا شاء حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا ہے پندرہ رجب کو روزہ رکھنے والے کے لیے جنت کے آٹھون دروازے کھولدیے جاتے ہین جس دروازے سے وہ چاہے داخل ہو) اسکے راوی کی شان مین یہ حدیث موجود ہے خَالِدُ بْنُ وَلِیْدٍ سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ تَعَالیٰ فِی الْاَرْضِ (خالد بن ولید زمین پر اللہ کی تلوارون مین سے ایک تلوار ہین) حدیث مین ہے جو کوئی پندرھوین رجب کو دس بار سورہ فاتحہ پڑھے اور درمیان مین کسی سے کلام نہ کرے تو گویا اُسنے زمینون کے برابر اللہ کی راہ مین سونا خیرات کیا اور جو کوئی دس مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ سَتَّارُ الْعُیُوْبِ مُقَلِّبُ الْقُلُوْبِ کَاشِفُ الْکُرُوْبِ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ فَالِقُ الْحُبُوْبِ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ وَھُوَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلیٰ وَنِعْمَ النَّصِیْرُ پڑھے تو اُسکے لیے ساتوین آسمان سے فرشتہ ندا کرتا ہے اے اللہ کے دوست تجھے اللہ نے بخشدیا اور جنت تجھپر حلال اور حرام کردی۔ اور بھی اسکے فضائل اصل کتاب مین بہت ہین

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قصہ

کہا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اسی دن پہلے پہل صغرسنی مین کلام فرمایا تھا اسکی تفصیل یہ ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (یاد کیجیے آپ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت کو جب عمران کی بی بی نے کہا اے پروردگار مین نے تیری نذر مانی ہے کہ جو میرے پیٹ مین ہے اُسکو تیری راہ مین آزاد کرون پس تو میری نذر قبول کرلے تو ہی سُننے والا ہے جو کچھ مین کہہ رہی ہون اور دیکھنے والا ہی جو کچھ میرے پیٹ مین ہے) عمران بنی اسرائیل مین ایک عابد تھے اللہ نے اُنھین مثل اور انبیا کے یاد کیا ہے جیسا کہ خود فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰٓی اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰھِیْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ (بیشک اللہ نے آدم اور نوح اور اولاد ابراہیم اور اولاد عمران کو تمام عالم پر برگزیدگی دی ہے) حضرت سرورعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اکثر باپ کی صلاحیت لڑکون پر اثر

کرتی ہو اور حضرت شیخ رکن الدین ابو الفتح قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں پہلے مرد صالح کی برکت اسکی اولاد پر اثر کرتی ہے جب اور زائد ہوتی ہو تو شہر پر اثر کرتی ہے جب اور زائد ہوتی ہو تو اقلیم پر اثر کرتی ہے۔ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْثَىٰ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثَىٰ (جب اُسنے لڑکی جنی تو کہا اے پروردگار میں نے تو لڑکی جنی اور تو خود ہی وضع حمل کو جانتا ہو اور نہیں ہے نر مثل مادہ کے) اگر لڑکا ہوتا تو میری نذر پوری ہوتی اور وہ بیت المقدس کی خدمت کرتا لڑکی مطیع زوج ہوگی افسوس ہے کہ تو نے میری نذر قبول نہ کی ارشاد ہوا تو غمگین مت ہو یہ بڑی مبارک لڑکی ہے اسکے دامن عفت کے ایک تار کی برابری بڑے بڑے جوانمرد ولی بگڑیاں نہ کرسکینگی تو خوش ہوا اور شکر کر پھر فرمایا إِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ (ہم نے اسکا نام مریم رکھا اور اسکو اور اسکی اولاد کو شیطان مردود سے محفوظ کرلیا) فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَأَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا (پس قبول کرلیا اسکو اسکے رب نے اچھا قبول کرنا اور بڑھایا اسکو بڑھانا نیک) حضرت مریمؑ کو ایام طفولیت میں جنت کے میوے کھانے کو ملتے تھے غرضکہ انکی والدہ بی بی حنہ انکو ساتویں یا چالیسویں دن لیکر بیت المقدس میں حضرت زکریا علی نبینا و علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا میں نے نذر مانی تھی اور اللہ نے میری نذر قبول بھی کرلی یہ لڑکی حاضر ہے آپ جسے چاہیں دیدیں حضرت زکریا علیہ السلام نے خود انکی پرورش کا ارادہ کیا لیکن حضرت مریم کے خویش اقربا ہر شخص چاہتا تھا کہ ہم پرورش کریں بعد جھگڑا ہونے کے بعد یہ طے ہوا کہ قرعہ ڈالیں جسکے نام پر نکلے وہ اُس کا کفیل ہو پھر بعض کے نزدیک غیبی آواز آئی اور بعض کے نزدیک جبریلؑ کے ذریعہ سے یہ حکم آیا کہ سب لوگ اپنے اپنے قلم تراشیں اور نشانی بناکر دریا میں ڈالیں جسکا قلم نہ ڈوبے وہ اس لڑکی کا کفیل ہو جسکا ذکر سورہ آل عمران میں موجود ہے وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ (اے محمدؐ آپ اُسوقت موجود

نہ تھے جب وہ اپنے اپنے قلم ڈال رہے تھے کہ کون مریمؑ کا کفیل ہو) پس اللہ نے حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا سے اُنکے قلم کو اُبھار دیا وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا (اور حضرت مریم کی حضرت زکریا علیہما السلام نے پرورش کی) اگر ذرا بھی انکو دیر ہوتی تو اللہ اُنکے لیے جنت سے نعمت بھیجدیتا جیسا کہ خود فرماتا ہے كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِندَهَا رِزْقًا قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّىٰ لَكِ هَٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِندِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (جب زکریا اُسکے محراب مین داخل ہوے تو اُسکے پاس رزق پایا پوچھا اے مریم یہ کہان سے آیا مریم نے کہا یہ اللہ کے پاس سے آیا ہے اللہ جسکو چاہتا ہے بحساب رزق دیتا ہے) حضرت مریم ایک حجرے مین رہتی تھین اور آپکے دو کام تھے (۱) بیت المقدس مین جھاڑو دینا (۲) اللہ کی عبادت کرنا۔ یہانتک کہ سن بلوغ کو پہونچین پھر سورہ مریم مین اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ کا یون بیان فرماتا ہے وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا فَاتَّخَذَتْ مِن دُونِهِمْ حِجَابًا فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَٰنِ مِنكَ إِن كُنتَ تَقِيًّا قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا قَالَتْ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا قَالَ كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا (یاد کر لے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کتاب اللہ مین حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ علیہما السلام کے قصہ کے بعد مریم کا قصہ جبکہ وہ اپنے اہل سے (آنے جانے والے آدمیون سے) الگ ہوئی مکان شرقی مین پس لیئے اور اُنکے درمیان مین پردہ ڈالکر اللہ کی عبادت کرنے لگی پس ہم نے جبریل کو بھیجا وہ انسانی صورت مین اُسکے پاس گئے مرد اجنبی کو دیکھکر اُسنے کہا مین پناہ چاہتی ہون رحمٰن سے اگر تو متقی ہے (جاننا چاہیے کہ قیامت مین جب مردان خدا بلائے جاینگے تو سب سے پہلے حضرت مریمؑ آوینگی اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ متقی خدا سے اور فاسق سلطان سے اور منافق آدمیون سے ڈرا کرتے ہین اسی لیے حضرت مریمؑ نے کہا کہ اگر تو متقی ہے تو اللہ سے ڈر اور میرے پاس نہ آ) جبریلؑ نے کہا مین تیرے پاس تیرے رب کا

بھیجا ہوا اس کام کو آیا ہون کہ تجھے ایک پاک لڑکا دون جو تنہائی مین تیرا مونس ہو مریم نے کہا میرے لڑکا کیونکر ہوگا آجتک کسی مرد نے مجھے نہین چھوا ہے اور مین بدکار بھی نہین ہون جبریل نے کہا تم سچ کہتی ہو مگر تمھارے رب کو بے باپ کے بھی لڑکا پیدا کرنا آتا ہو اور یہ اسلیے تیرا رب کرتا ہو کہ آدمیون کے لیے ایک مین نشانی ہو جائے اور بغیر شوہر کے تمکو لڑکا دینا اللہ کی رحمت ہو اور یہ کام ازل ہی مین مقرر ہو چکا ہو یہ کہکر جبریل چلے گئے فَحَمَلَتۡهُ فَانۡتَبَذَتۡ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا فَاَجَآءَهَا الۡمَخَاضُ اِلٰى جِذۡعِ النَّخۡلَةِ‌ۚ قَالَتۡ يٰلَيۡتَنِىۡ مِتُّ قَبۡلَ هٰذَا وَكُنۡتُ نَسۡيًا مَّنۡسِيًّا فَنَادٰٮهَا مِنۡ تَحۡتِهَاۤ اَلَّا تَحۡزَنِىۡ قَدۡ جَعَلَ رَبُّكِ تَحۡتَكِ سَرِيًّا وَهُزِّىۡۤ اِلَيۡكِ بِجِذۡعِ النَّخۡلَةِ تُسٰقِطۡ عَلَيۡكِ رُطَبًا جَنِيًّا فَكُلِىۡ وَاشۡرَبِىۡ وَقَرِّىۡ عَيۡنًا‌ ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الۡبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوۡلِىۡۤ اِنِّىۡ نَذَرۡتُ لِلرَّحۡمٰنِ صَوۡمًا فَلَنۡ اُكَلِّمَ الۡيَوۡمَ اِنۡسِيًّا پس وہ حاملہ ہوئی بعض کے نزدیک نو مہینے اور بعض کے نزدیک آٹھ مہینے حمل رہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہین کہ حمل اور وضع ایک ہی ساعت مین ہوا اور مقاتل کے نزدیک حمل کے چند ساعت بعد وضع حمل ہوا بعض کے نزدیک چالیس دن حمل رہا واللہ اعلم پھر مریم جننے کے لیے دور ہٹ گئی پھر لایا اُسکو درد زہ طرف تنہ درخت کے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہین کہ وہ تنہ درخت خشک تھا جب درد زاید ہوتا تھا ہاتھ سے اُسکو پکڑ لیتین اور کہتی تھین کاش مین اس سے پہلے مر جاتی اور بھولی بسری ہو جاتی پس پکارا مریم کو اس درخت کے نیچے سے پکارنے والے نے اُس سے فرشتہ یا ہاتف عیسیٰ مراد ہوا اور بعض نے مَن کو مِن پڑھا تو مطلب اسکا یہ ہوا کہ جو اس کے پیٹ مین تھا یعنی حضرت عیسیٰ نے پکارا واللہ اعلم اور کہا غم نہ کر اسیوقت وضع حمل ہوا یقینی تیرے رب نے تیرے نیچے جہان تو بیٹھی ہو ندی جاری کی ہو اس سے منھ دھو پانی پی اور تنہ درخت ہلا تا کہ وہ تجھپر تر و تازہ خرمے گراوے اور بعض مفسرین تساقط پڑھتے ہین جسکا مطلب یہ ہوا کہ اللہ نے کہا تو ہماری قدرت کاملہ دیکھ کہ ہم خشک درخت سے تر خرمے گراتے ہین پس یہ خرمے کھا اور چشمے سے پانی پی اور اس نیچے سے اپنی

اپنی آنکھین ٹھنڈی کر اور جب تو اپنے پاس کسی کو آتے دیکھے تو اشارے سے کہدے
کہ مین نے رحمٰن کے لیے روزہ کی نذر مانی ہو پس آج مین کسی سے کلام نہ کرونگی
جسطرح کھانے پینے سے نفس کو روکنے کا نام روزہ ہے اسیطرح سلف مین کلام سے
زبان روکنے کو بھی روزہ کہتے تھے بعض نے صوماً کو صمتاً پڑھا ہے جسکے خاموش
رہنے کے ہین پھر آپکو حکم ہوا کہ بچے کو لیکر شہر مین جا فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ قَالُوْا یٰمَرْیَمُ
لَقَدْ جِئْتِ شَیْئًا فَرِیًّا یٰۤاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِیًّا
فَاَشَارَتْ اِلَیْهِ قَالُوْا كَیْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِی الْمَهْدِ صَبِیًّا قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ
وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ
حَیًّا وَّبَرًّا بِوَالِدَتِیْ وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ
اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا پس حضرت مریم اپنے بچے کو قوم مین لائین قوم نے کہا تو ہمارے
پاس برے کام کے ساتھ آئی ہو ہم تجھے ایسا نہین جانتے تھے اے ہارون کی بہن (
اخت بہ نسبت مشابہت ہو نہ بہ نسب) تیرا باپ بدکار تھا اور تیری مان بھی زانیہ نہ تھی
تجھسے یہ فعل کیونکر سرزد ہوا مریم نے لڑکے کی طرف اشارہ کیا کہ اس سے پوچھو قوم
نے کہا کیونکر کلام کرین ہم ایسے بچے سے جو ابھی گہوارے مین ہو اللہ نے حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کو اپنی قدرت سے گویا کردیا انھون نے فرمایا بیشک مین اللہ کا بندہ
ہون مجھے اسنے کتاب دی ہے اور مجھے اسنے نبی اور برکت والا کیا ہے جہان
رہونگا مبارک ہی رہونگا مجھسے معجزے ظاہر ہونگے مین دین کی تعلیم دونگا اور
مجھے اللہ نے آخری حکم یہ دیا ہو کہ نماز پڑھتا رہون اور زکوۃ دیتا رہون جبتک
زندہ رہون اور اپنی ماں کے ساتھ نیکی کرون (اسکو زنا کی تہمت سے بچاؤن) یہ
میرا پہلا معجزہ ہے اور اللہ نے مجھے جبار شقی نہین بنایا ہو مجھپر خدا کی سلامتی ہے
جسدن مین پیدا ہوا اور جس روز مین مرون اور جس روز مین زندہ ہوکر اٹھونگا۔
مترجم کہتا ہے حضرت مریم کی وفات کا حال مین نے تفصیل سے مرآۃ الواعظین
ترجمہ اردو درۃ الناصحین مین لکھا ہو جسے دیکھنا ہو دیکھے انتہی جب حضرت مریم کا

انتقال ہوا تو آپ بارہ برس کے تھے اسکے بعد آپنے اکیس برس دعوت اسلام کی اور معجزے دکھائے پھر اللہ نے آپ کو آسمان پر اٹھا لیا اب آخر زمانے مین حضرت امام مہدی کے ساتھ دجال کو مارنے کے لیے دنیا مین آوینگے اور شریعت محمدی پر عمل کرینگے ذٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ مَا كَانَ لِلَّهِ أَنْ يَتَّخِذَ مِنْ وَلَدٍ سُبْحَانَهُ إِذَا قَضَى أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ یہ عیسی بن مریم کا بیان ہے یہی سچا قول ہو جسمین نصاری شک کر رہے ہین اور اللہ کو لائق نہین اور احتیاج نہین ہے کہ لڑکا جنائے یا ٹھہرائے وہ زن و فرزند سے پاک ہو وہ جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہو تو اسکے لیے کہتا ہو کہ عدم سے وجود مین آ وہ فوراً ہو جاتا ہو اللہ تمام مسلمانونکو عقائد فاسدہ سے بچائے اور خاتمہ بخیر کرے رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا و بمحمد صلے اللہ علیہ وسلم نبیا ؎

المجلس التاسع عشر فی معراج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

انیسوین مجلس حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی معراج کے بیان مین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْيَا لَيْلَةَ السَّابِعَةِ وَالْعِشْرِينَ مِنْ رَجَبٍ لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَوْمَ يَمُوتُ الْقُلُوبُ وَلَهُ عِنْدَ اللهِ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فِي جَمِيعِ السَّنَةِ (حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہو کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے ستائیسوین رجب تمام رات جاگ کر عبادت کی تو اسکا قلب اسدن نہ مرے گا جسدن تمام قلوب مرجاینگے اور اسکے لیے اللہ کے پاس دعا مقبول ہے تمام سال مین جب چاہے مانگ لے) اس حدیث کے راوی فارس کے شاہزادے تھے جب آپ کی خدمت مین حاضر ہو کر ایمان لائے تو آپنے فرمایا مَنْ أَحَبَّ سَلْمَانَ فَقَدْ أَحَبَّنِي (جسنے سلمان کو دوست رکھا

اُسنے مجکو دوست رکھا، اُنکی زبان فارسی تھی آپ نے اپنا لعاب دہن اُنکے مُنھ مین ڈالا فوراً سلمان نہایت فصاحت و بلاغت سے عربی بولنے لگے حدیث ساب مین مذکور ہو مَنْ اَحْیَا لَیْلَۃَ السَّابِعَۃِ وَالْعِشْرِیْنَ مِنْ رَجَبَ ستائیسوین شب کی تخصیص اسلیے ہے کہ اسی شب کو معراج ہوئی ہے اور یہ شرف سوا اس رات کے کسی رات کو حاصل نہین اسی لیے اس رات کی عبادت کا ثواب بھی زیادہ ہوتا ہو اللہ تعالی فرماتاہے سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ پاک ہے جو راتی رات لے گیا اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصی تک وہ مسجد اقصی جسکے گردا گرد کو ہمنے بزرگی دی ہے تاکہ دکھائین ہم اپنے اس بندے کو بعض نشانیان یقینی وہی اللہ سُننے والا اور دیکھنے والا ہے **مترجم کہتا ہے** سبحان علم ہے تسبیح کیلیے جیسے عثمان عَلَم کا قول ہو کہ تسبیح کے معنے پانی یا ہوا پر جلدی سے گذرنے کے ہین جیسے کلام عرب مین کہا جاتا ہو سبحے سبحا و سباحۃ یعنی گذرا وہ پانی مین جلدی سے اور کبھی از روے استعارہ اس لفظ کا کئی معنون مین استعمال ہوتا ہو جیسے اللہ تعالی فرماتاہے کل فی فلک یسبحون کل ستارے آسمانون مین دوڑتے ہین یہان حرکت ستارے کی فلک پر واقع ہوئی کبھی گھوڑون کی دوڑ پر بھی اسکا استعمال ہوتا ہو جیسے اللہ تعالے فرماتا ہو والسابحات سبحا کبھی عمل مین جلدی کرنا مراد ہوتا ہو جیسے اللہ تعالے فرماتا ہو ان لک فی النہار سبحا طویلا ابو البقا کہتے ہین کہ سبحان اسم ہو مصدر کے مقام پر واقع ہوتا ہو تسبیح کا استعمال بغیر اضافت کے نہین ہوتا اگر بغیر اضافت کے استعمال کیا جائے تو تسبیح کے لیے علم ہو جائیگا اور دو سبب پائے جانیکی وجہ سے غیر منصرف ہوگا ایک علم دوسرے الف و نون زائدہ ابن حاجب کا قول ہو کہ سبحان علم ہے تسبیح کے لیے یہ بھی جان لینے کی بات ہو کہ سبحان کا استعمال امور بزرگ مین کیا جاتا ہو اگر معراج منام مین ہوتی تو کوئی بزرگی اُسمین نہوتی اور قریش اُسکے انکار پر مبادرت نکرتے اور ضعیف الاعتقاد مرتد نہوتے اسی لفظ سے یہ بات ثابت ہو کہ آپکو معراج بیداری

مین ہوئی اگر کہا جائے کہ معراج روحی ہوئی تو اُسکا آسان جواب یہ ہو کہ اللہ تعالی نے
بعبدہ کا لفظ فرمایا ہو اور عبد کا اطلاق کلام عرب مین روح مع الجسد پر ہوا کرتا ہو
اس سے صاف طور پر ظاہر ہے کہ آپ کو مع الجسد حالت بیداری مین معراج ہوئی
دوسرا جواب یہ ہو کہ آپ سوار کیے گئے ظاہر ہے کہ محل جسد کا ہوتا ہو نہ روح کا اسکی تائید
مین ابونعیم نے اپنے دلائل مین ایک حدیث معتبر محمد بن کعب قرظی سے نقل کی ہو
جسکو دیکھنا ہو دیکھیے خلاصہ واقعہ معراج نبوی یہ ہے کہ آپ رجب کی ستائیسوین شب
کو ام ہانی کے مکان مین استراحت فرماتے تھے کہ چھت پھاڑ کر حضرت جبریل آئے
اور آپکو بیدار کر کے مژدہ وصال الٰہی سنایا آپ نے وضو کر کے دو رکعت نماز
پڑھی پھر حضرت جبریل نے زمزم پر لاکر آپ کو نہلایا اور شق صدر کیا آپ نے مقام
ابراہیم پر دو رکعت نماز ادا کی پھر براق پر سوار ہوے اُسکا قدم حد نظر پر پڑتا تھا
آپ پہلے ایک سبزہ زار پر پھر ایک روشن زمین پر گذرے پھر بیت اللحم اور جبل طور
کی سیر کی پہلی زمین مدینہ تھی اور دوسری مدین بیت اللحم مین حضرت عیسی پیدا ہوے
ہین کوہ طور پر حضرت موسی علیہ السلام نے اللہ سے کلام کیا تھا ان سب مقامو نپر
آپنے دو دو رکعت نماز پڑھی پھر آپ کو ایک حسین عورت یعنی دنیا اور ایک بڈھا
یعنے شیطان ملا پھر ایک آواز آپنے داہنی جانب سے پھر دوسری آواز بائین جانب
سے سُنی کسی طرف آپ ملتفت نہوئے حضرت جبریل نے کہا اگر آپ عورت کیطرف
توجہ کرتے تو آپ کی اُمت دنیا مین پھنس جاتی اور اگر بوڑھے کی جانب مخاطب ہوتے
تو آپ کی اُمت شیطان کے فریب مین مبتلا ہو جاتی اگر داہنی جانب کی آواز پر آپ
رُخ کرتے تو تمام اُمت آپکی یہودی ہو جاتی اگر بائین جانب کی آواز پر التفات کرتے تو
تمام اُمت نصاریٰ ہو جاتی پھر آپکو حضرت موسیٰ اور ابراہیم اور عیسیٰ علیہم السلام ملے باہم
سلام علیک ہوئی پھر آپنے ایک گروہ کو کھیتی کرتے دیکھا کہ جب وہ کھیتی کو کاٹتے ہین
تو پھر کھیتی فوراً ویسی ہی ترو تازہ ہو جاتی ہو یہ مجاہدون کی مثال تھی پھر ایک
گروہ ملا جسکے سر پتھرون سے توڑے جاتے تھے اور ٹوٹنے کے بعد پھر درست

ہوتے تھے پھر توڑے جاتے تھے یہ نماز مین کاہلی کرنے والون کی حالت تھی پھر آپکو ایک گروہ ملا جو ذرا ذرا سے چیتھڑے باندھے تھے اور جانورون کی طرح چرتے تھے اور خشک گھاس اور گرم پتھر اور زقوم کھاتے تھے یہ زکوٰۃ نہ دینے والون کی مثال تھی پھر ایک گروہ ملا جو عمدہ گوشت چھوڑکر سڑا ہوا گوشت کھاتے تھے یہ اُن لوگون کی مثال تھی جو منکوحہ عورتین موجود ہونے کی حالت مین زنا کرتے ہین پھر ایک شخص کو آپنے دیکھا کہ لکڑیون کا گٹھا جمع کرتا ہو اور اُٹھاتا ہو مگر اُٹھ نہین سکتا پھر بھی اُسپر لکڑیان زیادہ کرتا ہو اور اُٹھانیکا قصد کرتا ہو یہ اُنکی مثال تھی جو امانت مین خیانت کرتے ہین پھر ایک گروہ آپنے دیکھا جنکے ہونٹھ اور زبان لوہے کی قینچیون سے کاٹے جاتے ہین پھر درست ہوتے ہین پھر کاٹے جاتے ہین یہ اُن لوگون کی مثال تھی جو دین مین فساد پیدا کرنے کے لیے لکچر دیتے ہین پھر آپنے دیکھا کہ ایک چھوٹے پتھر سے بڑا بیل نکلا اور چاہتا ہے کہ پھر پتھر مین چلا جائے مگر نہین جا سکتا یہ اُن لوگون کی مثال تھی جو بڑا بول بولتے ہین پھر شرمندگی سے لوٹانا چاہتے ہین پھر آپنے جنت اور دوزخ کا مشاہدہ فرمایا اسکے بعد آپ بیت المقدس مین داخل ہوے اور انبیا کی امامت کی سب سے ملے پھر حضرت جبرئیل نے ایک پیالہ شہد کا اور ایک دودھ کا پیش کیا آپنے دودھ کا پیالہ لے لیا حضرت جبرئیل نے کہا آپ نے اسلام قبول فرمایا ؎

آن شب کہ بہ سیر آسمانی	رفتی زسرائے ام ہانی
دریو بہ براق زیر رانت	جبرئیل چو برق در عنانت
بردا شت قدم زریگ بطحی	افراشت علم بہ سنگ اقصی
برخیل رسل امامت داد	وز سیر سبل تمامیت داد

پھر آسمان سے معراج لائی گئی اور اُسپر چڑھائے گئے آسمان اول کے دروازے پر پہونچے جبرئیل نے دروازہ کھلوایا پوچھا گیا کون ہو اُنھون نے کہا مین ہون جبرئیل پوچھا گیا تمھارے ساتھ کون ہے اُنھون نے کہا محمدؐ پوچھا گیا کیا بلائے گئے ہین

اُنھون نے کہا ہان دروازہ کھولا گیا آپ اسمین داخل ہوے تمام فرشتون نے مرحبا کہی یہ آسمان پانی اور ہوا کا ہے یہان آپنے حضرت آدمؑ کو دیکھا کہ انکے داہنے بائین لوگ ہین وہ داہنے طرف دیکھکر ہنستے ہین اور بائین طرف دیکھکر روتے ہین آپنے اُنکو سلام کیا اُنھون نے جواب دیا اور کہا مرحبا یا لابن الصالح والنبی الصالح حضرت جبریلؑ نے آپ سے کہا کہ انکے داہنے طرف انکی جنتی اولاد کی روحین اور بائین طرف اُنکے دوزخی اولاد کی روحین ہین پھر اسیطرح آپ دوسرے آسمان پر تشریف لے گئے اور حضرت یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام سے ملاقات کی یہ آسمان پیتل کا ہے پھر تیسرے آسمان پر آپنے حضرت یوسف علیہ السلام سے ملاقات کی یہ آسمان لوہے کا ہے پھر چوتھے آسمان پر حضرت ادریس علیہ السلام سے ملاقی ہوے یہ آسمان تانبے کا ہے پھر پانچوین آسمان پر حضرت ہارون علیہ السلام سے ملاقات کی یہ آسمان چاندی کا ہے پھر چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملے یہ آسمان سونے کا ہے پھر ساتوین آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی یہ آسمان یاقوت سرخ کا ہے واضح ہو کہ ہر آسمان مین اپنے تحت والے آسمان سے زائد فرشتے ہین اور ہر فرشتہ اللہ کی تسبیح و تہلیل مین مشغول ہے اسیطرح آپ تمام عجائبات قدرت کی سیر کرتے ہوے آگے بڑھے حاملان عرش کو دیکھا پھر آپ سدرۃ المنتہی پر چڑھائے گئے اسکے نیچے سے نیل فرات سیحون جیحون چار نہرین جاری ہین پھر بیت المعمور کی سیر کی پھر آپکے سامنے جنت اور اُسکے نعمات اور دوزخ اور اُسکے شدائد پیش کیے گئے پھر آپ ایک مستوی مقام پر چڑھائے گئے جہان آپنے قلمون کے چلنے کی آواز سنی پھر جبریل رخصت ہوئے اور میکائیل ہمراہ ہوئے حجابات قدرت تک پہونچے اور ستر حجاب آپنے طے فرمائے پھر رفرف پر سوار ہو کر آپ عرش تک پہونچے آپ فرماتے ہین مین نے وہان ایک بڑی بات دیکھی جو زبان پر نہین آسکتی پھر عرش سے ایک قطرہ آپکی زبان پر ٹپکایا گیا جس کی وجہ سے آپ اگلے اور پچھلون کی خبر سے آگاہ ہوئے اور قلب منور ہوگیا پھر ایک نور کے عالم مین پہونچے وہان توحش ہوا آپ فرماتے ہین مین نے مثل

ابو بکرؓ کی آواز کے ایک آواز سُنی قف فان ربك یصلے ٹھہر جایئے آپکا رب صلوۃ مین ہے ناگاہ علیّ اعلیٰ مین نے ندا سُنی لے محمد قریب ہو جیے اور آپ کو مرتبہ دنی فتدلی فکان قاب قوسین اوادنیٰ حاصل ہوا اور آپ نے اللہ کی حمد کی اور فرمایا التحیات للہ والصلوات والطیبات جواب ملا السلام علیك ایها النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپنے فرمایا السلام علینا وعلے عباد اللہ الصالحین ملائکہ نے جب آپکی یہ علوہمتی دیکھی یک زبان ہوکر اشهدان لا الہ الا اللہ واشهدان محمدا عبدہ ورسولہ کہنے لگے۔ آپنے اللہ سے دریافت کیا کہ تو نے اگلی اُمتون پر عذاب کیا مسخ کیا میری اُمت کے ساتھ کیا کریگا ارشاد ہوا آپ تردد نہ کرین ہم اُنپر رحمت کرینگے اُنکی برائیون کو بھلائیون سے بدل دینگے اُنکی دعا قبول کرینگے اور رجو ہم پر بھروسہ کریگا ہم اُسکے لیے کافی ہو جاینگے پھر آپ کی اُمت پر پچاس وقت کی نماز فرض ہوئی اور آپ واپس ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کہنے سے کئی بار اللہ سے آپنے تخفیف چاہی آخر مین پانچ وقت کی نماز فرض ہوئی اور ثواب مین یہ پانچ نمازین پچاس نمازون کے برابر ہوئین جب آپ اپنے مکان پر تشریف لائے تو صبح کو یہ واقعہ بیان کیا جنکے دلونکو اللہ نے ایمان کامل دیا تھا اُنھون نے تصدیق کی اور انعام الٰہی کے مستحق ہوئے اور جنکے قلبون پر اللہ نے مہر کر دی تھی اُنھون نے تکذیب کرکے اپنی عقبیٰ بگاڑی واضح ہو کہ آپنے اللہ کو بیحجاب دیکھا اور جو روایتین اسکے خلاف ہین وہ قابل وثوق نہین ہین۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال انتہی۔

المجلس العشرون فی فضیلۃ شهر النبی صلی اللہ علیہ وسلم شعبان

بیسوین مجلس ماہ شعبان کی فضیلت کے بیان مین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

مَنْ صَامَ یَوْمًا مِنْ شَعْبَانَ فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الْجِنَانِ وَغُلِّقَتْ عَلَیْهِ اَبْوَابُ النِّیْرَانِ (حضرت ابی امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے شعبان مین ایک روزہ رکھا اسکے لیے جنت کے دروازے کھولدیے جائینگے اور دوزخ کے دروازے بند کیے جائینگے، اس حدیث کے راوی جب اسلام لانے آئے تو آپ کو حکم الٰہی ہوا کہ انکی تعظیم کرو آپنے انکے لیے اپنی چادر بچھا دی اُنھون نے اُٹھا کر اُسے آنکھون سے لگایا اور عرض کیا میری مجال نہین کہ آپ کی چادر پر پانون رکھون آپنے فرمایا اَبُو اُمَامَةَ کَنْزُ الْاَدَبِ وَالصِّیَانَةِ (ابو امامہ ادب اور دانائی کا خزانہ ہین، شعبان کا مہینہ کرم الطرفین ہے اس کے پہلے رجب اور اسکے بعد رمضان ہے اسکی ایک نیکی سات سو تک پہونچتی ہے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم اس مہینہ مین زائد روزے رکھتے اور فرماتے تھے ذٰلِكَ شَهْرٌ بَیْنَ رَجَبَ وَرَمَضَانَ یَغْفِرُ اللّٰهُ النَّاسَ فِیْهِ وَفِیْهِ یُرْفَعُ اَعْمَالُ الْعَبْدِ اِلَى الرَّبِّ فَاُحِبُّ اَنْ یُرْفَعَ عَمَلِیْ وَاَنَا صَائِمٌ (یہ مہینہ رجب ورمضان کے درمیان مین ہے اس مہینہ مین اللہ اپنے بندون کی مغفرت کرتاہے اور اس مہینہ مین بندون کے اعمال اللہ کی طرف اُٹھائے جاتے ہین پس مین دوست رکھتا ہون اس بات کو کہ میرے عمل اللہ کے سامنے ایسی حالت مین پیش ہون کہ مین روزہ سے ہون) اور فرمایا ہے فَضْلُ شَعْبَانَ عَلَى الشُّهُوْرِ کَفَضْلِیْ عَلَى الْاَنْبِیَاءِ (شعبان کی بزرگی اور مہینون پر ایسی ہے جیسے اور انبیا پر میری بزرگی) اور فرمایا ہے اِذَا دَخَلَ شَعْبَانَ طَهِّرُوْا اَنْفُسَکُمْ لِشَهْرِ رَمَضَانَ وَاَحْسِنُوْا نِیَّاتِکُمْ فِیْهِ فَاِنَّ فَضْلَ شَعْبَانَ کَفَضْلِیْ عَلَیْکُمْ اَلَا اِنَّ شَعْبَانَ شَهْرِیْ وَمَنْ صَامَ لِلّٰهِ عَشَرَ یَوْمٍ مَا حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِیْ (جب شعبان کا مہینہ آئے تو اپنے نفسون کو پاک کرو جیسے رمضان مین پاک کرتے ہو اور آپسمین نیکی کرو بیشک شعبان کی بزرگی ایسی ہے جیسے میری بزرگی تمپر آگاہ ہوجاؤ کہ شعبان میرا مہینہ ہے اسمین جسنے اللہ کے لیے دس روزے رکھے اسکے لیے میری شفاعت حلال ہوگی) اور فرمایا ہے مَنْ صَامَ

اَوَّلَ یَوْمٍ مِّنْ شَعْبَانَ اَعْطَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی ثَوَابَ اَلْفِ شَہِیْدٍ وَکُتِبَ لَہٗ عِبَادَۃُ اَلْفِ سَنَۃٍ وَرُفِعَ عَنْہُ عِنْدَ اِفْطَارِہٖ عَمَلُ نَبِیٍّ مِّنَ الْاَنْبِیَآءِ وَغُفِرَ لَہٗ جَمِیْعُ ذُنُوْبِہٖ وَاِنْ کَانَتْ اَکْثَرَ مِنْ نَبَاتِ الْاَرْضِ وَزَوَّجَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلْفَ حُوْرٍ حِیْن جسنے روزہ رکھا اول شعبان سے عطا کریگا اللہ اسکو ثواب ہزار شہیدون کا اور اسکے لیے ہزار برس کی عبادتین لکھی جاینگی اور افطار کے وقت اسکو افطار نبی کا ثواب ملیگا اور اسکے تمام گناہ بخشے جائینگے گو رویدگی زمین سے بھی زیادہ ہون اور ہزار حورون کے ساتھ اللہ اسکا نکاح کریگا بعض علما کا قول ہے کہ شعبان مین پانچ حرف ہین ش سے شرف ہے اور مہینون پر شاہد اعمال حسنہ ہے شب معراج ہے مومن کے لیے ع سے عزت اور علو ہے عقبی مین ب سے برکت اور بہبودی اور بہتری ہے ہر کام مین ا سے امن و امان ہے الفت و انوار ہے قلوب مین ن سے نشو و نما ہے نجات ہے نار جہنم سے نماز نفل پڑھنے سے دلون مین نور ہے۔ جاننا چاہیے کہ شعبان مثل ابر کے اور رمضان مثل مینھ کے ہے جبتک ابر نہین ہوتا پانی نہین برستا ہے پس جبتک انسان شعبان مین پاک نہو گا رمضان مین پاک نہین ہو سکتا حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شعبان کی پہلی رات مین دو رکعت نماز اسطرح پر کہ ہر رکعت مین سورہ فاتحہ کے بعد سو بار سورہ اخلاص پڑھے اور رکوع و سجود مین معمولی تسبیح کے بعد سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ سُبْحَانَ مَنْ ھُوَ قَآئِمٌ عَلٰی کُلِّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ دس بار زیادہ کرے تو اسکے نامہ اعمال مین اللہ تعالیٰ دو سو برس کی عبادت کا ثواب لکھتا ہے اور سات سو مکان جنت مین اسکے لیے بناتا ہے حضرت شیخ ابو القاسم صفار رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ مین نے ایک بار حضرت خاتون جنت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خواب مین دیکھکر پوچھا آپ کو کون ثواب زائد پسند ہے فرمایا شعبان کی آٹھ رکعتون کا ثواب زائد پسند ہے جو ایک سلام اور چار قعدے سے پڑھی جائین

اور ہر رکعت مین سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھی جائے جو شخص اس نماز کا ثواب مجھے بخشے گا مین بغیر اسکو بخشوائے ہو جنت مین نہ جاؤن گی مترجم کہتا ھے مصنف رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ حضرت بی بی فاطمہؓ کی وفات دسوین شعبان کو ہوئی اور وفات کا واقعہ بسبط سے لکھا ہو جسمین اکثر امور غیر معتبر درج کردیے ہین صحیح قول یہ ہے کہ آپ کی وفات دوسری رمضان گذر کر تیسری شب کو ہوئی ہے چونکہ اس مہینہ سے آپ کی وفات کو کوئی تعلق نہین ہے پس مین نے اسکو ترک کردیا انتھی ہر مسلمان کو لازم ہو کہ اس مہینے مین اللہ کی زیادہ عبادت کرے اور اپنی عقبیٰ بنا کے اے اللہ ہم تمام مسلمانون کو ہر زمانے مین اعمال حسنہ کی توفیق دے اور برائیون کے ارتکاب سے بچا حج اور زیارت نصیب کرکے با ایمان دنیا سے اٹھا اور عذاب قبر ضغطۂ قبر تکالیف محشر عذاب دوزخ سے محفوظ رکھ آمین ربنا اغفر لی و لوالدی وللمومنین یوم یقوم الحساب

المجلس الحادی والعشرون فضیلۃ لیلۃ البرات

اکیسوین مجلس شب برات کے فضائل کے بیان مین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عَنْ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حَضْرَۃِ الرِّسَالَۃِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ قُوْمُوْا لَیْلَۃَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَاِنَّہٗ لَیْلَۃٌ مُّبَارَکَۃٌ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ فِیْہَا ھَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَہٗ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو شعبان کی پندرھوین رات کو عبادت کرو بیشک وہ مبارک رات ہو اس رات کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہو کہ ہو کوئی مغفرت چاہنے والا جسے مین بخشون) اس حدیث کے راوی کی شان مین آپنے فرمایا ہو مَا صَبَّ اللّٰہُ شَیْئًا فِیْ صَدْرِیْ اِلَّا وَصَبَّ اللّٰہُ فِیْ صَدْرِ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ (اللہ نے میرے سینے مین کوئی چیز نہین اتاری مگر یہ کہ اللہ نے وہ چیز ابوبکرؓ کے سینے مین اتاری)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اسی شب مین مرتبہ نبوت ملا تھا اسکا خلاصہ یہ ہی
کہ جب آپ اپنے خسر حضرت شعیب علیہ السلام سے رخصت ہوکر اپنی بی بی
صفورہ کو جو حاملہ تھین ساتھ لیکر چلے تو ایک صحرا مین حضرت صفورہ علیہا السلام کو
دردزہ شروع ہوا آگ کی ضرورت ہوئی کوہ طور قریب تھا اسکی روشنی دیکھکر حضرت
موسیٰ علیہ السلام سمجھے کہ آگ ہے اور فرمایا اِنِّیْ اٰنَسْتُ نَارًا (مین نے آگ دیکھ لی)
لاتا ہون طور پر آگ لینے گئے نور نبوت سے سرفراز ہوے ؎

خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھیے احوال | کہ آگ لینے کو جائین پیمبری مل جائے

اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے بھی یہ رات مبارک تھی اسکا خلاصہ یہ ہی
کہ جب نمرود نے خدائی کا دعویٰ کیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسکے رد
کرنے کے لیے فرمایا جسکا ذکر قرآن مین موجود ہی فَلَمَّا جَنَّ عَلَیْہِ اللَّیْلُ رَاٰ کَوْکَبًا
اور حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والثنا کے لیے تین راتین مبارک تھین ایک
شب معراج دوسری لیلۃ القدر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ
اَلْفِ شَھْرٍ (شب قدر ہزار مہینون سے بہتر ہے) تیسرے یہ رات اور آپکے
طفیل مین یہ راتین آپ کی اُمت کے لیے بھی مبارک ہین انمین عبادت کرنیوالا
بیحد ثواب پائیگا حدیث مین ہی کہ اس رات کی بزرگی کرو اس رات کو عبادت
کرنیوالا دوزخ سے نجات پائیگا اس رات کو زندہ رکھنے والا موت کے بعد بھی زندہ
رہے گا یعنے قیامت تک اسکے نامہ اعمال مین ثواب لکھا جائے گا اس رات
کو نصف شب گذرنے کے بعد اللہ اپنے بندونکو بخشتا ہی بجومی بخیل ماں باپ کا
ستانے والا شراب خوار فاعل و مفعول کو نہین بخشتا مگر جب وہ توبہ کرین تو اُنکو
بھی بخشدیتا ہی مروی ہی کہ ایک بار پندرھوین شعبان کو حضرت سرور عالم
صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے یہان تھے حضرت
عائشہؓ فرماتی ہین کہ آدھی رات کو میری آنکھ کھلی تو مین نے آپ کو اپنے بستر پر
نہ پایا مجھے خیال ہوا کہ شاید میری باری مین آپ کسی اور بی بی کے یہان

تشریف لے گئے ہین مین سب جگہ ڈھونڈھ آئی مگر آپ نہ ملے پھر مین نے اپنے حجرے کے ایک گوشہ سے رونے کی آواز سنی جا کر دیکھا تو آپ سجدے مین تھے اور روتے اور یہ پڑھتے تھے سَجَدَ لَكَ سَوَادِي وَخَيَالِي وَاٰمَنَ بِكَ فُؤَادِي هٰذِهٖ يَدَيَّ الَّتِي اَذْنَبْتُ بِهِمَا عَلٰى نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ اِلَّا الرَّبُّ الْعَظِيْمُ پھر آپنے سجدے سے سر اُٹھا کر دوسرا سجدہ کیا اُسمین یہ پڑھا اَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِي اَضَاءَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُوْنَ السَّبْعُ وَتَكَشَّفَ بِهِ الظُّلُمَاتُ وَصَلُحَ عَلَيْهِ اَمْرُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ مِنْ فَجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَمِنْ تَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَمِنْ شَرِّ كِتَابٍ سَبَقَ اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ وَلَا اَبْلُغُ مَدْحَتَكَ وَلَا اُحْصِي ثَنَاءً اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ پھر سر اُٹھا کر آپ نے فرمایا اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي قَلْبًا نَقِيًّا مِنَ الشَّرِّ بَرِيًّا لَا كَافِرًا وَّلَا شَقِيًّا فراغت کے بعد آپنے مجھسے فرمایا آج کی رات کو شب برات کہتے ہین سال آیندہ کے احکامات متعلقہ خلائق موت پیدائش تقسیم رزق سب اسی رات مین اللہ تعالی خود اثبات کرتا ہے پھر ملائکہ موکلین اُس سے واقف ہو کر تمام سال اُسی پر عمل کرتے ہین اور اس رات مین اللہ بنی کلاب کے گوسفندونکے بالون کے برابر گنہگارون کو دوزخ سے رہا کرتا ہے اور تین آدمی کے سوا سب کے گناہ بخشتا ہے مشرک بخیل دائم الخمر اور آپنے فرمایا مَنْ صَامَ يَوْمَ الْخَامِسِ عَشَرَ مِنْ شَعْبَانَ لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ جو کوئی پندرھوین شعبان کو روزہ رکھے اُسکو دوزخ کی آگ نہ چھوے گی مترجم کہتا ہے اگر معتبر وظائف اور نمازین اس شب کی اور تمام سال کی دیکھنا ہون تو عمدۃ الوسائل مصنفہ حضرت مرشد مرشدی مولانا حافظ عبدالرزاق قدس سرہ دیکھو خاص اعمال خاندان صوفیہ مین بے مثل کتاب ہے انتھی اللہ تعالے فرماتا ہے حٰمٓ وَالْكِتَابِ الْمُبِيْنِ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

قسم ہی کتاب روشن کی جسکا حکم ظاہر ہے پوشیدہ نہین ہی ہم نے اُتارا ہی اُسکو (قرآن کو) مبارک رات مین بعض کے نزدیک شب مبارک سے شب قدر اور بعض کے نزدیک شب برات مراد ہی ہم اپنے بندونکو ڈرانے والے ہین اُس رات مین ہر امر جدا کیا جاتا ہی اور سال آئندہ کے لیے استوار کیا جاتا ہی یہ فرمان ہمارے پاس سے ہے ہم ہی بھیجنے والے ہین تیرے پروردگار کی طرف سے رحمت ہی یقینی وہ سُننے والا اور جاننے والا ہی چیونٹی کی رفتار کی آواز سنتا ہے مچھر کے مغز استخوان سے کھقدار کو جانتا ہے کوئی بات اُس سے پوشیدہ نہین ہے حدیث مین ہے کہ جو کوئی شب برات مین یہ دعا پڑھے مرگ مفاجات سے محفوظ رہے گا اَللّٰھُمَّ یَا ذَا الْمَنِّ وَلَا الْاِحْسَانِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا ذَا الطَّوْلِ وَالْاِنْعَامِ یَا لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ یَا ظَھْرَ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ وَیَا رَجَاءَ الرَّاجِیْنَ وَیَا صَرِیْخَ الْمُسْتَصْرِخِیْنَ وَیَا اَمَانَ الْخَآئِفِیْنَ وَیَا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ وَغِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ وَیَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ کَتَبْتَنِیْ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ عِنْدَکَ شَقِیًّا فَقِیْرًا فَامْحُ عَنِّیْ اِسْمَ الشَّقَاءِ وَاَثْبِتْنِیْ عِنْدَکَ سَعِیْدًا غَنِیًّا وَاِنْ کُنْتَ کَتَبْتَنِیْ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ عِنْدَکَ مَحْرُوْمًا مُقَتَّرًا عَلٰی رِزْقِیْ فَامْحُ عَنِّیْ حِرْمَانِیْ وَتَقْتِیْرَ رِزْقِیْ وَاکْتُبْنِیْ عِنْدَکَ سَعِیْدًا غَنِیًّا مُوَفَّقًا لِلْخَیْرِ مُوَسَّعًا عَلٰی رِزْقِیْ فَاِنَّکَ قُلْتَ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ یَمْحُو اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَہٗ اُمُّ الْکِتَابِ

المجلس الثانی والعشرون فی فضیلۃ شہر المبارک رمضان

بائیسوین مجلس رمضان المبارک کی فضیلت کے بیان مین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ حَضْرَۃِ الرِّسَالَۃِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ مِنْ اَوَّلِہٖ اِلٰی اٰخِرِہٖ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِہٖ کَیَوْمٍ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ جناب سرور عالم

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے رمضان کے پورے روزے رکھے وہ اسطرح گناہون سے پاک ہوجاتا ہے جیسے آج ہی بیدا ہوا ہے اس حدیث کے راوی کی شان مین یہ حدیث وارد ہے لَقَدْ تَحَیَّرَتِ الْمَلَائِکَۃُ مِنْ سُجُوْدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ (ابن مسعودؓ کے سجو دسے تو ملائکہ بھی حیرت مین ہین) واضح ہو کہ رمضان بڑا بزرگ مہینہ ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے پوچھا اُمت محمدی کو تو نے کون بزرگ مہینہ دیا ہے ارشاد ہوا رمضان وہ تمام مہینون پر ایسا بزرگ ہے جیسے ہم تمام مخلوق پر بزرگ ہون حضرت سرورعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ پہلی رمضان کو ندا کرتا ہے اے طالب خیر دوڑ اور کوشش کر اور اے طالب شر اپنے شر کو کم کر اور کہتا ہے کون ہے تم مین سے بخشش مانگنے والا کہ مین اُسے بخشدون اور فرمایا ہے کہ اس مہینے مین ایکدرم صدقہ دینا اور مہینون کے ہزار درم خیرات کرنے سے بہتر ہے اور فرمایا ہے رمضان کے جمعہ کی عبادت ہزار برس کی عبادت سے بہتر ہے عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِؓ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ قَبْلَ شَھْرِ رَمَضَانَ یَوْمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اَتَاکُمْ شَھْرُ رَمَضَانَ فَشَمِّرُوْا وَاَحْسِنُوْا ثِیَابَکُمْ فِیْہِ وَعَظِّمُوْا حُرْمَتَہٗ فَاِنَّ حُرْمَتَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی اَعْظَمُ الْحُرُمَاتِ فَلَا تَنْسَوْہُ فَاِنَّ الْحَسَنَاتِ یُضَاعَفُ فِیْہِ وَاَکْثِرُوا الصَّلٰوۃَ وَاشْتَغِلُوْا بِتِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ فَاِنَّہٗ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ اَعْطَاہُ اللّٰہُ بِکُلِّ حَرْفٍ رَوْضَۃً مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم رمضان سے پہلے ایک دن کھڑے ہوگئے خطبہ پڑھنے کے لیے اور خطبہ پڑھا آپ سے لوگون کو خطاب کیا کہ رمضان تمہارے قریب آگیا تم عبادت کے لیے مستعد ہوجاؤ اور اچھے کپڑے پہنو اور اس مہینے کی عظمت کرو بیشک اسکی حرمت اللہ کے نزدیک تمام حرمت والی چیزون سے بڑی ہے اس مہینے مین نیکیونکا ثواب دوچند ملتا ہے اس مہینے مین نماز اور تلاوت قرآن کی کثرت کرو جو اس مہینے مین قرآن پڑھتا ہے اللہ

اسکو ہر حرف کے بدلے مین جنتی باغون مین سے ایک باغ دیتا ہو اور جسنے روزہ رکھا گویا اسنے اللہ کی راہ مین چھ ہزار برد ے آزاد کیے اور چھ ہزار اونٹ اللہ کی راہ مین قربان کیے اور چھ ہزار برس اللہ کی عبادت کی، خواجہ مظہر کہستانی رحمۃ اللہ کے نزدیک روزے کی تین قسمین ہین (۱) روحی یعنے دل کو وساوس اور ماسوی اللہ سے روکنا (۲) عقلی یعنے عقل کو بیہودہ افکار سے روکنا (۳) نفسی یعنے نفس کو بھوک پیاس جماع سے روکنا۔ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو اَلصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ (روزہ آدھا صبر ہے اور صبر آدھا ایمان ہی) حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ کا مقولہ ہی اَلصَّوْمُ نِصْفُ الطَّرِیْقَۃِ (روزہ رکھنا یعنے نفس کو خواہشون سے روکنا آدھی طریقت ہی) روزے کے تین درجے ہین (۱) عوام کا روزہ وہ یہ ہو کہ کھانے پینے جماع سے بچے (۲) خواص کا روزہ اعضا کو روکنا آنکھ کو مکروہ اور غیر محرم سے زبان کو کلام بیہودہ اور غیبت وغیرہ کرنے سے کان کو بیہودہ کلام اور غیبت وغیرہ کے سُننے سے ہاتھ کو بُری چیز چھونے سے پاؤن کو بُری جگہ جانے سے شکم کو روزی حرام سے افطار کرنے سے (۳) دل کو مکائد دنیا مین پھنسنے سے نگاہ رکھنے کو روزہ کہتے ہین (۳) خواص الخواص کا روزہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول خدا علیہ التحیۃ والثنا سے رمضان کے فضائل پوچھے آپنے فرمایا رمضان کو توریت مین حط (گناہون کا دور کرنیوالا) اور انجیل مین طاب (گناہون سے پاک کرنے والا) اور زبور مین قربہ (برکت دینے والا قرب الہی حاصل کرنیوالا) کہتے ہین۔ رمضان رمض سے مشتق ہو اور رمض اُس مینھ کو کہتے ہین جو خریف سے پہلے برستا ہے۔ رمضان کی پندرہ فضیلتین ہین (۱) روزی فراخ ہوتی ہے (۲) مال و دولت زیادہ ہوتی ہو (۳) کھانا پینا سونا سب کا شمار عبادت مین ہوتا ہو (۴) قلیل نیکی کا کثیر ثواب ملتا ہو (۵) فرشتے روزہ دار کے لیے دعاے مغفرت مانگتے ہین (۶) شیاطین بند کر دیے جاتے ہین (۷) دریاے رحمت جوش زن ہوتا ہو (۸) بہشت کھولی جاتی اور دوزخ بند کی جاتی ہو (۹) ہر نسیکو

سو گنہگار آزاد کیے جاتے ہیں (۱۰) رمضان میں ہر جمعہ کو اتنے گناہگار دوزخ سے آزاد کیے جاتے ہیں جتنے اور چھ دن میں آزاد ہوتے ہیں (۱۱) رمضان کی آخر شب میں اتنے گناہگار دوزخ سے آزاد کیے جاتے ہیں جتنے تمام مہینے میں آزاد ہوتے ہیں (۱۲) روزہ دار کے لیے حوران بہشتی روزانہ بناؤ سنگار کرتی ہیں (۱۳) روزہ دار کی دعا قبول ہوتی ہے (۱۴) روزہ دار کا جسم ظاہری و باطنی آلائشوں سے پاک ہو جاتا ہے (۱۵) روزہ دار سے اللہ خوش ہوتا ہے واللہ اعلم رمضان میں سحری کھانا سنت ہے مگر اسقدر کھانا کہ گران گذرے مکروہ ہے سحری کھانے والے کو بھی بجید ثواب ملتا ہے جو بغیر سحری کھائے روزہ رکھتے ہیں پس مسلمانوں کو سحری کھا کر روزہ رکھنا چاہیے تاکہ انکی مخالفت ہو جائے۔ اس مہینے کی ہر رات میں بیس رکعت تراویح پڑھنا اور ختم کلام اللہ کرنا سنت ہے رمضان میں نماز وتر بھی جماعت کے ساتھ پڑھے **مترجم کہتا ہے** رمضان کے ہر دن رات کے فضائل اور سحری کا بیان میں نے تفصیل سے مرآۃ الواعظین میں لکھا ہے اور تراویح کا بیان میں نے انوار الهدایہ ترجمہ شرح وقایہ میں مفصل درج کیا ہے جسکو دیکھنا ہو ان کتابوں کو دیکھے **انتھی** ماہ رمضان میں اعتکاف کرنا سنت مؤکدہ ہے حدیث میں ہے مَنِ اعْتَكَفَ يَوْمًا وَّلَيْلَةً مِّنْ رَمَضَانَ يُرِيْدُ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ وَلَا يُرِيْدُ رِيَاءً وَّسُمْعَةً اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى ثَوَابَ ثَلٰثِ مِائَةِ شَهِيْدٍ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صَابِرِيْنَ مُحْتَسِبِيْنَ (جسنے رمضان میں ایک شبانہ روز خوشنودی الٰہی کے لیے اعتکاف کیا نہ ریا اور سمعہ کے غرض سے اسکو تین سو شہدائے معرکہ کا ثواب ملے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ (حالت اعتکاف میں عورتوں سے مباشرت نہ کرو) مباشرت کی تعریف یہ ہے اَلْمُبَاشَرَةُ هُوَ الْقُبْلَةُ وَاللَّمْسُ وَالْجِمَاعُ عَامِدًا اَوْ نَاسِيًا (بوس و کنار اور جماع اور عمدًا یا سہوًا جماع کرنا مباشرت ہے) معتکف کو بلاضرورت مسجد سے باہر آنا ناجائز ہے اعتکاف میں چپ رہنا مکروہ ہے لازم ہے کہ تلاوت یا ذکر الٰہی کرتا رہے۔ ضرورت شدیدہ کے وقت بیع معتکف کو مسجد میں جائز ہے بشرطیکہ مبیع مین نہ

لاوے مترجم کہتا ہے صحیح قول یہی ہو کہ اعتکاف سنت موکدہ ہو گو بعض
نے مستحب لکھا ہے لیکن قول حسن یہ ہے کہ رمضان کے آخر عشرے مین اعتکاف
سنت موکدہ ہو اور اس عشرہ کے علاوہ مین مستحب ہو جیسا کہ صحاح اور سنن سے
ثابت ہو مولانا بحر العلوم رحمہ اللہ رسائل الارکان مین تحریر فرماتے ہین۔ اس
مین کوئی شک نہین کہ رمضان کے عشرۂ آخر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے برابر اعتکاف کیا لیکن اصحاب خصوصاً خلفاے راشدین رضوان اللہ
علیہم اجمعین سے ترک اعتکاف بھی ثابت ہو پس اعتکاف کو ایک گونہ
خصوصیت حضرت رسالت علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ سے ہوئی اور وہ یہ ہے کہ آپ
جبریل علیہ السلام سے ملاقات کرتے اور قرآن حاصل کرتے پس ائمہ
مین سے تارک اعتکاف عاصی نہوگا تو اعتکاف یا سنت مختصہ ہے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو امت پر موکد نہین یا واجب مختص ہے اور یہ
قرین عقل ہے انتہی ترجمہ مختصراً لیکن اعتکاف چونکہ سنت علی سبیل الکفایہ
ہے جیسا کہ اخی اکرم مولانا محمد عبد الحی رحمہ اللہ نے الانصاف فی باب الاعتکاف
مین ثابت فرمایا ہے پس خلفا کا اعتکاف نہ کرنا نقصان نہ پہونچاوے گا آپ کی
وفات کے بعد ازواج مطہرات اعتکاف کرتی تھین جیسا کہ بخاری مین مصرح
ہے خلفا کے اعتکاف نہ کرنے کے لیے یہ کافی ہو اور واجب مختص اعتکاف
کا ہونا محض احتمال سے ثابت نہین ہو سکتا جیسا کہ ابن حجر نے فتح الباری
مین ثابت کیا ہے انتہی۔

المجلس الثالث والعشرون فی فضیلۃ لیلۃ القدر

تئیسوین مجلس فضائل لیلۃ القدر کے بیان مین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عن حضرۃ الرسالۃ صلی اللہ علیہ وسلم

اَنَّہٗ قَالَ مَنْ قَامَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَا تَاَخَّرَ
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے عبادت کی شب قدر مین اعتقاد کرکے اور ثواب سمجھکے
اسکے اگلے پچھلے گناہ بخشے جاتے ہین (اِنَّ اللہَ زَیَّنَ اللَّیَالِیَ بِلَیْلَۃِ الْقَدْرِ (اللہ
نے تمام راتون کو شب قدر سے زینت دی ہے) اور حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ
والتسلیم نے فرمایا ہے اَفْضَلُ اللَّیَالِیْ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ (شب قدر تمام راتون سے افضل
ہے) اور فرمایا ہے عبادت کے لئے تمام راتون سے بہتر شب قدر ہی اور سب سے زائد
ڈرونی رات قبر کی رات ہے پس اُسکے لیے خوشی ہی جو اس مبارک رات مین
عبادت کرے تاکہ اُس ڈرونی رات مین کام آوے اور فرمایا جو شخص اپنی قبر
مین روشنی چاہے اُسکو لازم ہی کہ شب قدر کی تاریکی مین عبادت کرے واضح ہو
کہ یہ رات بڑی بزرگ ہے اس رات مین عبادت کرنے کا ثواب بھی مثل اس
رات کے بزرگ ہے اللہ نے شب قدر کو رمضان کی راتون مین پوشیدہ رکھا ہی
تاکہ اسے ڈھونڈھنے والے رمضان کی تمام راتون مین عبادت کرین علما کے نزدیک
شب قدر غیر معین ہے اور احادیث مین بھی اسکا ذکر مختلف طور پر پایا جاتا ہے
لیکن ستائیسوین شب کے لئے اکثر حدیثین وارد ہین امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک
شب قدر ماہ رمضان مین ہی لیکن ہر سال بدلتی رہتی ہے اور امام ابو یوسف اور امام
محمد رحمہما اللہ کے نزدیک ماہ رمضان کی ایک معین رات ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی
اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرٰکَ مَا لَیْلَۃُ الْقَدْرِ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ
ہم نے اُتارا اس کو (قرآن کو یا جبرئیل کو قرآن لے کر ملائکہ سفرہ پر ایک بار
پھر وہان سے بقدر ضرورت آیت آیت کرکے اتارا) شب قدر میں اور کسنے بتایا
تمکو (اے محمد کہ شب قدر کیا ہے) (شب قدر کی بزرگی کا علم سوائے ہمارے کسی کو
نہین ہی اب ہم خود تمھین بتاتے ہین) شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ شب قدر
کے وقت مین اختلاف ہے بعض علما کے نزدیک آخر عشرہ مین ہے بعض کہتے ہین

کہ لیلۃ القدر مین نو حرف ہین اور یہ لفظ اس سورہ مین تین بار آیا ہو نو کو تین مین ضرب
دینے سے ستائیس ہوتے ہین پس معلوم ہوا کہ شب قدر یہی ستائیسوین شب ہو
منقول ہے کہ بنی اسرائیل مین شمعون عابد نے ہزار مہینے اللہ کی اس طرح
عبادت کی تھی کہ دن کو صائم اور رات کو قائم رہا تھا ایک صحابی اُس عابد کا حال
انجیل مین دیکھکر کمی عمر و عمل پر مغموم ہوے اتفاقاً حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ
وسلم بھی تشریف لائے اور اُنکے مغموم ہونیکا سبب دریافت کرکے خود آپ
بھی مغموم ہوے اُسیوقت یہ آیت نازل ہوئی کہ تم کبیدہ نہو تمکو ہم نے لیلۃ القدر
دی ہو جسکی عبادت ہزار مہینون کی عبادت سے بہتر ہے تَنَزَّلُ الْمَلٰئِكَةُ
وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلَامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ نازل ہوتے
ہین اُس رات مین ملائکہ اور روح آسمانون سے زمین پر اپنے پروردگار کے حکم سے
یہان روح سے بعض کے نزدیک روح القدس یعنی جبرئیل مراد ہین اور بعض
کے نزدیک روح ایک خاص فرشتے کا نام ہے جو فقط شب قدر ہی مین زمین
پر آتا ہے اور بعض کے نزدیک روح سے مومنون کی روحین مراد ہین ہر سمت
اور جانب سے آتیہین اور انکا کام یہ ہو کہ مسلمانون کی سلامتی ایمان اور
انجام بخیر ہونے کی صبح صادق تک دعا کرتے ہین حضرت سرور عالم صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لیلۃ القدر مین فرشتے آسمان سے اُترکر اللہ کی رحمت
اُس کے بندون پر تقسیم کرتے ہین اور سدرۃ المنتہیٰ کے فرشتے حضرت جبرئیلؑ کے
ساتھ آتے ہین اُنکے ہاتھون مین لوا ہوتے ہین ایک لوا میری قبر پر اور ایک
بیت المقدس پر اور ایک خانہ کعبہ پر اور ایک طور سینا پر نصب کرتے ہین پھر تمام زمین پر
پھرتے ہین اور شرابخوار زانی بدکار کے سوا ہر مسلمان مرد اور عورت سے سلام
اور مصافحہ کرتے ہین جو اللہ کی یاد مین ہوتے ہین آپنے فرمایا ہے کہ شب قدر
کی علامت یہ ہے کہ تمام وحوش و طیور ساکن ہو جاتے ہین حضرت ابن عمر
رضی اللہ عنہما فرماتے ہین کہ ایک بار مین اس رات کو دریا سے شور

مین تھا مین نے اُسکا پانی چکھا تو وہ میٹھا ہو گیا تھا اور تلاطم امواج موقوف ہو گیا تھا۔ اور اس رات کی بڑی فضیلت یہ ہے کہ ساحرون کا سحر بے اثر ہو جاتا ہے اور حدیث مین ہے کہ اس رات کو یہ دعا بکثرت پڑھنا چاہیئے اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ مترجم کہتا ہے واضح ہو کہ رمضان اور خاصکر اس رات کے فضائل مین احادیث کثیرہ وارد ہین اگر زائد بسط سے دیکھنا ہو تو مرأۃ الواعظین دیکھو۔ اللہ ہم سب مسلمانون کو اعمال نیک اور رمضان اور شب قدر کی تعظیم کرنے کی توفیق دے اور حج اور زیارات نصیب کرکے خاتمہ بخیر کرے آمین

المجلس الرابع والعشرون فی فضیلۃ الشوال وذی القعدۃ وصلوتہما وصومہما

چوبیسوین مجلس ماہ شوال اور ذی القعدہ کے فضائل اور اُن دونو کی نمازون اور روزے کے بیان مین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ صَامَ سِتًّا مِّنَ الشَّوَّالِ اٰمَنَہٗ تَعَالٰی مِنَ السَّلَاسِلِ وَالْاَغْلَالِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے شوال کے چھ روزے رکھے اُسکو اللہ طوقون اور زنجیرون سے امن مین رکھتا ہے حضرت رسولخدا علیہ التحیۃ والثنا نے فرمایا ہے کہ جس نے رمضان کے پورے روزون کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے گویا اسنے سال بھر کے روزے رکھے اللہ تعالی فرماتا ہے مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِھَا ایک نیکی کرنے والے کو دس گنا ملتا ہے پس رمضان کے تیس روزے کا دس گنا ۳۰۰ ہوے اور عید کے چھ روزون کا دس گنا ۶۰ ہوے اور سال کے بھی ۳۶۰ دن ہوتے ہین اور آپنے فرمایا ہے جو عید فطر کے دن چار رکعت پڑھے ہر رکعت مین سورۂ فاتحہ کے بعد اکیس بار سورۂ اخلاص پڑھے اسکو بجید ثواب ملیگا اور جنت

اُسپر حلال اور دوزخ حرام ہو جائیگی اسی طرح فضائل شوال مین اکثر احادیث وارد ہین اب ذی القعدہ کی فضیلت کا بیان ہوتا ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَکْرِمُوْا ذِی الْقَعْدَۃِ فَاِنَّہٗ اَوَّلُ مِنْ شُھُوْرِ الْحَرَامِ (بزرگی کرو ذی القعدہ کی کیونکہ وہ حرمت والے مہینون مین سے پہلا مہینہ ہے) اور فرمایا ہے مَنْ صَامَ یَوْمًا مِنْ ذِی الْقَعْدَۃِ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ سَاعَۃٍ مِنْہُ ثَوَابَ حَجٍّ مَقْبُوْلٍ وَبِکُلِّ نَفَسٍ یَتَنَفَّسُہُ الصَّائِمُ ثَوَابَ عِتْقِ رَقَبَۃٍ جسنے ذی القعدہ مین ایکدن بھی روزہ رکھا اللہ اسے ہر ساعت کے بدلے ایک حج مقبول کا اور ہر سانس کے بدلے ایک بردہ آزاد کرنے کا ثواب دیتا ہے) اور فرمایا ہے کہ ذی القعدہ کے دوشنبہ کو روزہ رکھنا ہزار برس کی عبادت سے بہتر ہے اور اللہ کی قسم کھا کر آپنے فرمایا ہے کہ جو کوئی بچیس ذیقعدہ کو سو رکعت پڑھے اور ہر رکعت مین سورہ فاتحہ کے بعد دس دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو اُسکے صغیرہ کبیرہ سب گناہ بخشے جائینگے اور دس ہزار قصر اسکو جنت مین ملینگے جنکی درازی احاطۂ قیاس سے باہر ہے اور شراب طہور اسے ملے گی خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَسَقٰھُمْ رَبُّھُمْ شَرَابًا طَھُوْرًا جاننا چاہیئے کہ ساقی دس ہین (۱) حضرت موسیٰ علیہ السلام ساقی بنی اسرائیل ہین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذِ اسْتَسْقٰی مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ (۲) حضرت ابراہیم علیہ السلام ساقی زمین ہین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یُسْقٰی بِمَاۗءٍ وَّاحِدٍ (۳) مالک ساقی دوزخیون کا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یُسْقٰی مِنْ مَّاۗءٍ صَدِیْدٍ (۴) حضرت محمد مصطفے علیہ التحیۃ والثنا اپنی اُمت کے ساقی ہین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ (۵) حضرت صدیق رضی اللہ عنہ ساقی متقیان ہین (۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ساقی محبان ہین (۷) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ساقی زاہدان ہین (۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ ساقی عالمان ہین (۹) حوران بہشتی ساقی عارفان ہین (۱۰) اللہ تعالیٰ توبہ کرکے مرنے والون کا ساقی ہے ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اللہ سے ڈرے اُسکے احکام کی پوری پوری پابندی کرے

اور نفس کی خواہشونکو ترک کرکے جنت مین اپنا گھر بنائے اللہ تعالےٰ فرماتا
ہے وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَنَھَی النَّفْسَ عَنِ الْھَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ھِیَ الْمَاْوٰی

المجلس الخامس والعشرون فی فضیلۃ ذی الحجۃ

پچیسوین مجلس ماہ ذی الحجہ کی فضیلت کے بیان مین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ حَضْرَۃِ الرِّسَالَۃِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ بِمَکَّۃَ عَامَ الْفَتْحِ اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰہَ اَکْرَمَکُمْ بِشَھْرِ ذِی الْحِجَّۃِ فَاَکْثِرُوْا فِیْ تَعْظِیْمِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ فِیْہِ قَاعِدًا وَّقَائِمًا وَمَاشِیًا وَرَاکِبًا فِیْ کُلِّ وَقْتٍ وَّسَاعَۃٍ ر حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جس سال مکہ فتح ہوا ہے اسی سال حضرت سرور کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ نے فرمایا اے لوگو بیشک اللہ نے ماہ ذی الحجہ سے تمہارا اکرام کیا پس اس مہینے مین بیٹھے کھڑے چلتے پھرتے پیدل سوار ہر حال مین اللہ کے ذکر کی کثرت کرو۔ چونکہ اسی مہینے مین حج کرنا فرض ہوا ہے اسی لیے اسکو ذی الحجہ کہتے ہین اس مہینے مین یوم ترویہ یوم عرفہ نحر زائد معظم ہین پھر ان کے ایام تشریق یعنے گیارھوان بارھوان تیرھوان مکرم ہے کہ ان مین ہر مالی اور بدنی عبادت کا بیحد ثواب ملتا ہے اور اس مہینے کا اول عشرہ بہت بزرگ ہے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَا مِنْ اَیَّامٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ اَنْ یُّتَعَبَّدَ فِیْھَا مِنْ اَیَّامِ ذِی الْحِجَّۃِ اِنَّ صَوْمَ یَوْمٍ مِّنْھَا یَعْدِلُ صِیَامَ سَنَۃٍ وَّقِیَامَ لَیْلَۃٍ فِیْھَا یَعْدِلُ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فَاَکْثِرُوْا فِیْھِنَّ التَّسْبِیْحَ وَالتَّھْلِیْلَ وَالتَّکْبِیْرَ ر تمام سال مین عبادت کے لیے محبوب تر اللہ کے نزدیک دن اول ذی الحجہ کے ہین بیشک ان دنون کا ایک روزہ سال بھر کے روزون کے برابر ہے اور ان کی راتون مین سے کسی ایک رات کا قیام شب قدر کے

قیام کے برابر ہے یعنی ان ایام مین تسبیح اور تہلیل اور تکبیر کی کثرت کرو) اور فرمایا مَنْ صَامَ عَشَرَ ذِی الْحِجَّۃِ اَعْطَاہُ اللّٰہُ ثَوَابَ مَنْ حَجَّ وَاعْتَمَرَ تِلْکَ السَّنَۃِ جسنے ذی الحجہ مین عشرہ اولیٰ کے دس روزے رکھے اسکو اس سال حج اور عمرہ ادا کرنے والے کا اللہ ثواب دیگا) اور فرمایا ہو مَنْ اَحْیٰ لَیْلَۃً مِّنْ لَّیَالِیْ عَشَرِ ذِی الْحِجَّۃِ فَکَاَنَّمَا عَبَدَ اللّٰہَ عِبَادَۃَ مَنْ حَجَّ وَاعْتَمَرَ فِیْ تِلْکَ السَّنَۃِ (جسنے ذیحجہ کے عشرہ اولیٰ کی راتون مین سے کسی ایک رات کو جاگ کر اللہ کی عبادت کی اسکو اس حج اور عمرہ کرنے والے کا اللہ ثواب دیگا) اور فرمایا ہے جسنے شب نہم ذی الحجہ کو چھ رکعتین تین سلام سے پڑھین اور ہر رکعت مین سورہ فاتحہ کے بعد پندرہ مرتبہ سورہ اخلاص اور ہر سلام کے بعد سو سو بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ اور دس دس مرتبہ درود پڑھا تو وہ حساب کتاب سے بری ہو گیا اور گویا اُسنے سو بردے آزاد کیے اور فرمایا ہے جو کوئی پہلی ذیحجہ کو صبح کے بعد لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَبَدًا بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ سو بار پڑھے دوزخ سے آزاد ہو گا اور جو کوئی دوسری تاریخ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اِلٰھًا وَّاحِدًا صَمَدًا فَرْدًا لَّمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا سو بار پڑھے اللہ اُسکے نامہ اعمال مین بیس ہزار نیکیان لکھتا ہے اور بیس ہزار برائیان دور کرتا ہے اور جو کوئی تیسری تاریخ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اَحَدًا صَمَدًا لَّمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ سو بار پڑھے اللہ اُسکے نامہ اعمال مین دو ہزار نیکیان لکھتا ہے اور اسی قدر برائیان دور کرتا ہو اور بہشت مین اُسکے اسیقدر درجے بلند کرتا ہے اور جو کوئی چوتھی تاریخ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ سو بار پڑھے اللہ اُسکے نامہ اعمال مین دو ہزار نیکیان لکھتا ہے اور اسی قدر برائیان دور کرتا ہے اور جو کوئی پانچوین تاریخ حَسْبِیَ اللّٰہُ

وَکَفٰی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ دَعَا لَیْسَ وَرَاءَ اللّٰہِ الْمُنْتَھٰی سُبْحَانَ مَنْ لَمْ یَزَلْ رَبًّا رَحِیْمًا
سو بار پڑھے اللہ اُسکے نامۂ اعمال مین تین ہزار نیکیان لکھتا ہے اور اسی قدر برائیان
دور کرتا ہے اسی طرح چھٹی تاریخ پھر اول سے پڑھے تو دونا ثواب پائیگا اور
عید اضحی کے دن اُسکے لیے فرشتہ ندا کرے گا اے اللہ کے ولی اب نو شروع سے
اپنا کام کر کیونکہ ابتک کے گناہ اللہ نے بخشدیے آئیندہ اعمال صالحہ کی کوشش کر
اور اللہ سے قبول کرنے کی اُمید رکھ کیونکہ اللہ سے نا اُمید ہونیوالا دوزخی
ہوتا ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَاءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَیٰوۃِ
الدُّنْیَا وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ اٰیٰتِنَا غَافِلُوْنَ اُولٰئِکَ مَاْوٰھُمُ النَّارُ بِمَا کَانُوْا
یَکْسِبُوْنَ (بیشک جو لوگ ہماری ملاقات کی اُمید نہین رکھتے اور زندگانی دنیا
سے خوش ہین اور جو لوگ ہماری نشانیون سے غافل ہین ان سب کی جگہ دوزخ
ہے یہ اُنکی کمائی کا بدلہ ہے جاننا چاہیے کہ بعض مفسرین کے نزدیک لقا سے
دیدار اور بعض کے نزدیک ثواب مراد ہے اسیطرح حیٰوۃ دنیا سے بعض کے
نزدیک زندگانی دنیا اور بعض کے نزدیک اولاد مراد ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

المجلس السادس والعشرون فی فضیلۃ الترویۃ وما یلیق بہا

پچیسوین مجلس ترویہ اور اسکے متعلقات کے بیان مین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ الْغِفَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمَ التَّرْوِیَۃِ فَکَاَنَّمَا عَبَدَ اللّٰہَ اِثْنَیْ عَشَرَ اَلْفَ سَنَۃٍ
(حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سرور کائنات علیہ السلام
والصلوٰۃ نے فرمایا ہے جسنے یوم ترویہ کو روزہ رکھا تو گویا اُسنے بارہ ہزار برس اللہ
کی عبادت کی ترویہ رویت سے مشتق ہے چونکہ اسی روز حضرت ابراہیم علیہ السلام

نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح کرنیکا خواب دیکھا تھا اِسی لیے اُسکو یوم ترویہ
کہتے ہین - حضرت سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ اَحْیٰی لَیْلَۃَ التَّرْوِیَۃِ
وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ (شب ترویہ کو تمام رات عبادت کرنے والے کے لیے جنت واجب
ہوجاتی ہے) اور فرمایا ہے جو کوئی آٹھوین کو روزہ رکھے اُسکے لیے رضوان اکبر
واجب ہوجاتی ہے اور فرمایا ہے جو کوئی یوم ترویہ کو روزہ رکھے اور زبان سے
کوئی بیہودہ بات نہ نکالے اُسکے لیے جنت واجب ہوجاتی ہے اور فرمایا ہے جو کوئی
ترویہ کے دن چار رکعت پڑھے ہر رکعت مین سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص
پچیس بار اور سلام کے بعد اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ
اَتُوْبُ اِلَیْہِ ستر بار اور درود شریف ستر بار اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ستر بار اور سورۂ اخلاص
اسّی بار پڑھے تو اللہ اُسکو فوراً بخشدیگا - ایک شخص نے آپ سے عرض کیا مین
دوزخ سے بہت ڈرتا ہون آپنے فرمایا یوم ترویہ کو روزہ رکھا کر یہ روزہ بہشت
کیطرف کھینچ لیجانے والا ہے - واضح ہو کہ اللہ نے ماہ ذیقعدہ اور عشرۂ اولی
ذیحجہ کو برکات دیے ہین انھین ایام مین چلہ کشی کرنے کی وجہ سے حضرت
موسیٰ علیہ السلام نے توریت پائی تھی - اللہ تعالے فرماتا ہے وَ وٰعَدْنَا مُوْسٰی
ثَلٰثِیْنَ لَیْلَۃً وَّ اَتْمَمْنٰھَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِیْقَاتُ رَبِّہٖ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً (اور جسوقت
وعدہ کیا ہم نے موسیٰ سے تیس راتون کا کتاب دینے کے لیے ذیقعدہ کے
مہینے سے اور تمام کیا ہم نے اُن تیسون کو ساتھ دس کے جو اول عشرہ ذیحجہ تھا
پس تمام ہوا وقت وعدے کا اُسکے پروردگار کے چالیس راتین) جاننا چاہیے
کہ یہ چالیس دن کا چلہ اُسیوقت سے جاری ہوا ہے اس مین بڑی برکت
ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی تمام عمر مین ایک چلہ صوم و
صلوٰۃ مین اوراد اوامر و نواہی کی پابندی کے ساتھ گذارے اُسپر دوزخ
حرام ہوجاتی ہے اور مروی ہے کہ جب آپنے چالیس دن غار حرا مین اللہ

کی عبادت کی تو آپ پر وحی نازل ہوئی ہو اور آپنے فرمایا ہے چالیس دن خالصًا للہ عبادت کرنے والا اولیا کا درجہ پاتا ہو اور فرمایا ہے جو شخص چالیس راتین متواتر اللہ کی عبادت کرتا ہو اللہ اسکے دلمین علم و حکمت کا دریا جاری کرتا ہے اور قلب کو منور کر دیتا ہے حدیث قدسی مین ہو خَمَّرْتُ طِيْنَةَ آدَمَ بِيَدِيْ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ مین نے آدم کی مٹی کا چالیس دن اپنے ہاتھ سے خمیر کیا ہے یہی وجہ ہے کہ ماں کے پیٹ مین نطفہ چالیس دن مین علقہ و مضغہ ہوتا ہے پھر چالیس دن کے بعد ہئیت اور صورت بدلتا رہتا ہے ۔

المجلس السابع والعشرون فی فضیلۃ العرفۃ وصلوٰتھا

ستائیسوین مجلس عرفہ کی فضیلت اور اسکی نماز کے بیان مین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْرِمُوْا يَوْمَ عَرَفَةَ فَاِنَّهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مُكَرَّمٌ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہو کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یوم عرفہ کا اکرام کرو کیونکہ عرفہ کا دن اللہ کے نزدیک مکرم ہو) اسدن کو عرفہ اسوجہ سے کہتے ہین کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو اسی رات مین حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ذبح کرنے کی خواب مین تحقیق ہوئی تھی اور اسی دن حضرت آدم علیہ السلام جبل عرفات پر حضرت حوا علیہا السلام سے ملے تھے حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ہے مَنْ اَحْيٰى لَيْلَةَ الْعَرَفَةِ فَهُوَ مِنْ عُتَقَاءِ اللّٰهِ (جسنے شب عرفہ مین بیدار رہکر عبادت کی پس وہ شخص اللہ کے آزاد کیے ہوون سے ہے) اور حدیث مین ہو کہ شب عرفہ مین بیدار رہکر عبادت کرنے والا جو

دعا مانگتا ہے قبول ہوتی ہے اور بھی حدیث مین ہے کہ شب عرفہ مین رحمت کے ستر دروازے کھولے جاتے ہین ساٹھ حاجیون کے لیے اور دس باقی مومنین کے لیے - حدیث مین ہے کہ شب عرفہ مین جو کوئی دو رکعت نماز پڑھے رکعت اولی مین سورہ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی سو مرتبہ اور رکعت ثانیہ مین سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص سو مرتبہ پڑھے تو اللہ اُسکو بخشدیگا اور مراتب اعلی سے دین و دنیا مین سرفراز کرے گا - مروی ہے کہ ایک شخص امام اعظم رحمہ اللہ کی خدمت مین حاضر ہوا آپنے اُسے غمگین دیکھکر سبب پوچھا اُسنے کہا کل یوم حج ہے اور مین اپنی شومی تقدیر سے وہان نہ پہونچ سکا آپنے فرمایا غم نہ کر کیونکہ حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص شب عرفہ مین بیس رکعت اسطرح پر کہ ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی تین مرتبہ اور سورہ اخلاص پچیس مرتبہ اور سلام کے بعد سبحان اللہ تا آخر سو مرتبہ پڑھے تو اللہ اسکو حج مقبول کا ثواب دیتا ہے اور اُسکی صورت کا فرشتہ بھیجکر ارکان حج اُسکی طرف سے ادا کرا دیتا ہے - مروی ہے کہ شب عرفہ مین ایک بار حضرت جبریلؑ حاضر خدمت نبوی ہوے اور پیغام الٰہی پہونچایا کہ آپ اپنی اُمت سے کہدیجئے کہ جو کوئی شب عرفہ مین یہ تسبیح تین مرتبہ پڑھے گا مین اُسے دوزخ سے آزاد کر دونگا تسبیح یہ ہے سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ عَرْشُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْاَرْضِ قُدْرَتُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْھَوَآءِ رُوْحُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ سَبِیْلُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی النَّارِ سُلْطَانُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْجَنَّۃِ رَحْمَتُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْقَبْرِ قَضَآءُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنْہُ اِلَّا اِلَیْہِ اب یوم عرفہ کے فضائل کا بیان ہوتا ہے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے صَوْمُ عَرَفَۃَ اَحْتَسِبُ اَنْ یُّکَفِّرَ سَنَتَیْنِ سَنَۃً قَبْلَہٗ وَسَنَۃً بَعْدَہٗ (مین یقین کرتا ہون کہ عرفہ کا روزہ دو سال کے گناہون کا کفارہ ہوا ایک سال سابق دوسرا سال آیندہ) اور فرمایا ہے مَنْ صَامَ عَرَفَۃَ فَکَاَنَّمَا عَبَدَ اللّٰہَ

اَرْبَعًا وَّعِشْرِیْنَ سَنَۃً (جسنے عرفہ کا روزہ رکھا گویا اُسنے چوبیس برس اللہ کی عبادت
کی) جاننا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف مین تین مقام پر عرفہ کا ذکر فرمایا ہے
(۱) وَالْفَجْرِ وَلَیَالٍ عَشْرٍ (قسم ہے فجر کی اور دس راتون کی کہ ذیحجہ کی ہین عرفہ
تک) (۲) وَشَاھِدٍ وَّمَشْھُوْدٍ (بیان ہے شاہد سے جمعہ اور مشہود سے عرفہ مراد ہے
(۳) اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ (آج کے دن مین نے
تمھارے لیے تمھارے دین کو کامل کردیا اور تمپر اپنی نعمتین تمام کردین) حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ یہ آیت عرفہ کے دن نازل ہوئی تھی اور حضرت
نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے اس آیت کے نازل ہونے کے بعد سجدہ شکر
ادا کیا اور اللہ کی حمد و ثنا کی۔ اور آپنے فرمایا ہے کہ جب عرفہ کے دن حاجی
موقف مین کھڑے ہوتے ہین تو اللہ مباہات فرماتا ہے اور ملائکہ سے خطاب کرتا ہے
میرے بندون اور غلامون اور لونڈیونکو دیکھو کہ میری رحمت کی طلب مین گرد آلود
پریشان کن یہان کھڑے ہین تم گواہ رہو کہ مین نے انکے سب گناہ بخشدیے اور
آپنے فرمایا ہے جو کوئی عرفہ کے دن غسل کرتا ہے تو اُس کے جسم
سے جتنے قطرے پانی کے گرتے ہین اُتنے مہینون کی عبادت کا ثواب
اللہ اُسکو دیتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ سے مروی ہو کہ حضرت رسولخدا
علیہ التحیۃ والثنا نے بارہا یوم عرفہ مین ایسا تبسم فرمایا کہ دندان مبارک ظاہر ہوگئے
مین نے اُس کا سبب پوچھا آپنے فرمایا آج اللہ نے اپنے بندونپر اسقدر
رحمت اور مغفرت نازل فرمائی جسکے رشک سے شیطان آہ وزاری کرتا ہے اور
اپنے سر پر خاک ڈالتا ہے یہی دیکھکر مجھے ہنسی آئی۔ ایک بار عرفہ کے دن حضرت
جبریل علیہ السلام نے حاضر خدمت نبوی ہوکر پیام الٰہی پہونچایا کہ اللہ نے تمام حاجیون
کو بخشدیا آپنے آبدیدہ ہوکر فرمایا اور جو حج کو نہین آئے انکا کیا حال ہوگا
پھر فرمان الٰہی آیا کہ آپ آبدیدہ نہون مین نے آپ کی اُمت کو
بخشدیا یہانتک کہ جسنے دل مین ذرہ برابر بھی ایمان تھا اُسکو بھی مین نے

آچکے دن بخشدیا - حدیث مین ہے کہ عرفہ کے دن ہزار بار سورہ اخلاص پڑھنے والے کی مراد بر آتی ہے اور جو کوئی عرفہ کے دن یہ تہلیل پڑھتا ہو اللہ اپنی مزید رحمت سے اُسپر دوزخ کی آگ حرام کردیتا ہو وہ تہلیل یہ ہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ اللَّیَالِیْ وَالدُّھُوْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ اَمْوَاجِ الْبُحُوْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ الرِّیَاحِ فِی الْبَوَادِیْ وَالصُّخُوْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ الشَّوْکِ وَالشَّجَرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا عَدَدَ الْمَآءِ وَالْحَجَرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ خَوَاطِرِ النَّظَرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ مَلْحِ الْعُیُوْنِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فِی اللَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِہٖ عِلْمُہٗ وَجَرٰی بِہٖ قَلَمُہٗ اور جو کوئی یہ دعا پڑھتا ہو یَا ذَخِیْرِیْ یَا ذَخِیْرِیْ یَا عُدَّتِیْ عِنْدَ شِدَّتِیْ یَا رَجَائِیْ عِنْدَ مُصِیْبَتِیْ یَا غِیَاثِیْ عِنْدَ فَاقَتِیْ یَا اَنِیْسِیْ فِیْ وَحْدَتِیْ یَا رَحْمَتِیْ فِیْ وَقْعَتِیْ یَا دَلِیْلِیْ فِیْ حَیْرَتِیْ بِکَ التَّوْفِیْقُ تو اللہ تعالیٰ اُسکی دینی اور دنیوی ہزار مرادین برلاتا ہو غرضکہ یوم عرفہ متبرک دن ہے اس مین ہر نیک کام کا اجر زائد ملتا ہو بعض کا قول ہو کہ جب عرفہ کے دن آیہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ الخ نازل ہوئی اور اہل ایمان احکام الٰہی ادا کرنے مین بجد سرگرم ہوے تو بطور انعام ارشاد ہوا وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا مین نے تمھارے لیے دین اسلام کو پسند کیا پس ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اطاعت الٰہی مین بدل و جان مشغول رہے -

المجلس الثامن والعشرون فی فضیلۃ یوم النحر

اٹھائیسوین مجلس فضیلت یوم نحر کے بیان مین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ اَمْسَکَ عَنِ الْاَکْلِ وَالشُّرْبِ وَالْجِمَاعِ یَوْمَ النَّحْرِ اِلٰی اَنْ یُّصَلِّیَ صَلٰوۃَ الْعِیْدِ فَکَاَنَّمَا عَبَدَ اللّٰہَ سَنَۃً حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے

ہین کہ حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ہی جسنے اپنے آپ کو قربانی کے دن کھانے پینے جماع سے روکا اُسوقت تک کہ نماز عید پڑھی جائے تو گویا اُسنے تمام سال اللہ کی عبادت کی، جاننا چاہیے کہ ایام جاہلیت مین دو دن عید کے تھے ایک نوروز کا دن دوسرے موسم بہار کے مہینے مین مہرجان کا دن اُسی کے عوض مین اللہ تعالیٰ نے مسلمانونکے لیے عید الفطر اور عید اضحیٰ دو عیدین مقرر کردین۔ حدیث مین ہے کہ جسنے عید کے دن غسل کیا گویا اُسنے دریای رحمت مین غوطے لگائے اور گناہ سے اسطرح پاک ہوا گویا ابھی پیدا ہوا ہی عید فطر کے دن غسل کرنا اور بقدر وسعت عمدہ لباس پہننا اور عیدگاہ جانا اور نماز سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا مسنون اور عید اضحیٰ مین بعد ادای نماز کے مالدار صاحب نصاب پر قربانی واجب ہی اپنی طرف سے اور اپنی اولاد صغار کی طرف سے بھی باختلاف واجب ہی مگر اولاد کبار اور بی بی اور لونڈی غلام کی طرف سے بالاتفاق واجب نہین مگر مستحب ہے۔ غیر کیطرف سے نیابۃً قربانی کرنا جائز ہے ایک آدمی ایک دنبہ یا ایک بکرا یا بکری یا بھیڑ ذبح کرے اور سات آدمی ملکر ایک گائے یا ایک اونٹ ذبح کرین اہل مقدرت کے لیے جائز ہے کہ جسقدر چاہے زائد قربانی کرے قربانی کا جانور لنگڑا لولا اندھا کانا بیحد لاغر عیب دار نہونا چاہیے قربانی کا گوشت خود کھانا اور اعزہ اور اغنیا اور فقرا کو دینا درست ہی مستحب یہ ہی کہ تہائی حصہ گوشت کا خیرات کرے اور بہتر یہ ہی کہ پہلے سے جانور قربانی کو خرید کرکے خوب کھلا پلا کر فربہ کرے پھر قربانی کرے حدیث مین ہے سَمِّنُوْا ضَحَایَاکُمْ فَاِنَّھَا عَلَی الصِّرَاطِ مَطَایَاکُمْ (اپنی قربانی کے جانورونکو فربہ کرو کیونکہ وہ پلصراط پر تمھارے لیے سواری ہونگی)، حدیث مین ہی کہ جسنے گوسپندکی قربانی کی گویا اُسنے اپنے آپ کو دوزخ سے آزاد کیا اور قربانی کے جانور قیامت مین پلصراط پر سے بجلی کی طرح گذرینگے۔ اب آداب قربانی کا بیان ہوتا ہی بعد فراغ نماز عید اگر وضو نہو تو جدید وضو کرے اور چھری کو ذبح سے پہلے تیز کرے پھر جانور کا منہ قبلے کیطرف کرے اور قصاب جانور کو دبائے

اور دونون بسم اللہ اللہ اکبر کہین اور صاحب قربانی خود اسکے حلقوم پر چھری پھیرے
اور اگر خود ذبح نہ کرسکتا ہو تو دوسرے کو اجازت دے اور ذبح سے پہلے اِنِّیْ وَجَّھْتُ
وَجْھِیَ آخر تک اور ذبح کے بعد اَللّٰھُمَّ ھٰذَا فِدَاءُ اِبْنِیْ لَحْمُھَا بِلَحْمِیْ وَدَمُھَا بِدَمِیْ وَ
عَظْمُھَا بِعَظْمِیْ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا کَمَا
تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی عَلَیْھِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
پڑھے اور اگر دوسرے کیطرف سے قربانی ہو تو اسطرح کہے اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ فُلَانٍ اس
شخص کا نام لیکر مرد ہو یا عورت کے لیے بلحمہ اور عورت کے لیے بلحمھا کہے اب
حضرت اسمعیل علیہ السلام کی قربانی کا واقعہ بیان ہوتا ہے جسکو اللہ تعالے نے اس
آیت مین بیان کیا ہے فَلَمَّا بَلَغَ مَعَہُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُکَ
فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی الخ جاننا چاہیئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو صاحبزادے تھے
حضرت اسحاق اور حضرت اسمعیل علیہما السلام ان دونون مین حضرت اسمعیل علیہ السلام
کو حضرت ابراہیم علیہ السلام زیادہ عزیز رکھتے تھے شیطان نے طنزاً کہا اے اللہ تونے
ایسے کو اپنا خلیل بنایا ہے جسنے اپنے فرزندونکو اپنا خلیل بنا رکھا ہے اسوقت
حضرت اسمعیل علیہ السلام ایسے کمسن تھے کہ اپنے باپ کی انگلی پکڑکر باہر آتے تھے
اللہ تعالے نے شیطان کے طنز کے رد مین حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب مین
دکھایا کہ مین اپنے بیٹے کو ذبح کررہا ہون جب آپ بیدار ہوئے تو ڈرے اور استعاذہ
کیا پھر وضو کرکے سو رہے اور وہی خواب دیکھا صبح کو آپنے چند اونٹ اور گائے اللہ
کی راہ مین ذبح کیے پھر رات کو آپنے یہی خواب دیکھا اسوقت آپنے درگاہ الٰہی مین
استفسار کیا کہ یہ الہام کسکے حق مین ہے جواب ملا کہ اسمعیلؑ کے حق مین جب آپکو
یقین ہوگیا تو نحر کو کہ یوم عرفہ تھا آپنے اپنی بی بی سے کہا اسمعیلؑ کو نہلا دھلا کر نئے
کپڑے پہنا دو مین اللہ کی عبادت کرنے کو شہر سے باہر جاؤنگا اور انھین ساتھ
لیجاؤنگا انھون نے تعمیل حکم کی کردی حضرت ابراہیمؑ نے رسی اور چھری کو تیز کیا
بی بی نے پوچھا چھری کیون تیز کرتے ہو اور رسی لیجانے کا مفاد ہے آپنے فرمایا

شاید ذبح کرنے کی ضرورت ہو پھر چھری اور رسی بغل مین دبا کر بیٹے کو ساتھ لیکر گھر سے باہر نکلے جب شیطان نے دیکھا حضرت ابراہیم علیہ السلام امتحان الٰہی مین پورے ہوے جاتے ہین تو یہ مکر کیا کہ ایک بڈھے کی صورت بنکر حضرت سارہ علیہا السلام کے پاس آیا اور کہا تم بے فکر بیٹھی ہو حالانکہ حضرت ابراہیمؑ تمھارے بیٹے حضرت اسمعیلؑ کو ذبح کرنے لئے گئے ہین اُنھون نے کہا محال ہو کہ باپ بیٹے کو ذبح کرولے اُسنے کہا وہ کہتے ہین کہ مجھے اللہ کا حکم ہے کہ اپنے بیٹے کو اُس کی راہ مین ذبح کرون اُنھون نے جواب دیا اگر اللہ کا حکم ہو تو مجھے کچھ عذر نہین مجبوراً شیطان وہان سے پلٹ آیا اور جاکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بہکانے لگا کہ تم کیون اپنے بیٹے کو ذبح کرتے ہو آپنے فرمایا تو میرے سامنے سے دور ہو یہ تو ایک بیٹا ہے اگر ایسے ایسے سو بیٹے ہوتے تو مین اللہ کے حکم سے سب کو ایک ساتھ ذبح کرڈالتا اور کچھ افسوس نہ کرتا پھر اُسنے حضرت اسمعیلؑ کو بہکایا کہ آپ باپ کے ساتھ نہ جایئے ورنہ یہ آپکو ذبح کرڈالینگے اُنھون نے بھی اُسے ڈانٹا اور چند کنکریان اُٹھاکر اسکی جانب مارین یہ وہان سے بھی بھاگا اُسیوقت سے طریقہ رمی جمار جاری ہے۔
القصہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام منا پہونچے تو آبدیدہ ہوے حضرت اسمعیل علیہ السلام نے سبب دریافت کیا اُنھون نے فرمایا یَا بُنَیَّ اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُکَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی قَالَ یَا اَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ (اے بیٹے مین نے خواب مین دیکھا ہو کہ تجھے ذبح کررہا ہون پس تو بھی فکر کر کہ مین نے کیا دیکھا ہے یہ سُنتے ہی حضرت اسمعیل علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ تعمیل حکم الٰہی کرین قریب ہو کہ آپ مجکو پاوینگے اگر اللہ نے چاہا صبر کرنے والون مین سے) چونکہ حضرت اسمعیل علیہ السلام جانتے تھے کہ انبیا کا خواب بمنزلہ وحی کے ہوتا ہے اسلیے فوراً مستعد ہوگئے اور فرمایا اب دیر نہ کیجیے اور حکم الٰہی بجالایئے فَلَمَّا اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ پس جب دونون نے اس بات پر اتفاق کرلیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمعیل علیہ السلام کے دونون

ہاتھ اُنکے پس پشت باندھے اور اُنھین مُنھ کے بل لٹایا پھر چھُری تیز کرکے اُنکی
گردن پر چلائی یہ حالت دیکھکر عالم ملکوت مین شور برپا ہوا آپ چھری کو زور زور پھیرتے
تھے مگر اُسنے نشان بھی نہ ڈالا جھلاکر آپنے چھُری پتھر پر دے ماری وہ مع دستہ
کے پتھر کے اندر اُتر گئی اور چھُری سے آواز آئی یا خلیل اللہ آپ کا حکم ہے کہ چل
اور اللہ کا حکم ہے کہ نہ چل پس آپ ہی فرمائیے کہ مین کس کا حکم بجا لاؤن جب
بہت دیر ہوئی تو حضرت اسمٰعیلؑ نے فرمایا آپ کیون دیر کرتے ہین کیا میرا فدیہ ہونا
قبولیت کے لائق نہین ہے یہان یہی باتین تھین کہ وَنَادَیْنَاہُ یَااِبْرَاہِیْمُ قَدْ صَدَّقْتَ
الرُّؤْیَا کا حکم نازل ہوا یعنے ہمنے اُنکو ندا کی اے ابراہیمؑ تمنے اپنے خواب کو سچا کر دکھایا
پس اسمٰعیل کو چھوڑ دو اور اس دُنبہ کو جو جنت سے اُنکا فدیہ آیا ہے ذبح کر دو اِنَّا
کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ہم نیکوکارونکو یون ہی بدلا دیتے ہین جیسے تمھارے
بیٹے کو فدیہ دیا اِنَّ ھٰذَا لَھُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِیْنُ یقینی یہ کھلا ہوا امتحان تھا وَفَدَیْنَاہُ
بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ اور ہمنے تمھارے بیٹے کو ذبح عظیم کے ساتھ فدیہ دیا وَتَرَکْنَا عَلَیْہِ
فِی الْاٰخِرِیْنَ سَلَامٌ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ ہمنے اسمین پچھلونکے لیے عبرت رکھی ہے
سلامتی اور رحمت ہو ابراہیم پر چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اُس سلامتی اور رحمت کو
یون ظاہر کیا کہ حضرت ابراہیمؑ کے ایک بیٹے حضرت اسحٰق علیہ السلام کی اولاد مین
حضرت داؤد حضرت سلیمان حضرت موسیٰ حضرت ہارون حضرت عیسیٰ علیہم السلام
کو پیدا کیا اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد مین جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ
وسلم کو خاتم الانبیا کرکے ظاہر فرمایا۔ شیطان اس پورے واقعہ کو دیکھکر شور وغوغا کرتا
ہے لعنتہ اللہ علیہ۔

المجلس التاسع والعشرون فی فضیلۃ یوم الفطر

انتیسویں مجلس عید الفطر کی فضیلت کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْرِمُوْا یَوْمَ الْفِطْرِ وَاحْذَرُوْا مِنَ الْمَعَاصِیْ وَالضَّرَرِ ۔ حضرت سعید ابن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا علیہ التحیۃ والثنا نے فرمایا ہے یوم فطر کا اکرام کیا کرو اور معاصی اور ضررت بچا کرو اکرام سے مراد غسل کرنا کپڑے بدلنا ناخن ترشوانا موچھیں کم کرنا مسواک کرنا خوشبو ملنا صدقہ فطر دینا نماز کو باہر آنا ہے حدیث میں ہے مَنْ مَسَّ طِیْبًا یَوْمَ الْفِطْرِ لَمْ یَمَسَّہُ النَّارُ جسنے عید فطر کو عطر ملا اُسکو دوزخ کی آگ مس نہ کریگی) اور وارد ہے مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْفِطْرِ اٰمِنَ الْفَزَعِ الْاَکْبَرِ جسنے یوم فطر کو غسل کیا وہ دہشت نفخ صورت امن میں ہوگیا اور فرمایا ہے مَنْ صَلَّی الْعِیْدَ اٰمِنَ مِنَ الْوَعِیْدِ جسنے عید کی نماز پڑھی وہ وعید سے امن میں ہوگیا) اور ایک روایت میں مِنَ الْوَعِیْدِ کے عوض میں مِنْ عَذَابِ الشَّدِیْدِ بھی آیا ہے۔ اور جناب سرور کائنات علیہ التحیۃ والصلوات سے فرمایا ہے اے مومنو اضحیہ کو اپنا مرکب بناؤ اور صدقہ فطر کو اپنا توشہ کرو اور جنت کو آراستہ کر و صدقہ فطر دینے والے کے تمام روزے اللہ قبول کرتا ہے اور تمام گناہ بخشتا ہے اور مرنے کے بعد فرشتے اُسکی قبر کی زیارت کو آتے ہیں اور قیامت کے دن براق پر سوار ہو کر جنت میں جائیگا اور یہی وارد ہے کہ صدقہ فطر ادا کرنیوالے کو ہر دانہ کے بدلے میں اللہ ایک سال کی عبادت کا ثواب دیتا ہے اور ہر دانے کے بدلے میں جنت میں اُسکے لیے ایک گھر بناتا ہے اور ہر دانے کے بدلے میں اُسکو ایک حور عطا فرمائیگا اور باوجود قدرت کے جو شخص صدقہ فطر نہ ادا کرے قیامت کے دن فقرا اُسکے دامنگیر ہونگے اور عقوبت سخت میں گرفتار ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ

تَزَکّٰی وَ ذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی بیشک اُسنے نجات پائی جسنے تزکیہ نفس کیا در مضان مین روزے رکھے) اور اپنے پروردگار کا ذکر کیا در مضان مین تراویح ادا کی اور نماز پڑھی دوگانہ عید ادا کیا، علاوہ دن کے شب عید الفطر کے فضائل بھی بکثرت ہین جسطرح دن مین نماز اور نیک کامونکا کثیر اجر ملتا ہے اسیطرح رات مین بھی اللہ کو یاد کرنیکا ثواب بجید ہے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا وَّسَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا

المجلس الثلثون فی ذھاب الوقت بلا فائدۃ وصلوۃ الاسبوع

تیسوین مجلس اوقات گذاری بے فائدہ اور ہفتہ وار نماز اور

وسائر الاوقات وغیر ذلک

اوقات وغیرہ کے بیان مین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَصَائِبُ کَثِیْرَۃٌ وَ اَعْظَمُ الْمَصَائِبِ ذَھَابُ الْوَقْتِ بِلَا فَائِدَۃٍ (ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مصیبتین بہت ہین مگر وقت کا بیکار گذرنا بڑی مصیبت ہے) اس حدیث کی راوی کی شان مین احادیث کثیرہ وارد ہین منجملہ اُنکے یہ ہے عَائِشَۃُ بَیْنَ النِّسَاءِ کَاَبِی الْقَاسِمِ بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عورتون مین اُسیطرح افضل ہین جیسے کہ ابو القاسم تمام انبیا مین افضل ہین، مصیبت کی دو قسمین ہین (۱) دینی (۲) دنیاوی دنیاوی کی بھی تین قسمین ہین (۱) مالی (۲) اہلی (۳) نفسی۔ اور دینی مصائب یہ ہین کہ نماز یا روزہ وغیرہ جاتا رہے مگر سب سے زائد دینی مصیبت یہ ہے کہ وقت بیکار گذر جائے کیونکہ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہین، مشہور مثل ہے

حدیث مین وارد ہی کہ قیامت کے دن ہر بندے کے سامنے رات دن کے
چوبیس صندوق رکھے جائینگے اور بندے کو اسکے کھولنے کا حکم کیا جائے گا
جب وہ کھلینگے تو بعض نور سے اور بعض نار سے پر ہونگے اور بعض بالکل خالی
ہونگے ندا ہوگی اے میرے بندے دیکھ جس ساعت مین تونے نیک کام کیا اُس
ساعت کا صندوق نور سے اور جس ساعت مین تونے بدکام کیا اُس ساعت کا
صندوق نار سے پر ہے اور جس ساعت مین تونے کچھ نہین کیا وہ خالی ہی مسلمانو
آگاہ ہوجاؤ کہ جب رات آتی ہی تو ایک فرشتہ ندا کرتا ہی اے زمین کے رہنے والو
تمپر رات آئی ہے اسکو غنیمت جانو اور آخرت کے لیے کچھ حصہ لو اسی طرح دنکو بھی
یونہین ندا ہوتی ہی۔ حدیث مین ہی کہ دنیا کی ایک ساعت بیکار چھوڑنے والا
قیامت مین ایسا نادم ہوگا کہ اگر دنیا مین اُسکا تمام مال جاتا رہتا تو ویسا پشیمان
نہوتا۔ ایکبار حضرت سلیمان علیہ السلام کی نماز قضا ہوگئی تو اسکے عوض مین آپنے
سو گھوڑے ذبح کیے اور چالیس دن تک برابر اُس نماز کے قضا ہوجانے کا
افسوس کرتے رہے اسیطرح جب حضرت ایوب علیہ السلام کی بیماری نے ایسا
طول کھینچا کہ عبادت الٰہی مین آپ کو سستی معلوم ہونے لگی تو بیکار وقت
ضائع ہونے کے صدمے مین آپنے فرمایا رَبِّ مَسَّنِیَ الضُّرُّ (اے رب مجکو
تکلیف چمٹ گئی) جنگ خندق مین جب حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ
وسلم کی نماز عصر فوت ہوگئی تو بیکار وقت گذرنے پر بے اختیار ہوکر آپنے فرمایا
شَغَلُوْنَا عَنْ صَلٰوۃِ الْوُسْطٰی مَلَاءَ اللّٰہُ قُلُوْبَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا (انہین
کفار نے نماز عصر سے روکدیا اللہ انکے دلون اور قبرون مین انگارے بھردے)
باوجودیکہ جب کفار نے پتھر مارکر آپکے دندان مبارک کو شہید کیا تھا تو آپنے فرمایا تھا
اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ اے اللہ میری قوم کو ہدایت کردے وہ
جو مجھے ایذا دیتے ہین تو اسکا سبب یہی ہی کہ میرا مرتبہ نہین جانتے حلم اور خیرخواہی
آپ کی اس وجہ تھی یہ حق نفس تھا آپنے صبر کیا اور اُنکے لیے دعاے ہدایت فرمائی

اور وہ حق اللہ تھا اُسکے جاتے رہنے کے صدمے مین بد دعا کی۔ ایکبار حضرت علی کرم اللہ وجہہ کوہ ابو قبیس پر چڑھے اور ارادہ کیا کہ اوپر پہونچکر نماز عصر پڑھونگا مگر قبل اسکے کہ آپ اوپر پہونچین آفتاب ڈوب گیا اس صدمہ مین آپنے اپنے آپکو پہاڑ سے نیچے گرا دیا حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور دعا فرمائی آفتاب نکل آیا پھر مسکر فرمایا اے علی اُٹھو دیکھو ابھی تو دھوپ باقی ہو پس فوراً آپ اُٹھے اور نماز عصر ادا کی۔ ایک بار نماز تہجد کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سو گئے اور وتر کی نماز قضا ہو گئی جب نماز فجر کے لیے آپ مسجد مین تشریف لائے اور وتر کا فوت ہونا یاد آیا فوراً بیہوش ہو کر گر پڑے جب حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم تشریف فرما ہوے تو حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیقرار ہو کر کہا اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَدْ فَاتَ مِنِّیْ الْوِتْر (یا رسول اللہ میری فریاد رسی کیجیے مجھ سے وتر فوت ہو گئی ہو) آپ وہین بیٹھ گئے اور دعا فرمائی حضرت جبرئیل آئے اور پیغام لائے کہ آپ فرما دین مَنْ نَامَ عَنِ الصَّلٰوۃِ اَوْ نَسِیَھَا اِذَا ذَکَرَھَا فَھُوَ وَقْتُھَا جو شخص نماز کے وقت سو جائے یا بھول جائے تو جسوقت یاد آئے وہی اسکا وقت ہو) ایک بار اتفاقاً حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ فجر کے وقت سو گئے اور نماز فوت ہو گئی جب آپ بیدار ہوے تو اُسکے غم مین دیر تک گریہ وزاری کرتے رہے ندا ہوئی کہ اے بایزید ہمنے تیری گریہ وزاری قبول کی اور اُسکی برکت سے تجھے ستر ہزار نمازون کا ثواب دیا۔ پھر ایک زمانے کے بعد فجر کے وقت آپ سو گئے شیطان نے آکر آپ کو جگا کر کہا نماز پڑھیے وقت کم ہو آپنے بیدار ہو کر اُس سے پوچھا کہ اے دشمن انسان تیرا تو عین مدعا یہی ہو کہ لوگون کی نمازین فوت ہون یقیناً کوئی فریب ہو جو تو نے مجھے نماز پڑھنے کو بیدار کیا اور کچھ ایسی گرفت کی کہ مجبوراً اُسنے کہا کہ مجھے خیال ہوا کہ ایکدن نماز فوت ہوئی تو آپنے ایسی گریہ وزاری کی کہ ستر ہزار نمازونکا ثواب ملا خدا جانے آج نماز فوت ہو جانے مین کتنا ثواب ملے اسی لیے مین نے جگا دیا کہ آپ نماز پڑھ لین تاکہ ایک ہی نماز کا ثواب ملے۔ ایک بزرگ نے بعد ادین آواز سنی اِنَّ رَبِّیَ الْحَکِیْم

قَدْ مَاتَ (ربیع خثیم مر گئے) صبح کو یہ بزرگ اُنکے مکان پر گئے تو اُنھیں زندہ پایا حضرت ربیع خثیم رحمہ اللہ اپنی قوت ولایت سے اُنکے آنے کی وجہ سے واقف تھے اُنسے کہا کہ میرے ادا ے وظائف مین تاخیر ہوگئی تھی اسی لیے ملکوت اعلیٰ مین میری وفات کی خبر دیگئی حقیقت حال یہ ہے کہ اللہ سے غافل مردے سے بدتر ہے۔ حدیث شریف مین ہے اَلدُّنْیَا سَاعَۃٌ فَاجْعَلْھَا طَاعَۃً (دنیا ایک ساعت ہے مین اُسمین تمھین طاعت کرنے کا حکم کرتا ہون) حضرت جنید رحمہ اللہ کا قول ہے کہ دنیا کی ایک ساعت قیامت کے ہزار سال سے بہتر ہے مسلمانونکو لازم ہے کہ دن رات مین ہر وقت اللہ کی یاد مین بسر کرین اور اُسکی رحمت بیحساب کے خواہان رہین۔ اب یہان سے ہر دن اور رات کی نمازون کا بیان ہوتا ہے نماز شب یکشنبہ بیس رکعت اسطرح پر کہ ہر رکعت مین فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پچاس مرتبہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ایک ایک مرتبہ پڑھے۔ اس نماز کے پڑھنے والیکو اللہ قیامت کے خوف سے نڈر کردے گا اور جنت مین داخل کریگا نماز روز یکشنبہ چار رکعت اسطرح پر کہ ہر رکعت مین فاتحہ کے بعد آمن الرسول تا آخر سورہ پڑھے تو اب بیحد پائیگا نماز شب دوشنبہ چار رکعت اسطرح پر کہ پہلی رکعت مین فاتحہ کے بعد قل ہو اللہ دس مرتبہ دوسری مین بیس مرتبہ تیسری مین تیس مرتبہ چوتھی مین چالیس مرتبہ پڑھے سلام پھیرنے کے بعد پچھتر مرتبہ قل ہو اللہ اور درود اور اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ پڑھے اللہ اُسکی مراد برلاویگا اس نماز کو نماز حاجت کہتے ہین نماز روز دوشنبہ طلوع آفتاب کے وقت دو رکعت اسطرح پر کہ ہر رکعت مین فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی اور قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ایک ایک مرتبہ پڑھے اور بعد سلام کے دس بار استغفار پڑھے اللہ تعالےٰ تمام گناہ بخشدیگا۔ نماز شب سہ شنبہ دو رکعت اسطرح پر کہ ہر رکعت مین فاتحہ

کے بعد آیۃ الکرسی اور قل ہو اللہ احد پندرہ مرتبہ پڑھے اللہ اسکے گناہ بخشدیگا
اور موت سے پہلے اسکو جنت دکھائیگا۔ نماز روز سہ شنبہ دو رکعت اسطرح
پرکہ ہر رکعت مین فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک مرتبہ اور قل ہو اللہ احد تین مرتبہ
پڑھے تو سترہ دن تک اسکے گناہ نہ لکھے جائینگے اور اگر اس درمیان مین مرا
تو شہید مریگا اور ستر برس کے گناہ اللہ معاف کریگا نماز شب چہار شنبہ دو رکعت
اسطرحپرکہ رکعت اولی مین فاتحہ کے بعد قل اعوذ برب الفلق دس مرتبہ
اور رکعت ثانیہ مین فاتحہ کے بعد قل اعوذ برب الناس دس مرتبہ پڑھے تو قیامت
تک ستر ہزار فرشتے اسکا ثواب لکھینگے نماز روز چہار شنبہ طلوع آفتاب کے
وقت بارہ رکعتین اسطرحپرکہ ہر رکعت مین فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی اور قل ہو اللہ احد
اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس تین مرتبہ پڑھے اللہ اسکے تمام
گناہ بخشدیگا نماز شب پنجشنبہ مین العشائین دو رکعتین اسطرحپرکہ ہر رکعت مین فاتحہ
کے بعد آیۃ الکرسی اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھے اور سلام کے بعد استغفار پندرہ مرتبہ پڑھے اللہ اسکو شہید
اور صدیقین کا ثواب دیگا نماز روز پنجشنبہ ظہر وعصر کے درمیان مین دو رکعت
اسطرحپرکہ ہر رکعت مین فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی سو مرتبہ پڑھے اور سلام کے بعد درود
سو مرتبہ اور قل ہو اللہ احد سو مرتبہ پڑھے اللہ اسکو صائمین رجب وشعبان ورمضان
کا ثواب عطا کریگا نماز شب جمعہ بین العشائین بارہ رکعت اسطرحپرکہ ہر رکعت مین فاتحہ
کے بعد قل ہو اللہ احد پندرہ مرتبہ پڑھے ہزار برس کی عبادت کا ثواب پائیگا
نماز روز جمعہ قبل زوال چار رکعتین اسطرحپرکہ ہر رکعت مین فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی
اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ
برب الناس دس مرتبہ پڑھے اور سلام کے بعد سبحان اللہ العظیم اور درود اور اللہم
اغفرلی تا اموت اور استغفار ستر مرتبہ پڑھے حاجت پوری ہوگی اور ستر ہزار برس
کی عبادت کا ثواب ملیگا اور لوگ اسکو ایذا نہ دینگے۔ نماز شب شنبہ بارہ رکعتین اسطرحپرکہ فاتحہ کے بعد

ہر رکعت مین قل ہو اللہ احد تین مرتبہ پڑھے اللہ اسکے گناہ معاف کریگا اور جنت
عطا کریگا نماز روز شنبہ چار رکعت اسطرح پر کہ ہر رکعت مین فاتحہ کے بعد قل یا
ایہا الکافرون تین تین مرتبہ پڑھے ثواب بجد پائے گا۔ نماز اشراق جب آفتاب قریب
ایک نیزے کے بلند ہو تو پانچ دوگانے پڑھے پہلے دوگانے کی نیت شکراً للہ تعالےٰ کے
کرے اسکی پہلی رکعت مین فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی خالدون تک اور دوسری
رکعت مین فاتحہ کے بعد آمن الرسول ختم سورہ تک پڑھے پھر دوسرا دوگانہ بہ نیت
استعاذہ پڑھے اسکی پہلی رکعت مین فاتحہ کے بعد قل اعوذ برب الفلق اور
دوسری رکعت مین فاتحہ کے بعد قل اعوذ برب الناس پڑھے پھر تیسرا دوگانہ
بہ نیت استخارہ پڑھے اسکی پہلی رکعت مین فاتحہ کے بعد قل یا ایہا الکافرون اور
دوسری رکعت مین فاتحہ کے بعد قل ہو اللہ احد پڑھے پھر چوتھا دوگانہ بہ نیت استجابت
پڑھے اسکی پہلی رکعت مین فاتحہ کے بعد سورہ واقعہ اور دوسری رکعت مین فاتحہ
کے بعد سورہ اعلےٰ پڑھے پھر پانچوان دوگانہ بہ نیت اشراق پڑھے اسکی ہر رکعت مین
فاتحہ کے بعد قل ہو اللہ احد پانچ پانچ مرتبہ پڑھے۔ نماز چاشت چوتھائی دن
گذرنے کے بعد بارہ رکعتین چاشت کی اسطرح پر کہ رکعت اول مین فاتحہ کے
بعد والشمس اور دوسری رکعت مین فاتحہ کے بعد واللیل اور تیسری رکعت مین فاتحہ
کے بعد والضحیٰ اور چوتھی رکعت مین فاتحہ کے بعد الم نشرح پڑھے اور باقی آٹھ
رکعتون کی ہر رکعت مین فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایکمرتبہ اور قل ہو اللہ احد تین
مرتبہ پڑھے نماز فی الزوال جب آفتاب سر سے ڈھل جائے تو چار رکعتین اسطرح پر کہ
ہر رکعت مین فاتحہ کے بعد قل ہو اللہ احد گیارہ مرتبہ اور بروایت بعض ہر رکعت
مین آیۃ الکرسی ایک مرتبہ اور قل ہو اللہ احد تین مرتبہ پڑھے نماز حفظ
الایمان ظہر کے بعد دو رکعت اسطرح پر کہ رکعت اول مین فاتحہ کے بعد
اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ تا مُحْسِنِیْنَ اور رکعت ثانی مین فاتحہ کے بعد اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ تا احداً پڑھے اور سلام کے بعد سُبْحَانَ مَنْ لَمْ یَزَلْ کَمَنْ

هُوَ الْاٰنَ سُبْحَانَ مَنْ لَا یَزَالُ یَکُوْنُ کَمَا کَانَ وَکَمَا هُوَ الْاٰنَ سُبْحَانَ مَنْ لَا یَتَغَیَّرُ
بِذَاتِهٖ وَلَا صِفَاتِهٖ وَلَا فِیْ اَسْمَآئِهٖ بِحُدُوْثِ الْاَکْوَانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْوَاحِدِ
الْقَآئِمِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ سُبْحَانَ الَّذِیْ یُمِیْتُ الْخَلَائِقَ وَ
هُوَ لَا یَمُوْتُ سُبْحَانَ الْمُبْدِئِ الْمُعِیْدِ سُبْحَانَ الْبَاقِی الْغَنِیِّ سُبْحَانَ الَّذِیْ
بِیَدِهٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ نماز کفایت مہمات نماز سابق کے بعد
دس رکعتین اسطرح پر کہ ہر رکعت مین فاتحہ کے بعد الم تر کیف سے آخر
قرآن تک ایک ایک سورۃ پڑھے صلوٰۃ اوّابین نماز مغرب کے بعد بیس رکعتین
پڑھے صلوٰۃ الواصلین عشا کے بعد چار رکعت اسطرح پر کہ ہر رکعت مین فاتحہ
کے بعد قل ہو اللہ احد پانچ مرتبہ پڑھے صلوٰۃ تہجد نصف شب کے بعد بارہ رکعتین
پڑھے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ تہجد کو پابندی سے ادا
کرنے والا جنت مین اسطرح میرے ساتھ رہے گا جیسے یہ دونون انگلیان ملی ہوئی
ہین اور سبابہ اور وسطی کے اتصال کی جانب اشارہ فرمایا اور فرمایا ہو کہ اللہ تعالے
ملائکہ سے کہتا ہو دیکھو میرے بندے اپنی میٹھی نیند ترک کر کے بستر سے اُٹھتے ہین اور
نماز ادا کرتے ہین تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا
انکے پہلو خوابگاہون سے خالی ہو جاتے ہین پکارتے ہین اپنے رب کو عذاب دوزخ
کے خوف سے اور جنت کی طمع سے صلوٰۃ الذاکرین چار رکعت اسطرح پر کہ ہر رکعت
مین فاتحہ کے بعد قل ہو اللہ احد پندرہ مرتبہ پڑھکر لا الٰہ الا اللہ تین مرتبہ پڑھے
اور رکوع اور سجود اور قومہ اور جلسہ سب مین تسبیح مقررہ کے بعد لا الٰہ الا اللہ دس دس
مرتبہ اور سلام کے بعد لا الٰہ الا اللہ تین سو ساٹھ مرتبہ پڑھے حضرت بایزید بسطامی
رحمہ اللہ اس نماز کو پڑھا کرتے تھے ایکبار آپنے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو
خواب مین دیکھا کہ آپ فرماتے ہین اے بایزید تونے اچھی نماز اختیار کی ہو جو شخص اپنی
تمام عمر مین ایکبار اس نماز کو پڑھیگا اللہ اُسپر جنت حلال اور دوزخ حرام کر دیگا مترجم
کہتا ہے وظائف اور نمازین تمام سال کی اگر تفصیل سے دیکھنا ہون تو عمدۃ الوسائل دیکھو

المجلس الحادی والثلثون فی فضیلۃ کلمۃ تہلیل وثوابہا

اکتیسویں مجلس فضائل کلمہ تہلیل اور اُس کے ثوابکے بیان میں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عن ابی بکرن الصدیق رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ انہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم سمعت عن جبرئیل وھو یخبرنی عن اللّٰہ عزوجل انہ قال ما انزلت کلمۃ اجل وابھی من قول لا الٰہ الا اللّٰہ علی وجہ الارض بہا قامت السمٰوٰت والارض والجبال والشجر والبر والبحر الا وھی کلمۃ النجاۃ الا وھی الکلمۃ العلیا الا وھی کلمۃ المغفرۃ الا وھی الکلمۃ الشریفۃ الا وھی الکلمۃ المبارکۃ لو وضعت فی کفۃ السمٰوٰت والارضون وفی کفۃ ھذہ الکلمۃ لرجحت بھن من قالھا مرۃ غفرت لہ ذنوبہ وان کان مثل زبد البحر

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبرئیل ؑ نے مجھے اللہ کیطرف سے اس بات کی خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں نے لا الٰہ الا اللّٰہ سے زائد افضل اور اعلیٰ کوئی کلمہ زمین پر نازل نہیں کیا اسکی برکت سے ساتوں آسمان اور زمین اور پہاڑ اور جنگل اور درخت اور دریا قائم ہیں۔ واقف ہو کہ یہی اخلاص کا کلمہ ہے واقف ہو کہ یہی شفاعت کا کلمہ ہے واقف ہو کہ یہی برتر کلمہ ہے واقف ہو کہ یہی مغفرت کا کلمہ ہے واقف ہو کہ یہی بزرگ کلمہ ہے واقف ہو کہ یہی مبارک کلمہ ہے اگر زمین اور آسمان ایک پلہ میں اور یہ کلمہ دوسرے پلہ میں ہو تو یہی کلمہ بھاری نکلے گا۔ اس کلمہ کو ایکبار صدق دل سے کہنے والے کے تمام گناہ بخشدیے جاتے ہیں گو مثل کف دریا کے ہوں نزول وحی کی دو قسمیں ہیں (۱) جلی (۲) خفی۔ جلی کی بھی دو قسمیں ہیں (۱) مکتوب جیسے قرآن (۲) ملفوظ جیسے اخبار جبرئیل ؑ۔ اور اسیطرح خفی کی بھی دو قسمیں ہیں (۱) الہام قلبی بلا واسطہ اسکو حدیث قدسی اور کلام قدسیہ بھی کہتے ہیں (۲) جسکو

جبریل اللہ کے حکم سے لوح محفوظ سے آپ کے پاس لائے ہون۔ حدیث مذکور
قسم جلی سے ہے کیونکہ جبریل نے اپنی سماعت کی آپ کو خبر دی اور بیان کیا
کہ بنا بر عظمت و شرف کلمۂ طیبہ کے گیارہ نام ہین جنکا اوپر ذکر ہوا اور اللہ تعالےٰ
نے قرآن شریف مین مختلف نامون سے فرمایا ہے (۱) کلمۂ طیب اِلَيْهِ يَصْعَدُ
الْكَلِمُ الطَّيِّبُ اور اُسی کی طرف پاک کلمے صعود کرتے ہین (۲) کلمۂ طیبہ مَثَلُ
كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ (کلمۂ استقامت اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا (بیشک
اُن لوگون نے کہ صدق دل سے کہا رب ہمارا اللہ ہے پھر اُسی اعتقاد پر جم گئے
اور ذکر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پر مداومت کی (۴) کلمۂ کلید لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
(آسمانون اور زمین کی کنجیان اُسی کے لیے ہین) تفسیر ابن عباسؓ مین ہے کہ اس
سے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مراد ہے (۵) کلمۂ تقویٰ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى حضرت
علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے کہ کلمۂ تقویٰ سے لا آلہ الا اللہ مراد ہے (۶) کلمۂ عدل
اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ (بیشک اللہ ہر شے مین برابری اور امتیاز
اور احسان کا حکم دیتا ہے) احسان سے لا آلہ الا اللہ مراد ہے (۷) قول سدید
قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا (تم پسندیدہ قول کہو قول پسندیدہ سے لا آلہ الا اللہ مراد ہے
(۸) کلمۂ امن وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ یعنی بر اور احسان اُسی کا مقبول ہے جو ایمان
لایا اور لا آلہ الا اللہ کہا (۹) کلمۂ عہد اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا وہی فلاح
پانے والا ہے جسنے اللہ کے نزدیک عہد کیا اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى یعنی جب اللہ
نے کہا کیا مین تمہارا پروردگار نہین ہون تو اُسکی روح نے کہا بیشک تو ہمارا
پروردگار ہے (۱۰) کلمۂ احسان هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ احسان کا
بدلہ احسان ہے یعنی جسطرح اللہ نے تمھین انجاس اور ارجاس سے پاک کیا اسیطرح
تم لا آلہ الا اللہ کہکر اپنے کو کفر اور شرک سے پاک رکھو (۱۱) کلمۂ دین اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ
الْخَالِصُ (۱۲) صراط حمید وَهُدُوْا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ (۱۳) صراط مستقیم اِهْدِنَا
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (۱۴) لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى (۱۵) وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا

مِّمَّن دَعَا اِلَى اللّٰهِ احسان اور دین اور صراط حمید اور صراط مستقیم اور احسنوا اور قول الحسن سب سے لا الٰہ الا اللہ مراد ہے حدیث مین ہے کہ جب تک دنیا مین ایک کلمہ گو باقی رہے گا قیامت نہ آویگی یہی کلمہ باعث ایجاد عالم ہے یہی کلمہ دوزخ سے بچانے والا جنت دلانے والا ہے یہی کلمہ ایمان ہے تمام مخلوق کا یہی وظیفہ اور باعث حیات ہے حق کہ اللہ کا اصدق القول ہے اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا حدیث مین ہے کہ ایکبار جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا وعظ فرما رہے تھے ایک اعرابی نے حاضر خدمت ہو کر کہا مین بیحد گناہ گار ہون ختم وعظ کے بعد آپنے اُس سے پوچھا کیا تیرے گناہ ستارون سے بھی زائد ہین اُسنے کہا ہان پھر آپنے پوچھا کیا تیرے گناہ بارش کی بوندیون سے بھی زائد ہین اُسنے کہا ہان پھر آپنے پوچھا کیا تیرے گناہ صحرا کی ریت سے بھی زائد ہین اُسنے کہا ہان پھر آپنے پوچھا کیا تیرے گناہ درختون کے پتون سے بھی زائد ہین اُسنے کہا ہان پھر آپنے پوچھا کیا تیرے گناہ اللہ کی رحمتون سے بھی زائد ہین اس سوال پر وہ خاموش ہو کر رونے لگا آپنے فرمایا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہ اللہ تیرے سب گناہ بخشدیگا اور حدیث مین ہے کہ جب اللہ کا بندہ لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے تو عرش ہلنے لگتا ہے حکم ہوتا ہے اے عرش ساکن ہو جا وہ کہتا ہے اے اللہ اس کلمے کے پڑھنے والے کو بخشدے تاکہ مجھے سکون حاصل ہو ارشاد ہوتا ہے کہ مین نے بخشدیا۔ حدیث مین ہے کہ ہر نماز کے بعد دس مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کہنے والے کو بیس ہزار نیکیان ملتی ہین اور سو بار کہنے والے کے اور بہشت کے درمیان مین سوا موت کے کوئی حجاب نہین ہوتا یعنے مرتے ہی جنت مین داخل ہوگا اور حدیث مین ہے کہ جو کوئی دوسو مرتبہ دن کو اور دوسو مرتبہ شب کو یہ کلمہ پڑھے گا تمام فرشتون اور ساتون طبق آسمان و زمین کی عبادت کے برابر ثواب پائیگا۔ اور آپنے فرمایا ہے لا الٰہ الا اللہ بہت کہا کرو تاکہ تم بخشے جاؤ اور فرمایا جو اسکی بیحد تلاوت کرتا ہے اللہ اُسپر دوزخ حرام کر دیتا ہے اور فرمایا ہے کہ قیامت مین ایک شخص میزان کے پاس کھڑا کیا جائیگا اور ایک

پلہ مین اُسکے بُرائیونکے ننانوے صندوق رکھے جائینگے ہر ایک کی درازی منتہائے نظر ہوگی اور دوسرے پلے مین ایک چھوٹا پرچہ جس پر لآ اِلٰہ اِلّا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ لکھا ہوگا رکھا جائیگا پس یہ دوسرا پلہ گران ہو جائیگا اور اللہ اُس شخص کو بخشدیگا اور فرمایا ہے کہ بہتر کلام وہ ہے جو مین کہتا ہون اور اُسی کو اگلے پیغمبر کہتے تھے اور وہ یہی کلمہ ہے اور فرمایا ہے کہ جب بندہ لآ اِلٰہ اِلّا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندے تونے سچ کہا پھر فرشتون سے خطاب کرتا ہے کہ تم گواہ رہو مین نے اس کلمہ کے پڑھنے والے کو بخشدیا اور فرمایا کلمہ زبان سے نکلکر عرش تک پہونچتا ہے اور مثل ماہتاب کے چمکتا ہے اور دوسری نیکیان ستارون کی طرح اُسکے گرد ہوتی ہین اور فرمایا جو کوئی سات دن برابر کلمہ پڑھے گا اللہ اُسکو سات چیزین دیگا (۱) آسانی سکرات (۲) حسن خاتمہ (۳) راحت قبر (۴) آسانی سوال نکیرین (۵) قیامت مین نامۂ اعمال داہنے ہاتھ مین ملیگا (۶) نیکی کا پلہ گران ہوگا (۷) پلصراط سے بجلی کی طرح گذرے گا۔ لکھا ہے کہ لآ اِلٰہ اِلّا اللّٰہ مین چوبیس حرف ہین اور دن رات کی چوبیس ساعتین ہوتی ہین پس جو کوئی شبانہ روز مین ایک بار بھی کلمہ پڑھے اُسکی تمام ساعتون کے گناہ معاف ہو جائینگے اور فرمایا ہے کلمہ طیبہ گناہون کو اسطرح خاک کردیتا ہے جیسے تیز آگ سوکھی لکڑی کو راکھ بنادیتی ہے اور جو کوئی لآ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ روزانہ سو بار پڑھے دنیا مین فقر سے اور قبر مین وحشت سے نجات پائے اور عقبیٰ مین جنت حاصل ہو اور حدیث مین ہے کہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے لآ اِلٰہ اِلّا اللّٰہ میرا حصار ہے اس حصار مین آنیوالا عذاب سے امن مین ہو جاتا ہے اور فرمایا ہے کہ ایک مجلس مین چالیس مرتبہ لآ اِلٰہ اِلّا اللّٰہ پڑھنے والے کے ستر برس کے گناہ معاف ہوتے ہین حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہین کہ زمانہ نبوی مین جب کوئی مرتا تھا تو ہم لوگ ملکر ایک لاکھ بار کلمہ پڑھکے اُسکا ثواب اُسکو بخشتے تھے اور سکرات مین بھی پڑھتے تھے اور اُس سے بھی پڑھواتے تھے تاکہ کلمہ پڑھتے پڑھتے یا سُنتے سُنتے اُسکا دم نکلے اور عذاب قبر اور سوال نکیرین سے باسانی چھٹکارا پاکر

جنت مین جاوے مسلما تو آگاہ ہو جاؤ کہ جو شخص جس حال اور جس شغل مین مرتا ہے
اسی حال اور شغل مین ہمیشہ رہتا ہے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ لآ الہ الا اللہ کی اتنی کثرت کرو کہ لوگ تمھین دیوانہ کہنے لگین جو اس
حال تک پہونچے گا قیامت کے دن انبیا اسکا استقبال کرینگے اور فرمایا ہے
جو کوئی بعد نماز فجر طلوع آفتاب تک اور بعد عصر غروب آفتاب تک لآ الہ الا اللہ
کہتا رہے اور درمیان مین دنیاوی بات نہ کرے تو اللہ اسکو ضرور جنت عطا فرمائیگا
اور جو کوئی وضو کرتے وقت لا آلہ الا اللہ کہے تو اللہ ہر قطرے کے بدلے مین
ایک فرشتہ پیدا کریگا جو قیامت تک کلمہ پڑھے گا انکی تمام تسبیح کا ثواب اس
شخص کو ملے گا اور فرمایا جو شخص سوتے وقت دو مرتبہ لا آلہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے
گو یا اسنے اللہ کی راہ مین دو بردے آزاد کیے اور فرمایا مین اپنے بعد تمھین لا آلہ
الا اللہ کی پناہ مین چھوڑتا ہون جسنے اسکی پناہ پکڑی دوزخ سے نجات پائی۔
اللہ تعالے نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کیا تم میرے خالص دوستونکو جانتے
ہو انھون نے کہا تو ہی عالم و دانا ہے ارشاد ہوا کہ وہ امت محمدی سے ہونگے جو غزا و
جہاد مین لشکر و فوج مین پہاڑ کی بلندی و پستی مین صحرا و بیابان مین اعلان کے ساتھ
بلند آواز سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ کہتے ہونگے انکی آواز سے کوہ صحرا ہل جاینگے
وحشی جانور انسے انس کرینگے ملائکہ انکی خوش الحانی سے وجد مین آینگے یہی وہ لوگ
ہین جو سب سے پہلے میرے دیدار کی دولت اور مثل پیغمبرونکے ثواب پائینگے اور حدیث
مین ہے جو شخص فجر کے بعد دس مرتبہ اور ظہر کے بعد بیس مرتبہ اور عصر کے بعد بیس مرتبہ
اور مغرب کے بعد چالیس مرتبہ اور عشا کے بعد پچاس مرتبہ اور وتر کے بعد ساٹھ مرتبہ
لا آلہ الا اللہ پڑھے پیغمبرون کا ثواب پائیگا اور جنت مین ایسے ساٹھ شہر اسکو ملینگے
کہ ہر شہر مین ساٹھ ساٹھ محل ہونگے اور ہر محل مین ساٹھ ساٹھ مکان ہونگے اور
ہر مکان مین ساٹھ ساٹھ تخت ہونگے اور ہر تخت پر ایک حور ہوگی اسکو بیہقی نے روایت
کیا ہے اللہ تعالے فرماتا ہے فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ

جگہ عطا کرتا ہے اور بیگمان رزق دیتا ہے، اللہ تعالے فرماتا ہے وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اور فرمایا ہے وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا اور فرمایا ہے وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا تھا اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا اور حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا ارشاد ہے اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً (مین ہر روز ستر بار استغفار کرتا ہون) اور فرمایا ہے اِسْتَغْفِرُوْا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَغْفِرُوْا فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهَ (استغفار کرو کیونکہ اگر تم استغفار نہ کروگے تو اللہ تمھین نہ بخشے گا) اور فرمایا ہے طُوْبٰی لِمَنْ اَذْنَبَ وَاسْتَغْفَرَ (گناہ کے بعد صدق دل سے توبہ کرنیوالے کو بشارت ہو) اور فرمایا ہے استغفار گناہونکو اسطرح خاک کردیتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔ اور فرمایا ہر چیز کی دوا ہے اور گناہ کی دوا استغفار ہے اور فرمایا مَنْ رُزِقَ الْاِسْتِغْفَارَ لَمْ يُحْرَمِ الْمَغْفِرَةَ (جو شخص رزق دیا گیا استغفار سے نہ محروم رہے گا مغفرت سے) اور فرمایا ہے جو شخص سوتے وقت اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ پڑھیگا اللہ اُسکے سب گناہ معاف کردیگا اور فرمایا ہے اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے کھاتے پیتے استغفار کیا کرو تاکہ رحمت الٰہی تم سے دور نہو اور فرمایا ہے ہر نماز کے بعد اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ذُنُوْبَ السِّرِّ وَالْجَهْرِ پڑھا کرو اور فرمایا جو گناہ کرتا ہے اور استغفار کرلیتا ہے وہ ایسا ہوجاتا ہے جیسے اُسنے گناہ ہی نہین کیا اور فرمایا ہے استغفار رزق کو بڑھاتا ہے اور فرمایا ہر شب و روز مین تین تین مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ پڑھا کرو اور ایک روایت مین اَتُوْبُ اِلَيْهِ کے بعد وَهُوَ مَعَاذِیْ وَهُوَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ بھی ہے اور فرمایا ہے ہر صبح کو اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ كُلِّ ذَنْبِیْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ دنل مرتبہ پڑھا کرو۔ اور اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَاسْتَعْصِمُهٗ وَاَسْتَغْفِرُهٗ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ روزانہ پڑھنے کے لیے آپنے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بتایا تھا اور فرمایا تھا جو اسے ایکبار پڑھیگا بخشا جائیگا اور جو دو بار پڑھے گا اُسکے والدین بھی بخشے

جائینگے اور جو تین بار پڑھے گا اُسکے قرابت والے بھی بخشے جائینگے اور فرمایا ہے سید الاستغفار یہ ہے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَ وَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ لَکَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ جاننا چاہیئے کہ صرف اپنے لیے استغفار کرنا بخیلی ہے بلکہ استغفار اپنے اور عامہ مومنین کے لیے کرنا چاہیے مشرکین کے لیے استغفار کرنا ناجائز ہے فتح مکہ کے بعد حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا کہ قبرستان مین جا کر اپنے اعزہ اور اقرباکے لیے آمرزش چاہین اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِکِیْنَ وَلَوْ کَانُوْٓا اُولِیْ قُرْبٰی (نبی اور مومنین کی یہ شان نہین ہے کہ مشرکین کے لیے استغفار چاہین اگرچہ اُنکے قرابت دار ہی کیون نہون) اللہ ہمکو اور تمام مسلمانونکو توفیق دے کہ اپنے لیے اور تمام مومنین اور مومنات کے لیے ہر وقت استغفار کرین ربنا اغفر لی ولوالدی وللمومنین والمومنات یوم یقوم الحساب۔

المجلس الرابع والثلثون فی فضیلۃ التسبیح

چونتیسوین مجلس تسبیح کے فضائل کے بیانمین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَا یَضُرُّکَ بِاَیِّھِنَّ بَدَاْتَ (سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ہے کہ اللہ کو سب سے زیادہ چار کلمے محبوب ہین (۱) سبحان اللہ (۲) الحمد للہ (۳) لا الٰہ الا اللہ (۴) اللہ اکبر کبھی ضرر اور نقصان نہوگا جو جس نام سے چاہے شروع کرے)، جاننا چاہیے کہ تسبیح ایسی اچھی چیز ہے کہ ملائکہ گوانواع واقسام

کی عبادت کرتے ہین مگر اُنکو تسبیح پر فخر ہے اور کہتے ہین نحن نسبح بحمدک و نقدس لک ۔ اللہ تعالیٰ بخطاب حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتا ہو فسبح بحمد ربک وکن من الساجدین اور فرماتا ہو فسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس و قبل غروبہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی کہ اے اللہ میری زبان مین لکنت ہے تو میرے بھائی کو میرا وزیر بنادے تاکہ مجھے فرعون کے مقابلے مین اُنسے مدد ملے اور کے نسبحک کثیرا و نذکرک کثیرا فارغ البال ہوکر مین تیری کثیر تسبیح اور کثیر ذکر کیا کرون ۔ اور اللہ تعالے کا ارشاد ہو یسبح لہ بالغدو والاصال اور فرماتا ہو و سبحوہ بکرۃ واصیلا اور فرماتا ہے سبح للہ ما فی السموٰت وما فی الارض مروی ہو کہ ایکبار حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کسی سایہ دار درخت کے نیچے تشریف فرماتے پس پشت سے مینڈک کی آواز سُنی آپ نے دیکھا تو وہ ایک پانی سے بھرے ہوے گڑھے مین بیٹھا چلا رہا ہو اتنے مین حضرت جبرئیل نے آکر عرض کیا کہ چھ مہینے سے یہ مینڈک پیاس سے بیتاب تھا مگر اس حالت مین بھی ہر وقت اللہ کی تسبیح کرتا رہا جسکے صلے مین آج چالیس دن ہوے ہین کہ اللہ نے اُسکے لیے پانی برسایا ہو مگر یہ ایسا تسبیح مین مصروف ہو کہ اتنک اُسے پانی مین ہونیکی خبر نہین آپنے پوچھا اُسکی کیا تسبیح ہو جبرئیل نے کہا سبحان الملک المعبود فی زبد البحار کہا اسکی تسبیح یہ ہے آپنے فرمایا ہے لا تقتلوا الضفدع فانہ کثیر التسبیح ۔ مینڈک کو نہ مارو کیونکہ وہ اللہ کی تمجید تسبیح کرتا ہو پس آپنے اُس مینڈک سے کہا طوبیٰ لک یا ضفدع محمد حبیب ربی بلسان العربی انت حبیبی اے مینڈک تیرے لیے بشارت ہو کہ تو میرے رب کی عربی زبان مین تسبیح کرتا ہو تو میرا پیارا ہو پھر آپنے پوچھا روزانہ کتنی مرتبہ اللہ کا نام لیتا ہو اُسنے کہا دو ہزار بار حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کو جو کوئی ایک مرتبہ کہے دس ہزار بردے آزاد کرنے کا ثواب پائیگا اور فرمایا ہو فجر کے وقت سُنت و فرض کے درمیان مین سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العلی العظیم وبحمدہ استغفر اللہ و اتوب الیہ

پڑھا کرو اور فرمایا ہے کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ
عِنْدَ الرَّحْمٰنِ وَهُمَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ دو کلمے ہین جو
زبان پر ہلکے اور میزان مین بھاری اور اللہ کو پیارے ہین (۱) سُبْحَانَ اللّٰهِ
وَبِحَمْدِهٖ (۲) سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ جو کوئی اسکو روزانہ سو بار پڑھے اللہ اسکو
بخشدیگا اور فرمایا ہو کہ ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ مرتبہ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ مرتبہ
اور اَللّٰهُ اَکْبَرُ ۳۴ مرتبہ اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ
الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ایک مرتبہ پڑھا کرو اور فرمایا ہو اللہ نے آدمی کے
تین سو ساٹھ بند بنائے ہین پس جو کوئی تین سو ساٹھ بار اسکی تسبیح کرے گا اللہ اسکے
ہر بند کو دوزخ سے آزاد کر دیگا اور جو کوئی تین سو ساٹھ بار امر بالمعروف یا نہی عن المنکر
کرے یا راستہ سے مسلمانون کی رفع تکلیف کے خیال سے کنکر پتھر ہٹا دے دوزخ سے
رہائی پائیگا اور فرمایا ہے ہر وقت سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ
پڑھا کرو کیونکہ اسکا ثواب بعید ہو اور فرمایا ہو کہ یہ کلمہ قیامت کے دن اوپر نیچے
آگے پیچھے نگہبان بنکر اپنے کہنے والے کو تمام آفات محشر سے بچا کر صالحین مین ملادیگا
اور فرمایا ہے کہ اس کلمہ سے گناہ اسطرح جھڑ جاتے ہین جیسے تازیانے سے
درخت کے پتے۔ ایک اعرابی نے حاضر خدمت ہو کر خواست کی کہ مجھے
ایسی بات سکھا دیجیے جس سے اللہ خوش ہو آپنے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ پڑھا کرو اسنے کہا یہ تو اللہ کی تسبیح ہو کچھ میرے لیے بھی
بتایئے آپنے فرمایا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَعَافِنِیْ وَاعْفُ عَنِّیْ وَتُبْ عَلَیَّ وَارْحَمْ عَنِّیْ پڑھاکر
یہ تیرے لیے کافی ہے اسنے پوچھا تسبیح پڑھنے سے کیا فائدہ ہوگا آپنے فرمایا قیامت
کے دن سُبحان اللہ تیرے آگے اور الحمد للہ پیچھے اور لا الٰہ الا اللہ بائین اور اللہ اکبر
داہنی جانب ہو کر تجھے دوزخ سے بچائیگا اور فرمایا ہو کہ مسجد مین اسکو زیادہ
پڑھا کرو اور آپ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ اس تسبیح کو پڑھا
کرو اسکے ہر حرف کے بدلے تمھارے لئے جنت مین ایک میوہ دار درخت لگایا جائیگا

جسکا ایک ایک پتّا تمام دنیا کو ڈھانک لیگا اے ابوہریرہؓ جب بندہ اسے پڑھتا ہے
فرشتے اسکے لئے جنت مین باغ لگاتے ہین جب بندہ چُپ ہوجاتا ہے فرشتے بھی
رُک جاتے ہین حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹون کو وصیت کی تھی کہ سُبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھا
کرو اسی کے باعث سے آسمان وزمین قائم ہین اسی کی برکت سے حضرت آدم علیہ السلام
کی دعا قبول ہوئی تھی اسکا پڑھنے والا محتاج نہین ہوتا ہے اور حضرت نبی کریم
علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ہے جو کوئی روزانہ تسبیح دس مرتبہ پڑھے رنج وغم مین مبتلا
نہوگا اور فرمایا ہے کہ لاحول جنت کے خزانون مین سے ایک خزانہ ہے اور
شفا ہے اور رنج وغم دور کرتا ہے صلوٰۃ التسبیح چار رکعت ایک سلام سے اسطرح
پر پڑھو کہ رکعت اول مین تکبیر تحریمہ کے بعد سبحان اللہ الخ پندرہ مرتبہ پھر فاتحہ
اور سورہ کے بعد دس مرتبہ پھر رکوع مین تسبیح معہود کے بعد دس مرتبہ پھر قومہ
مین دس مرتبہ پھر سجدۂ اول مین تسبیح معہود کے بعد دس مرتبہ پھر جلسہ مین
دس مرتبہ پھر سجدۂ ثانی مین تسبیح معہود کے بعد دس مرتبہ پھر قیام کرو اور اسیطرح
چارون رکعتون مین تین سو بار پڑھو وقت صبح ہو یا شام اسکے پڑھنے والے پر
آتش دوزخ حرام ہوجاتی ہے اگر ہوسکے تو روزانہ پڑھے ورنہ ہفتہ مین ایکبار
ورنہ مہینے مین ایکبار ورنہ سال مین ایک بار اگر یہ بھی نہوسکے تو تمام عمر مین ایکبار
ضرور پڑھے اسکے پڑھنے سے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہین ۔ اللہ
تعالےٰ فرماتا ہے سَبَّحَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ
تسبیح کی اللہ کے لیے اُنھون نے جو آسمانون مین ہین اور اُنھون نے جو زمین مین
ہین اور وہ بڑا غالب حکمت والا ہے جاننا چاہیے کہ بعض ملائک کی تسبیح
سُبْحَانَ اللّٰہِ الْقَائِمِ الدَّائِمِ اور بعض کی سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ اور بعض کی سُبْحَانَ
رَبِّیَ الْعَظِیْمِ اور بعض کی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ہے اور زمین کے تمام حیوانات جمادات نباتات
اللہ کی تسبیح کرتے ہین ۔ مروی ہے کہ ایکبار حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم

پہاڑ پر تشریف لے گئے آپنے سُنا کہ پہاڑ تسبیح کر رہا ہے سُبْحَانَ الَّذِیْ خَلَقَ فِیْنَا النَّارَ وَلَمْ تَحْرِقْ مُنَادِیًا (پاکی ہے اس ذات کے لیے جسنے مجھ مین آگ پیدا کی مگر مجھے نہین جلایا) ایکدن آپ درخت کے نیچے تھے اُسکو تسبیح کرتے سُنا سُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ تَحْتَ ظِلِّیْ سَیِّدَ الْاَنْبِیَاءِ (پاکی ہے اُس ذات کے لیے جسنے میرے سایے مین سید الانبیا کو بٹھایا) آپنے یہ کلام سُنکر تبسم فرمایا

المجلس الخامس والثلثون فی فضیلۃ الصلوۃ علی النبی

پینتیسوین مجلس فضائل درود شریف کے بیان مین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ عَشَرَ مَرَّاتٍ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے مجھ پر ایکبار درود بھیجا اللہ اُسپر دس بار درود بھیجتا ہے) اللہ تعالے فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (یقینی اللہ اور سب فرشتے اُسکی اللہ کے درود بھیجتے ہین اوپر نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے پس اے لوگو کہ مشرف ایمان سے ہوے ہو درود بھیجو اُنپر اور سرنگونی کرو اور کلوری سرنگونی کرکے اپنے کو انھین نبی کے حوالہ کردو) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مترجم کہتا ہے اس آیت مین اللہ نے ایمان والونکو درود پڑھنے کا حکم کیا ہے واضح ہو کہ امر صلوا سے اللہ نے مسلمانوں پر درود پڑھنا فرض کیا ہے چونکہ اس امر درود کو کسی سبب کے ساتھ متعلق نہین کیا ہے نہ کسی کیفیت یا تعداد کی قید ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ جو امر بلا قید سبب یا کیف کے وارد ہو تو دیکھا جائے گا کہ کل اصناف واطوار اُس فعل کے قدرت بشری مین یا نہین اگر وہ فعل محصور قدرت بشری

بلا تکلف ہو سکتا ہے تو کل اصناف اس فعل کے مکلف شرعی پر فرض ہو جاتے ہین
اور اگر ایسا نہو تو اُسکا اقل ادای فرضیت کو کافی ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ تعداد
درود کا احاطہ قدرت بشری سے باہر ہے پس ناچار تمام عمر مین ہر مومن کو ایک مرتبہ درود
پڑھنا فرض قطعی ہے اگر کسی مومن نے کسی طرح کسیوقت مین درود نہین پڑھا تو
گناہ گار مرتکب کبیرہ کا ہوگا جیسا کہ تارک نماز کا ہوتا ہے اور معاذ اللہ درود کے
عبادت ہونیکا منکر بیشک کافر ہے اس آیت کی اشارۃ النص سے کہ اللہ تعالےٰ نے
حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا ذکر باسم صفت فرماکر مومنین کو امر صلوٰۃ کا خطاب
ارشاد کیا صاف ظاہر ہے کہ آپکے نام یا صفت کے ذکر کا آجانا سامع اور ذاکر
دونونپر درود پڑھنے کو واجب کر دیتا ہے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ وَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ ناک گھسی جائیگی ایسے
شخص کی جسکے سامنے مین ذکر کیا جاؤن اور وہ مجھپر درود نہ پڑھے۔ حالانکہ آپ
خود احوال قیامت مین اپنی اُمت کے دوزخیون کو ناک گھسے جانے سے مبرا
کر چکے ہین پس اس قول سے ثابت ہوا کہ ایسے شخص کو آپ اپنی اُمت سے خارج
فرماتے ہین اور جو شخص باوجود اقرار رسالت آپ کی اُمت سے باہر ہو یقینی اُسکے
اعمال حسنہ رائگان ہین جیسا کہ آپنے فصل وضو مین فرمایا ہے لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ یُصَلِّ
عَلَیَّ ہرگز نہین ہے وضو اُسکا جسنے مجھپر درود نہین پڑھا اور فرمایا لَا صَلٰوۃَ
لِمَنْ لَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ نماز نہین ہے اُس شخص کی جسنے مجھپر درود نہین پڑھا حاصل یہ ہوا
کہ جو شخص آپ کا ذکر کرے یا سُنے اور درود نہ پڑھے اُسکی کل عبادتین رائگان ہین اور
یہ حال منافق کا ہے پس اسمین وعید منافق ہونے کی پائی گئی لہذا آپکا ذکر سُننے
والے کو درود پڑھنا واجب ہے البتہ ذکر طویل مین علما کا اختلاف ہے اس مضمون
مین کہ تمام ذکر مین سُننے والے کو ایکہی مرتبہ درود پڑھنا واجب ہے اور آخر تک
پڑھتے رہنا مستحب ہے یا ہر جملہ پر درود پڑھنا بالاستقلال واجب ہوتا ہے اور ترک واجب
حرام ہے تو اختلاف یہ پایا گیا کہ مجلس ذکر مین ایک مرتبہ درود پڑھکر آخر تک خاموش

رہنا اور درود نہ پڑھنا حرام ہی یا جائز اور اصول کا قاعدہ ہی کہ جس مسئلہ مین حلت اور حرمت دونون کی حلت پائی جائے یا دو مجتہدون مین حلت اور حرمت مین اختلاف پایا جائے یا جماعت علماءمین دو گروہ مساوی کا حلت و حرمت مین اختلاف پایا جائے تو فتویٰ حرمت ہی پر ہوتا ہی اس مقام پر درود مین سُننے والیکو مجلس ذکر مین ایکبار درود پڑھکر ساکت رہنے مین دو گروہ کا اختلاف پایا گیا اب فتویٰ اسی پر لازم ہی کہ ایک بار درود پڑھکر آخر تک ساکت رہنا حرام ہی اور ترک حرام واجب ہی پس سامعین ذکر شریف پر تا اتمام درود پڑھتے رہنا واجب اور ساکت رہنا حرام ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اور منافع درود شریف کے بیشمار ہین حدیث مین ہی مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً جسنے مجھپر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ اُسپر ستر رحمتین نازل کرتا ہی امام بیہقی نے کتاب الاذکار مین بسند صحیح حضرت ابی ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جب کوئی شخص مجھپر درود پڑھتا ہے تو درود اُسکے مُنھ سے جلدی کرکے نکلتا ہی اور دنیا کے ہر میدان اور جنگل اور دریا پر گذرتا ہی اور ہر سمت پھرتا ہی اور کہتا ہی مین فلان بن فلان کا درود ہون کہ اُسنے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر پڑھا ہی پس ہر چیز اس درود پڑھنے والے کے لیے رحمت مانگتی ہے اور اس نور سے ایک ایسا پرندا پیدا کیا جاتا ہی جسکے ستر ہزار بازو ہوتے ہین اور ہر بازو مین ستر ستر ہزار رونگٹے ہوتے ہین اور ہر رونگٹے مین ستر ہزار سر ہوتے ہین اور ہر سر مین ستر ہزار چہرے ہوتے ہین اور ہر چہرے مین ستر ہزار منقارین ہوتی ہین اور ہر منقار مین ستر ہزار زبانین ہوتی ہین اور وہ پرندہ ہر زبان سے ستر ستر ہزار لغت کی تسبیح کرتا ہی اور اس تمام تسبیح کا ثواب اس درود پڑھنے والیکو ملتا ہی پس خیال کرنا چاہیے کہ ایک مرتبہ درود پڑھنے کے عوض مین کتنے کرور تسبیح کا ثواب اللہ تعالےٰ اس بندیکو عطا فرماتا ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مرشد

مرشدی حضرت مولانا شاہ عبدالرزاق قدس سرہ خمسہ فضیلت مین تحریر فرماتے ہین یہ جو ایک مرتبہ درود پڑھنے مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہین دس نیکیون کا ثواب اور کہین ستر نیکیونکا ثواب فرمایا اور کہین اتنی کثرت ثواب کی کہ شمار اسکا مشکل ہے حاصل ہونا فرمایا ہے اسکی تطبیق مین ہمارے کبار محدثین سابقین ایسا فرماتے ہین کہ یہ تفاوت ثواب ایک ہی مرتبہ پڑھنے مین جو ارشاد ہوا ہے درود پڑھنے والے کے گوناگون حالات کا اظہار ہے جو شخص درود شریف کے مامور ہونے کی وجہ سے خالی الذہن نسبت شان حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے درود پڑھتا ہے تو ایک مرتبہ کے درود پڑھنے مین دس نیکیون کا اجر ہے یعنے باوجود حضرت کی شان عظمت سے خالی الذہن ہونیکے درود پڑھنے والے کو اللہ جل شانہ دس نیکیون سے کمی نہین فرماتا ہے اور جو شخص ازراہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے محبوب حق ہونے کے آپ پر تعظیم کے لحاظ سے درود پڑھتا ہے اسکو ایک مرتبہ کے درود پڑھنے مین ستر نیکیان کہ سات گنے کو پہونچتی ہین ملتی ہین اور جو شخص اپنی صورت شوقیہ مین محض واسطے تلذذ اسم پاک کے باستعظیم بنظر اہتمام شان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جناب الوہیت سے پڑھتا ہے اسکو ایک مرتبہ کے درود پڑھنے مین ایسا کچھ ثواب ملتا ہے کہ جسکا شمار نہین انتہی کلامہ الشریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

اس مجلس مین مصنف رحمہ اللہ نے فضائل درود شریف بہت لکھے تھے مین نے انکو ترک کرکے خاص درود شریف کے متعلق ایک جامع تقریر لکھدی جس کے دیکھنے سے ہر شخص فضائل درود سے کما حقہ آگاہی حاصل کرسکتا ہے انتہی

المجلس السادس والثلثون فی الدعاء والدعوات الماثورة والصلوٰة لقضاء الحاجات

چھتیسویں مجلس دعا اور دعوات ماثورہ اور قضاء حاجات کی نماز کے بیان میں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَمُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الدُّعَاءِ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ جناب سرورکائنات علیہ افضل الصلوٰۃ وازکی التحیات نے فرمایا ہو کہ اللہ کے نزدیک دعا سے زائد بزرگ کوئی شے نہیں ہی) حضرت آدم علیہ السلام نے دعا مانگی اور فرمایا ہی رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ حضرت زکریا علیہ السلام نے دعا مانگی اور فرمایا رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَاءِ اور اللہ نے اپنے بندوں کی صفت میں فرمایا ہو اَلَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعْیُنٍ اور حدیث میں ہو کہ مومنین وہ ہیں جو رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کے خطاب میں فرمایا ہو وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرَّاحِمِیْنَ غرض دعا کرنا انبیا کا دستور تھا حضرت سرورعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لَوْلَا الدُّعَاءُ لَحَسُمَ الْبَلَاءُ (اگر دعا نہوتی تو ضرور بلا مجسم ہوجاتی) اور فرمایا ہے اُدْعُوا اللّٰہَ فِیْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ (ہر حال میں اللہ کو پکارو) اور فرمایا ہو اَلدُّعَاءُ رَأْسُ الْعِبَادَۃِ (دعا عبادتوں کا سر ہی) اور فرمایا ہو عَلَیْکُمْ بِالدُّعَاءِ فَاِنَّہٗ اَعْظَمُ وَسِیْلَۃً (تم دعا کو لازم کرلو کیونکہ دعا بڑا وسیلہ ہی) اور فرمایا ہو اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ (دعا عبادت کا مغز ہے) اور فرمایا ہو اَلدُّعَاءُ جَنَاحُ الْعِبَادَۃِ (دعا عبادت کا بازو ہی) اور فرمایا ہے لِکُلِّ شَیْءٍ زِیْنَۃٌ وَّزِیْنَۃُ الْعِبَادَۃِ الدُّعَاءُ (ہر شے کے لیے زینت ہو اور دعا عبادت کی زینت ہی) اور فرمایا ہو اُدْعُوا اللّٰہَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَۃِ (دعا مانگو اللہ سے اور قبولیت کا یقین کرلو) اور فرمایا ہے اَلدُّعَاءُ

سلاح الفقراء وملجأ الضعفاء وبالدعاء نجا من الاولياء وهلك من الاعداء (دعا فقرا کا ہتیار اور ضعفا کا گوشہ ہے دعا ہی کی وجہ سے اولیا نے نجات پائی اور انکے دشمن ہلاک ہوے) اور فرمایا ہے ان الله غني كريم يستحي ان يرفع العبد اليه يده فيردهما صفرا (اللہ غنی اور کریم ہے شرم کرتا ہے اس بات سے کہ بندہ دعا کے لیے اسکی طرف ہاتھ اُٹھائے اور وہ خالی ہاتھ کو لوٹا دے) اللہ تعالی فرماتا ہے ادعوني استجب لكم (تم مجھ سے مانگو تاکہ مین تمکو دون) بعض اخبار مین وارد ہے اوحى الله الى موسى خمسة مني وخمسة منك الالوهية مني والعبودية منك الجنة مني والطاعة منك النعمة مني والشكر منك القضاء مني والرضاء منك الاجابة مني والدعاء منك اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ پانچ چیزین میری جانب سے ہین اور پانچ چیزین تمہاری جانب سے (۱) الوہیت میری جانب سے ہے اور عبودیت تمہاری جانب سے (۲) جنت میری جانب سے ہے اور عبادت تمہاری جانب سے (۳) نعمت میری جانب سے ہے اور شکر تمہاری جانب سے (۴) قضا میری جانب سے ہے اور رضا تمہاری جانب سے (۵) قبول کرنا میری جانب سے ہے اور دعا کرنا تمہاری جانب سے قبولیت دعا کیلیے کیس آداب ہین (۱) باوضو ہونا (۲) قبل دعا دو رکعت نماز ادا کرنا (۳) حمد وثنا کرنا (۴) اول وآخر درود پڑھنا (۵) دعا تین یا پانچ یا سات بار کرنا یا اس سے بھی زائد لعد طاق (۶) گریہ وزاری کے ساتھ آہستہ دعا کرنا (۷) گڑگڑا کر دعا مکرر کرنا (۸) جیسی حاجت ہو ویسے ہی تمام سے التجا کرنا (۹) مبارک اوقات مین دعا کرنا مثلاً عرفہ رمضان جمعہ عاشورہ وقت صبح صادق زوال آفتاب غروب آفتاب نصف شب وغیرہ مین دعا کرے (۱۰) احوال مبارک کا خیال رکھنا مثلاً نزول باران وغیرہ کے وقت دعا کرے (۱۱) مجالس ذکر الٰہی مین دعا کرنا (۱۲) دونون ہاتھ اُٹھانا (۱۳) قبولیت کا اُمیدوار رہنا (۱۴) انکساری ظاہر کرنا (۱۵) گناہون سے توبہ کرنا (۱۶) بعد دعا کے دونون ہاتھ منھ پر پھیرنا (۱۷) حقوق عباد ادا کرنا (۱۸) خیرات کرنا (۱۹) اپنے گناہونکو یاد کرنا کیونکہ

اس سے ناامیدی ہوتی ہے (۲۰) الحمد للہ علی کل حال کہنا (۲۱) قبولیت دعا مین تاخیر سے آزردہ خاطر نہو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام زمانۂ قحط مین قوم کو ساتھ لیکر دعاے استغفار کرنے آبادی سے باہر نکلے اور سب کے ساتھ دعا کی حکم ہوا اے موسیٰ جس قوم مین چغلخور ہوتا ہے اُس قوم کی دعا قبول نہین ہوتی اُنھون نے کہا اے اللہ وہ کون شخص ہے بتادے تاکہ مین اُسے نکالدون ارشاد ہوا کہ مین چغلخور کو بُرا جانتا ہون اور تم چاہتے ہو کہ مین خود چغلخور بنون حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سب سے توبہ کرائی پھر سب کے ساتھ دعا کی اللہ نے پانی برسادیا حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ فرماتے ہین کہ ایک مرتبہ بنی اسرائیل مین قحط پڑا لوگون نے ویرانے مین جاکر دعا کی مگر پانی نہ برسا اُس زمانے کے نبی پر وحی نازل ہوئی کہ اُس قوم پر نزول رحمت غیر ممکن ہے جنکا پیٹ حرام غذاؤن سے پر ہو فسق و فجور مین مبتلا ہون۔ قبولیت دعا کے لیے اکل حلال صدق مقال امور شرعیہ کی پابندی بھی لازم ہے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دَعْوَتَانِ لَيْسَ بَيْنَ اللّٰهِ وَ بَيْنَهُمَا حِجَابٌ دَعْوَةُ الْوَالِدَةِ وَ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ (دو دعائین ہین جنکے اور اللہ کے درمیان مین حجاب نہین ہے (۱) دعاء والدین کی (۲) مسلمان مرد کی دعا مسلمان بھائی کے حق مین اُسکے پیٹھ پیچھے بشرطیکہ غرض دنیاوی شامل نہو) اور فرمایا ہے کہ قیامت مین ایک مژدہ دیا جائیگا لوگ تعجب سے پوچھینگے یہ کس کام کا بدلہ ہے ارشاد ہوگا یہ اُس دعا کا بدلہ ہے جو تمنے دنیا مین کی تھی اور ہمنے درستی عاقبت کے خیال سے وہ دعا قبول نہین کی تھی لوگ کہینگے کاش دنیا مین ہماری کوئی دعا قبول نہوتی۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ (پکارو اپنے پروردگار کو گڑگڑا کے چپکے سے بیشک وہ حد سے بڑھنے والونکو دوست نہین رکھتا) رَبَّكُمْ سے اس بات کا یاد دلانا مقصود ہے کہ دعا مین ربنا کہا کرو تَضَرُّعًا سے مراد یہ ہے کہ عاجزی اور گریہ وزاری سے دعا مانگو دوسرے مقام پر خود فرماتا ہے

أَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ (سوا خدا کے کون ہے جو مضطر کی دعا قبول کرتا ہے)
حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دعا زیادہ کیا کرو اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ
تَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَأَعْطِنِيْ سُؤَالِيْ وَتَعْلَمُ مَا
فِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ إِيْمَانًا دَائِمًا يُّبَاشِرُ قَلْبِيْ وَأَسْأَلُكَ
يَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى أَعْلَمَ أَنَّهٗ لَنْ يُّصِيْبَنِيْ إِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَرِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِيْ اور
فرمایا ہے صبح و شام اسکو تین تین بار پڑھا کرو اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَصْبَحْتُ مِنْكَ فِيْ نِعْمَةٍ وَعَافِيَةٍ
فَاسْتَوْفِ رَقَائِمْ نِعْمَتَكَ عَلَيَّ وَعَافِيَتَكَ وَسِتْرَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اور فرمایا ہے
صبح و شام تین بار پڑھا کرو رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَبِيًّا اور فرمایا ہے فرض نماز کے اخیر قعدہ میں اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا
كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ
الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ اور فرمایا ہے جو شخص قرضدار ہو وہ ہر فرض نماز کے بعد گیارہ بار پڑھے اَللّٰهُمَّ يَا
فَارِجَ الْهَمِّ وَيَا كَاشِفَ الْغَمِّ وَيَا مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ فَارْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا
مِنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ اور فرمایا ہے حفاظت شر اعدا کے لیے صبح کو پڑھا کرو أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ
اللّٰهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ كُلِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا
إِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور فرمایا ہے کہ گنہگار کیلیے صبح و شام اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ أَنْ
أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَذِلَّ أَوْ أُذَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ پڑھا کرو اور فرمایا ہے کہ حفظ ایمان
کیلیے اَللّٰهُمَّ يَا وَلِيَّ الْإِسْلَامِ وَأَهْلِهٖ مَسِّكْنَا بِالْإِسْلَامِ وَثَبِّتْنَا عَلَى الْإِيْمَانِ حَتّٰى نَلْقَاكَ بِهٖ
وَأَنْتَ عَنَّا رَاضٍ غَيْرَ غَضْبَانَ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ صبح و شام پڑھا کرو جو کوئی سوتے وقت اَللّٰهُمَّ
رَبَّ الْبَيْتِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ اِقْرَأْ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ مِّنِّي السَّلَامَ اَللّٰهُمَّ
آنِسْ وَحْشَتِيْ وَصِلْ وَحْدَتِيْ وَارْحَمْ غُرْبَتِيْ وَارْزُقْنِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا بِرَحْمَتِكَ
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ پڑھا کرے زیارت نبوی سے فائز ہوگا۔ اور فرمایا ہے کہ حاجت روائی
کے لیے اَللّٰهُمَّ يَا دَائِمُ يَا قَائِمُ يَا فَرْدُ يَا وِتْرُ يَا أَحَدُ يَا صَمَدُ يَا سَنَدُ يَا مُسْتَنَدُ يَا
مَنْ لَّمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا أَحَدٌ طلوع آفتاب سے پہلے سو مرتبہ پڑھا کرو

اور فرمایا ہی کہ اَللّٰھُمَّ لَا تُبْلِنَا بِمِحْنَۃٍ وَّلَا تُرْسِلْ عَلَیْنَا نِقْمَۃً وَّلَا تَاْخُذْنَا غَفْلَۃً وَّلَا تَجْعَلْنَا مُثْلَۃً وَّاغْفِرْ لَنَا مَا لَا یَخْفٰی لَکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ صبح کو تین مرتبہ پڑھاکر تمام آفتون سے بچو گے مترجم کہتا ہی یہ امر تو ظاہر ہو گیا کہ دعا بغیر آداب کے درجہ قبولیت کو نہین پہونچتی خلوص نیت اور ترک ریا و سمعہ دعا مین ضروری ہی پس اگر قحط کے زمانے مین خلاف طریقہ حنفیہ کے کوئی شخص اپنی شہرت اور اظہار ولایت یا ادائے سنت آبائی کی غرض سے کوئی فعل کرے تو وہ درست نہین ہو سکتا اور نہ اُس سے بلائے قحط دفع ہوتی ہے حق یہ ہی کہ خود غرضی خود آرائی انسان کو اندھا بنا کر ذلیل و خوار کرتی ہے اللہ تمام مسلمانون کو توفیق دے کہ وہ اپنے آپکو دغابازی مکاری خود غرضی سے بچاوین اور اسلام کے سیدھے راستے پر چلین آمین ۔

نماز قضای حاجات

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ جناب رسول خدا علیہ التحیۃ والثنا نے فرمایا ہی جو کوئی بارہ رکعتین چھ قعدہ اور ایک سلام سے دن یا رات مین ادا کرے اور نماز کے بعد اللہ کی حمد و ثنا اور سو بار درود پڑھے پھر سجدہ کرے اور سجدے سے سر اُٹھا کر سات مرتبہ سورہ فاتحہ اور دس مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پڑھے پھر ہاتھ اُٹھا کر اَللّٰھُمَّ اَسْأَلُکَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِکَ وَمُنْتَھَی الرَّحْمَۃِ مِنْ کِتَابِکَ وَاِسْمِکَ الْاَعْظَمِ وَجَدِّکَ الْاَعْلٰی وَکَلِمَاتِکَ التَّامَّاتِ پڑھے اللہ اسکی حاجت پوری کریگا اور جو کوئی قبل صبح صادق جاگ کر غسل کرے نیا اور تا امکان سفید کپڑا پہنے اور خوشبو لگائے اور وضو اور مسواک کرے اور دو رکعت نماز اسطرح پڑھے کہ رکعت اولی مین فاتحہ کے بعد قل یا ایہا الکافرون سات مرتبہ اور رکعت ثانیہ مین فاتحہ کے بعد سبح اسم ربک الاعلی سات مرتبہ پڑھے پھر سجدہ کرے اور سجدہ مین سُبْحَانَ اللّٰہِ وَاسْتَغْفِرُ اللّٰہَ سات مرتبہ اور درود سات مرتبہ پڑھے پھر سجدے سے سر اٹھا کر سات مرتبہ درود شریف

پڑھ کے حاجت طلب کرے اللہ اسکی حاجت برآری کریگا اور فرمایا ہے جو کوئی شب جمعہ مین چار رکعت پڑھے اسطرح پر کہ پہلی رکعت مین فاتحہ کے بعد لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ سو مرتبہ اور دوسری رکعت مین فاتحہ کے بعد رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ سو مرتبہ اور تیسری رکعت مین فاتحہ کے بعد اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ سو مرتبہ اور چوتھی رکعت مین فاتحہ کے بعد حَسْبِیَ اللّٰہُ نِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ سو مرتبہ اور سلام کے بعد درود سو مرتبہ پڑھ کے رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ سو مرتبہ پڑھے اللہ اسکی حاجت پوری کریگا۔ اور فرمایا ہے جو کوئی چار رکعت اسطرح پر کہ ہر رکعت مین سورۂ فاتحہ اکتالیس مرتبہ پڑھے اور سلام کے بعد سجدہ کرے اُسمین یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اکتالیس مرتبہ پڑھے پھر اپنا داہنا رخسار زمین پر رکھکر وَعَنَتِ الْوُجُوْہُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ اکتالیس مرتبہ پڑھے حاجت پوری ہوگی **مترجم کہتا ہے** اس سے زائد تفصیل وظائف اور نماز ونکی اگر دیکھنا ہو تو زواہر عمدہ ترجمہ اردو جواہر خمسہ دیکھو مین نے اُسمین بہت عمدگی سے نمازین اور وظائف بڑھا دیے ہین۔

المجلس السابع والثلثون فی فضیلۃ النکاح وما یتعلق بہا

سینتیسوین مجلس نکاح کے فضائل اور اُنکے متعلقات کے بیان مین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نکاح میری سنت ہے جسنے میری سنت سے انکار کیا وہ مجھسے نہین ہے اللہ تعالے فرماتا ہے وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ وَالصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَاِمَائِکُمْ اِنْ یَّکُوْنُوْا فُقَرَآءَ یُغْنِہِمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ نکاح کر دو بے نکاحون کا اپنی اولاد اور عزیز واقربا سے اور صالحین کا اپنے مملوک مین سے اگر وہ

فقیر ہون تو اللہ اپنے فضل سے غنی کر دیگا، اللہ تعالیٰ پیغمبرون کی مدح مین فرماتا ہی وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً (بیشک ہمنے آپ سے پہلے بہت سے پیغمبر بھیجے اور انکو بیبیان اور اولاد عطا کی) اور جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی مَنْ اَحَبَّ فِطْرَتِيْ فَلْيَسْتَنَّ بِسُنَّتِيْ (جو میرے طریقے کو دوست رکھے چاہیئے میری سنت کی پیروی کرے) اور فرمایا ہی تَنَاكَحُوْا تَوَالَدُوْا فَاِنِّيْ اُبَاهِيْ بِكُمُ الْاُمَمَ (نکاح کر وبچے جنو کیونکہ بیشک مین تمہاری کثرت کی وجہ سے اُمم سابقہ پر فخر کرونگا) اور فرمایا ہی كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ يَنْقَطِعُ اِلَّا ثَلٰثَةٌ وَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُوْا لَهٗ بِالْخَيْرِ وَصَدَقَةٌ جَارِيَةٌ وَعِلْمٌ عَلَّمَهُ النَّاسَ فَيَنْتَفِعُوْنَ بِهٖ (اولاد آدم کے تمام عمل مرتے ہی منقطع ہو جاتے ہین مگر تین جاری رہتے ہین (۱) اولاد صالح جو اسکے لیے دعائے مغفرت کرے (۲) صدقہ جاریہ (۳) علم دین جو اُسنے لوگونکو سکھایا ہو جسکا سلسلہ قیامت تک رہیگا) اور فرمایا ہے لَا يَمْنَعُ مِنَ النِّكَاحِ اِلَّا عَجْزٌ اَوْ فُجُوْرٌ (نہین باز رہتا نکاح سے مگر جو نسل بریدہ یا فاجر ہو) بزرگان دین اور اولیائے کاملین کا قول ہی کہ مفلس اور بوڑھے کو اور جو اپنے نفس پر پورا قابض ہو نکاح نہ کرنا اولیٰ ہی کیونکہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہی يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُوْنُ هَلَاكُ الرَّجُلِ عَلَى التَّزْوِيْجِ (قریب ہی کہ ایک زمانہ لوگون پر ایسی تنگی کا آویگا کہ مرد تزویج کے باعث یعنے فکر معاش کے سبب سے ہلاک ہو جائیگا) ایک حکیم کا قول ہی کہ عیال کا کم ہونا بھی تونگری ہی اور عیال کا زائد ہونا بھی مفلسی ہے حضرت سلیمان دارمی رحمۃ اللہ کا قول ہی کہ عورتون سے صبر زائد بہتر ہی اس سے کہ مصیبتون پر صبر کرے اور کسی بزرگ کا قول ہی کہ اپنے کو آگ مین ڈالنا عورت کرنے سے بہتر ہی۔ جاننا چاہیے کہ نکاح مین سات فائدے ہین (۱) اولاد کا ہونا جو والدین کے لیے دعائے مغفرت کرینگے اور چھوٹے بچے مرتے ہین وہ قیامت کے دن اپنے والدین کے شفیع ہوتے ہین حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی اِنَّ الطِّفْلَ يَاْخُذُ بِثَوْبِ اَبَوَيْهِ فَيَجُرُّهُمَا اِلَى الْجَنَّةِ (قیامت مین چھوٹے بچے اپنے والدین کا دامن پکڑ کر جنت مین کھینچ لیجائینگے) اور آپنے فرمایا ہی مَنْ مَاتَ لَهٗ ثَلٰثَةٌ وَلَدٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ

اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِهٖ وَرَحْمَتِهٖ اِیَّاهُمْ جسکے تین چھوٹے بچے مرے ہین اللہ اُسکو اپنے فضل اور رحمت سے جنت مین داخل کریگا قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِثْنَانِ قَالَ وَاِثْنَانِ کسی نے پوچھا اگر دو مرے ہون آپنے فرمایا اُسکو بھی جنت ملیگی (۲) شیطان سے بچنا مباشرت کی آرزو کا ٹوٹنا بدنگاہی سے محفوظ رہنا حدیث مین ہی مَنْ نَکَحَ فَقَدْ حَصَّنَ نِصْفَ دِیْنِهٖ (جسنے نکاح کرلیا اُسنے اپنے دین کے نصف حصہ کو قلعہ مین کرلیا) اور یہ بھی وارد ہی کہ جسنے نکاح کیا اُسنے شیطان کی شر سے نجات پائی اور یہ بھی آپنے فرمایا ہی اِنَّ الْمَرْأَةَ اِذَا اَقْبَلَتْ فِیْ صُوْرَةِ الشَّیْطَانِ فَاِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ اِمْرَأَةً فَاَعْجَبَتْهُ فَلْیَاْتِ اَهْلَهٗ فَاِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِیْ مَعَهَا (جب عورت سامنے آتی ہی دکھائی دیتی ہی بصورت شیطان (فریب دینے والی) پس جب تم مین سے کوئی مرد کسی عورت کو دیکھے اور وہ اُسے بھلی معلوم ہو تو اُسے چاہیے کہ اپنی منکوحہ سے آکر صحبت کرے بیشک اُسکی منکوحہ کے ساتھ وہی ہی جو اُس عورت کے ساتھ ہی) اور یہ بھی آپنے فرمایا ہی لَا تَدْخُلُوْا عَلَی الْمُغِیْبَاتِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنْ اَحَدِکُمْ مَجْرَی الدَّمِ (نہ جاؤ تم جوان پردہ نشین عورتونکے پاس تنہائی مین بیشک شیطان تمھارے جسم مین خون کیطرح دوڑتا ہی) (۳) دل خوش ہوتا ہی دلکو عورتون کے حسن وجمال دیکھنے سے راحت حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے لِتَسْکُنُوْا اِلَیْهَا (تاکہ آرام پکڑو اُن کی طرف) یعنے نکاح کرنیکے بعد تم تھکے ماندے کہین سے گھر مین آؤگے تو اُنکے پاس آرام پاؤگے (۴) گھر کی تدبیر اور اُسکی آرائش سے فرصت حاصل ہوتی ہی صالح عورت کا گھر مین ہونا اللہ کی نعمت ہی حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ رَجُلٍ غَیْرِ عَمِلٍ صَالِحٍ (ایک صالحہ عورت ہزار مرد غیر صالح سے بہتر ہی) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہی مَا اُعْطِیَ اَحَدٌ بَعْدَ الْاِیْمَانِ بِاللّٰهِ خَیْرًا مِّنْ اِمْرَأَةٍ صَالِحَةٍ (ایمان کے بعد اللہ نے صالحہ عورت سے زائد بہتر کوئی چیز نہین عطا کی) (۵) نکاح مجاہدہ نفس ہی کیونکہ اسکے بعد حقوق کا لحاظ اور بدخوئی پر صبر اور اصلاح مین کوشش اور

عدل بین الازواج لازمی ہے۔ حضرت سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یَوْمٌ مِنْ وَالٍ عَادِلٍ خَیْرٌ مِنْ عِبَادَۃِ سَبْعِیْنَ سَنَۃً (والی عادل کا ایکدن ستر برس کی عبادت سے افضل ہے) اور فرمایا ہے کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ (کل تمہارے چرواہے ہیں اور کل تمہارے سوال کیے گئے ہیں اپنی رعیت سے) اور فرمایا ہے مَا اَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلٰی اَھْلِہٖ فَھُوَ صَدَقَۃٌ وَاِنَّ الرَّجُلَ فِیْ نَفَقَۃِ امْرَأَتِہٖ یُدْرِکُ دَرَجَۃَ الْغَازِیْ (جو کچھ تم اپنے اہل پر خرچ کروگے وہ ثواب میں مثل صدقہ کے ہے اور نفقہ دینے والا مرد غازی کا ثواب پائیگا) اور فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْفَقِیْرَ الْمُتَعَفِّفَ ذَا الْعِیَالِ (بیشک اللہ فقیر عیالدار پارسا کو دوست رکھتا ہے) حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ مجھپر جنید بغدادیؒ کو فضیلت حاصل ہے اسلیے کہ میں صرف اپنے نفس کیلیے مجاہدہ کرتا ہوں اور وہ اپنے اور اپنے اہل و عیال کیلیے طلب اکل حلال میں مجاہدہ کرتے ہیں (۶) نکاح سے قرابت بڑھتی ہے اور محبت کی نسبت غالب ہوتی ہے اسی لیے حدیث میں وارد ہے کہ نکاح اچھے گھرانے میں کیا کرو تاکہ اچھا پانی اچھی زمین میں جائے اور اولاد صالح پیدا ہو (۷) نکاح سے غنا حاصل ہوتا ہے جیساکہ آیہ اِنْ یَّکُوْنُوْا فُقَرَآءَ میں بیان ہو چکا ہے۔ نکاح میں تین آفتیں بھی ہیں (۱) زمانہ موجود میں حلال روزی میسر نہیں آتی ہے (۲) ادائے حقوق فی زمانا پورے طور سے نہیں ہوتا (۳) فکر معاش کی وجہ سے یاد الٰہی سے غفلت ہوتی ہے واضح ہو کہ نکاح سے پہلے عورت کو دیکھ لینا جائز ہے اور بعض کے نزدیک سنت ہے شوال میں نکاح کرنا مستحب ہے نکاح کرتے وقت اقامت دین کا خیال رکھے نہ حظ نفس کا حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لَا تَنْکِحُوا الْمَرْأَۃَ بِسَبَبِ جَمَالِھَا وَحَسَبِھَا وَدُنْیَاھَا فَعَلَیْکَ بِذَاتِ الدِّیْنِ اور فرمایا ہے اَعْلِنُوا النِّکَاحَ بِالدُّفِّ وَاجْعَلُوْہُ فِی الْمَسَاجِدِ (دف سے اعلان نکاح کرو اور مسجد میں نکاح کرو) چھ قسم کی عورتوں سے پرہیز کرنا چاہیے (۱) شداقہ جو بات کرنے میں ہونٹ چبائے اور آواز بنائے (۲) انانہ جو ہمیشہ اپنے کو بیمار بنائے رکھے (۳) منانہ جو شوہر پر احسان جتائے (۴) حداقہ جو بات کرنیں آنکھیں مٹکائے

ابروسے اشارہ کرے (۵) براقہ جو ہمیشہ برق رہے اگر شوہر ایک کہے تو وہ ستر سنا ئے (۶) حنانہ جو شوہر اول سے اولاد رکھتی ہو۔ یہ بھی جان لینا چاہیے کہ خوب و نیک خو سیاہ حدقہ دراز مو بزرگ چشم سفید پوست عورت شوہر کی دوستدار ہوتی ہو حوران جنت کی اللہ نے انھیں اوصاف سے تعریف کی ہو اور مہر کم باندھنا بہتر ہو مگر دس درم شرعی سے کم نہ کرے ایسی عورت سے نکاح کرنا بہتر ہو جو اپنے سے چہارم حصہ عمر مین کم ہو اور بوڑھی اور کمینی عورت سے نکاح نہ کرنا چاہیے۔ مرد کو نکاح کر چکنے کے بعد آداب نکاح بجا لانا چاہیے (۱) زوجہ کو اپنے گھر مین لانا (۲) زوجہ کی پیشانی کے بالو نپر ہاتھ رکھکر یہ دعا پڑھنا اَللّٰھُمَّ جَنِّبِ الشَّیْطَانَ مِنِّیْ وَمِنْھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ خَیْرَھَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا (۳) زوجہ کے دونون پاؤن دھوکر پانی گھر کے چارون کونون مین چھڑکنا (۴) دور کعت شکرانہ ادا کرنا (۵) پہلی ہی شب مین مباشرت کرنا بشرطیکہ کوئی مانع نہو (۶) دعوت ولیمہ کرنا (۷) زوجہ سے خوش خولی کرنا (۸) زوجہ کے ساتھ خوش طبعی اور ملاعبت کرنا (۹) زوجہ کو گستاخ نہ بنانا (۱۰) زوجہ کو نصیحت کرنا غیرت دلانا (۱۱) کھانے پینے کی تکلیف نہ دینا (۱۲) زوجہ کو مسائل حیض و نفاس غسل نماز روزہ اور عقائد اسلام سکھانا (۱۳) اگر کئی بیبیان ہون تو عدل بین الازواج کرنا (۱۴) آپس کی شکر رنجی کو دفع کرنا (۱۵) آداب مباشرت کی محافظت کرنا بہتر یہ ہے کہ اللہ کے نام سے ابتدا کرے اور قل ہو اللہ احد پڑھے اور تکبیر و تہلیل کہے اور پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لَنَا ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً اِنْ کُنْتَ قَدَّرْتَ اَنْ تُخْرِجَ مِنْ صُلْبِیْ اور قریب انزال دلمین اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا پڑھے قبلہ کیطرف منہ کرکے مباشرت نہ کرے اور ستر پر نظر نہ ڈالے بہتر ہے کہ چادر اپنے اہل پر ڈال لے برہنہ مثل چارپاؤن کے مباشرت نہ کرے مباشرت سے پہلے ملاعبت کرے اور کنار مین لیکر بوسہ دے بہتر طریقہ مباشرت کا یہ ہو کہ عورت نیچے اور مرد اوپر ہو اسکے علاوہ شکلون مین طبا ضرر ہو بعض علما کے نزدیک شب جمعہ کو مباشرت کرنا مستحب ہو وطی کے بعد عزل نکرے کیونکہ عزل بعض علما کے نزدیک حرام اور بعض کے نزدیک جائز ہو اور بعض نے رضاے زوجہ پر موقوف رکھا ہو حالت

جنابت میں اگر کھانا پینا چاہے تو ہاتھ منھ دھوئے غرغرہ کرے پھر کھائے بہتر ہے کہ
وضو کرے اور جماع کے بعد چھوہارے یا شہد کھانا مستحب ہے مرد کو لازم ہے کہ
جبتک عورت کو انزال نہو جدا نہو عورت کو لازم ہے کہ جماع کے بعد تھوڑی دیر
چت لیٹی رہے تاکہ نطفہ رحم میں قرار پکڑے عورت مرد دونوں کو اپنا بدن صاف کرنیکے
لئے علٰحدہ علٰحدہ کپڑے کھنا چاہئے بہتر یہ ہے کہ آخر شب میں مباشرت اور اول
شب میں بھی درست ہے حالت جنابت میں سر کے بال اور ہاتھ پاؤں کے ناخن
نہ کٹوائے (۱۰) جماع کے بعد اچھی طرح غسل کرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنْ كُنْتُمْ
جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا (اگر تم جنب ہو تو غسل کرو) اور غسل کا ثواب بیحد ہے اور حالت
غسل میں کسی سے بات کرنا مکروہ ہے (۱۷) جب عورت حاملہ ہو تو اسکو غذاے لطیف
کھلائے اور خندہ پیشانی سے کلام کرے (۱۸) حالت حمل میں عورت کو اللہ کا
شکر کرنا چاہیے کہ اُسنے اسکو عقیمہ نہیں بنایا (۱۹) لڑکا پیدا ہو تو بہت خوش ہو اور لڑکی
پیدا ہو تو ناراض نہو (۲۰) طلاق ابغض المباحات ہے مرد کو لازم ہے کہ جبتک دینی یا
دنیوی نقصان نہ دیکھے طلاق نہ دے اور عورت کو بھی چاہیے کہ طلاق کی طالب نہو
حدیث میں ہے اَيُّمَا امْرَاَةٍ سَاَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقَهَا مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ
الْجَنَّةِ (جو عورت بغیر عذر کے اپنے شوہر سے طلاق طلب کریگی وہ جنت کی بو نہ سونگھے
گی) اب حقوق زوجین کا بیان ہوتا ہے جاننا چاہیے زوجہ اپنے زوج کے لیے
مثل کنیز کے ہے اُس پر زوج کی اطاعت واجب ہے بشرطیکہ اسمیں گناہ نہو
حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَيُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ
دَخَلَتِ الْجَنَّةَ (جو عورت مرجائے اور اسکا شوہر اس سے راضی ہو تو جنت میں داخل
ہوگی) اور فرمایا ہے لَوْ صَلَّتِ الْمَرْاَةُ خَمْسًا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَحَفِظَتْ فَرْجَهَا
وَاَطَاعَتْ زَوْجَهَا دَخَلَتْ جَنَّةَ رَبِّهَا (اگر عورت پنجوقتہ نماز اور رمضان کے روزے
رکھتی رہے اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت اور شوہر کی اطاعت کرتی رہے تو اپنے رب کے
پاس جنت میں داخل ہوگی) زوجہ پر زوج کے اکیس حق ہیں (۱) مرد کی خواہش پوری کرے

(۲) اپنے کو زوج کی خوشنودی کے لیے آراستہ رکھے (۳) زوج کے گھر سے بغیر اجازت
زوج کے کوئی چیز کسی کو نہ دے (۴) نفل کا روزہ بغیر زوج کی اجازت کے نہ رکھے
(۵) بغیر زوج کی اجازت کے گھر سے باہر نہ نکلے حضرت سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے جو عورت بغیر شوہر کی اجازت کے گھر سے باہر نکلتی ہے تو جبتک وہ گھر مین
واپس نہین آتی فرشتے اُسپر لعنت کرتے ہین۔ اور فرمایا ہے لَوْ اَمَرْتُ اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ
لِاَحَدٍ لِغَیْرِ اللّٰہِ لَاَمَرْتُ اَنْ تَسْجُدَ الْمَرْأَۃُ لِزَوْجِھَا مِنْ عِظَمِ حَقِّہٖ عَلَیْھَا اگر مین
کسی کو سوا اللہ کے کسیکا سجدہ کرنیکا حکم کرتا تو ہر آئینہ مین حکم کرتا زوجہ کو کہ اپنے زوج
کو سجدہ کرے اُسکے شرف و عظمت کی وجہ سے اُسپر (۶) زوج کی غیبت نہ کرے اور اُسکا
عیب ظاہر نہ کرے (۷) اپنے کو نامحرم کی نظر سے بچائے (۸) شوہر کی آبروریزی اور
پردہ دری نہ کرے (۹) شوہر کے مال کی حفاظت کرے (۱۰) عورت کو چاہیے کہ اپنے گھر
مین بیٹھی رہے شوہر کے دوستون سے آشنائی نہ کرے (۱۱) زوج کی اولاد پر جو زوجہ اولیٰ سے
ہو شفقت کرے (۱۲) اپنے حسن کی وجہ سے زوج پر فخر نہ کرے اور اسکی بدصورتی کیوجہ
سے اُسے حقیر نہ جانے (۱۳) محتاج شوہر کو حقارت سے نہ دیکھے (۱۴) اسکے اختیار
سے باہر فرمائش نہ کرے حدیث مین ہے لَا تُؤْذِیْ اِمْرَأَۃٌ زَوْجَھَا فِی الدُّنْیَا اِلَّا قَالَتْ
زَوْجَتُہٗ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ لَا تُؤْذِیْہِ قَاتَلَکِ اللّٰہُ فَاِنَّمَا ھُوَ عِنْدَکِ رَجُلٌ یُوْشِکُ یُفَارِقُکِ
اِلَیْنَا نہین ایذا دیتی کوئی زوجہ اپنے زوج کو دنیا مین مگر کہتی ہے زوجہ اُسکی جو جنت مین ہے
حورعین سے کہ اے عورت تو اُسکو تکلیف نہ دے تجھپر اللہ کی پھٹکار ہے بیشک وہ مرد آج
تیرے پاس مہمان ہے عنقریب ہمارے پاس آیا چاہتا ہے (۱۵) بیماری مین پورے طور سے
زوج کی تیمارداری کرے (۱۶) اگر زوج فقیر ہو تو زوجہ کو لازم ہے کہ سلائی بُنائی وغیرہ کرکے
اسکو بھی کھلائے (۱۷) اوقات عبادت مین زوج کی مدد کرے (۱۸) زوجہ کو گھر کا کام بھی کرنا چاہیے
اور چکی پیسنا سنت ہے (۱۹) زوج کو خیر سے یاد کرے (۲۰) زوج کیلیے دعا کرے (۲۱) شوہر
کے مرنے کے بعد چار مہینے دس دن سوگ کرے اس مدت مین عطر نہ لگائے سنگار نہ کرے
زوج پر بھی زوجہ کے اکیس حقوق ہین (۱) مہر ادا کرے (۲) بقدر وسعت نفقہ دے

(۳) موافق موسم کپڑا بنا دے (۴) تیسرے دن صحبت کرے اور چار دن سے زائد وقفہ نہ دے (۵) ضروریات روزمرہ کا سامان مہیا کر دے (۶) اگر خود عطر وغیرہ کا شوق ہو تو زوجہ کے لیے بھی اُسکا سامان درست کر دے (۷) علیحدہ مکان رہنے کو دے (۸) اگر ہو تو زوجہ کے لیے بھی خادم یا باندی مقرر کرے (۹) زوجہ کو نماز روزہ حج زکوٰۃ حیض نفاس وغیرہ کے مسائل ضروری سکھاوے اگر خود نہ جانتا ہو تو دوسرے سے پوچھکر بتا دے (۱۰) زوجہ کو بلا ضرورت شرعی رنجیدہ نہ کرے (۱۱) ترش روئی سے نہ پیش آوے (۱۲) محبت سے باتین کرے (۱۳) اگر قدرت ہو تو زوجہ کو زیور پہناوے (۱۴) زوجہ کے سامنے اُن عورتونکا ذکر نکرے جنمین اُسکی زوجہ سے زائد جہیز ملا ہو (۱۵) اگر ایک زوجہ مالدار اور ایک غریب رکھتا ہو تو غریب کی اہانت نکرے (۱۶) زوجہ کے قرابت دارون سے وہی برتاؤ کرے جو اپنے قرابت دارون سے کرتا ہو (۱۷) گالی نہ دے (۱۸) زوجہ کو رشک نہ دلاوے یعنی اُسکے سامنے لونڈی پر ہاتھ نہ ڈالے (۱۹) زوجہ پر خرچ کرکے احسان نہ جتلاوے (۲۰) سفر سے زوجہ کیلیے تحفہ لاوے (۲۱) زوجہ کے مرنیکے بعد اُسکے اعزہ کی مدارات اور حقوق کی رعایت کرے

المجلس الثامن والثلثون فی فضیلۃ السخاوۃ

اڑتیسوین مجلس سخاوت کی فضیلت کے بیان مین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَبَعِيْدٌ مِّنَ النَّارِ (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہو کہ جناب رسول خدا علیہ التحیۃ والثنا نے فرمایا ہو کہ سخی اللہ سے قریب اور دوزخ سے دور ہی) جاننا چاہئے کہ سخاوت انبیا کی عادت اور دوزخ سے نجات کا باعث ہو حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ہو خَصْلَتَانِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ اَلسَّخَاءُ وَحُسْنُ الْخُلْقِ (اللہ کو دو خصلتین بہت پسند ہین (۱) سخاوت (۲) خوش خلقی اور فرمایا ہو اَلْجَنَّةُ دَارُ الْاَسْخِيَاءِ (جنت سخی لوگون کا گھر ہی) اور فرمایا ہے اَلسَّخَاءُ اَصْلُ الْاِيْمَانِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَ

عِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَا یَدْخُلُھَا اِلَّا سَخِیٌّ (سخاوت ایمان کی جڑ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے میرے عزت اور جلال کی قسم ہے کہ نہ داخل ہوگا جنت مین مگر سخی) اور فرمایا ہے اَلسَّخِیُّ حَبِیْبُ اللّٰہِ وَلَوْ کَانَ فَاسِقًا (سخی اللہ کا دوست ہے اگرچہ فاسق ہو) اور فرمایا ہے میری اُمت فقط نماز روزے ہی سے جنت مین نہ جائیگی بلکہ اکثر اُمت سخاوت کی برکت سے جنت مین داخل ہوگی اور فرمایا ہو اللہ کے نزدیک جاہل سخی عالم بخیل سے بہتر ہی اور فرمایا ہو سخی خدا کا بھی دوست ہو اور پیغمبر کا بھی اور فرمایا ہو جسنے سخاوت اختیار کی نجات پائی اور فرمایا ہے اللہ سخی ہو اور سخی کو دوست رکھتا ہو اور فرمایا ہو سخی کی عمر کا ایک برس بخیل کی عمر کے سو برس سے بہتر ہو اور فرمایا ہو سخی سے دشمنی رکھنا خدا سے دشمنی رکھنا ہے نقل کیا ہے کہ ایکبار حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین اور حضرت عبداللہ ابن جعفر رضی اللہ عنہم حج کو جارہے تھے راہ مین بھوک پیاس غالب ہوئی سب نے ایک بڑھیا کے مکان پر جاکر پانی مانگا اُسکے پاس ایک بکری تھی اُسکا دودھ دوھکر اُن سب کو پلایا اُنھون نے پوچھا تیرے پاس کچھ کھانا ہو اُسنے کہا یہ بکری ذبح کرکے آپ لوگ کھالین اُنھون نے اُسکو ذبح کیا اور گوشت بھونکر کھایا اور حج کو روانہ ہوے اور حج سے فارغ ہوکر مدینہ مین واپس آئے اس عرصہ مین وہ بڑھیا مع اپنے شوہر کے فقیر ہوکر مدینۂ منورہ مین آکر سکونت پذیر ہوئی تھی۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اُسے راہ مین دیکھکر پہچانا اور ایکہزار بکریان اُسے خرید دین پھر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو جب اُس بڑھیا کا حال معلوم ہوا تو آپنے بھی ایک ہزار بکریان اُسکو دین جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اُسکے حال سے واقف ہوے تو اُنھون نے دو ہزار بکریان اور دس ہزار دینار دسیے دیکھو اللہ نے ایک بکری کے عوض مین دنیا ہی مین اُسکو چار ہزار بکریان اور دس ہزار دینار دلادیے عقبیٰ مین جو کچھ اُسے دیگا اُسکو سوا اُسکے کون جان سکتا ہو۔

نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی خدمت مین

حاضر ہوکر اپنا حال کہنا شروع کیا آپنے فوراً اُسکا سوال پورا کردیا لوگون نے عرض کیا کہ یا ابن رسول اللہ آپ نے اُسکا پورا حال تو سُن لیا ہوتا آپنے فرمایا مجھے خوف ہوا کہ اُسکے دیر تک کھڑے رہنے سے مجھے غرور نہ پیدا ہو جائے۔

نقل کیا ہے کہ ایکبار حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شیطان سے پوچھا دُنیا مین تیرا زائد دوست اور زائد دشمن کون ہے اُسنے کہا مومن بخیل میرا دوست اور کافر سخی دشمن ہے۔

نقل کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک صاحب قبر پر عذاب ہوتے دیکھکر قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ فرمایا وہ زندہ ہو گیا آپ نے اُس سے پوچھا تیری کتنی عمر ہوئی اُسنے کہا چار سو برس پھر آپنے پوچھا تو مسلمان ہے یا کافر اُسنے کہا کافر لیکن اُمیدوار ہون کہ آپ دعا فرمائین تاکہ مین مسلمان ہو جاؤن آپ نے دعا کی وہ مسلمان ہو گیا اور چار ہزار برس اور زندہ رہا حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے اللہ تعالے سے دریافت کیا کہ اُس کافر کو تو نے یہ رتبہ کیون دیا ارشاد ہوا کہ سخاوت کی وجہ سے اِنِّیْ لَآ اُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا (مین نیک کام کرنے والونکا اجر ضائع نہین کرتا ہون)۔

نقل کیا ہے کہ ایکبار جہاد مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ایک کافر نے تلوار مانگی آپ نے فوراً دیدی اُسنے کہا آپ بڑے دلیر اور سخی ہین آپنے فرمایا جب تو نے مانگنے کو ہاتھ پھیلایا تو مین کیون بخیلی کرتا وہ کافر فوراً مسلمان ہو گیا۔

نقل کیا ہے کہ حضرت ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ نے فرمایا ہے سات آدمیونکی آوازین عرش تک پہونچ جاتی ہین (۱) سخی (۲) غازی (۳) اندوہگین (۴) بیوہ (۵) پرہیزگار (۶) ستم رسیدہ (۷) یتیم۔ اور حدیث مین ہے کہ اُنکی فریاد کرنے سے پہلے اُن کی حاجت رفع کرو مترجم کہتا ہے اس مجلس مین گو سخاوت کے بہت قصہ درج ہین مگر مین نے انمین سے اکثر قصص کو ترک کر دیا ہے اور اُنکے عوض مین ایسے قصے جن کے دیکھنے سے طبیعت سخاوت پر مائل ہو درج کرتا ہون اللہ تعالے فرمایا ہے مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ

فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِی کُلِّ سُنْبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ مثل اُن لوگونکی جو اللہ کی راہ مین اپنا مال خرچ کرتے ہین یعنے غازی اور مجاہد اور غربا اور مساکین کو دیتے ہین مثل اُسکے ہے جیسے ایک دانے سے سات بالیان اگتی ہین اور ہر بالی سے سو سو دانے حاصل ہوتے ہین پس گویا ایک دانے سے سات سو دانے حاصل ہوتے ہین اور اللہ زیادہ کرتا ہو اس سے بھی جسکے لیے چاہتا ہو موافق اُسکی نیت کے اور اللہ بہت کشائش والا ہے۔ اس آیت مین اللہ تعالےٰ اپنی عنایت کا اظہار فرماتا ہو اور خیرات کرنے والون کو خیرات کرنے کی رغبت دلاتا ہو کیونکہ جب خیرات کرنے والا دیکھے گا کہ اُسکے بدلے اتنا کثیر ثواب ملتا ہو تو ضرور ہو کہ ہمہ تن خیرات کرنے مین مشغول ہوگا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہو کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب اللہ نے زمین کو پیدا کیا تو وہ کانپنے لگی اللہ نے پہاڑون کو پیدا کرکے زمین پر قائم کیا زمین کا کانپنا موقوف ہوگیا فرشتون نے پوچھا اے اللہ کیا تو نے پہاڑ سے زائد بھی کوئی سخت چیز پیدا کی ہے ارشاد ہوا ہان وہ لوہا ہے پھر فرشتون نے پوچھا کیا لوہے سے زائد بھی کوئی چیز سخت پیدا کی ہے ارشاد ہوا ہان وہ آگ ہو پھر فرشتون نے پوچھا کیا آگ سے زائد بھی سخت چیز پیدا کی ہے حکم ہوا ہان وہ ہوا ہے پھر فرشتون نے پوچھا کیا ہوا سے زائد بھی سخت چیز پیدا کی ہے ارشاد ہوا ہان وہ بنی آدم ہین اسلیے کہ وہ اپنے داہنے ہاتھ سے اسطرح صدقہ کرتے ہین کہ اُنکے بائین ہاتھ کو بھی خبر نہین ہوتی۔ اور آپنے فرمایا ہے جب صدقہ دینے والا صدقہ دیتا ہے تو اُسکا ہاتھ اُس سے پانچ باتین کہتا ہے (۱) مین چھوٹا تھا تو نے مجھے بڑا کر دیا (۲) پہلے تو میرا نگہبان تھا اب مین تیرا نگہبان ہوگیا (۳) پہلے مین تیرا دشمن تھا اب تو نے مجھے دوست بنا لیا (۴) پہلے مین فانی تھا اب تو نے مجھے باقی کر دیا (۵) پہلے مین تھوڑا تھا اب تو نے مجھے بہت کر دیا۔ اور فرمایا ہے جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو بھوک بھر کھانا کھلائے اور پیاس بھر

پانی پلائے اللہ اُسکو دوزخ سے دور کر دیتا ہے دوزخ کہتی ہے اے اللہ مجھے سجدۂ شکر کرنے کی اجازت دے کیونکہ مجھے اُمت محمدی کے صدقے کرنیوالے پر عذاب کرتے ہوئے شرم آتی تھی اور تو نے اُسے مجھ سے آزاد کر دیا۔ ایکبار بنی اسرائیل مین قحط پڑا اُس زمانے مین ایک عورت کے پاس ایک لقمہ تھا اُسنے اُسکے کھانے کا قصد کیا کہ فقیر نے سوال کیا اُس عورت نے وہ لقمہ اُسے دیدیا پھر وہ عورت اپنے چھوٹے بچے کو لیکر جنگل مین لکڑیان کاٹنے گئی اور بچے کو ایک جگہ بٹھا کر لکڑیان کاٹنے مین مشغول تھی کہ بھیڑیا اُسکے بچہ کو اُٹھا کر بھاگا غل مچا لی اُسکے پیچھے دوڑی اللہ نے حضرت جبرئیلؑ کو بھیجا اُنھون نے بھیڑیے کے منھ سے اُس بچے کو چھڑا کر اُس عورت کے حوالہ کر دیا اور کہا تو نے اپنے منھ کا لقمہ اللہ کی راہ مین دیا تھا اُسکے صلے مین اللہ نے بھیڑیے کے منھ کا لقمہ چھینکر تجھے دلا دیا۔ ایکبار حضرت سلیمانؑ کی خدمتمین آکر ایک چیل نے شکایت کی کہ مین فلان شخص کے درخت پر بچے دیتی ہون اور وہ میرے بچے اُٹھا لیجاتا ہے آپ نے اُس درخت کے مالک کو بلا کر منع کیا اور دو جنون سے فرمایا کہ سال آیندہ مین جب یہ چیل بچے دے اور یہ شخص اُٹھا لیجاوے تو تم اُس شخص کے دو ٹکڑے کر کے ایک مشرق کیطرف اور دوسرا مغرب کی طرف پھینکدینا جب دوسرا سال آیا تو مالک درخت ممانعت کو بھول گیا اور درخت پر چڑھکر بچے نکال لایا اور اُس سال مین اُسنے ایک لقمہ اللہ کی راہ مین دیا تھا چیل نے آکر پھر شکایت کی آپنے اُن دونون جنون کو بلا کر سخت گرفت کی اُنھون نے کہا ہم نے حکم بجالانے کا ارادہ کیا مگر چونکہ اُسنے اللہ کی راہ مین ایک لقمہ دیا تھا اُسکے صلہ مین اللہ نے اُسکی نگہبانی کے لیے دو فرشتے بھیجدیے اُنھون نے ہم دونوں کو پکڑ کر ایک کو مشرق کی طرف اور دوسرے کو مغرب کی طرف پھینکدیا۔ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ ایک عورت جسکا داہنا ہاتھ سوکھا ہوا تھا خدمت نبوی مین حاضر ہوئی اور دعا کی طالب ہوئی آپنے اُس سے

ہاتھ سوکھ جانے کا سبب پوچھا اُسنے کہا مین نے قیامت کو خواب مین دیکھا اور دیکھا کہ میری مان دوزخ مین ہی اور اُسکے ایک ہاتھ مین چھوٹا سا چربی کا ٹکڑا اور دوسرے مین کپڑے کا ٹکڑا ہی اور اُنسے وہ اپنی جان بچا رہی ہے مین نے اُس سے پوچھا کہ تو نے تو دنیا مین نیک عمل کیے تھے آج عذاب مین کیون مبتلا ہی اُسنے کہا مین بخیل تھی یہ اُسی کی سزا ہے اور تمام عمر مین سوا ان دو چیزون کے جو میرے ہاتھ مین ہین مین نے کوئی چیز اللہ کی راہ مین نہین دی تھی آج اُنھین کی وجہ سے عذاب مین تخفیف ہی مین نے پوچھا میرا باپ کہان ہی اُسنے کہا وہ سخی تھا جنت مین ہی مین آئی دیکھا کہ وہ حوض کوثر کے قریب کھڑا ہوا لوگون کو پانی پلا رہا ہے مین نے کہا میری مان دوزخ کے عذاب مین مبتلا اور پیاس سے بیتاب ہے تھوڑا پانی دے کہ مین اُسے پلا آؤن اُسنے کہا اللہ نے اپنے حبیب کے حوض کا پانی بخیلون پر حرام کیا ہے مین نے بغیر اُسکی اجازت کے وہان سے ایک پیالہ پانی لیا اور دوزخ مین آکر اپنی مان کو پلا دیا ندائے غیبی سُنی اللہ تیرا ہاتھ خشک کر دے جس سے تو نے حوض کوثر کا پانی بخیل کو پلایا ہی بیدار ہو کر مین نے اپنے ہاتھ کو خشک پایا آپنے اُسکے ہاتھ پر اپنا عصا رکھکر دعا فرمائی اُسکا ہاتھ اچھا ہو گیا اور فرمایا سخاوت بہشت مین ایکدرخت ہے اُسکی ٹہنیان دنیا مین لٹکتی ہین جسنے اُسکی ایک ٹہنی پکڑلی وہ درخت اُسکو اپنی طرف کھینچتا ہے اور بخل دوزخ مین ایکدرخت ہی جسکی ٹہنیان دنیا مین لٹکتی ہین جس نے اُسکی ایک ٹہنی پکڑی وہ درخت اُسکو اپنی طرف کھینچتا ہے ۵

صدقہ دہ ہر بامداد و ہر پگاہ	تا بلاہا از تو گردانند اکہ
آنکہ نیکی میکند در حق ناس	بہترین مردمان اور اشناس

ایکبار بنی اسرائیل مین قحط پڑا ایک فقیر نے ایک امیر کے دروازے پر روٹی کے ٹکڑے کا سوال کیا اُس امیر کی لڑکی نے تازی روٹی فقیر کو دی وہ بخیل تھا جب اُسے یہ حال معلوم ہوا تو غصہ مین آکر لڑکی کا ہاتھ کاٹ ڈالا

کچھ دنون مین وہ امیر محتاج ہوکر محتاجی کی حالت مین مرگیا اُسکی لڑکی بھیک مانگنے لگی ایکدن کسی امیر کے دروازے پر جاکر اُسنے سوال کیا اس امیر نے اُسکا حسن وجمال دیکھکر اپنے لڑکے کے ساتھ نکاح کردیا جب یہ لڑکی رات کو اپنے شوہر کے ساتھ کھانے بیٹھی تو اُسنے بایان ہاتھ بڑھایا شوہر نے کہا سچ کہاہے کہ فقیر بے ادب ہوتے ہین یہ لڑکی چپ ہوگئی اور خیال کیا اگر کہدونگی کہ میرا داہنا ہاتھ کٹا ہوا ہے تو شوہر کو مجھسے نفرت ہوجائیگی اسی فکر مین تھی کہ اُسنے ندائے غیبی سُنی تونے داہنے ہاتھ سے ہماری راہ مین ولی خیرات کی تھی ہمنے اُسی کے عوض مین تیرا داہنا ہاتھ درست کردیا اُسنے باہر نکالا تو بالکل درست تھا اور اُسی ہاتھ سے کھانا کھایا۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۱۲ انتھی

المجلس التاسع والثلثون فی فضیلۃ الایثار

اُنتالیسوین مجلس ایثار کی فضیلت کے بیان مین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ قُوْتُ یَوْمٍ وَّ اَنْفَقَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ نَادٰی مُلْكٌ مِّنَ السَّمَآءِ یَا وَلِیَّ اللّٰهِ اسْتَاْنِفِ الْعَمَلَ لَقَدْ غُفِرَتْ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذُنُوْبِكَ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سرور کائنات علیہ افضل الصلوات وازکی التحیات نے فرمایا ہو جسکے پاس ایک ہی دن کا کھانا ہو اور وہ اللہ کی راہ پر محتاج کو دیدے تو فرشتہ آسمان سے ندا کرتا ہو اے اللہ کے ولی ازسر نو عمل کر کیونکہ تیرے پچھلے سب گناہ بخشدیے گئے، واضح ہو کہ اعلی مرتبہ سخاوت کو ایثار کہتے ہین اُن دونون مین فرق یہ ہے کہ حاجتمند کو دینا ایثار اور بلا احتیاج بخشدینے کو سخاوت کہتے ہین حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے ایثار یعنے نیت کی دوزخ کی آگ سے نجات پائی

اور فرمایا ہے جو شخص ایک دانہ خیرات کرتا ہے اللہ اُسکو ایک محل جنت مین دیتا ہے جسکا طول چھ مہینے کی راہ اور عرض چار مہینے کی راہ کے بقدر ہوتا ہی اور فرمایا جو شخص اپنی ضرورت کی چیز سائل کو دیدے اللہ اُسکو بخشدیتا ہے۔

نقل کیا ہے کہ ایک بار حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو کھٹکا ہوا کہ کفار حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو مار ڈالینگے حضرت علی کرم اللہ وجہہ آپ کی جگہ پر سو رہے تاکہ اگر کفار حضرت کو ایذا دینے کا ارادہ کرین تو پہلے مین فدا ہو جاؤن آپکے اس ایثار کی وجہ سے اللہ نے حضرت جبریل اور میکائیل علیہ السلام کو آپ کی حفاظت کے لیے بھیجدیا اور کفار کی ایذا رسانی سے محفوظ رکھا اور یہ آیت آپ کی شان مین نازل فرمائی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ (بعض آدمی وہ ہین جو اللہ کی خوشی کے لیے اپنی جانین بیچ ڈالتے ہین)۔

نقل کیا ہے کہ ایکبار تین دن برابر ایسا ہوا کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ مع حضرات حسنین و فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہم کھانا کھانے بیٹھے سائل نے سوال کیا پہلے دن مسکین آیا دوسرے دن یتیم تیسرے دن اسیر آپ نے تمام کھانا ہر روز سائل کو دیدیا اور تینون دن متواتر سب نے فاقے کیے یہ آیت نازل ہوئی وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا (وہ ایسے ہین کہ باوجود اپنی احتیاج کے مسکینون اور یتیمون اور اسیرونکو کھانا کھلاتے ہین) صرف اسی پر اکتفا نہین کی بلکہ فرمایا اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا (سوا اسکے نہین ہے کہ ہم اللہ کے لیے کھانا کھلاتے ہین اور جزا اور شکر کے طالب نہین تم سے) چونکہ تین دن برابر کھانا کھلایا اسلیے اللہ نے تین جزائین دین اور فرمایا فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا وَّجَزٰهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا (۱) اللہ نے اُنکو قیامت کی شر سے بچا لیا (۲) جسوقت سب لوگ پریشان ہونگے وہ تازگی اور خوشی دیکھین گے

(۲) جزا دیگا اُنکو رب اُنکا اُنکے صبر کی وجہ سے جنت رہنے کو اور حریر پہننے کو۔
حضرت سرورعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب بھوکے کے سامنے کھانا آئے اور وہ دو ایک لقمہ کھائے کہ سائل سوال کرے اور وہ سب کھانا سائل کو دیکر بھوکا رہے اور صبر کرے تو اللہ فرشتون سے کہتا ہے دیکھو میرا بندہ میرے لیے کھانا لایا ہے تم گواہ رہو کہ مین نے اسے بخشدیا اور جنت اسپر حلال کردی
نقل کیا ہے کہ حالت نزع مین حضرت بشر حافی رحمہ اللہ سے سائل نے سوال کیا آپ کے پاس کچھ موجود نہ تھا اپنا پیراہن اُتار کر دیدیا اور خود عاریۃً دوسرے سے کپڑا لیکر پہنا۔
نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کا ایک خرما کے باغ مین گذر ہوا وہان ایک حبشی غلام کو نگہبانی کرتے دیکھا غلام نے روٹی کھانے کو نکالی اتنے مین ایک کتا آیا اسنے ایک روٹی اُسے دی وہ اُسے کھا گیا اور سیر نہوا غرض ایک ایک کر کر سب روٹیان اُس غلام نے اُسے دیدین اور خود کچھ نہ کھایا آپ نے اُس سے پوچھا اب تو کیا کھائیگا اُسنے کہا صبر کرونگا میرے دل نے گوارہ نہ کیا کہ مین سیر ہوجاؤن اور یہ بھوکا رہے آپ اس سے بہت خوش ہوے اُسکے بعد اُس حبشی کو آپنے خرید کرکے آزاد کیا اور وہ باغ خرید کے اُسی کو دیدیا
نقل کیا ہے کہ لوگون نے حضرت احمد جمال سرخسی رحمہ اللہ سے پوچھا آپ کو یہ مرتبہ کیونکر ملا آپنے فرمایا بظاہر ایثار سے ملا ہے کیونکہ ابتدائے عمر سے مین اُس بات کو دوست رکھتا ہون کہ اپنا حصہ دوسرونکو کھلا پلا دون۔
مترجم کہتا ہے حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ ایکبار مین حج کے سے فارغ ہونے کے بعد موضع حجر اسمٰعیل مین سوگیا خواب مین دیکھا کہ حضرت سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا فرماتے ہین جب تم بغداد کے فلان محلہ مین پہونچنا تو بہرام مجوسی سے میرا سلام پہونچانے کے بعد خبر دینا کہ اللہ تجھسے راضی ہے مین چونکا اور شیطانی خواب سمجھکر لاحول پڑھی پھر وضو کر کے طواف کعبہ کیا

اور رسور ہا یہی خواب دیکھا اسی طرح تین مرتبہ مین نے یہ خواب دیکھا پس جب
بغداد مین آیا تو اُس محلہ مین جا کر بہرام مجوسی کا گھر تلاش کر رہا تھا کہ ایک بڈھا
ملا مین نے اُس سے پوچھا کیا تو ہی بہرام مجوسی ہے اُسنے کہا ہان مین نے اُس سے
پوچھا تو نے کبھی اللہ کے لیے نیک کام بھی کیا ہو اُسنے کہا ہان مین نے بیع سلف
جدید لوگون سے کی ہے اور مین اُسے نیک کام جانتا ہون مین نے کہا یہ تو شریعت
محمدی مین حرام ہے اسکے سوا تو نے اور کیا کیا ہے اُسنے کہا میری چار لڑکیان اور
چار لڑکے تھے مین نے آپسمین بھائی بہن کی شادی کر دی مین نے کہا یہ بھی
حرام ہے تو نے اور کیا کیا ہو اُسنے کہا مین نے لڑکیون کی شادی کے بعد
مجوسیون کی دعوت ولیمہ کی تھی مین نے کہا یہ بھی حرام ہے تو نے اور کیا
کیا ہے اُسنے کہا میری ایک لڑکی بہت خوبصورت تھی اُسکے ساتھ مین نے خود نکاح
کر لیا مین نے کہا یہ بھی حرام ہے تو نے اور کیا کیا ہے اُسنے کہا مین شب زفاف
مین اپنی لڑکی کے پاس تھا ایک مسلمان عورت آئی اور میرے چراغ سے چراغ
جلا کر چلی اور پھر چراغ بجھا دیا پھر آئی اور چراغ جلا کر چلی پھر بجھا دیا مین سمجھا کہ یہ
چورون کی جاسوس ہے اسکے پیچھے ہولیا جب وہ اپنے گھر پہونچی اُسکی لڑکیون
نے دیکھکر اُس سے پوچھا اے امان کیا ہمارے لیے کچھ لائی ہو اب تو ہم مین صبر کی
بھی طاقت نہین رہی اُس عورت نے رو کر کہا مجھے اللہ کے سوا کسی سے مانگتے
ہوے شرم آتی ہے اور جسکے یہان مین گئی تھی وہ مجوسی ہے اور مجوسی اللہ کا
دشمن ہوتا ہے اُس سے سوال کرتے ہوے مجھے شرم آئی مین یہ باتین سُنکر
گھر آیا اور ایک طباق مین ہر قسم کی چیزین بھر کر اُسے دے آیا وہ خوش ہوگئی
مین نے کہا وہ یہی نیکی ہے اور تیرے لیے بشارت ہو کہ تجھ سے اللہ اور اُسکا
رسول راضی ہے پھر پورا خواب بیان کر دیا اُسنے کلمہ پڑھا اور بیہوش ہو کر گرا
گرتے ہی مر گیا مین نے اُسے غسل وکفن دے کر نماز جنازہ پڑھی کعب احبار
سے مروی ہے کہ ایکبار حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا علیل ہوئین اور انار

کھانے کی خواہش کی حضرت علی کرم اللہ وجہہ بازار تشریف لے گئے اور دام پاس نہونے کی وجہ سے ایکدرم قرض لیکر انار خرید ا گھر آرہے تھے کہ راہ مین ایک بیمار پڑا دیکھکر اُس سے پوچھا کوئی چیز کھانے کو تیرا دل چاہتا ہے اُسنے کہا ہان انار کھانے کو دل چاہتاہے آپ نے انار اُسے دیدیا وہ بیمار اچھا ہوگیا اور آپ شرمندہ گھر واپس آئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اُنسے کہا آپ شرمندہ نہون مین اللہ کی قسم کھا کر کہتی ہون کہ جسوقت آپنے اُس بیمار کو انار کھلایا اسیوقت میرا دل انار سے پھر گیا اور مجھے بھی صحت ہوگئی آپ خوش ہوگئے اتنے مین حضرت سلمان فارسی ایک سینی لیے ہوے حاضر ہوے اور کہا اللہ نے یہ ہدیہ اپنے رسول کو بھیجا تھا اور اُسکے رسول نے آپ کو بھیجا ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اُسکو کھولا تو اسمین نو انار تھے دیکھکر فرمایا اگر میرے لیے آتے تو اسمین دس انار ہوتے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ ہنسے اور ایک انار اپنی آستین سے نکالکر رکھدیا اور کہا مین اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ اسمین دس انار تھے فقط آپکے آزمانے کے لیے مین نے ایک انار نکال لیا تھا انتہی اللہ تعالے ایثار کرنے والون کی تعریف مین فرماتا ہے وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ اور ایثار کرتے ہین اپنی جانون پر اگرچہ اُنکو خود بھی حاجت ہو، اسکی شان نزول مین اختلاف ہے بعض کے نزدیک یہ آیت ایک انصاری کی شان مین نازل ہوئی ہے واقعہ اُسکا یہ ہے کہ ایک بار ایک مہمان خدمت نبوی مین حاضر ہوا آپ نے لوگون سے فرمایا کون ہے جو اس مہمان کو لیجائے ایک انصاری اُس مہمان کو اپنے یہان لے گئے عزبت کی وجہ سے کھانا اُنکے یہان کم تھا اُنھون نے اپنی بی بی سے کہا جب مین مہمان کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھون تو تم چراغ بجھا دینا پھر مہمان کے سامنے کھانا رکھا اور خود بھی بیٹھے اُنکی بی بی نے حکم کے موافق چراغ ٹھنڈا کر دیا یہ کھانے کیطرف ہاتھ بڑھاتے تھے اور خالی ہاتھ پھیر کر مُنھ کے قریب لیجاتے تھے اور مُنھ چلاتے تھے

تا کہ مہمان پیٹ بھر کے کھالے اور اُسے یہ بھی نہ معلوم ہو کہ یہ خود نہین کھاتے ہین غرض مہمان نے خوب آسودہ ہو کر کھانا کھایا۔ اُسوقت یہ آیت اُتری حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرما کر کہا لَقَدْ عَجِبَ اللّٰہُ مِنْ صَنِیْعِکُمْ اِلیٰ ضَیْفِکُمْ (اللہ تمھارے اُس کام سے جو تمنے مہمان کے ساتھ کیا تعجب کرتا ہے) اور بعض کا قول ہے کہ مجروحان جنگ بدر کے لیے ایک انصاریہ پانی لیکر آئین اور ایک صحابی نے کہ جانکنی کی حالت مین تھے اُنسے پانی مانگا یہ بی بی پانی لیکر اُنکی طرف بڑھی تھین کہ دوسرے زخمی نے پانی مانگا ان پہلے صحابی نے اشارہ کرکے اُن بی بی سے کہا کہ پہلے اُسے پانی پلا دو جب یہ بی بی اُنکے پاس پہونچین تیسرے صحابی نے پانی مانگا اور اُن دوسرے صحابی نے فرمایا کہ پہلے اُنکو پلا دو غرضکہ اسیطرح سات آدمیون نے پانی مانگا اور کسی نے نہ پیا جب یہ بی بی ساتوین صحابی کے پاس پانی لے کر پہونچین تو وہ شربت شہادت نوش فرما چکے تھے مجبور اً واپس ہو کر چھٹے کے پاس آئین وہ بھی جام شہادت سے سیراب ہو چکے تھے غرضکہ سب نے درجۂ شہادت حاصل کر لیا اور پانی اُسی طرح اُن بی بی کے پاس باقی رہا اُسوقت اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی اسی طرح اور کئی واقعہ مفسرین نے اسکی شان نزول کے لکھے ہین واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

المجلس الاربعون فی مذمة البخل
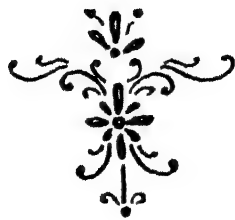
چالیسوین مجلس بخل کی مذمت کے بیان مین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَخِيْلُ عَدُوُّ اللّٰهِ وَاِنْ كَانَ زَاهِدًا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا نے فرمایا ہے بخیل خدا کا دشمن ہے اگرچہ زاہد ہو اور فرمایا ہے بخل سے دور رہو کیونکہ تم سے پہلے ایک قوم بخل کی وجہ سے ہلاک ہو چکی ہے اور فرمایا ہے تین چیزین آدمی کو ہلاک کرنیوالی ہین (۱) بخل (۲) خواہش نفسانی (۳) تکبر اور فرمایا ہے کہ اللہ بخیل کو جنت مین داخل نہ کریگا۔

نقل کیا ہے کہ ایکبار جناب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم طواف کعبہ کر رہے تھے دیکھا کہ ایک شخص در کعبہ کی زنجیر پکڑے ہوئے رو رہا ہے اور کہتا ہے یا اللہ اس نماز کی برکت سے میرے گناہ بخشدے آپنے پوچھا تو نے کیا گناہ کیا ہے اس نے کہا میرا گناہ بہت بڑا ہے مین مالدار بخیل ہون جب فقیر کو دیکھتا ہون میرے جسم مین آگ لگجاتی ہے آپ نے فرمایا پیچھے ہٹ کہین تیری آگ مجکو نہ لگ جائے اللہ تعالے فرماتا ہے وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ (جو اپنے نفس کی بخیلی کرنے سے باز رہا اسنے فلاح پائی اور جو بخل کرتا ہے وہ اپنے نفس ہی سے بخیلی کرتا ہے) اور فرمایا ہے کہ دو فرشتے روزندا کرتے ہین کہ الٰہی جو خرچ کرے اسے اور دے اور جو جمع کرے اسکا مال ضائع کر۔ اور فرمایا ہے اللہ تین آدمیونکو دشمن رکھتا ہے (۱) بوڑھا زانی (۲) متکبر مالدار (۳) بخیل۔ اور فرمایا ہے بخل اور ایمان ایک دل مین جمع نہین ہوتے

اگر ایمان غالب ہوتا ہے بخل دور ہو جاتا ہے اور اگر بخل غالب ہوتا ہے تو ایمان جاتا رہتا ہے اور فرمایا ہے جو شخص اپنے اوپر بخل کا دروازہ کھولتا ہے اللہ اسپر اپنی رحمت کا دروازہ بند کر دیتا ہے اور فرمایا ہے آدمی کو بخیل اور بزدل نہ بننا چاہیئے۔ صاحب ذخیرہ نے لکھا ہے کہ بخیل کی گواہی غیر معتبر ہے کیونکہ وہ بامروت نہیں ہوتا شعبی رحمۃ اللہ کا قول ہے کہ دوزخ مین زیادہ جلانیوالی دو خصلتیں ہین بخیلی اور جھوٹ۔ اور لکھا ہے کہ تین آدمیون کو دنیا دشمن رکھتی ہے (۱) ظالم (۲) بخیل (۳) بہت کھانے والا۔

نقل کیا ہے کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ سے لوگون نے پوچھا دنیا مین سب سے بُری خصلت کون ہے آپ نے فرمایا (۱) بخل (۲) حسد۔ شرع کی مخالفت کرنے کو بخل کہتے ہین مثلاً زکوٰۃ اور صدقہ نہ دینا قربانی نہ کرنا اہل و عیال اور والدین کو باوجود قدرت نفقہ دینے مین کمی کرنا ولیمہ عقیقہ ختنہ وغیرہ مین خرچ نہ کرنا اپنے نوکرونکو بھوکا رکھنا بخیل ضرور دوزخ مین جائیگا اور جو شخص مہمان کی ضیافت نہ کرے اور سائل کا سوال پورا نہ کرے کتے بلی کو ٹکڑا نہ دے وہ بھی بخیل ہے اور جو شخص ہمسایہ کو بھوکا پائے اور کھانا نہ کھلائے وہ بھی بخیل ہو اور جو جمعہ یا عید کو باوجود قدرت نیا کپڑا نہ پہنے وہ بھی بخیل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہو فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (اللہ سے ڈرو اور تا امکان گناہ سے بچو اور احکام الٰہی کو دل سے سنو اور فرمانبرداری کرو اور اپنے نفع کیلئے اللہ کی راہ مین خرچ کرو اور جو لوگ اپنے نفس کے ساتھ بخیلی کرنے سے باز رہے انھون نے فلاح پائی) ڈرنے کے معنی یہ ہین کہ سر مو حکم شریعت کے خلاف نہ کرے اور کبائر و صغائر دونون سے بچے اور صرف سُن لینا کافی نہین ہے بلکہ اسپر عمل بھی کرنا چاہیئے حدیث مین ہو طوبیٰ لِمَنْ سَمِعَ وَاَطَاعَ (بشارت ہے اُسکے لئے جسنے سُنا اور اطاعت کی) اور اللہ کی راہ مین خرچ کرو اور فرمایا

رحمت کی وجہ سے یہی بتادیا کہ اللہ کی راہ مین خرچ کرنا تمھارے ہی نفسون کے لیے ہے دوسری جگہ فرماتا ہے لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ یعنی بھلائی کا بدلا بھلائی اور برائی کا بدلہ برائی ہے جیسا کروگے ویسا پاؤگے حدیث مین ہے من سخی نجی ومن بخل هلك دجسنے سخاوت کی نجات پائی اور جسنے بخل کیا ہلاک ہوا۔

مترجم کہتا ہے مشکوٰۃ مین ہے کہ قارون سے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے زکوٰۃ دینے کو فرمایا پس قارون نے اپنے مال سے مال زکوٰۃ نکالکر ایک جگہ جمع کیا تو وہ مثل ایک ٹیلہ کے ہوگیا پس اپنے بخل کی وجہ سے اُسنے زکوٰۃ نہ دی اور بنی اسرائیل سے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام تمھارا مال لینا چاہتے مین سب نے کہا جو تم کہو ہم اُس پر عمل کرین قارون نے کہا فلان زانیہ کو لے آؤ تاکہ وہ حضرت موسیٰ پر زنا کی تہمت لگائے لوگ اُسے لے آئے قارون نے اُس سے کہا اگر تو موسیٰ پر زنا کی تہمت لگائے اور اُس زنا سے اپنے کہا ملہ بتائے تو مین تجھے ہزار دینار دونگا پھر عید کے دن قارون نے لوگون کو جمع کر کے حضرت موسےٰ علیہ السلام سے وعظ کہنے کی درخواست کی آپ نے وعظ کہا اور بیان کیا جو چوری کریگا ہم اُسکے ہاتھ کاٹینگے اور جو کوئی کسی کو زنا کی تہمت لگائے اُسکے کوڑے مارینگے اور جو باعصمت شخص زنا کرے اُسے سنگسار کرینگے قارون نے کہا اگر خود آپنے ایسا کیا ہو آپ نے فرمایا میرے لیے بھی یہی سزا ہے قارون نے کہا بنی اسرائیل کا گمان ہے کہ آپ نے فلان عورت سے زنا کیا ہے آپ نے فرمایا اُسے بلاؤ جب وہ آئی تو آپ نے اُسے اللہ اور توراۃ کی قسم دیکر کہا کہ سچ کہہ اُسنے کہا آپ اس سے بری ہین بلکہ قارون نے مجھے ہزار دینار دینے کو کہا تھا اس شرط پر کہ مین آپ پر زنا کی تہمت لگاؤن لیکن مین اللہ سے ڈرتی ہون کہ اُس کے نبی پر زنا کی تہمت لگاؤن حضرت موسیٰ علیہ السلام سجدے مین گر پڑے اور رو کر کہا اے اللہ اگر مین تیرا

برحق نبی ہون تو تو میری فریاد رسی کر وحی نازل ہوئی کہ ہم نے زمین کو تمھارے
حکم مین کردیا آپ نے لوگون سے کہا جو قارون کے ساتھ ہون وہ اُس کی
معیت پر ثابت قدم رہین اور جو میرے ساتھ ہون وہ اُس سے کنارہ کشی
کرین پس دو شخصون کے سوا سب قارون سے الگ ہوگئے حضرت
موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے زمین انکو لے لے زمین نے اُنھین گھٹنے تک
لے لیا پھر آپ نے حکم کیا زمین نے کمر تک لے لیا پھر آپ نے حکم کیا
گردن تک زمین مین دھنس گئے اور وہ لوگ برابر گریہ وزاری کرتے تھے
مگر شدت غضب کی وجہ سے آپ نے التفات نہ کیا چوتھی مرتبہ آپ کے حکم
سے وہ بالکل زمین مین غائب ہوگئے بنی اسرائیل آپس مین کہنے لگے کہ حضرت
موسیٰ علیہ السلام نے قارون کو اسلیے بددعا دی ہے کہ اُسکا مال خود لے لین
جب آپ کو یہ بات معلوم ہوئی دعا کی اُسکا مال واسباب سب زمین مین
سما گیا بخیلی کا نتیجہ پایا ۵

آنکس کہ بدینار و درم خیر نیندوخت	سر عاقبت اندر سر دینار و درم کرد
خواہی متمتع شوی از نعمت دنیا	با خلق کرم کن چو خدا با تو کرم کرد

مسلمانو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ
نَارًا وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ اے ایمان والو اپنے آپ کو اور اپنے اہل
کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ جسکا ایندھن آدمی اور پتھر ہے اے اللہ ہم کو
اور تمام مسلمانون کو توفیق دے کہ تیری اور تیرے حبیب کے احکام کی پوری
پابندی کرین اور ہمارا خاتمہ بخیر کرنا اپنے جوار رحمت مین جگہ دینا ۵

بادشاہا جرم ما را در گذار	ما گنہگاریم و تو آمرزگار
بر در آمد بندۂ بگریختہ	آبروے خود ز عصیان ریختہ
مغفرت دارم امید از لطف تو	زانکہ خود فرمودۂ لا تقنطوا
چشم دارم از گنہ پاکم کنی	پیش ازان کاندر لحد خاکم کنی

اندران دم کزبدن جا نم پری	از جہان با نور ایما نم بری

تمت

الحمد للہ کہ جلیس الناصحین ترجمہ انیس الواعظین مترجمہ افضل الفضلا اکمل الکملا مولانا حافظ محمد برکت اللہ لکھنوی فرنگی محلی غفر لہ اللہ القوی بار چہارم حسب فرمائش عالیجناب حاجی محمد سعید صاحب غفر اللہ الواہب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۸۵ باہتمام حاجی محمد شفیع ابن عالیجناب حاجی محمد سعید صاحب غفر لہ اللہ الواہب مطبع مجیدی کانپور میں باہ جمادی الاول سنہ ۱۳۵۶ھ مطابق ماہ جولائی سنہ ۱۹۳۷ء چھپکر تیار ہوئی۔